

السَّلَامُ عَلَيَّ وَآلِ سَيِّدِي يَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رَسُولِكَ يَا بَلَاءَ أُمَّةٍ يَا اللَّهُ
الصلوة والسلام على سيد رسل وعامى واصحى يا سيد حبيب

درس نظامی کے نصاب میں داخل فن ادب کی مشہور کتاب
دیوان حماسہ کی جامع اور مفصل اردو شرح

إِتْقَانُ الْفِرَاسَةِ فِي شَرْحِ دِيْوَانِ الْحَمَاسَةِ

شارح

مولانا رسول بخش قادری
فاضل جامعہ نظامیہ لاہور

نظامیہ کتاب گھر

زبیدہ سنٹر 40- اردو بازار لاہور

درس نظامی کے نصاب میں داخل فن ادب کی مشہور کتاب دیوان حماسہ کی جامع اور مفصل اردو شرح

ایقان الفیسی

فی بیروت

کلیان الجاسسی

ناشر

نظامیہ کتاب گھر لاہور

زبیدہ سنٹر ۴، اردو بازار لاہور 0301-4377868

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب اتقان الفراسة شرح دیوان الحماسة
شارح علامہ ابوالحسن رسول بخش قادری
پیش کش علامہ ابوالخیر غلام حیدر قادری
صفحات 209
با اہتمام سلیم یوسف چترالی
ناشر نظامیہ کتاب گھر لاہور

ملنے کے پتے

مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور • زاویہ پبلشرز دربار مارکیٹ لاہور
 مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور • شبیر برادرز اردو بازار لاہور
 مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور • مکتبہ اہل سنت جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
 مکتبہ ابوحنیفہ جامعہ نعیمیہ لاہور • مکتبہ قادریہ آزاد کشمیر • مکتبہ غوثیہ کراچی
 مکتبہ جمال کرم دربار مارکیٹ لاہور

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ کے ۱۹ حروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ۱۹ ”نتیں“

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: يَتَى الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ. یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الكبير للبخاري)

المحدث: ۵۹۴۲، ج ۱، ص ۱۸۵

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اٹھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اٹھی نتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوذ و ﴿۴﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُد پر دی ہوئی دو عزبی عبارات

پڑھ لینے سے چاروں نتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ﴿۵﴾ رضائے الہی عزوجل کے لیے اس کتاب کا اول تا آخر مطالعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حقی

الأنوع اس کا بلا شو اور ﴿۷﴾ قبلہ و مطالعہ کروں گا ﴿۸﴾ کتاب کو پڑھ کر کلام اللہ و کلام رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صحیح معنوں

میں سمجھ کر ادا کرنا اور نواہی سے اجتناب کروں گا ﴿۹﴾ درجہ میں اس کتاب پر استاد کی بیان کردہ توضیح توجہ سے سنوں گا

﴿۱۰﴾ استاد کی توضیح کو لکھ کر ”اِسْتَعِينْ بِسَيِّدِكَ عَلَيَّ حِفْظَكَ“ پر عمل کروں گا ﴿۱۱﴾ طلبہ کے ساتھ مل کر اس کتاب کے اسباق کی

تکرار کروں گا ﴿۱۲﴾ اگر کسی طالب علم نے کوئی نامناسب سوال کیا تو اس پر ہنس کر اس کی دل آزاری کا سبب نہیں بنوں گا

﴿۱۳﴾ درجہ میں کتاب، استاد اور درس کی تعظیم کی خاطر غسل کر کے، صاف مدنی لباس میں، خوشبو لگا کر حاضری دوں گا ﴿۱۴﴾ اگر کسی

طالب علم کو مہارت یا مسئلہ سمجھنے میں دشواری ہوئی تو حتی الامکان سمجھانے کی کوشش کروں گا ﴿۱۵﴾ سبق سمجھ میں آجانے کی صورت

میں حمد الہی عزوجل بجلاؤں گا ﴿۱۶﴾ اور سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں دعاء کروں گا اور بار بار سمجھنے کی کوشش کروں گا ﴿۱۷﴾ سبق

سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں استاد پر بدگمانی کے بجائے اسے اپنا تصور تصور کروں گا ﴿۱۸﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو تا

شرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا (مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا) ﴿۱۹﴾ کتاب کی تعظیم

کرتے ہوئے اس پر کوئی چیز قلم وغیرہ نہیں رکھوں گا۔ اس پر ٹیک نہیں لگاؤں گا۔

☆.....☆.....☆.....☆

فہرست

صفحہ نمبر	موضوعات	نمبر شمار
05	انتساب.....	1
06	تعارف المدینۃ العلمیہ.....	2
07	پیش لفظ.....	3
08	مقدمہ.....	4
23	رموز.....	5
25	باب الحماسہ	6
25	لفظ بلعبر کی تحقیق.....	7
26	اسم جمع کی تعریف.....	8
27	فائدہ: عند اور لدی میں فرق.....	9
27	ذو کی اصل.....	10
28	اسم جنس کی تعریف.....	11
28	جنس اور اسم جنس میں فرق.....	12
31	لکن کی تحقیق.....	13
37	فائدہ: لما اور لم میں فرق.....	14
49	سوت کی تعریف.....	15
53	دون کے مختلف معانی.....	16
56	اللہ (اسم جلال) کی تحقیق.....	17
250	حمد کی تعریف.....	18
250	باب المراثی	19
293	باب الادب	20
308	باب النسب	21
325	تعارف کتب المدینۃ العلمیہ.....	23



انتساب

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب، سرکار والا تبار، ہم بے
 کسوں کے مددگار، شفیع روز شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار،
 غیبوں پر خبردار باذن پروردگار

محمد المصطفیٰ أحمد المجتبیٰ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

کے حضور

تنظیم

شیخ الحدیث علامہ محمد صدیق لہزاروی سعیدی از لہری
استاذ الحدیث جامعہ ہجوریہ دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

عربی ادب کو درس نظامی کے نصاب میں ایک اہم مقام حاصل ہے اگرچہ اب دیگر مضامین کی طرح بلکہ ان سے بھی بڑھ کر اس کی حیثیت محض ایک رسمی مضمون کی رہ گئی ہے اور عربی عبارات اور اشعار کے اردو ترجمہ کو ہی سب کچھ سمجھ لیا گیا ہے۔ اس کے باوجود اسے لازمی مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا ہے کاش تنظیم المدارس کی نصابی کمیٹی میں بزرگوں اور درس نظامی کے اساتذہ کے علاوہ نصاب سازی کے کچھ ماہرین بھی شامل ہوتے جو تشکیل نصاب کے تمام تقاضوں اور عصری ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے لازمی اور اختیاری مضامین کا تعین کرتے اس وقت عربی ادب کے حوالے سے طلباء کا سب سے بڑا اور منفرد مسئلہ تنظیم المدارس کے امتحان میں کامیابی ہی رہ گیا ہے اسی طرح فاضل عربی کا امتحان پاس کرنے والے ساتھی بھی اسی نقطہ نظر سے اہم کتابوں دیوان متنبتی اور دیوان حماسہ کے تراجم بلکہ خلاصہ جات کی تلاش میں رہتے ہیں اور اس سلسلے میں مارکیٹ ان کو مایوس نہیں کرتی۔

اسی سلسلے کی ایک اہم کاوش فاضل نوجوان حضرت علامہ ابوالحسن رسول بخش قادری زیدہ مجددہ کی محنت شاقہ کی صورت میں منظر عام پر آئی ہے جو ”اتقان الفراسۃ فی شرح دیوان الحماسۃ“ کے نام سے موسوم ہے۔

علامہ رسول بخش قادری سلمہ اللہ وطن عزیز کی عظیم علمی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے ایک ہونہار فاضل ہیں، یہ خاموش طبع نوجوان طالب علمی دور میں تمام غیر ضروری سرگرمیوں سے کنارہ کش رہتے ہوئے حصول علم کی منزل کی طرف رواں دواں رہا جس کے نتیجے میں آج وہ اس اہم علمی تالیف کا سہرا سجائے ہوئے ہیں۔ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں عربی ادب پر مبسوط مقدمہ کے ساتھ ساتھ قصائد کا پس منظر، شاعر کا تعارف، الفاظ کی لغوی تحقیق، اشعار کا مفہوم، اس کے پس منظر میں موجود واقعہ اور پھر الفاظ کی قرآنی آیات سے مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

یقیناً ان خوبیوں کی جامع کتاب اس میدان میں گونے سبقت لے جانے والی کتاب ہے بالخصوص قرآنی آیات کا ذکر نہایت اہم ہے عالم اسلام کی عظیم علمی یونیورسٹی الجامعۃ الازہر الشریف کی نصابی کتب چاہے وہ کسی فن سے متعلق ہوں ان میں امثال قرآن مجید سے دی گئی ہیں اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ طالب علم کو قرآن مجید کا ایک معتد بہ حصہ مفہوم کے ساتھ یاد ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت علامہ رسول بخش قادری مدظلہ کی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور علوم عربیہ کے طلباء کو اس سے استفادہ کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ
وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

تقریظ

شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

درس نظامی و نصاب تنظیم المدارس میں شامل ادب عربی کی معروف درسی کتاب دیوان الحماسہ کی انتہائی خوبصورت اردو شرح اتقان الفراسۃ فی شرح دیوان الحماسۃ نظر نواز ہوئی جو کہ برادر عزیز القدر حضرت علامہ مفتی ابوالحسن رسول بخش قادری زیدہ مجددہ کے رشحاتِ قلم گوہر بار کا ثمرِ جمیل ہے۔ شرح مذکور متعدد خوبیوں کے حسن کا مظہر ہے۔ لغاتِ مشککہ کاحل، ابواب صرفیہ کی نشاندہی، ماخذ و مادہ کا تعین، اعراب و تراکیب نحویہ کا بیان، قرآن و حدیث اور محاورات عرب سے استشہاد نیز اشعار کا سلیس اور فصیح و بلیغ اردو میں ترجمہ اس شرحِ جمیل کے جمال میں زیادتی کا باعث ہیں۔

شروع میں انتہائی مفید و نافع فوائد و نکات پر مشتمل مقدمہ نے اس کی افادیت کو مزید بڑھا دیا ہے۔ پیش نظر شرح زبور طباعت سے مزین ہونے والی درسی کتب کے سلسلۃ الذہب کی انتہائی خوبصورت کڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ نافعہ کو تاقیامت جاری رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

ﷺ و علی آلہ و صحبہ اجمعین۔

مُقَدِّمَةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الَّذِي عَلَّمَنَا طُرُقَ الْبَيَانِ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَيَّ مَنْ أَفْحَمَ مَنْ تَصَدَّى لِمُعَارَضَتِهِ
مِنْ فَضَحَاءِ قُحْطَانَ وَبُلْغَاءِ عُدْنَانَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الَّذِينَ اضْمَحَلَّ بِهِمْ دُجَى الْبَاطِلِ وَلَمَعَ نُورُ الْإِيقَانِ
أَمَا بَعْدُ.

عربی زبان کی اہمیت و فضیلت:

حضور اکرم نور مجسم رسول مکرم شاہ بنی آدم شافع ام شاہ جو دو کرم حاجی کفر و ظلم (لہذا ذوجنی و جنیدی) صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ((أَجِبُوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ: فَإِنِّي عَرَبِيٌّ وَكَلَامُ اللَّهِ عَرَبِيٌّ وَلِسَانُ
أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ)) ”عرب سے محبت کرو تین وجوہات کی بناء پر: (۱) میں عربی ہوں (۲) کلام اللہ عربی ہے (۳) جنت والوں
کی زبان عربی ہے۔ (مجمع الزوائد ۱۰/۵۲)

عربی زبان اپنی جامعیت اور کثرت الفاظ کی بنیاد پر پوری دنیا کی زبانوں پر فائق ہے اور اس میں ایسی خوبیاں اور خصوصیات
پائی جاتی ہیں جو اسے دیگر رائج زبانوں سے ممتاز کر دیتی ہیں۔ دنیا میں کوئی زبان ایسی نہیں جو اتنا طویل عرصہ گزرنے کے بعد بھی اپنی
اصل حالت پر قائم رہی ہو یہ صرف ”عربی زبان“ کا اعجاز ہے کہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی یہ من و عنن اپنی حالت پر قائم ہے
۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم، نور مجسم، رسول مکرم، شاہ بنی آدم، شافع ام، شاہ جو دو کرم، حاجی کفر و ظلم (لہذا ذوجنی و جنیدی) صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے ارشادات فرمودات سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ عالم کی دوسری زبانیں اس خصوصیت سے عاری ہیں۔

عربی زبان کی خصوصیات میں سے اس کے الفاظ کی کثرت، معانی کی جامعیت، فصاحت و بلاغت کا کمال، الفاظ کی خوبصورتی
و جمال، دلکش اور متنوع ضرب الامثال، شعروادب کے دربار اور دل نواز نمونے اور خطابت و تقریر کے عظیم شہ پارے اور محاورات
واصطلاحات کی بہتات ہے۔ اس میں دلکشی بھی ہے، چاشنی بھی، حسن بھی ہے جمال بھی، نور بھی ہے سرور بھی، مسکراہٹ کے نغمے
بھی ہیں اور آنسوؤں کے سمندر بھی، نیز خداوند قدوس کی طرف سے اس لغت عربی کی حفاظت کا خاص اہتمام ہے۔

عربی زبان کے انہی خصائص و شمائل اور فضائل و کمالات کی وجہ سے آخری آسمانی کتاب کے لئے بھی اس زبان کا انتخاب
کیا گیا اور اسے ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ (۲/۱۲) کی سند عظیم عطا کی گئی؛ کیونکہ اس بے مثل کتاب کے لئے
ایسی زبان ہی مناسب تھی جو نہایت شاندار اور بے مثال ہو اور جس طرح اس کتاب کے مضامین کا مقابلہ کوئی کلام نہیں کر سکتا اسی
طرح اس کی زبان بھی ناقابل مقابلہ ہو۔ حق تعالیٰ نے اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جزیرہ عرب میں پیدا فرمایا اور اصحاح
العرب کا اعزاز بخشا اور انہیں ایسے زمانے میں مبعوث فرمایا جس میں زبان دانی کا زور و شور اور چہ چاتھا، بڑے بڑے فصحاء

وہلغاء، خطباء و شعراء اور ماہر ادیب اپنے اپنے فن کے جوہر دکھاتے اور لوگوں سے دادِ تحسین وصول کرتے لیکن جب قرآن کا نزول شروع ہوا تو ان شاعروں کے کلام کا سحر ٹوٹ گیا اور دشمنوں کی زبانیں بھی بے ساختہ گویا ہوئیں ”مَا هَذَا بِكَلَامِ الْبَشَرِ“ اور قرآن کریم عربی زبان کا ماہتابِ ہدایت بن کر روشن ہوا اور آفاقِ عالم کو اپنے انوار و برکات کی روشنی سے روشن اور علوم و معارف کے نور سے منور کر دیا۔

عربی زبان چونکہ قرآن کی زبان ہے اور قرآن کی حفاظت حق تعالیٰ نے ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (۱۲/۱۵) کا اعلان فرما کر خود اپنے ذمہ لی ہے تو اس نسبت سے لغتِ قرآن کی حفاظت کا بھی اہتمام کیا گیا، قرآن کی حفاظت کے لئے ہر زمانے میں حفاظ، قراء اور علماء پیدا ہوئے جنہوں نے قرآن کی بقدر استطاعت خدمت کی اور زندہ جاوید ہوئے اسی طرح لغتِ قرآن کی حفاظت کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے میں قابلِ قدر اہل لغت پیدا کئے اور تا صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم سے بھی اس کی حفاظت کا کام لے کر ﴿إِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرُّجُلِ الْفَاجِرِ﴾ کا مصداق ٹھہرایا۔

عربی زبان کے فروغ و اشاعت اور حفاظت و ترقی کے لئے انتہائی جانفشانی کے ساتھ عرق ریزی کی گئی۔ اس کی اشاعت و ترقی کی خاطر لوگوں نے زندگیاں وقف کر دیں۔ علماء اسلاف نے عربی اسلوب اور طرزِ تکلم کی معرفت کے لئے دور دراز کے سفر کئے اور دیہاتی عرب بدوؤں کی صحبت میں رہ کر اس کو سیکھا۔

ادب کی لغوی تحقیق:

أَدَبٌ (ض) أَدَبًا: دعوت کا کھانا تیار کرنا، کھانے پر مدعو کرنا، دعوت کرنا۔ فُلَانًا: اچھے اخلاق و عادات سکھانا۔ خوبیوں کی طرف بلانا۔ الْقَوْمَ عَلَى الْأَمْرِ: کسی کام پر جمع کرنا، کسی کام کی دعوت دینا۔ أَدَبٌ فُلَانٌ (ك) أَدَبًا: اچھی تربیت والا یا شائستہ ہونا، ادب حاصل کرنا۔ الْأَدِيبُ: علم ادب کا ماہر۔ اعلیٰ اخلاق کا ماہر۔ سدھایا ہوا جانور۔ ج: أَدْبَاءُ. ”هُوَ أَدَبٌ نُنْظَرُ آيَهُ“: وہ اپنے ہمسروں میں سب سے زیادہ ادیب یا ماہر ادب ہے۔ آدب (افعال) اِنْدَابًا: دعوت کا انتظام کرنا، دعوت کرنا، کھانے پر مدعو کرنا۔ أَدَبَهُ (تفعیل) تَأَدَّبًا: ادب و اخلاق کی تعلیم دینا، اخلاق کی تربیت کرنا، مہذب بنانا۔ علوم ادب سکھانا۔ برے کام پر سزا دینا، فہمائش کرنا۔ الدَّآبَةُ: جانور کو سدھانا۔ الْأَدَبُ: سلیقہ، تہذیب، شائستگی، اچھا طریقہ۔ کسی علم و فن یا صنعت و حرفت کے آداب، قواعد و ضوابط۔ ادبی کلام۔ عمدہ نظم یا نثر۔ ہر وہ علم و معرفت جو عقل انسانی کی تخلیق ہو۔ ج: آداب.

ادب کی اصطلاحی تعریف:

عِلْمٌ يُخْتَرُ بِهِ مِنْ جَمِيعِ أَنْوَاعِ الْخَطَاءِ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ لَفْظًا وَكِتَابَةً يَعْنِي ”ادب وہ علم ہے جس کے ذریعے کلام عرب میں ہر قسم کی لفظی و تحریری خطا سے بچا جاسکے۔“

فائدہ:

ادب کی دو قسمیں: (۱)..... ادبِ طبعی (۲)..... ادبِ کسبی۔

ادب طبعی کی تعریف:

اس سے مراد وہ اخلاق حسنہ اور اخلاق محمودہ ہیں جن پر انسان کو پیدا کیا گیا ہو جیسے سخاوت، حلم، بردباری وغیرہ۔ اور یہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کی توفیق سے ہوتا ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اسے ”ادب نفسی“ بھی کہتے ہیں۔

ادب کسبی کی تعریف:

وہ ادب جسے انسان درس، حفظ اور غور و فکر سے حاصل کرتا ہے۔

ادب کا موضوع:

الْكَلَامُ الْمَنْظُومُ وَالْمَنْشُورُ مِنْ حَيْثُ فَصَاحَتِهِ وَبَلَاغَتِهِ يَعْنِي "اس کا موضوع فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے نظم (شعر) و نثر ہے۔"

ادب کی غرض و غایت:

الْإِجَادَةُ فِي فَنِّي الْمَنْظُومِ وَالْمَنْشُورِ عَلَى أَسَالِيبِ الْعَرَبِ وَتَهْدِيبُ الْعَقْلِ وَتَزْكِيَةُ الْجَنَانِ "فن نظم و نثر میں اسالیب عرب کے مطابق مہارت پیدا کرنا اور عقل کو شائستہ بنانا اور دل کو صاف ستھرا کرنا۔"

ادب کا فائدہ:

إِنَّهُ يَعْصِمُ صَاحِبَهُ مِنْ زَلَّةِ الْجَهْلِ وَإِنَّهُ يُرَوِّضُ الْأَخْلَاقَ وَيُلَيِّنُ الطَّبَائِعَ وَإِنَّهُ يُعِينُ عَلَى الْمُرُوءَةِ وَيَنْهَضُ بِالْهَمِّ إِلَى طَلَبِ الْمَعَالِي وَالْأُمُورِ الشَّرِيفَةِ يَعْنِي "ادب کا فائدہ یہ ہے کہ یہ صاحب ادب کو جہالت کی خطا سے بچاتا، اخلاق کو سنوارتا، طبیعتوں کو نرم بناتا، مروت پر مددگار ثابت ہوتا اور اعلیٰ امور اور بلند مقام کی چاہت کی ہمتوں کو مستعد کرتا ہے۔"

اقسام علوم ادبیہ:

علامہ محمد عبداللہ قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے علوم ادبیہ کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کی ہیں:

- ① علم لغت ② علم صرف ③ علم اشتقاق ④ علم نحو ⑤ علم معانی ⑥ علم بیان ⑦ علم بدیع
- ⑧ علم عروض ⑨ علم قوافی ⑩ علم الخط ⑪ علم قرض الشعر ⑫ علم الانشاء ⑬ علم المحاضرات اور اس

کی ایک قسم علم التاریخ بھی ہے۔ (التعريفات للعلوم المدرسات)

شعر کا لغوی معنی:

الشعر في اللغة: العلم يعني "شعر کا لغوی معنی "علم" ہے۔"

شعر کا اصطلاحی معنی:

كَلَامٌ مُّقْفًى مَوْزُونٌ عَلَى سَبِيلِ الْقَصْدِ لِعَيْنٍ "وہ کلام جسے قصداً موزون و مقفی بنایا گیا ہو۔"

فائدہ:

قصداً کی قید سے اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہ فرمان عالی: ﴿الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ (۹۳/۹۳) تعریف شعر سے خارج ہو گیا؛ کیونکہ اگرچہ یہ کلام موزون و مقفی ہے مگر اس کا موزون لانا علی سبیل القصد نہیں ہے۔

(التعريفات للجرجاني، ص ۹۱، ۹۲، دار المنار)

طبقات شعراء:

شعراء عرب کے چار طبقات بیان کئے جاتے ہیں:

①..... جاہلین: وہ شعراء جنہوں نے زمانہ اسلام پایا ہی نہیں یا پایا مگر اسلام کے بارے میں کوئی قابل ذکر بات نہیں کی۔ جیسے امرؤ القیس، زہیر اور امیہ بن ابی الصلت۔

②..... منحصر مین: وہ شعراء جو اپنے اشعار کی وجہ سے زمانہ اسلام اور زمانہ جاہلیت دونوں میں مشہور ہوئے۔ جیسے حسان بن ثابت اور خنساء۔

③..... اسلامیین: وہ شعراء جو زمانہ اسلام میں پیدا ہوئے۔ جیسے اموی دور کے شعراء۔

④..... مولدین: وہ شعراء جن کی زبان میں فطری طور پر شاعری کا ملکہ نہیں تھا لیکن محنت اور جستجو کے ذریعے حصول کی کوشش کی۔ (تاریخ الادب العربی)

ادب عربی کی شرعی حیثیت:

علامہ شامی علیہ الرحمۃ شعراء کے چھ طبقات: (۱) جاہلین (۲) منحصر مین (۳) اسلامیین (۴) مولدین (۵) محدثین (۶) متاخرین شمار کر کے فرماتے ہیں: والثلاثة الأول هم ما هم في البلاغة والجزالة، ومعرفة شعرهم رواية ودرایة عند فقهاء الاسلام فرض كفاية الخ یعنی "پہلے تین طبقے بلاغت و خوش بیانی میں اعلیٰ درجے پر فائز ہیں اور فقہاء اسلام کے نزدیک ان کے اشعار کارولیت اور درولیت جاننا فرض کفایہ ہے؛ کیونکہ ان سے وہ عربی قواعد ثابت ہوتے ہیں جن سے اس کتاب اور سنت کو جانا جاتا ہے جن پر ان احکام کی معرفت موقوف ہے جن سے حلال کو حرام سے ممتاز کیا جاتا ہے، ان شعراء کے کلام کے معانی میں اگرچہ خطا ممکن ہے لیکن الفاظ اور حروف کی ترکیب میں خطا ممکن نہیں ہے۔ (رد المحتار، المقدمہ، ج ۱، ص ۱۳۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

عربی شاعری کے ادوار:

①..... زمانہ جاہلیت: ۵۰۰ء سے ۶۲۲ء تک کا زمانہ "دور جاہلیت" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس دور کے مشہور شعراء یہ

ہیں: امرؤ القیس، ذبیانی، زہیر بن ابی سلمیٰ، اعشى، عمترۃ العبسی، طرفہ بن العبد، عمرو بن کلثوم، حارث بن جبلة، امیہ بن ابی الصلت، تائب شراب اور شاعرات: عاتکہ بنت عبدالمطلب، ام الصریح الکندیہ، زینب بنت الطغرئیہ، عمرہ الخشمہ اور ربطہ بنت عاصم۔

②..... عہد رسالت و خلافت راشدہ: یہ دور ایک ہجری سے ۴۱ھ اور ۶۲۲ سے ۶۶۱ء تک ہے۔ اس دور کے مشہور شعراء یہ ہیں: حضرت علی، حضرت حسان بن ثابت اور کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

③..... عہد بنی امیہ: یہ دور ۴۱ ہجری سے شروع ہو کر ۱۳۲ھ ۶۶۱ء تا ۷۵۰ء پر ختم ہوتا ہے۔ اس دور میں بے شمار شعراء گذرے ہیں جن میں سے چند کے اسماء یہ ہیں: عمر بن ابی ربیعہ، عبد اللہ قیس الرقیات، جمیل بن عبد اللہ اظہل، فرزدق، جریر، یقیر، غیلان بن عقبہ، اعشلی ہمدان، لیلیٰ الانجلیہ، عبد اللہ بن الحارث، طرماح بن حکیم اور الکمیت بن زید۔

④..... عہد بنی عباس: یہ دور ۱۳۲ ہجری سے شروع ہو کر ۶۵۶ھ، ۷۵۰ء تا ۷۵۸ء پر ختم ہوتا ہے۔ اس دور میں بھی بڑے بڑے شعراء پیدا ہوئے چند کے اسماء درج ذیل ہیں: بشار، عبد اللہ بن طاہر، سعید بن حمید، حسین بن ضحاک، نحری، ابن المعتز، ابن خفاجہ، ابوالعتاہیہ اور الطغرائی۔

⑤..... عہد ترکی: یہ دور ۶۵۶ ہجری سے شروع ہو کر ۱۲۲۰ھ، ۱۲۵۸ء تا ۱۲۹۸ء پر ختم ہوتا ہے۔ اس دور میں بہت سے شعراء ظاہر ہوئے۔ چند مشہور شعراء یہ ہیں: امام بوسیری (صاحب قصیدہ بردہ شریف)، جمال الدین ابن نباتہ، شہاب الدین، الشاب الطغریف، ابو بکر بن جزیہ صفی الدین الجلی، فخر الدین بن مکناں اور ابن معنوق الموسوی۔

⑥..... عہد جدید: یہ دور ۱۲۲۰ ہجری اور ۱۲۹۸ء سے اب تک جاری ہے۔ اس دور کے چند شعراء یہ ہیں: اسماعیل پاشا، محمود سامی پاشا البارودی، اسماعیل صبری، احمد شوقی شاعر نبل حافظ محمد ابراہیم، عباس محمود العقاد مازنی، محمد الاسمر، ناصیف الیازجی، الیاء ابوماضی، جبران خلیل جبران، میخائیل نعیمہ، الیاس ابوشبکہ۔

چونکہ فصحاء بلغاء کے کلام اور خاص طور پر عرب کے اشعار میں استعارات کا بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے اس لیے استعارہ کی تعریف اور اس کی اقسام کا مختصر بیان پیش کیا جا رہا ہے جو نہ صرف عربی اشعار کی فصاحت و بلاغت سمجھنے میں مدد و معاون ہوگا بلکہ تمام علوم میں کارآمد ہوگا اور طلبہ کو استعارات و کنایات سمجھنے میں آسانی ہوگی اور وہ عربی کتب سے کما حقہ مستفیض ہو کر علم کے موتی بکھیر سکیں گے۔

تحقیق الاستعارة

استعارہ کی تحقیق:

جاننا چاہئے کہ لفظ مستعمل کی دو قسمیں ہیں:

- ①..... حقیقت: وہ لفظ جو اصطلاحِ مخاطب کے اعتبار سے اپنے معنی موضوع لہ میں مستعمل ہو۔ مثلاً اگر بحث لغت میں ہے تو لفظ اپنے معنی موضوع لہ میں مستعمل ہو۔ علیٰ هذا القیاس۔ جیسے: لفظ ”صَلَاةٌ“ کا استعمال عرف لغت میں دعا کے لیے۔
- ②..... مجاز: وہ لفظ جو اصطلاحِ مخاطب کے اعتبار سے ایسے معنی میں مستعمل ہو جس کے لیے اسے وضع نہیں کیا گیا۔ جیسے عرف لغت میں دُعَاءُ کا استعمال ارکانِ مخصوصہ کے لیے؛ کہ لغت میں اسے اس معنی کے لیے وضع نہیں کیا گیا۔ مگر اس کے لیے دو شرطیں ہیں:

- ①..... لفظ کے معنی حقیقی (موضوع لہ) اور اس کے معنی مجازی (جس میں اسے استعمال کیا گیا) کے درمیان کوئی علاقہ پایا جاتا ہو۔ جیسے: عرف لغت میں لفظ صَلَاةٌ کا استعمال ارکانِ مخصوصہ کے لیے مجاز ہے اور اس کے معنی حقیقی (دعا) اور معنی مجازی میں علاقہ ”جزئیت“ ہے؛ کہ دعا ارکانِ مخصوصہ کا جزء ہے لہذا یہ ذِکْرُ الْجُزْءِ وَإِرَادَةُ الْكُلِّ کے قبیل سے ہوگا۔
- ②..... ایسا قرینہ پایا جاتا ہو جو لفظ سے اس کے معنی حقیقی کے مراد ہونے سے مانع ہو۔ جیسے: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا﴾ (۱۰۳/۴) اس میں لفظ ”موقوتاً“ قرینہ ہے جو صَلَاةٌ کے حقیقی معنی (دعا) کے مراد ہونے سے مانع ہے؛ کیونکہ دعا وقت باندھا ہوا فرض نہیں بلکہ ارکانِ مخصوصہ کی ادائیگی وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ پھر مجاز کی دو قسمیں ہیں:

- ①..... مجاز مرسل: وہ مجاز جس کے معنی حقیقی (جس کے لیے اسے وضع کیا گیا ہے) اور معنی مجازی (جس میں اسے استعمال کیا جا رہا ہے) کے درمیان علاقہ مشابہت کے علاوہ کوئی اور ہو۔ جیسے: کلیت، جزئیت، سببیت اور مسببیت وغیرہا۔ قرآن کریم میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ﴾ (۱۹/۲) یہاں ”أصابع“ سے مراد ”انامل“ ہیں از قبیل ذِکْرُ الْكُلِّ وَإِرَادَةُ الْجُزْءِ؛ اس لیے کہ پوری انگلیوں کے کانوں میں داخل کرنے کا تعذر معنی حقیقی کے ارادے سے مانع ہے۔

- ②..... استعارہ: وہ مجاز جس کے معنی حقیقی و معنی مجازی کے مابین علاقہ ”مشابہت“ ہو۔ جیسے: فَلَانٌ يَتَكَلَّمُ بِالذَّرْرِ اس میں لفظ ”ذَرٌّ“ استعارہ ہے جس کا حقیقی معنی ”لآلِسی“ یعنی موتی ہے اور مجازی معنی جس میں یہاں اسے استعمال کیا گیا ہے ”کلماتِ فصیحہ“ ہے اور ان دونوں معانی کے مابین علاقہ مشابہت کا ہے کہ کلماتِ فصیحہ ”حسن“ میں موتیوں کی طرح ہیں۔

فائدہ ۱:

اگر سے ظاہر ہوا کہ استعارے کی اصل "تشبیہ" ہوتی ہے کہ معنی مجازی کو معنی حقیقی سے تشبیہ دیکر مشبہ بہ کے لفظ کو مشبہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

فائدہ ۲:

استعارے کے طور پر استعمال ہونے والے لفظ کو "مستعار" اور اس کے معنی حقیقی (جس کے لیے اسے وضع کیا گیا ہے) کو "مستعار منہ" اور معنی مجازی (جس میں وہ استعارۃ استعمال کیا جا رہا ہے) کو "مستعار لہ" اور وجہ شبہ کو "جامع" کہتے ہیں۔ نیز مستعار منہ اور مستعار لہ کو "طرفین استعارہ" کہتے ہیں۔

اقسام استعارہ:

مختلف اعتبارات سے استعارے کی مختلف تقسیمات ہیں۔ چنانچہ:

(۱) تقسیم استعارہ باعتبار اجتماع و عدم اجتماع طرفین:

اس اعتبار سے استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

① استعارہ وفاقہ: وہ استعارہ جس کے طرفین کسی ایک شے میں جمع ہو سکتے ہوں۔ جیسے اللہ عزوجل کے فرمان عالی شان: ﴿أَوْ مَنْ كَانَ مُبْتَلًى فَاُخِيئَتْهُ﴾ (۱۳۲/۶) میں "اخیاء" کا استعارہ "ہدایۃ" کے لیے: کہ ہدایت (الدَّلَالَةُ عَلَى طَرِيقٍ يُؤْتِي إِلَى الْمَطْلُوبِ) کو اخیاء کے حقیقی معنی (جَعَلَ الشَّيْءَ حَيًّا) سے تشبیہ دیکر لفظ اخیاء کو ہدایت کے لیے استعمال کیا گیا۔ چونکہ اس کے طرفین (اخیاء اور ہدایۃ) شے واحد میں جمع ہو سکتے ہیں اس لیے یہ "استعارہ وفاقہ" ہے۔ اسے "وفاقہ" اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں طرفین کے درمیان اتفاق ہوتا ہے۔

② استعارہ عنادیہ: وہ استعارہ جس کے طرفین شے واحد میں مجتمع نہ ہو سکتے ہوں۔ جیسے مذکورہ آیت کریمہ میں "میت" کا استعارہ "ضال" کے لیے: کہ "حی جاہل" کو معنی "میت" سے تشبیہ دیکر لفظ "میت" کو "حی جاہل" کے لیے استعمال کیا گیا۔

چونکہ اس کے طرفین شے واحد میں جمع نہیں ہو سکتے اس لیے یہ "استعارہ عنادیہ" ہے۔ اسے "عنادیہ" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے طرفین میں "عناد اور منافات" ہوتا ہے۔

فائدہ ۳:

استعارہ تہکمیہ اور استعارہ تملیحیہ اسی استعارہ عنادیہ ہی کے قبیل سے ہیں، اگر کسی لفظ کو اس کے حقیقی معنی کی ضد اور لقیض کے لیے بطور تہکم و استہزاء استعمال کیا جائے تو اسے "استعارہ تہکمیہ" کہتے ہیں۔ جیسے قرآن کریم میں فرمایا: ﴿فَلْيَسْرُحْهُمْ

بِعَذَابِ أَلِيمٍ ﴿ (n/۳) یعنی اندر ہم الخ۔ اس میں انداز (ایسی خبر دینا جو غم و اندوہ کا باعث ہو) کو تبشیر کے معنی حقیقی (ایسی خبر دینا جو باعث سرور و فرحت ہو) سے تشبیہ دیکر بطور استعارہ لفظ تبشیر کو انداز کے لیے استعمال کیا گیا جو اس کی ضد ہے۔ اور چونکہ یہ استعمال بطور تھکم ہے اس لیے یہ ”استعارہ تھکم“ کہلائے گا۔

اور اگر یہاں تبشیر کا استعمال انداز کے لیے بطور تملیح (ظرافت و خوش طبعی) ہو تو یہ ”استعارہ تملیحیہ“ کہلائے گا۔ اسی طرح یوں کہا جائے ”زَأْبَتْ أَسَدًا“ اور اس سے مراد بزدل شخص ہو۔ اب اگر بطور تھکم و استہزاء بزدل کو اسد کہا ہے تو یہ استعارہ تھکم ہے اور اگر بطور تملیح و ظرافت کہا ہے تو یہ استعارہ تملیحیہ ہے۔

(۲)..... تقسیم استعارہ باعتبار ذکر لفظ طرفین:

اس اعتبار سے بھی استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

①..... استعارہ مُصْرَحٌ: وہ استعارہ جس میں مستعار منہ (مشبہ بہ) کے لفظ کی تصریح ہو۔ جیسے شاعر کا قول ہے:

فَأَمْطَرَتْ لَوْلُؤًا مِنْ نَرَجِسٍ وَسَقَتْ وَرْدًا وَعَصَّتْ عَلَى الْعُنَابِ بِالْبَرْدِ

یعنی محبوبہ نے اپنی نرگسی خوبصورت آنکھوں سے موتی جیسے چمکدار آنسو بہا کر اپنے گلابی گالوں کو سیراب کر دیا اور اولے کی طرح سفید دانتوں تلے اپنی انگلیوں کے عناب سے سرخ پوروں کو دبا لیا۔

اس شعر میں شاعر نے محبوبہ کے آنسو، آنکھوں، گالوں، انگلیوں کے پوروں اور دانتوں کو بالترتیب موتی، نرگس کے پھول، گلاب کے پھول، عناب اور اولے سے تشبیہ دیکر مشبہ بہا کو بطور استعارہ، مشبہات کے لیے استعمال کیا ہے۔ چونکہ اس میں مستعار منہ کے الفاظ کی تصریح ہے اس لیے یہ سارے استعارے ”استعارہ مصرحہ“ کے قبیل سے ہیں۔

②..... استعارہ مُكْنِيَةٌ: وہ استعارہ جس میں مستعار لہ کے لفظ کی تصریح ہو اور مستعار منہ کے لفظ کو حذف کر دیا گیا ہو اور اس کے لوازم میں سے کسی لازم کو ذکر کر کے اس کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہو۔ جیسے اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان عظمت نشان ہے: ﴿وَأَخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ﴾ (۲۳/۱۷) اس میں ”طائر“ مستعار منہ ہے ذل کے لیے مگر مستعار منہ کے لفظ کی تصریح نہیں کی گئی صرف مستعار لہ کو ذکر کیا گیا ہے اور مستعار منہ کی طرف اس کے لوازم میں سے ایک لازم ”جنح“ یعنی بازو کو ذکر فرما کر اشارہ کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح شاعر کے قول: ”وَإِذَا الْمَنِئِيَةُ نَشَبَتْ أَظْفَارَهَا“ میں منیہ کو تشبیہ دی گئی درندے کے معنی (حیوان مفترس) سے لیکن ذکر صرف مشبہ اور مستعار لہ یعنی منیہ کا کیا گیا اور مشبہ بہ اور مستعار لہ کے لفظ (سبع) کو حذف کر دیا گیا اور اس کے لوازم میں سے ایک لازم ”اظفار“ کو ذکر کر کے اس کی طرف اشارہ کر دیا گیا۔

اس استعارے کو ”استعارہ بِالْكَنَايَةِ“ بھی کہتے ہیں۔ اور مستعار منہ کے لوازم میں سے کسی لازم کو ذکر کرنا ”استعارہ تَخْيِيلِيَّةُ“ کہلاتا ہے۔ جسے ”استعارہ مُخَيَّلَةٌ“ اور ”تَخْيِيلُ“ بھی کہتے ہیں چنانچہ آیت کریمہ میں لفظ ”جنح“ اور شاعر

کے قول مذکور میں لفظ ”اظفار“ کا ذکر استعارہ تخیلیہ کے طور پر ہے۔

نکتہ:

یہ لطائفِ بلاغت سے ہے کہ شئی مستعار کا صراحتہ ذکر تک نہ کیا جائے اور محض اس کے لازم سے اس کی طرف اشارہ کر دیا جائے۔

(۳)..... تقسیم استعارہ باعتبار دخول جامع در مفہوم طرفین:

جامع جسے تشبیہ کے باب میں ”وجہ شبہ“ اور استعارے کے باب میں ”وجہ جامع“ کہتے ہیں یعنی وہ امر جس میں طرفین کے اشتراک کا قصد کیا گیا ہو اس کے مفہوم طرفین میں داخل ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

①..... وہ استعارہ جس کے طرفین کے مفہوم میں وجہ جامع داخل ہو۔ جیسے اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے: ﴿وَقَطَعْنَا لَهُم

فِي الْأَرْضِ أَمْمًا﴾ (۱۲۸/۷)

اس فرمانِ عالی شان میں تقطیع کو تفریق کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا اور ان میں وجہ جامع ”إِزَالَةُ الْأَجْسَامِ“ ہے جو طرفین (تقطیع و تفریق) دونوں کے مفہوم میں داخل ہے؛ اس لیے کہ تقطیع کا معنی ہے: إِزَالَةُ الْإِتِّصَالِ بَيْنَ الْأَجْسَامِ الْمُتَّصِلَةِ اور تفریق کا معنی ہے: إِزَالَةُ اتِّصَالِ الْأَجْسَامِ الْمُتَفَرِّقَةِ اس سے ظاہر ہوا کہ ”إِزَالَةُ الْأَجْسَامِ“ دونوں کے مفہوم میں داخل ہے۔

اسی طرح حدیث شریف میں فرمایا: ((خَيْرُ النَّاسِ رَجُلٌ يُمَسِّكُ بِعِنَانِ قَرِيبِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةَ طَارٍ إِلَيْهَا أَوْ رَجُلٌ فِي شُعْفَةٍ فِي غَنِيمَةٍ لَهُ يُعْبُدُ اللَّهَ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ)) یعنی ”لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے اس طرح چوکس رہے کہ جہاد فی سبیل اللہ کی پکار سنتے ہی اس کی طرف دوڑ پڑے یا وہ شخص ہے جو کسی پہاڑی پر اپنی چند بکریوں کو لے کر اقامت اختیار کر لے (ان ہی سے اپنے معاش کی تدبیر کرے) اور اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول رہے یہاں تک کہ وہ داخلِ جحیم ہو جائے۔“

اس حدیث پاک میں دوڑنے کو طَيْرَان سے تشبیہ دیکر لفظ ”طَارَ“ کو دوڑنے کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا اور ان میں وجہ جامع ”قَطْعُ الْمَسَافَةِ بِسُرْعَةٍ“ ہے جو طرفین کے مفہوم میں داخل ہے؛ لہذا یہ کہ یہ مستعار منہ میں بنسبت مستعار لہ کے اقوی ہے اور ہونا بھی یہی چاہیے کہ وصف جامع جانبِ مشبہہ میں اشد اور اقوی ہو۔

②..... وہ استعارہ جس کے طرفین کے مفہوم میں وجہ جامع داخل نہ ہو۔ جیسے: ”رَأَيْتُ أَسَدًا يَتَكَلَّمُ“ کہ اس میں لفظ

اسد کو بطور استعارہ رجل شجاع کے لیے استعمال کیا گیا ہے اور ان میں وجہ جامع ”شجاعت“ ہے جو مستعار لہ کے مفہوم میں تو داخل ہے مگر مستعار منہ کے مفہوم میں داخل نہیں؛ اس لیے کہ اس کا مفہوم ”حیوان مفترس“ ہے۔

(۴)..... تقسیم استعارہ باعتبار ظهور وعدم ظهور وجہ جامع:

وجہ جامع کے ظہور اور عدم ظہور کے اعتبار سے بھی استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

①..... استعارہ عامیہ: وہ استعارہ جس میں وجہ جامع ظاہر ہو۔ جیسے: ”رَأَيْتُ أَسَدًا يَرْمِي“ (میں نے شیر کو تیر اندازی

کرتے ہوئے دیکھا) اس میں لفظ اسد بطور استعارہ رجل شجاع کے لیے مستعمل ہے اور ان میں جامع ”شجاعت“ ہے جو بالکل ظاہر ہے جسے ہر ایک سمجھ سکتا ہے۔

اس استعارہ کو استعارہ عامیہ اسی لیے کہتے ہیں کہ عام لوگ بھی اس کا ادراک کر لیتے ہیں۔ نیز اسے ”استعارہ مُتَذَلَّہ“ بھی کہتے ہیں؛ کیونکہ اسے عوام و خواص بھی استعمال کرتے ہیں۔

②..... استعارہ خاصیہ: وہ استعارہ جس میں وجہ جامع ظاہر نہیں ہوتی۔ جیسے:

وَإِذَا أَحْتَبَى قُرْبُوسَهُ بِعِنَانِهِ عَدَلَ الشَّكِيمَ إِلَى انْصِرَافِ الزَّائِرِ

شاعر اپنے گھوڑے کی تعریف کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ وہ اتنا مودب ہے کہ جب سوار (شاعر خود) اس سے اتر کر اس کی لگام کو زین پر ڈال کر چلا جاتا ہے تو اس کے لوٹنے تک وہ اپنے منہ کی کیل کو چباتا ہوا اپنی جگہ پر ٹھہرا رہتا ہے۔ شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ جب وہ گھوڑا اپنی زین کے اگلے حصہ کا اپنی لگام سے احتباء کر لیتا ہے تو زائر (شاعر) کے لوٹنے تک وہ اپنے منہ میں پڑی کیل کو چباتا رہتا ہے۔ اس میں شاعر نے لگام کی اس ہیئت کو جو لگام کے زین کے اگلے حصہ سے گھوڑے کے منہ تک پڑی ہونے سے حاصل ہے کپڑے کی اس ہیئت سے تشبیہ دی ہے جو مَحْتَبَى کے گھٹنوں سے اس کی پیٹھ تک پڑا ہوتا ہے پھر ہیئت مشبہ کے لیے لفظ احتباء کو بطور استعارہ استعمال کیا ہے۔

اسے ”استعارہ خاصیہ“ اس لیے کہتے ہیں کہ اسے صرف خواص جانتے ہیں۔ نیز اسے ”استعارہ غریبہ“ بھی کہتے ہیں؛ کیونکہ یہ عوام سے بعید ہے۔

(۵)..... تقسیم استعارہ باعتبار طرفین اور جامع کے حسی اور عقلی ہونے کے:

طرفین اور جامع کے حسی اور عقلی ہونے کے اعتبار سے استعارے کی چھ قسمیں ہیں:

①..... وہ استعارہ جس میں یہ تینوں حسی ہوں۔ جیسے فرمان رب العزت ہے: ﴿فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا﴾ (۸۸/۲۰) اس میں اس حیوان کو جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرعونوں کے زیورات سے پیدا فرمایا تھا گائے کے بچھڑے سے تشبیہ دی گئی اور بطور استعارہ لفظ ”عجل“ کو اس کے لیے استعمال کیا گیا۔

ان میں وجہ جامع ”شکل و خوار“ ہے۔ اور یہ تینوں چیزیں (مستعار، یعنی حیوان مخلوق، مستعار منہ یعنی بچھڑا، اور وجہ جامع یعنی شکل و خوار) حسی ہیں جن کا ادراک سمع و بصر سے ہو سکتا ہے۔

②..... وہ استعارہ جس میں طرفین حسی ہوں اور جامع عقلی ہو۔ جیسے قرآن کریم میں ہے: ﴿وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ

النَّهَارَ﴾ (۲۷/۲۶)

اس میں ”مکان لیل سے ازالہ ضوء“ کو ”بکری وغیرہ کے گوشت سے کھال کو زائل کرنے“ سے تشبیہ دے کر لفظ ”نَسْلَخُ“

کوشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا اور ان میں جامع ”ایک امر پر دوسرے امر کا ترتب“ ہے۔ اس کا بیان یہ ہے کہ ہر حادث میں اصل ظلمت ہے اور اس پر نور کی روشنی طاری ہو کر اس کی ظلمت کو چھپا لیتی ہے تو جب سورج غروب ہوتا ہے تو نہار کو ظلمت لیل کے مکان سے دور کر دیا گیا جیسا کہ بکری وغیرہ سے اس کے چمڑے کو جس نے اس کے گوشت کو چھپا رکھا ہوتا ہے دور کر دیا جائے اور جب وجود نہار کو زائل کر دیا جاتا ہے تو اس ظلمت لیل کا ظہور ہوتا ہے جسے اس نے چھپا رکھا ہوتا ہے جس طرح کھال کے دور کرنے سے گوشت کا ظہور ہوتا ہے۔ پس زوال ضوئ نہار کے بعد جو ظلمت کا ظہور ہوا وہ ایسا ہے جیسے سلخ جلد کے بعد مسلوخ (گوشت) کا ظہور ہوتا ہے لہذا اس کے بعد اللہ عزوجل کا ارشاد: ﴿فَبِأِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ﴾ (پس اچانک وہ اندھیرے میں داخل ہو جاتے ہیں) بالکل بجا طور پر مترتب ہے۔

تو اس میں طرفین (مستعار لہ یعنی ازالہ ضوئ نہار اور مستعار منہ یعنی ازالہ جلد) حسی ہیں اور وجہ جامع یعنی ترتب امر علی آخر عقلی ہے۔

③..... وہ استعارہ جس کے طرفین تو حسی ہوں لیکن جامع بعض حسی اور بعض عقلی ہوں۔ جیسے تو کہے: ”زَائِتٌ شَمْسًا عَلَي الْأَرْضِ“ (میں نے زمین پر سورج دیکھا) اس میں خوبصورت اور مشہور شخص کو شمس سے تشبیہ دے کر لفظ شمس کو مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا۔

ان میں جامع ”حسن طلعت“ یعنی خوبصورتی اور نباہت شان یعنی شہرت و رفعت ہے۔ اس میں طرفین تو حسی ہیں مگر جامع بعض حسی ہے جیسے حسن طلعت اور بعض عقلی ہے جیسے نباہت شان۔

④..... وہ استعارہ جس میں تینوں عقلی ہوں۔ جیسے قرآن کریم میں ہے: ﴿مَنْ بَعَثْنَا مِنْ مَرْقِدِنَا﴾ (۵۲/۳۶) اس میں موت کو مرقد (نوم) سے تشبیہ دیکر لفظ مرقد کو موت کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا۔ ان میں جامع ”بعث“ یعنی دوبارہ اٹھایا جانا ہے۔ اور یہاں یہ تینوں چیزیں عقلی ہیں۔

⑤..... وہ استعارہ جس میں مستعار منہ حسی اور مستعار لہ اور جامع دونوں عقلی ہوں۔ جیسے: ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ﴾ (۹۳/۱۵) اس میں تبلیغ کو تشبیہ دی گئی کسی سختی کو توڑنے کے ساتھ پھر لفظ (اصدع) کو بطور استعارہ مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا۔ ان میں جامع (تاثیر) ہے۔ یعنی جس طرح شی کسور میں کسر کے سبب یہ تاثیر ہوتی ہے کہ وہ پہلے کی طرح سالم نہیں رہتی اسی طرح امور تبلیغیہ میں تبلیغ سے یہ تاثیر ہوتی ہے کہ وہ تبلیغ کے بعد مخفی نہیں رہتے جیسے تبلیغ سے پہلے ہوتے ہیں۔ تو یہاں مستعار منہ (اصدع بمعنی کسر) حسی ہے اور مستعار لہ اور وجہ جامع دونوں عقلی ہیں۔

⑥..... وہ استعارہ جس میں مستعار لہ حسی اور مستعار منہ اور جامع عقلی ہوں۔ جیسے اللہ رب العالمین کا فرمان عالی ہے: ﴿إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءَ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ﴾ (۱۱/۶۹) اس میں کثرت آب کو (تکبر) سے تشبیہ دیکر لفظ (طغى) کو مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا۔ ان میں جامع ”استغلاؤم مفرط“ یعنی حد سے زیادہ بلند ہونا ہے۔ لہذا یہاں مستعار لہ حسی اور مستعار منہ اور وجہ جامع عقلی ہیں۔

(۶)..... تقسیم استعارہ باعتبار لفظ مستعار:

لفظ مستعار کے اعتبار سے استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

①..... استعارہ اُضْلِيَّة: وہ استعارہ جس میں لفظ مستعار اسم جنس ہو۔ یعنی نہ فعل ہونہ حرف ہو اور نہ ہی اسم مشتق ہو۔ خواہ اسم عین ہو۔ جیسے: "رَأَيْتُ أُسْدًا يَرْمِي" میں کہ ر جل شجاع کو اسد سے تشبیہ دیکر لفظ اسد کو اس کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے، اس میں لفظ مستعار (اسد) ہے جو اسم جنس اور اسم عین ہے۔ یا اسم معنی (مصدر) ہو۔ جیسے: "لَقَيْتُ مَنْ قَرَّبَ بَعْوِيَّةَ قَتْلِكَ إِسَاءً" (میں اس سے ملا جسے تیری ضرب شدید نے ادھ موا بنا دیا) اس میں ضرب شدید کو قتل سے تشبیہ دیکر لفظ "قتل" کو ضرب شدید کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے۔ اس میں بھی لفظ مستعار اسم جنس ہے اور مصدر ہے۔

②..... استعارہ تَبْعِيَّة: وہ استعارہ جس میں لفظ مستعار اسم جنس نہ ہو بلکہ اسم مشتق یا فعل یا حرف ہو۔ فعل اور اسم مشتق میں استعارہ تبعیہ کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اولاً کسی معنی کو کسی مصدر سے تشبیہ دیکر مصدر مشبہ سے فعل یا اسم مشتق کر کے مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: "نَطَقْتُ الْحَالَ بِكَذَا" (حال نے یہ بیان کر دیا) اس میں اولاً دلالت حال کو مصدر "نطق" سے تشبیہ دی گئی وجہ مشبہ "اليضاح واليصال معنی" ہے کہ جس طرح نطق سے معنی کی توضیح ہو جاتی ہے اور معنی مخاطب کے ذہن تک پہنچ جاتا ہے اسی طرح دلالت حال سے بھی ايضاح معنی ہو جاتا ہے، پھر لفظ "نطق" سے فعل مشتق کر کے دلالت حال کے لیے استعمال کیا گیا۔ اسی طرح "الْحَالُ نَاطِقَةٌ بِكَذَا" میں۔

اور حرف میں اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کسی معنی کو معنی حرف کے متعلق سے تشبیہ دیکر جس حرف کے متعلق معنی سے تشبیہ دی گئی ہے اسے مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: ﴿فَالنَّقْطَةُ آلٌ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عُلُوًّا وَحَزْنًا﴾ (۸/۸) اس فرمان میں "لیکون" کا لام تعلیل استعارہ تبعیہ کے طور پر معنی لام عاقبت کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ اس طرح کہ عداوت اور حزن کو جو النقاط کے بعد حاصل ہونے والا تھا اور لام عاقبت کا معنی ہے اسے النقاط کی علت غائیہ یعنی محبت اور تپنی جو آل فرعون کے ذہنوں میں قبل از النقاط طوطھی اور لام تعلیل کا معنی ہے، کیساتھ تشبیہ دی گئی اور وجہ مشبہ "ترتب علی الالتقاط" ہے کہ دونوں ہی النقاط پر مرتب ہیں، پھر لام تعلیل کو جو ترتب علت غائیہ علی المعلول کے لیے موضوع ہے اور اس کا حق یہ تھا کہ علت غائیہ میں مستعمل ہو، استعارہ تبعیہ کے طور پر عاقبت کے لیے استعمال کیا گیا۔

اسی طرح ﴿وَلَا ضَلْبَنُكُمْ فِي جُدُوعِ النَّخْلِ﴾ (۷۱/۲۰) میں استعلاء مؤمنین کو ظرفیت شئ سے تشبیہ دیکر لفظ فی کو جو ظرفیت کے لیے موضوع تھا استعارہ تبعیہ کے طور پر مشبہ (استغلاء المؤمنین علی جُدُوعِ النَّخْلِ) کے لیے استعمال کیا گیا۔

اسی طرح ﴿أَوَلَيْكَ عَلَى هُدًى مَنْ رَبِّهِمْ﴾ (۵/۲) میں متقین کے تَمَكُّنٌ مِنَ الْهِدَايَةِ کو استغلاء رَاكِب کے ساتھ تشبیہ دیکر لفظ "علی" کو مشبہ کے لیے بطور استعارہ تبعیہ استعمال کیا گیا۔

(۷)..... تقسیم استعارہ باعتبار ذکر مناسب احد الطرفين:

احد الطرفين کے مناسب کو ذکر کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار استعارہ کی تین قسمیں ہیں:

①..... استِعَارَةٌ مُطْلَقَةٌ: وہ استعارہ جس میں طرفین میں سے کسی کا بھی ملائم اور مناسب مذکور نہ ہو۔ جیسے: "عِنْدِي أَسَدٌ" اس میں رجل شجاع کو اسد سے تشبیہ دیکر لفظ اسد کو استعارہ کے طور پر مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا ہے مگر ان میں سے کسی کے مناسب کو ذکر نہیں کیا گیا۔

②..... استِعَارَةٌ مُجَرَّدَةٌ: وہ استعارہ جس میں مستعار لہ کے مناسب کو بھی ذکر کیا گیا ہو۔ جیسے: شاعر کا قول ہے:

غَمْرُ الرِّدَاءِ إِذَا تَبَسَّمَ ضَاحِكًا غَلِقَتْ بِصُحُكَّتِهِ رِقَابُ الْمَالِ

یعنی وہ کثیر العطاء ہے کہ جب وہ مسکراتے ہوئے ہنس پڑتا ہے تو سائلوں کے ہاتھ کا مال ناقابل انفکاک ہو جاتا ہے۔ یعنی بغیر اجازت کے ممدوح کا مال لے جانے والے بہت سے سائلین کو جب پکڑ کر دربار شاہی میں پیش کیا جاتا ہے تو ممدوح انہیں دیکھ کر بجائے افروختہ ہونے کے مسکرا کر ہنس پڑتا ہے اور مال واپس نہیں لیتا گویا اس کا تبسم سائل کے ہاتھ میں مال ماخوذ کے متمسک ہونے کا ذریعہ ہوا کہ اب یہ مال ان سے جدا نہیں کیا جائے گا۔

اس شعر میں شاعر نے عطاء کو رداء سے تشبیہ دیکر لفظ رداء کو استعارہ کے طور پر عطاء کے لیے استعمال کیا ہے۔ وجہ شبہ یہ ہے کہ جس طرح چادر دھوپ، گرد و غبار وغیرہ سے بچاتی ہے اسی طرح عطاء بھی عزت معطی کو بچاتی ہے۔ اور مستعار لہ (عطاء) کے مناسب (غمر یعنی کثرت والا) کو بطور استعارہ مجردہ استعمال کیا ہے۔ اسے "تجوید" بھی کہتے ہیں۔

③..... استِعَارَةٌ مُرَشَّحَةٌ: وہ استعارہ جس میں مستعار منہ کے مناسب کو ذکر کیا گیا ہو۔ جیسے قرآن کریم میں ارشاد

يٰۤاُوۤلِيۤنَا الَّذِيۤنَ اشْتَرَوْا الضَّلٰلَةَ بِالۡهُدٰى فَمَا رَبِحَتۡ تِجَارَتُهُمْ ﴿۱۶/۲﴾

اس فرمان عالی میں "اِسْتِبدَالُ الْحَقِّ بِالْبَاطِلِ" کو "اِشْتِرَاءٌ" سے تشبیہ دی گئی جو "اِسْتِبدَالُ الْمَالِ بِالْمَالِ" سے عبارت ہے۔ پھر لفظ اشتراء کو بطور استعارہ استبدال کے لیے استعمال کیا گیا، اور مستعار منہ کے مناسب (نَفْسِي رِبْحِ فِي التِّجَارَةِ) کو بطور استعارہ مرشحہ ذکر کیا گیا۔ اسے "تَوْشِيحٌ" بھی کہتے ہیں۔

یہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے استعارہ فی الْمُفْرَدِ کی بحث تھی اور استعارہ کی دوسری قسم استعارہ فی الْمُرَكَّبِ ہے یعنی وہ مرکب جو غیر معنی موضوع لہ میں مستعمل ہو اور اس کے معنی حقیقی (جس کے لیے اسے وضع کیا گیا ہے) اور معنی مجازی (جس میں وہ استعمال کیا جا رہا ہے) کے مابین علاقہ "مشابہت" ہو۔ اسے "تَمْثِيلٌ عَلَى سَبِيلِ الْاِسْتِعَارَةِ" یا "اِسْتِعَارَةٌ تَمْثِيلِيَّةٌ" یا صرف "تَمْثِيلٌ" بھی کہتے ہیں۔

اگر اس کا استعمال بحیثیت استعارہ شائع و ذائع ہو جائے تو اسی کو "مَثَلٌ" اور "مِثَالٌ" کہتے ہیں۔ جیسے: کسی متردونی امر سے کہا جائے: "أَرَاكَ تُقَدِّمُ رَجُلًا وَتُؤَخِّرُ أُخْرَى" (میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ تو پس و پیش سے کام لے رہا ہے)

یہ پورا جملہ استعارہ تمثیلیہ کے طور پر مستعمل ہے اس طرح کے مخاطب کے تردد فی الامر کی صورت کو اس شخص کی صورت تردد کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جو کہیں جانے کے ارادے سے کھڑا ہو، اب وہ جانے ارادے سے ایک قدم بڑھاتا ہے پھر ارادہ ترک کر کے دوسرا قدم پیچھے ہٹا لیتا ہے، پھر اس تشبیہ کی وجہ سے وہ کلام جو صورت مشبہ بہ پر دلالت کرتا ہے صورت مشبہ کے لیے تمثیل کے طور پر استعمال کیا گیا۔

تنبیہ:

خیال رہے کہ جب تمثیل بوجہ شائع الاستعمال ہونے کے "ضَرْبُ الْمِثْلِ" بن جائے تو تذکیر و تانیث اور افراد و تشبیہ و جمع وغیرہا سے اس میں تغیر و تبدل نہیں کیا جائے گا؛ فَإِنَّ الْأَمْثَالَ لَا تَتَغَيَّرُ. مختصر یہ کہ "امثال میں مضارب کا نہیں بلکہ موارد کا اعتبار کیا جاتا ہے"۔ جیسے اگر کوئی شخص ایسی چیز طلب کرے جسے وہ خود ضائع کر چکا ہو تو اس سے کہتے ہیں: "بِالصَّيْفِ قَدْ ضَيَّعْتَ اللَّبْنَ"۔

یہ علامت تانیث ہی استعمال کیا جائے گا اگرچہ مرد سے خطاب ہو؛ کیونکہ اصل میں یہ ایک عورت کے لیے کہا گیا تھا جس کا نکاح ایک امیر سے ہوا مگر وہ اس کے لیے باعث اطمینان نہ ہو سکا اس سے طلاق لیکر ایک نوجوان سے نکاح کر لیا یہاں اطمینان تو تھا مگر وہ نوجوان نادر تھا جس کی وجہ سے اسے کافی تکالیف کا سامنا رہا، سردی کا موسم تھا، سخت قحط سالی تھی تنگ آ کر اپنے پہلے خاندان سے دودھ طلب کر لیا اس نے جواب دیا: "بِالصَّيْفِ قَدْ ضَيَّعْتَ اللَّبْنَ" یہ اتنا مشہور ہوا کہ ضرب المثل بن گیا۔

پھر مشبہ بہ کی تحقیق اور تقدیر کے اعتبار سے استعارہ تمثیلیہ کی دو قسمیں ہیں:

①..... تَمْثِيلٌ تَحْقِيقِيٌّ: وہ استعارہ تمثیلیہ جس میں مشبہ بہ امر متحقق کثیر الوقوع ہو۔ جیسے: "نَسَالَ بِهِنَّ الْوَادِي"۔

(اسے وادی بہالے گئی یعنی وہ ہلاک ہو گیا)

اس میں ہلاک ہونے والے شخص کی حالت اور صورت کو ایسے شخص کی حالت سے تشبیہ دی گئی جسے وادی کا پانی بہالے گیا ہو اور وہ مر گیا ہو۔ پھر صورت مشبہ بہ پر مطابقت دلالت کرنے والے کلام کو استعارہ تمثیلیہ کے طور پر صورت مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا۔ چونکہ اس میں مشبہ بہ یعنی "وادی کے بہالے جانے کی وجہ سے ہلاکت" ایک امر متحقق ہے اس لیے یہ "تمثیل تحقیقی" کہلائے گی۔

②..... تَمْثِيلٌ تَقْدِيرِيٌّ: وہ استعارہ تمثیلیہ جس میں مشبہ بہ ایک امر مقدرا اور مفروض الوقوع ہو۔ جیسے: "طَارَتْ بِهِنَّ الْعُنُقَاءُ"۔

(اسے عنقاء اڑالے گئی یعنی اس کی غیبت بہت طویل ہو گئی)

اس میں کسی غائب ہونے والے شخص کے طول غیبت کی حالت کو ایسے شخص کی حالت سے تشبیہ دی گئی ہے جسے عنقاء اڑالے گئی ہو اور وہ واپس نہ آیا ہو، پھر حالت مشبہ بہ پر مطابقت دلالت کرنے والے جملے کو استعارہ تمثیلیہ کے طور پر حالت مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا۔ چونکہ اس میں مشبہ بہ یعنی "عنقاء کا کسی کو اڑالے جانا اور پھر اس کا واپس نہ لوٹنا" ایک امر مفروض الوقوع ہے اس لیے یہ استعارہ "تمثیل تقدیری" ہے۔

سوال:

عنقاء کا کسی کو اڑا کر لے جانا امر مفروض الوقوع کس طرح ہے؟ ہو سکتا ہے کبھی خارج میں ایسا ہوا بھی ہو!

جواب:

عنقاء خود ایک فرضی پرندہ ہے۔ جیسے بعض حضرات فرماتے ہیں: هُوَ طَائِرٌ فَرْضِيٌّ لَا وُجُودَ لَهُ فِي الْخَارِجِ. نیز قانہ بندی کرتے ہوئے کہا جاتا ہے: الْعُنُقَاءُ اسْمٌ لَا جِسْمَ: یعنی عنقاء برائے نام اور کہنے کی شے ہے خارج میں اس کا کوئی وجود نہیں۔

تنبیہ:

خیال رہے کہ جب کسی شے کی تقسیم مختلف اعتبارات سے مختلف ہو تو تقسیمات مختلفہ کی اقسام ایک مادے میں مجتمع ہو سکتی ہیں۔ جیسے اسم کی تقسیم تعریف و تنکیر، تذکیر و تانیث، اعراب و بناء، وحدت و ثنویہ و جمع، اور رفع و نصب و جر و غیرہ مختلف اعتبارات سے ہے ان مختلف تقسیمات کی اقسام ایک مادے میں تحقق ہو سکتی ہیں۔ مثلاً: "جَاءَ زَيْدٌ" اس میں لفظ "زَيْدٌ" معروفہ بھی ہے مذکر بھی ہے، معرب بھی ہے واحد بھی ہے اور مرفوع بھی۔ البتہ ایک تقسیم کی اقسام باہم اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔

بالکل اسی طرح استعارے کی ان مختلف تقسیمات کا حال ہے کہ تقسیمات مختلفہ کی اقسام مختلفہ مادہ واحدہ میں جمع ہو سکتی ہیں۔ جیسے: ﴿فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ﴾ (۸۸/۲۰) کہ اس میں لفظ "عجلا" استعارہ عنادیہ بھی ہے، استعارہ مصرحہ بھی ہے، استعارہ عامیہ بھی ہے اور استعارہ اصلیہ بھی۔ وَعَلَيْكَ بِالْقِيَاسِ فِي كُلِّ مَقَامٍ.

هَذَا مَا تيسَّرَ لِي وَالْعِلْمُ بِالْحَقِّ عِنْدَ رَبِّي وَهُوَ تَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ جَلٌّ مَجْدُهُ أَيْمٌ وَأَحْكَمُ. وَأَخِرُ دَعْوَانَا
أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ خَيْرِ خَلْقِهِ وَنُورِ عَرْشِهِ وَقَاسِمِ رِزْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمُ بِهِمْ.

اس شرح کی خصوصیات

- 1..... شعراء کا تعارف۔
- 2..... اشعار کا پس منظر۔
- 3..... اشعار کا سلیس اور مفہوم خیز ترجمہ۔
- 4..... ضرورت کے مطابق اشعار کا مطلب۔
- 5..... کل لغات مع معانی مختلفہ باعتبار صلات مختلفہ۔
- 6..... مستند و معتبر اور کتب متداولہ سے الفاظ کی تحقیق۔
- 7..... موقع بموقع آیات قرآنیہ سے استشہاد۔
- 8..... چیدہ چیدہ مقامات پر احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے استشہاد۔
- 9..... جگہ جگہ حکمت بھرے عربی مقولہ جات۔
- 10..... اردو اشعار۔
- 11..... اشعار اور عربی عبارات پر اعراب۔

رموز و اشارات

اسم فاعل	//	فا
اسم مفعول	//	مفع
جمع	//	ج
جمع الجمع	//	جج
مصدر	//	مص
باب ضَرَبَ، يَضْرِبُ	//	ض
باب نَصَرَ، يَنْصُرُ	//	ن
باب فَتَحَ، يَفْتَحُ	//	ف
باب سَمِعَ، يَسْمَعُ	//	س
باب كَرَّمَ، يَكْرُمُ	//	ك
باب حَسِبَ، يَحْسِبُ	//	ح



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ الْحَمَاسَةِ

قَالَ بَعْضُ شُعْرَاءِ بَلْعَنْبَرٍ وَأَسْمُهُ قُرَيْطُ بْنُ أُنَيْفٍ

شاعر کا نام:

قریط بن انیف ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں اور شرح مرزوقی کے حاشیہ میں ہے "وہو شاعر جاہلی"۔ (شرح دیوان الحماسة ج ۱ ص ۲۰ بیروت)

اشعار کا پس منظر:

بنو شیبان کے کچھ لوگوں نے شاعر پر حملہ کیا اور اس کے تیس اونٹ لوٹ کر چلے گئے، تو شاعر نے اپنی قوم سے مدد طلب کی لیکن انہوں نے اس کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ اب وہ مجبوراً بنو مازن کے پاس گیا اور انہیں لٹیروں کے ظلم و ستم کی شکایت کرتے ہوئے اپنا حق واپس لینے کے لئے مدد کی اپیل کی، اس کی درخواست پر بنو مازن کے چند سوار اس کے ساتھ چل پڑے اور بنو شیبان پر حملہ کر کے سواونٹ ہانک کر لے آئے اور اس کے حوالے کر دیئے اور بحفاظت اسے گھر پہنچا دیا۔ اس پر شاعر نے بنو مازن کی جرأت و بہادری کو بیان کرتے ہوئے اور تہہ دل سے ان کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے یہ اشعار کہے، کیونکہ "الانسان عبد الاحسان" (انسان احسان کا غلام ہے)۔

لفظ "بَلْعَنْبَرٍ" کی تحقیق:

یہ اصل میں بَنِي الْعَنْبَرِ تھا، پھر اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا، پھر نون کو لام کے مشابہ ہونے اور کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کیا گیا تو یہ "بلعنبر" ہو گیا۔ اور حذف نون پر دلیل یہ ہے: کہ "بلعنبر" کی راء پر تثنوین (دوزیر) نہیں آتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ "بلعنبر" میں با حرف جر نہیں بلکہ لفظ بنی کی ہے۔

① لَوْ كُنْتُ مِنْ مَازِنٍ لَمْ تَسْتَبِحْ اِبْلِي | بَنُو اللَّقِيْطَةِ مِنْ ذُهْلِ ابْنِ شَيْبَانَ

ترجمہ:

اگر میں قبیلہ مازن سے ہوتا تو مجھ کو بلعنبر یعنی ذہل بن شیبان میرے اونٹوں کو مباح نہ سمجھتے۔

مطلب:

قبیلہ مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم، یہ العنمر بن عمرو بن تمیم کے بھائی کی اولاد ہیں۔ خود شاعر کا اپنا تعلق بھی قبیلہ بنو العنمر سے ہے اور شاعر کا نسب عمرو بن تمیم میں جا کر قبیلہ مازن سے مل جاتا ہے اور قبیلہ مازن میں شدید عصبیت پائی جاتی تھی جس کی بناء پر وہ لوگوں میں مشہور و معروف تھے اور لوگ ان کی تعریف کیا کرتے تھے، شاعر ان پر فخر کرتے ہوئے ان کی تعریف کر رہا ہے اور شاعر کا ان کی تعریف کرنا اپنے ہی قبیلے کی تعریف کرنا ہے؛ کیونکہ یہ آپس میں رشتہ دار ہیں اور ساتھ ہی وہ اپنے قبیلے کو انتقام پر بھی ابھار رہا ہے، ان کی ہجو نہیں کر رہا؛ کیونکہ اس طرح تو اس کی اپنی مذمت بھی ہوگی۔

حل لغات:

مَازِنٌ: چیونٹی کے انڈے، یہاں قبیلے کا نام ہے۔ لَمْ تَسْتَبِخْ: (استفعال) اسْتَبَاحَ الشَّيْءَ: کسی چیز کو مباح بنانا، کسی پر اقدام کرنا، قوم کی بیخ کنی کرنا۔ اور مجرد سے باخ (ن) بَوْحًا: کسی چیز کا ظاہر ہونا۔ اِبِلٌ: اونٹ۔ یہ اسم جمع ہے۔

اسم جمع کی تعریف:

وہ لفظ جو جمع کے معنی دے اور اسی مادہ سے اس کے لئے کوئی مفرد نہ ہو، اسے اسم جمع کہتے ہیں۔ ج: آبال، فی القرآن المجید: ﴿أَقْلَابًا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ﴾ [الغاشية: ۱۷] ترجمہ کنز الایمان: ”تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا“۔ عربی مقولہ ہے: اِبِلِي لَمْ اَبِعْ وَلَمْ اَهَبْ: میں نے اپنا اونٹ بیچا ہے نہ ہی بخشا ہے۔ بَنُو: مف: ابن: بیٹا۔ ج: اَبْنَاءُ وَبَنُونَ. شعر میں اضافت کی وجہ سے نون جمع حذف ہو گیا۔ ﴿قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ [یونس: ۹۰] ترجمہ کنز الایمان: ”بولامیں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں“۔ اللَّقِيطَةُ: رذیل مرد یا عورت۔ ج: لَقَائِطٌ. گویا کہ شاعر ذیل بن شیبان کو عار دلدار ہے کہ وہ مجھول النسب اور رذیل خاتون کی اولاد ہیں۔ اور ایک روایت میں بنو ”الشقیقہ“ ہے۔

② اِذَا لَقَامَ بَنَصْرِي مَعْشَرَ خُسْنٍ عِنْدَ الْحَفِيظَةِ اِنْ ذُو لُوْثَةَ لَنَا

ترجمہ:

تب تو میری مدد کے لئے بہادروں کی ایک ایسی جماعت کھڑی ہوتی جو واجب الحفاظت چیز کی حفاظت کے وقت سخت ہے اگر کمزور لوگ نرمی کا مظاہرہ کرتے۔

حل لغات:

قَامَ: (ن) قَوْمًا: کھڑا ہونا، سیدھا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ﴾ [الجن:

ہیں۔ جیسے: ﴿وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾ [البقرة: ۱۰۵] ترجمہ کنز الایمان: "اور اللہ بڑے فضل والا ہے"۔ (حاشیہ شرح ملا جامی ص ۳۱ مکتبہ علوم اسلامیہ اردو بازار لاہور)

اسم جنس کی تعریف :

وہ اسم جوشی اور اس کے مشابہ اشیاء پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو جیسے: رَجُلٌ کیونکہ اس کا اطلاق بغیر تعین کے ہر فرد خارج پر علی سبیل البدلیت ہوتا ہے۔

جنس اور اسم جنس میں فرق :

جنس کا اطلاق قلیل و کثیر پر ہوتا ہے۔ جیسے: الْمَاءُ کیونکہ اس کا اطلاق پانی کے ایک قطرہ پر بھی ہوتا ہے اور سمندر پر بھی جبکہ اسم جنس کا اطلاق فقط واحد پر علی سبیل البدلیت ہوتا ہے۔ جیسے: رَجُلٌ تو اس سے معلوم ہوا کہ ان کے مابین نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے۔

﴿الف﴾ لَوْثَةٌ: بضم اللام: ڈھیلا پن، تاخیر، سستی، بے وقوفی۔ رَجُلٌ ذُو لَوْثَةٍ: سست، ضعیف اور ڈھیلا آدمی۔ ہم نے شعر کا ترجمہ اس کے مطابق کیا ہے۔ شارح دیوان حماسہ ابوعلی احمد مرزوقی لکھتے ہیں: وَالرَّوَايَةُ الصَّحِيحَةُ هِيَ ضَمُّ اللَّامِ مِنَ اللَّوْثَةِ: لوٹہ میں صحیح روایت "لام مضموم" ہے۔ (شرح دیوان الحماسة ج ۱ ص ۲۳ تالیف ابو علی احمد بن محمد بن الحسن المرزوقی متوفی ۴۲۱ھ دار الکتب العلمیة بیروت لبنان)

﴿ب﴾ لَوْثَةٌ: بفتح اللام: بے وقوفی، دیوانگی، اللوٹ: طاقت، برائی۔ اس صورت میں شعر کا ترجمہ ہوگا۔ تب تو میری مدد کیلئے بہادروں کی ایک ایسی جماعت کھڑی ہوتی جو واجب الحفاظت چیز کی حفاظت کے وقت سخت ہے اگر طاقتور لوگ نرم پڑ جائیں۔ یہ ترجمہ زیادہ بلیغ ہے؛ کیونکہ اس صورت میں شاعر کے مدوح قبیلہ یعنی بنو مازن کی زیادہ تعریف ہوتی ہے۔ کہ وہ ایسے سخت حالات میں کہ جہاں طاقتور لوگ بھی نرم پڑ جاتے ہیں وہاں بھی وہ اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کی خاطر ڈٹ جاتے ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

وہ مرد نہیں جو ڈر جائے حالات کے خوئی منظر سے

جس حل میں جینا مشکل ہو اس حل میں جینا لازم ہے

لَا نَ: الشَّيْءُ (ض) لَيْنًا: نرم ہونا، نرم خو ہونا، تابع ہونا، لچکدار ہونا۔ لِقَوْمِهِ: اپنے لوگوں سے نرم برتاؤ کرنا، نرمی سے پیش آنا۔ ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ﴾ [آل عمران: ۱۵۹] ترجمہ کنز الایمان: "تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب! تم ان کے لئے نرم دل ہوئے"۔ عربی مقولہ ہے: لَيْنُ الْكَلَامِ قَيْدُ الْقُلُوبِ: یعنی میٹھے بول دلوں کو لوٹ لیتے ہیں۔

③ قَوْمٌ إِذَا الشَّرُّ أَبْدَى نَاجِدِيهِ لَهُمْ طَارُوا إِلَيْهِ زَرَافَاتٍ وَوَحْدَانًا

ترجمہ:

وہ ایسی قوم ہے کہ جب جنگ اس کے سامنے اپنی داڑھیں ظاہر کرے تو وہ اس کی طرف (مقابلے کے لئے) جماعت درجماعت اور فرداً فرداً لپکتے ہیں۔

حل لغات:

قَوْمٌ: لوگوں کی جماعت جن میں باہمی کوئی تعلق، رشتہ ہو۔ فی القرآن المجید: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ﴾ [الرعد: ۱۱] ترجمہ کنز الایمان: ”بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں“۔ قَوْمُ الرَّجُلِ: رشتہ دار، نیم رشتہ دار، خاندانی لوگ۔ الشَّرُّ: برائی، خرابی، فساد، فتنہ، بداخلاقی، گناہ، غنڈہ گردی، شرارت۔ ج: شُرُورٌ۔ ﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾ [الناس: ۴] ترجمہ کنز الایمان: ”اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے اور دبا رکھے“۔ یہاں مراد جنگ ہے۔ عربی مقولہ ہے: شَرُّ أَيَّامِ الدَّيْكِ يَوْمٌ تُغَسَّلُ رِجْلَاهُ: مرغ کے لئے بدترین دن وہ ہے جس دن اس کے پاؤں دھوئے جائیں۔ مرغ ذبح کرنے سے پہلے اس کے پاؤں دھوئے جاتے تھے۔ أَبْدَى: (أفعال) أَبْدَى الشَّيْءَ وَبِهِ: ظاہر کرنا۔ مجرد سے بَدَا (ن) بُدُوًا: ظاہر ہونا، روشن ہونا۔ ﴿بَلْ بَدَا لَهُمْ مَا كَانُوا يُخْفُونَ مِنْ قَبْلُ﴾ [الانعام: ۲۸] ترجمہ کنز الایمان: ”بلکہ ان پر کھل گیا جو پہلے چھپاتے تھے“۔ نَاجِدِيهِ: یہ ”ناجِدٌ“ کا تثنیہ ہے اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ حذف ہو گیا۔

النَّاجِدُ: داڑھ۔ ج: نَوَاجِدُ. فی الحدیث: ((عضوا علیہ بالنواجذ)). طَارُوا: طَارَ الطَّائِرُ وَنَحْوُهُ (ض) طَيَّرًا: حرکت سے بازوؤں کا ہوا میں اٹھنا، اڑنا، پرواز کرنا۔ نَفْسُهُ شُعَاعًا: طبیعت کا بے چین و پریشان ہونا۔ فُلَانٌ إِلَى كَذَا: کسی چیز کی طرف لپکنا، اڑ کر یا دوڑ کر جانا۔ زَرَافَاتٍ: مف: زَرَافَةٌ: دس یا بیس افراد کی جماعت۔ وَوَحْدَانًا وَأُحْدَانًا: مف: وَاحِدَةٌ: اللہ تعالیٰ کی صفت۔ ایک (حساب کا پہلا عدد) علم یا طاقت وغیرہ میں فائق و بے مثل، کسی چیز کا جز۔ ﴿وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ [البقرة: ۱۶۳] ترجمہ کنز الایمان: ”اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان“۔

④ لَا يَسْأَلُونَ أَخَاهُمْ حِينَ يَنْدُبُهُمْ فِي النَّائِبَاتِ عَلَى مَا قَالَ بُرْهَانًا

ترجمہ:

وہ اپنے بھائی سے اس کے کہے پر دلیل نہیں پوچھتے جب وہ انہیں مصیبتوں میں پکارتا ہے۔

حل لغات:

يَسْأَلُونَ: سَأَلَهُ عَنْ كَذَا وَبِكَذَا (ف) سُؤَالًا: پوچھنا، معلوم کرنا۔ فُلَانَا الشَّيْءَ: کوئی چیز مانگنا۔ فِی الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ”اَلَا یَسْأَلُونَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُو مِنْ خَیْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ بِہِ عَلِیْمٌ“ [البقرة: ۲۷۳] ترجمہ کنز الایمان: ”لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ سے جانتا ہے“۔ عربی مقولہ ہے: سَائِلُ اللّٰهِ لَا یَخِیْبُ: اللہ سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

تَسْأَلِنِي أُمُّ الْخِيَارِ جَمَلًا يَمْشِي رُوَيْدًا وَيَكُونُ أَوْلَا

ترجمہ:

ام خیار مجھ سے ایسا اونٹ مانگتی ہے جو چلے آہستہ اور آئے پہلے نمبر پر۔ یعنی دشوار چیز مانگتی ہے۔

أَخٌ: بھائی، دوست، ساتھی، قوم کا ایک فرد۔ ﴿وَالِیٰ مَدِیْنٍ اٰخَاهُمْ شُعْبًا﴾ [ہود: ۸۴] ترجمہ کنز الایمان: ”اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو“۔ عربی مقولہ ہے: رَبُّ أَخٍ لَّمْ تَلِدْهُ وَالِدَةٌ: یعنی بہت سے بھائی ایسے ہوتے ہیں جو ماں جائے نہیں ہوتے۔ حَیْنٌ: موقع، وقت (زمانہ کا ایک حصہ) کم ہو یا زیادہ۔ کہتے ہیں: حَیْنٌ یُّذِ: جس وقت زمانہ ج: أَحْيَانٌ. ﴿وَلَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ اِلٰی حَیْنٍ﴾ [البقرة: ۳۶] ترجمہ کنز الایمان: ”ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے“۔ الْحَیْنُ: موت، ہلاکت، آزمائش و مصیبت۔ عربی مقولہ ہے: اِذَا حَانَ الْحَیْنُ حَسَرَاتِ الْعَیْنِ. جب ہلاکت قریب ہو جاتی ہے تو آنکھ دیکھنا بند کر دیتی ہے۔ یَسْتَدْبُ: نَدَبٌ فُلَانٌ اِلٰی اَمْرِ (ن) نَدَبًا: کسی کام کی دعوت دینا، اس پر آمادہ کرنا، اس پر مامور کرنا، کسی کام کے لیے نمائندہ بنانا۔ الْمَیِّتُ: مردے کے محاسن بیان کر کے رونا۔ اَلنَّائِبَاتُ: مف: فَائِبَةٌ: آفت، مصیبت، حوادث خواہ خیر ہوں یا شر۔ نَوَائِبُ الرَّعِيَّةِ: پلوں اور سرگروں کی تعمیر کے لئے شاہی ٹیکس۔

قَالَ: (ن) قَوْلًا: کہنا، بولنا۔ مجازاً قول کو اظہار حال کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے اس صورت میں فاعل غیر متکلم شی ہوئی ہے جیسے: قَالَتْ لَهَا الْعَيْنَانُ: آنکھوں سے معلوم ہوا، آنکھوں کا حال ایسا بتا رہا تھا۔ بِسْرَابِهِ: سر سے اشارہ کرنا۔ لَه: کسی سے کچھ کہنا، بات کرنا۔ عَلَيْهِ: کسی کے خلاف بولنا، کسی پر بہتان باندھنا، الزام لگانا۔ عَنْهُ: کسی کے متعلق خبر دینا، کسی کی طرف سے کچھ کہنا۔ فِيهِ: کسی چیز میں کوشش کرنا۔ کسی کے بارے میں کوئی بات کہنا۔ بِہ: کسی بات کا قائل ہونا، اس کا نظریہ اور عقیدہ رکھنا، رائے رکھنا۔ قول کے بعد قائل کا جملہ بطور حکایت بلفظہ ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے: قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اور معنی بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے: قَالَ اِنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ. دونوں صورتوں میں جملہ پر ”قال“ کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوگا۔ قول کبھی ”ظن“ کے معنی میں بھی آتا ہے اس وقت اپنے بعد مبتدأ اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ جیسے: اَتَقُولُ الْمُسَافِرُ قَدَامًا الْیَوْمَ (کیا تمہارا خیال ہے مسافر آج آئے گا؟) ﴿وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ

خَلِيفَةٌ ﴿البقرة: ۳۰﴾ ترجمہ کنزالایمان: ”اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا، میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔“ عربی مقولہ ہے: الْقَوْلُ يَنْفُذُ مَا لَا تَنْفُذُ الْاَيُّرُ: بات اس چیز میں بھی سوراخ کر دیتی ہے جس کو سوئی نہیں چیر سکتی۔ بُرْهَانٌ: ج: بَرَاهِينُ: قاطع اور واضح دلیل۔

⑤ لَكِنَّ قَوْمِي وَإِنْ كَانُوا ذَوِي عَدَدٍ لَيْسُوا مِنَ الشَّرِّ فِي شَيْءٍ وَإِنْ هَانَا

ترجمہ:

میری قوم اگرچہ بڑی تعداد والی ہے لیکن جنگ میں کچھ بھی نہیں اگرچہ آسان ہو۔

مطلب:

اس شعر سے آخری شعر تک اپنے قبیلے کے اوصاف بیان کر رہا ہے، یعنی میرا قبیلہ جنگ پر امن و صلح کو ترجیح دے دیتا ہے اور ہر کسی کو معاف کر دیتا ہے۔

حل لغات:

لَكِنَّ: حرف مشبہ بالفعل ہے اور استدراک کے معنی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، یعنی یہ اپنے ما قبل کے حکم کے خلاف ثابت کرتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس سے پہلے ایسا کلام ہو جو مابعد کے مخالف ہو یا اس کی ضد ہو، ایک قول کے مطابق یہ ”إِنْ“ کی طرح تاکید کے لئے آتا ہے۔ اس لفظ کے بارے میں بعض نے کہا: کہ یہ بسیط ہے جب کہ امام فراء کے نزدیک یہ لَكِنَّ اور ”إِنْ“ سے مرکب ہے اور ”إِنْ“ کا ہمزہ تخفیفاً حذف کر دیا گیا ہے اور بسا اوقات یہ ”مُخَفَّفَةٌ مِنَ الْمُثَقَّلَةِ“ ہوتا ہے۔ اَلْعَدَدُ: شمار کئے ہوئے کی مقدار، جماعت۔ ج: اَعْدَادٌ. ﴿فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقْلُ عَدَدًا﴾ [النساء: ۲۴] ترجمہ کنزالایمان: ”کس کے مددگار کمزور اور کس کی گنتی کم“۔ لَيْسُوا: مف: لَيْسَ: یہ فعل غیر متصرف ہے۔ اس کا وزن فَعِلَ تھا پھر عین کلمہ کو تخفیفاً لزوماً ساکن کر دیا گیا۔ ایک قول کے مطابق اس کی اصل ”لَا أَيْسَ“ ہے، ہمزہ کو ساقط کر دیا گیا۔ ﴿لَيْسُوا سِوَاءَ مَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ﴾ [آل عمران: ۱۱۳] ترجمہ کنزالایمان: ”سب ایک سے نہیں کتابیوں میں“۔ شَيْءٌ: شَاءَ (ف) شَيْئًا: ارادہ کرنا، چاہنا۔ عَلَيَّ الْأَمْرُ: کسی بات پر آمادہ کرنا، اکسانا۔

شَيْءٌ کی تعریف کرتے ہوئے سید شریف جرجانی لکھتے ہیں: الشَّيْءُ فِي اللُّغَةِ: هُوَ مَا يَصِحُّ أَنْ يُعْلَمَ وَيُخْبَرَ عَنْهُ عِنْدَ سَيَّبُوِيهِ، وَقِيلَ: الشَّيْءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْوُجُودِ، وَهُوَ اسْمٌ لِجَمِيعِ الْمَكُونَاتِ، عَرْضًا كَانَ أَوْ جَوْهَرًا وَيَصِحُّ أَنْ يُعْلَمَ وَيُخْبَرَ عَنْهُ. وَفِي الْأَصْطِلَاحِ: هُوَ الْمَوْجُودُ الثَّابِتُ الْمُتَحَقِّقُ فِي الْخَارِجِ. سَيَّبُوِيهِ کے نزدیک لغوی اعتبار سے ”شَيْءٌ“ سے کہتے ہیں جس کے بارے میں جانا جاسکے اور اس کے بارے

میں خبر دی جاسکے اور ایک قول کے مطابق ہر موجود کو "شیء" کہا جاسکتا ہے خواہ وہ عرض ہو یا جوہر اور اصطلاح میں ہر موجود ثابت اور متحقق فی الخارج کوشیء کہا جاتا ہے۔ (التعريفات ص ۹۳. تأليف السيد الشريف علي بن محمد بن علي السيد الزين أبي الحسن الحسيني الجرجاني الحنفي، دار المنار) ج: أَشْيَاءٌ. جج: أَشَاوِي، أَشَاوَةٌ، أَشَايَا. هان: الْأَمْرُ عَلَى فَلَانٍ (ن) هَوْنًا: نَزَمَ وَأَسَانَ هَوْنًا. وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا [الفرقان: ۶۳] ترجمہ کنز الایمان: "اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام"۔ هان الرجل (ن) هُونًا وَهَوَانًا: ذَلِيلٌ وَحَقِيرٌ هَوْنًا، مُسَكِّنٌ هَوْنًا. عربی مقولہ ہے: مَا أَهْوَنَ الْحَرْبُ عَلَى النَّظَارَةِ (تماشہ دیکھنے والوں کیلئے لڑائی کتنی آسان ہے)

⑥ يَجْزُونَ مِنْ ظُلْمِ أَهْلِ الظُّلْمِ مَغْفِرَةً وَمِنْ إِسَاءَةِ أَهْلِ السُّوءِ إِحْسَانًا

ترجمہ:

وہ ظالموں کے ظلم کا بدلہ بخشش کی صورت میں دیتے ہیں اور بروں کی برائی کا احسان کی صورت میں۔

حل لغات:

يَجْزُونَ: جَزَى الشَّيْءُ (ض) جَزَاءً: كَافِيَ هَوْنًا، فَائِدَةٌ يَنْبَغِيهَا. فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَأَتَقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا﴾ [البقرة: ۱۲۳] ترجمہ کنز الایمان: "اور ڈرو اس دن سے کہ کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہوگی"۔ الرَّجُلُ بِكَذَابٍ وَعَلَى كَذَابٍ: بَدَلُهُ دِينًا، اِنْعَامٌ دِينًا. فَلَانًا حَقَّةً: كَسَى كَاتِبًا اِدْرَاكَرًا. ﴿قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاءُكُمْ جَزَاءً مَوْفُورًا﴾ [بنی اسرائیل: ۶۳] ترجمہ کنز الایمان: "فرمایا، دور ہو تو ان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بیشک سب کا بدلہ جہنم ہے بھر پور سزا"۔ الظُّلْمُ: ظَلَمَ (ض) ظَلَمًا: زِيَادَتِي كَرَامًا، غَلَطَ رُوشًا اِخْتِيَارًا كَرَامًا، نَا اِنصَانِي كَرَامًا، حَقَّ تَلْفِي كَرَامًا، بَدَسَلُوكِي كَرَامًا، حُدَّ سَ تَجَاوَزَ كَرَامًا. ﴿وَمَا اَللّٰهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ﴾ [المؤمن: ۳۱] ترجمہ کنز الایمان: "اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں چاہتا"۔

ظلم کی تعریف:

الظُّلْمُ: وَضَعُ الشَّيْءِ فِي غَيْرِ مَوْضِعِهِ: حَيْزُ كَوْبَةٍ مَوْضِعَ رَكْنٍ. وَقِي الشَّرِيعَةُ: عِبَارَةٌ عَنِ التَّعَدِي عَنِ الْحَقِّ إِلَى الْبَاطِلِ وَهُوَ الْجَوْرُ: اَوْرُشْرَعٌ فِي ظَلْمٍ كَقَوْلِهِمْ: حَقٌّ سَ بَاطِلٍ يَعْنِي ظَلْمٌ وَجَوْرٌ كِي طَرَفٌ بَرُّهْنَا. (التعريفات، ص ۱۰۲، دار المنار) اهل: عزيز، رشتہ دار، کنبہ، بیوی۔ ﴿إِذْ قَالَ مُوسَى لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا﴾ [النمل: ۷] ترجمہ کنز الایمان: "جب کہ موسیٰ نے اپنی گھر والی سے کہا (ف) مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے"۔ مَا كَانُ. هُوَ اَهْلٌ كَذَا: وَهَاسُ كَالِ اَهْلِ الدَّارِ: كَمْرُ اَلِ. ج: اَهَالٌ وَاهْلَاتٌ وَاهْلَاتٌ. مَغْفِرَةٌ: مَص. غَفَرَهُ الذَّنْبُ

(ض) مَغْفِرَةٌ وَغُفْرَانًا: گناہ چھپانا، معاف کرنا۔ الشیء: چھپانا۔ إِسَاءَةٌ: مص (أَفْعَال) أَسَاءَ الشیء: خراب کرنا، بگاڑ دینا۔ إِلَيْهِ: کسی کے ساتھ برائی کرنا، گستاخی کرنا، نازیبا حرکت کرنا۔ بِسَبِّ الظَّنِّ: بدگمانی کرنا۔ الْفَهْمُ: غلط سمجھنا۔ السُّوءُ: ہرنا گوار چیز یا بات، برائی، تکلیف وازیت۔ ﴿يَسُوءُ فَوْكَهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ﴾ [البقرة: ۴۹] ترجمہ کنز الایمان: ”وہ تم پر برا عذاب کرتے تھے“۔ ہر آفت و مرض۔ ﴿وَأُدْخِلُ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجُ بَيْضًا مِنْ غَيْرِ سُوءٍ﴾ [النمل: ۲۷] ترجمہ کنز الایمان: ”اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال نکلے گا سفید چمکتا بے عیب“۔ سُوءُ الْخُلُقِ: بد مزاجی۔ سُوءُ الظَّنِّ: بدگمانی۔ إِحْسَانٌ: مص: أَحْسَنُ (الفعال) اچھا کرنا، اچھا کام کرنا، نیکی کرنا۔ ﴿هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾ [الرحمن: ۶۰] ترجمہ کنز الایمان: ”نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی“۔ ختنہ کرنا۔ إِلَيْهِ وَبِهِ: اچھا برتاؤ کرنا، کسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا، احسان کرنا۔ عربی مقولہ ہے: الْإِحْسَانُ يَقْطَعُ اللِّسَانَ: احسان زبان کو بند کر دیتا ہے۔

..... 7 كَانَ رَبُّكَ لَمْ يَخْلُقْ لِخَشِيَّتِهِ سِوَاهُمْ مِنْ جَمِيعِ النَّاسِ إِنْسَانًا

ترجمہ:

گویا کہ تیرے رب نے اپنے خوف و ڈر کے لئے تمام لوگوں میں ان کے علاوہ کسی کو پیدا نہیں کیا۔

حل لغات:

رَبُّ: اللہ تعالیٰ کا نام۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے لئے لفظ رب اضافت کے بغیر استعمال نہیں ہو سکتا۔ کما فی القرآن المجید: ﴿ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ﴾ [یوسف: ۵۰] ترجمہ کنز الایمان: ”اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر اس سے پوچھ کیا حال ہے اور عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے“۔ مالک، آقا، مربی، نگران، منتظم، انعام دینے والا، اصلاح کرنے والا۔ ج: أَرْبَابٌ وَرُبُوبٌ. لَمْ يَخْلُقْ: خلق (ن) خَلَقًا: پیدا کرنا، عدم سے وجود میں لانا۔ ﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا﴾ [البقرة: ۲۹] ترجمہ کنز الایمان: ”وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے“۔ الْقَوْلُ: بات گھرنا، جھوٹ گھرنا۔ ﴿إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا﴾ [التوبة: ۱۷] ترجمہ کنز الایمان: ”تم تو اللہ کے سوا بتوں کو پوجتے ہو اور نرا جھوٹ گڑھتے ہو“۔ خَلَقَ اللَّهُ لِلْحَرْبِ رِجَالًا: اللہ تعالیٰ نے لڑائی کے لئے اور ہی مرد پیدا کئے ہیں۔ خَشِيَّةٌ: مص. خَشِيٌّ (س) خَشِيَّةٌ: ڈرتے رہنا، ڈر ہونا، کھٹکا ہونا، اندیشہ ہونا۔ فَلَانًا وَمِثْلَهُ. ڈرنا، دل میں تعظیم و ہیبت رکھتے ہوئے ڈرنا۔ ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ (فاطر: ۲۸) ترجمہ کنز الایمان: ”اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں“۔ امید رکھنا۔ فی الحدیث: ((

لقد اُكثرت من الدعاء بالموت حتى خشيت ان يكون ذلك اسهل لك عند نزوله ((. ناپسند کرتا۔
 عربی مقولہ ہے: مَنْ خَشِيَ الذُّنْبَ أَعَدَّ كَلْبًا: جسے بھیڑیے کا ڈر ہو اسے کتا تیار رکھنا چاہئے۔ سِوَا: یہ مشتقاً مقدم ہے
 اصل عبارت یوں ہے: لَمْ يَخْلُقْ لِخَشِيَّتِهِ إِنْسَانًا سِوَاهُمْ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۲۶ بیروت) سِوَا
 الشَّيْءِ: غیر، علاوہ، بدل۔ جاؤ وَا سِوَا سِوَا زید۔ یہ حروف استثناء میں سے ہے۔ انفس رحمة اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے
 لفظ "سِوَا" جب غیر یا عدل کے معنی میں استعمال ہو تو اس کے تین لہجے ہیں "س" مضموم یا مکسور ہو نیکی صورت میں آخر
 میں یا مقصور آئے گی اور اگر "س" مفتوح ہو تو آخر میں الف مدود ہو گا چنانچہ کہیں گے: مَكَانَ سِوَا سِوَا و سِوَا
 سِوَا: یعنی دونوں فریقوں کے درمیان۔ میرا کہنا ہے کہ اسی سے قول خداوندی ہے: ﴿مَكَانًا سِوَا﴾ اور تمہارا یہ کہنا
 کہ: مَرَزَتْ بِرَجُلٍ سِوَاكَ وَسِوَاكَ وَسِوَاكَ: تمہارے علاوہ یا تمہارے بغیر۔ (مختار الصحاح) السِوَاءُ:
 برابری۔ ﴿فَأَنبِذُوا إِلَيْهِمْ عَلَى سِوَاءٍ﴾ [الانفال: ۵۸] ترجمہ کنز الایمان: "تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو
 برابری پر"۔ سِوَاءُ الشَّيْءِ: چیز کا وسط۔ ﴿فِي سِوَاءِ الْجَحِيمِ﴾ [الصافات: ۵۵] ترجمہ کنز الایمان: "بیچ
 بھڑکتی آگ"۔ جَمِيعٌ: سب، کل، لشکر۔ ﴿وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حَاقِدُونَ﴾ [یس: ۵۶] ترجمہ کنز الایمان: "اور بیشک ہم
 سب جوکتے ہیں"۔ "مِنْ جَمِيعٍ" بیروت کے نسخہ میں "فی جمیع" ہے۔ النَّاسُ: اسم جمع برائے انسان۔ ﴿وَإِذَا
 قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ﴾ [البقرة: ۱۳] ترجمہ کنز الایمان: "اور
 جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں"۔
 إِنْسَانٌ: ج: انسانی۔ یہ مذکر مؤنث سب کے لئے آتا ہے۔ الْإِنْسَانُ الْمِثَالِيُّ: ایسا انسان جو اپنی مخصوص کسی
 صلاحیتوں کی بناء پر عام انسانوں سے فائق و برتر ہو۔

..... 8 فَلَيْتَ لِي بِهِمْ قَوْمًا إِذَا رَكِبُوا شَدُّوا الْإِغَارَةَ فُرْسَانًا وَرُكْبَانًا

ترجمہ:

کاش میرے لئے ان کے بدلے ایسی قوم ہوتی جو اونٹوں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر غارت گری کرتی۔

اگر جواں ہوں میری قوم کے جسور و غیور

قلندری میری کچھ کم سکندری سے نہیں

حل لغات:

رَكِبُوا: ركب (س) رَكِبًا: بڑے زانوں والا ہونا۔ ركب الشَّيْءِ وَعَلَيْهِ وَفِيهِ (س) رُكُوبًا: سوار ہونا۔ فی

القرآن المجید: ﴿فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾ [عنكبوت: ۶۵] عربی

مقولہ ہے: مَنْ لَمْ يَرْكَبِ الْأَهْوَالَ لَمْ يَنْبَلِ الْأَمَالَ: جو ہولنا کیوں پر سوار نہ ہو گا وہ امیدیں حاصل نہ کر سکے گا۔ شدوا: شَدَّ عَلَى الْعَدُوِّ (ن، ض) شَدًّا، وَشَدَّةً: دشمن پر حملہ کرنا۔ فَلَانٌ شَدًّا: دوڑنا (ض) شِدَّةً: قوی ہونا۔ ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ﴾ (۱۲/۸۵) الاغارة: حملہ، یورش، یلغار۔ "شَدُّوا الْإِغَارَةَ" بیروت کے نسخے میں "شَنُّوا الْإِغَارَةَ" ہے۔ عربی مقولہ ہے: اَغْيِرَةَ وَجُنُبًا: کیا غیرت بھی اور بزدلی بھی؟۔ فُرْسَانٌ: مف: فارس: گھوڑے سوار۔ گھوڑوں کی سواری کا ماہر۔ رُكْبَانٌ: مف: رَاكِبٌ: سوار۔

قَالَ الْفِنْدُ الزَّمَانِيُّ فِي حَرْبِ الْبَسُوسِ

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: شہل بن شیبان زمانی ہے (متوفی ۷۰ ق، ۵۵۵ھ) اور یہ جاہلی شاعر ہے، یہ بنو بکر کا سردار تھا۔

اشعار کا پس منظر:

بسوس ایک عورت کا نام ہے، جو جاس بن مرثد شیبانی کی خالہ تھی اس کی سراب نامی ایک اونٹنی کلیب بن وائل کی چراگاہ میں چلی گئی اور اس نے پرندے کے انڈوں کو توڑ دیا جسے کلیب نے پناہ دی ہوئی تھی، تو کلیب نے طیش میں آکر اونٹنی کے تھن میں تیر مار دیا، انتقامی کارروائی کرتے ہوئے جاس نے کلیب کو قتل کر ڈالا، اس طرح بنو بکر اور بنو تغلب (جو کہ وائل کی اولاد تھے) کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ اور چالیس سال جاری رہی اس طرح یہ بسوس کا نام عرب میں نحوست کے لئے ضرب المثل بن گیا۔

① صَفَحْنَا عَنْ بَنِي ذُهَلٍ وَقُلْنَا الْقَوْمَ إِخْوَانُ

ترجمہ:

ہم نے بنو ذہل سے یہ کہتے ہوئے درگزر کیا کہ یہ لوگ بھی ہمارے بھائی ہیں۔

حل لغات:

صَفَحْنَا: صَفَحَ عَنْهُ (ف) صَفَحًا: اعراض کرنا، منہ پھیرنا۔ عَنْ ذُنْبِهِ: معاف کرنا، درگزر کرنا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَإِنَّ السَّاعَةَ لَأْتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ﴾ [الحجر: ۸۵] ترجمہ کنز الایمان: "اور بیشک قیامت آنے والی ہے تو تم اچھی طرح درگزر کرو"۔ فَلَانًا عَنْ حَاجَتِهِ: کسی کی ضرورت پوری کرنا۔ الْقَوْمَ: ایک ایک کر کے پیش کرنا۔ "صَفَحْنَا" بیروت کے نسخہ میں "عَفَوْنَا" ہے۔ إِخْوَانٌ، أَخْوَانٌ، أَخْوَانٌ، أَخَاءٌ، إِخْوَةٌ اور أَخَوَةٌ۔ یہ سب مترادف ہیں۔ مف: الْأَخُ: بھائی، ساتھی، دوست۔ تشبیہ: أَخْوَانٌ. ﴿إِنَّ الْمُبَدِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانٌ﴾

الشَّيَاطِينِ ﴿[بنی اسرائیل: ۲۷] ترجمہ کنزالایمان: "بیشک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں"۔ عربی مقولہ ہے: اخ الاكفاء وداهن الاعداء: یعنی دوستوں سے بھائی چارے سے پیش آؤ اور دشمنوں سے ظاہری اخلاق سے ملو۔

② عَسَى الْآيَامُ أَنْ يَرْجِعَنَّ قَوْمًا كَالَّذِي كَانُوا

ترجمہ:

یہ امید کرتے ہوئے کہ زمانہ قوم کو ان کی سابقہ حالت پر لوٹا دے گا۔

حل لغات:

عسی: افعال مقاربہ سے جامد ہے۔ محبوب چیز میں امید کے لئے اور مکروہ بات میں خوف کے لئے آتا ہے۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ﴾ [الاعراف: ۱۲۹] ترجمہ کنزالایمان: "کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کرے"۔ الْآيَامُ: مف: يَوْمٌ: دن، موجودہ وقت۔ ﴿وَتَسْلُكُ الْآيَامُ نُدَاوِلَهَا بَيْنَ النَّاسِ﴾ [آل عمران: ۱۴۰] ترجمہ کنزالایمان: "اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں رکھی ہیں"۔ يَرْجِعَنَّ: رَجَعَ فَلَانًا عَنِ الشَّيْءِ (ض) رَجُوعًا وَرَجُوعًا: لوٹنا، واپس لانا۔ ﴿فَإِنْ رَجَعَكَ إِلَٰهَ إِلَىٰ طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ﴾ [التوبة: ۸۳] ترجمہ کنزالایمان: "پھر اے محبوب اگر اللہ تمہیں ان میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لے جائے"۔ رَجَعَ الشَّيْءُ رَجُوعًا: فائدہ پہنچا۔ فَلَانٌ مِّنْ سَفَرِهِ: لوٹنا، سفر سے واپس آنا۔ ﴿فَرَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا﴾ [طہ: ۸۶] ترجمہ کنزالایمان: "تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف پلٹا غصہ میں بھرا افسوس کرتا"۔ إِلَيْهِ فِي أَمْرٍ: کسی معاملہ میں کسی سے مشورہ کرنا۔ إِلَٰهِيَ الْأُمُورِ: کسی معاملہ پر توجہ دینا۔ دوبارہ شروع کرنا، دوبارہ اختیار کرنا۔ شعر میں متعدی استعمال ہوا ہے۔

③ فَلَمَّا صَرَخَ الشَّرُّ وَأَمْسَىٰ وَهُوَ غَرِيْبَانٌ

ترجمہ:

جب برائی ظاہر ہو گئی اور کھل کر سامنے آ گئی۔

حل لغات:

لَمَّا: بمعنی "جب"۔ اس کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) یہ مضارع کے ساتھ خاص ہوا سے جزم دے اور لم کی طرح ماضی کے معنی میں کر دے۔ (۲) یہ ماضی کے ساتھ خاص ہو اس صورت میں یہ دو جملوں پر داخل ہوگا جن میں سے دوسرے کا وجود پہلے کے وجود کی وجہ سے ہوگا۔ جیسے: لَمَّا جَاءَ نَسِيٌّ أَكْرَمْتَهُ. (۳) یہ حرف استثناء بمعنی "إِلَّا" ہو اس صورت میں

جملہ اسمیہ پر داخل ہوگا۔ جیسے: ﴿إِنْ كُنَّ نَفْسٌ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ﴾ [الطارق: ٤] ترجمہ کنز الایمان: ”کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو“۔

فائدہ:

”لَمَّا“ پانچ امور میں ”لَمَّ“ سے مختلف ہے۔

①..... لَمَّ حرف شرط کے ساتھ استعمال نہیں ہوتا بخلاف لَمَّ کے۔

②..... لَمَّ کی نفی حال کے قریب ہوتی ہے جب کہ لَمَّ کی نفی میں یہ قید نہیں۔

③..... لَمَّ کے منفی کا ثبوت متوقع ہوتا ہے بخلاف لَمَّ کے منفی کے۔

④..... لَمَّ کے منفی کو حذف کرنا جائز ہے بخلاف لَمَّ کے منفی کے۔

⑤..... لَمَّ کے ذریعے کی جانے والی نفی زمانہ حال تک لگا تار ہوتی ہے جبکہ لَمَّ کے ذریعے کی گئی نفی متصل بھی ہوتی

ہے اور منقطع بھی۔ (المعجم الوسيط، ص ۱۰۱۵، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور) صَرَخَ: صَرَخَ الشَّيْءُ: واضح

ہونا، کھلنا۔ الْمُتَكَلَّمُ: متکلم کا صاف صاف کہنا۔ بِمَا فِي نَفْسِهِ: ظاہر کرنا۔ الْأَمْرُ: واضح کرنا۔ الْأَمْرُ: واضح ہونا، ظاہر

ہونا۔ (لازم و متعدی) ”صَرَخَ الشَّرُّ“ بیروت کے نسخہ میں ”اصبح الشر“ ہے۔ اَمْسَى وَمُسَى: یہ

الإصْبَاحُ کی ضد ہیں۔ اَمْسَى الْقَوْمُ: شام کے وقت میں داخل ہونا۔ ﴿فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ﴾ [الروم:

۱۷] فلاناً: کسی کی کچھ مدد کرنا۔ بمعنی صار۔ شعر میں ”صار“ کے معنی میں ہے۔ عُرْيَانٌ: برہنہ، ننگا۔ عُرْيَانُ النَّجِيِّ

: جو اپنے بھید کو نہ چھپائے۔ عورت کیلئے ”عُرْيَانَةٌ“ جو اسم ناعل ”فُعْلَانٌ“ کے وزن پر ہوتا ہے اس کی مؤنث ”تاء“ کے

اضافہ کے ساتھ بنتی ہے۔ (مختار الصحاح)

④..... وَلَمْ يَتَّقِ بِيَوَى الْعُدْوَا | ن دِنَاهُمْ كَمَا دَانُوا

ترجمہ:

اور ظلم و زیادتی کے سوا کچھ باقی نہ رہا تو ہم نے انہیں ان کے کئے کا بدلہ دیا۔

مطلب:

دِنَاهُمْ كَمَا دَانُوا“ مخالفین نے پہلے جو کچھ کیا وہ بدلہ نہیں، پھر بھی دونوں کیلئے ایک جیسے الفاظ لائے گئے، صرف

مطابقت و موافقت کرتے ہوئے اور مخاطب کو یہ بتانے کیلئے کہ یہ تمہارے عمل کا بدلہ ہے۔ جیسے قرآن میں ہے: ﴿وَإِنْ

الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾ [النساء: ۱۴۲] ترجمہ کنز الایمان: ”بیشک منافق لوگ اپنے گمان

میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں (ف) اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا“۔ اور ﴿اللَّهُ يَسْتَهْزِءُ بِهِمْ﴾ [البقرة:

۱۵ ترجمہ کنز الایمان: ”اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے (جیسا کہ اسکی شان کے لائق ہے)۔“

حل لغات:

لم یبق: بقی (س) بقاء: دیرپا ہونا، باقی رہنا۔ من: بچ جانا۔ علی: محفوظ رکھنا، رحم کرنا، شفقت کرنا۔ بقی (س) بقاء، بقی (ض) بقیا: ہمیشہ رہنا۔ ثابت رہنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (۲۷/۵۵) عربی مقولہ ہے: بَقِيَ نَعْلَيْكَ وَابْتَدُلَ قَدَمَيْكَ: اپنے جوتے باقی رکھو اور پاؤں کام میں لاؤ۔ یعنی اپنے نفس پر تکلیف برداشت کرو اور مال، بچاؤ تاکہ معاملات خراب نہ ہوں۔ الْعُدْوَانُ: خالص ظلم، دشمنی، زیادتی، جارحیت، حملہ، چڑھائی، گرفت، قابو۔ ﴿فَبِإِنْ أَنْتَهُوا فَلَا عُذْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ﴾ (۱۹۳/۲) عَدَا (ن) عَدُوًّا: دوڑنا۔ عَدُوًّا فُلَانًا عَنِ الْأَمْرِ: کسی کام سے ہٹانا، باز رکھنا۔ دَنَا: دان (ض) دَيْنًا: تابع و ذلیل ہونا، جھکنا۔ اطاعت کرنا۔ لَهُ وَ لَهُ مِنْهُ: انتقام لینا، قصاص لینا۔ بَغْدَا: مذہب بنانا۔ فُلَانٌ دَيْنًا: قرضہ لینا، قرضہ زیادہ ہونا، کسی خیر و شر کا عادی ہونا، ناپسندیدہ بات پر کسی کو مجبور کرنا، حساب کرنا، حساب لینا، قیادت و رہنمائی کرنا، انعام دینا، خدمت کرنا، اچھا سلوک کرنا، قرض دینا۔ الشیء: کسی چیز کا مالک بننا۔

5..... مَشِينًا مِثْيَةَ اللَّيْثِ | غَدَا وَاللَّيْثُ غَضْبَانٌ

ترجمہ:

ہم (ان پر حملے کے لئے) غضب ناک شیر کے صبح کے وقت چلنے کی طرح چلے۔
نل نہ سکتے تھے اگر جنگ میں اڑ جاتے تھے
پاؤں شیروں کے بھی میدان سے اکھڑ جاتے تھے

حل لغات:

مَشِينًا: مَشِي (ض) مَشِيًّا: چلنا، ارادے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔ بِالنَّمِيمَةِ: چغلی کھانا۔ مَشَاءً: بہت مویشی والا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا﴾ (۳۷/۱۷) مِثْيَةَ: مفعول مطلق یہاں بیان نوع کے لئے ہے۔ اللَّيْثُ: شیر، کڑی، طاقت، سختی، خوش بیان، بلیغ، جھگڑالو، بہادر اور باتونی آدمی۔ ج: لَيْوْثٌ. عَدَا: (ن) عَدُوًّا: صبح کو جانا، مطلقاً جانا۔ ﴿وَإِذْ عَدُوْتُكَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (۱۲۱/۳) عربی مقولہ ہے: عَسَى عَدُوٌّ لِيْغِيْرَكَ: ممکن ہے آئندہ کل کسی اور کیلئے ہو۔ غَضْبَانٌ: صیغہ صفت و مص۔ بغض رکھنا، غضب ناک ہونا، ناراض ہونا اور انتقام کی ٹھاننا۔ ﴿وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا﴾ (۱۵۰/۷) عربی مقولہ ہے: غَضِبُ الْخَيْلِ عَلَى اللَّجِيمِ: گھوڑوں کا غصہ لگاموں پر ہوتا ہے۔ بے فائدہ غصہ کے لئے بولا جاتا ہے۔

⑥ بِضَرْبٍ فِيهِ تَوْهِينٌ وَتَخْضِيعٌ وَاقْرَانٌ

ترجمہ:

ہم ایسی شمشیرزنی کے ارادے سے چلے جس میں (دشمن کو) کمزور اور ذلیل کرنا اور تابع بنانا ہے۔

حل لغات:

ضَرْبٌ: مص: ضرب بالسيف (ض) ضَرْبًا: تلوار کا وار کرنا۔ یہاں یہی معنی مراد ہے۔ الشیء: حرکت کرنا۔ أَلْقَبُ: دل دھڑکنا۔ مثال بیان کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ﴾ (۳۲/۱۸) سفر کرنا۔ ﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ﴾ (۱۰۱/۴) مارنا۔ ﴿فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ﴾ (۶۰/۲) کسی پر کوئی چیز لازم کرنا۔ ﴿وَضَرَبْتُ عَلَيْهِمُ الذَّلَّةَ وَالْمَسْكَنَةَ﴾ (۷۱/۲) خیمہ گاڑنا۔ ﴿فَضْرِبْ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَهُ بَابٌ﴾ (۱۳/۵۷) لغت میں اس کے اور بھی کئی معنی لکھے ہیں۔ عربی مقولہ ہے: ضَرْبُ الْحَبِيبِ أَوْجَعُ: محبوب کی مار کا زیادہ دکھ ہوتا ہے۔ إِنَّكَ تَضْرِبُ فِي حَدِيدٍ بَارِدٍ: تو ٹھنڈا لوہا پیٹتا ہے۔ یعنی بے فائدہ کوشش کر رہا ہے۔ تَوْهِينٌ: مص (تفعیل) کمزور کرنا۔ مجرد سے کمزور ہونا۔ ﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَغْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ (۱۳۹/۳) ”تَوْهِينٌ“ بیروت کے نسخہ میں ”تفجیع“ ہے۔ تخضیع: مص (تفعیل) عاجز و مطیع کرنا۔ اقْرَانٌ: اس لفظ کے اعتبار سے شعر کا معنی تین طرح سے ہو سکتا ہے: (الف) قابو پانا، تابع بنانا۔ ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ﴾ (۱۳/۴۳) شعر کا ترجمہ اس معنی کے اعتبار سے کیا گیا ہے۔ اور باب تفعیل سے معنی ہے: قیدیوں کو رسیوں میں باندھنا۔ ﴿وَآخِرِينَ مُقْرِنِينَ فِي الْأَصْفَادِ﴾ (۳۸/۳۸) (ب) دو چیزوں کو جمع کرنا۔ اس معنی کے لحاظ سے شعر کا ترجمہ: ہم ایسی شمشیرزنی کے ارادے سے چلے جس میں (دشمن کی) توہین و تذلیل کو جمع کرنا ہے۔ (ج) سینگ والے مینڈھے کی قربانی کرنا۔ اور یہ کنایہ ہے سردار کو قتل کرنے سے۔ اس معنی کے لحاظ سے شعر کا ترجمہ یہ ہوگا: ہم ایسی شمشیرزنی کے ارادے سے چلے جس میں کمزور و ذلیل کرنا اور ان کے مسلح سردار کو قتل کرنا ہے۔

⑦ وَطَعْنٍ كَفَمِ الزَّقِّ غَذَاً وَالسَّرَقِ مَلَانٌ

ترجمہ:

اور ہم ایسی نیزہ زنی کے ارادہ سے چلے (جس کے نتیجے میں خون ایسے بہے) جیسے کہ بھرے ہوئے مشکیزے سے پانی بہتا ہے۔

حل لغات:

طعن: مص، طَعْنَهُ (ن، ف) طَعْنَا: نیزہ مارنا، نیزہ چھونا۔ فی الرجل وعلیہ: کسی میں عیب نکالنا، کسی بات پر

ضعنه مارتا۔ طَعَنَ فِي عِرْضِهِ: اس کی عزت پر حملہ کیا۔ فی الشیء: داخل ہونا، شروع ہونا۔ فَم: اصل میں "قُوَّة" تھا پھر "ھا" کو خلاف قیاس حذف کر دیا گیا پھر واؤ کو میم سے تبدیل کر دیا گیا تو فم ہو گیا اور واؤ کو میم سے اس لئے بدلا کہ اگر نہ بدلتے ز عین کلمہ یعنی واؤ پر اعراب آجاتا ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے واؤ الف سے بدل جاتا پھر اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کی وجہ سے الف گر جاتا اور ایک حرف یعنی "ف" کلمہ رہ جاتا۔ جہاں یہ علت نہیں ہوتی وہاں واؤ کو میم سے نہیں بدلا جاتا۔ جیسے: فُوك (حاشیہ شرح ملا جامی، ص ۳۱) فی القرآن المجید: ﴿يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ﴾ (۱۶۷/۳) عربی مقولہ ہے: فَم تَسْبِيحٌ وَيَدٌ تَذْبِيحٌ: زبان تعریف کر رہی ہے اور ہاتھ قتل کر رہا ہے۔ فَمِي مَاءٌ وَهَلْ يَنْطِقُ مَنْ فِي فِيهِ مَاءٌ: میرے منہ میں پانی ہے اور کیا وہ شخص بولتا ہے جس کے منہ میں پانی ہو۔ یعنی مجھے تو کھلا پلا دیا گیا ہے۔ أَفْوَاهُهُمَا مَجَاسُهَا: ان کے منہ ان کے امتحان کی جگہ ہے۔ یعنی گفتگو باطن کا پتہ دیتی ہے۔ الزَّقُّ: مشک، ج: أَزْقَاقٌ وَزِقَاقٌ. غَدَا(ن) المَاءُ غَدْوًا: بہنا۔ الرجلُ غَدْوَانًا: دوڑنا، تیز چلنا، نشاط سے تیز چلنے والا گھوڑا۔ مَلَانٌ: بھرا ہوا پر، کام والا، زکام میں مبتلا۔ ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مَلٌءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوْ افْتَدَى بِهِ﴾ (۹۱/۳)

⑧ وَبَعْضُ الْجَلْمِ عِنْدَ الْجَهْلِ لِلذَّلَّةِ إِذْغَانٌ

ترجمہ:

اور بسا اوقات جہالت کے وقت بردباری کا مظاہرہ کرنا ذلت کے لئے جھکنا ہے۔

حل لغات:

بعض الشیء: کچھ حصہ خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ فی القرآن المجید: ﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾ (۲۵۳/۲) الْجَلْمُ: بردباری، دوراندیشی، ضبط و تحمل، عقل و خرد۔ فی القرآن المجید: ﴿إِذْ قَالَ لَهُمُ ابْنُ مَرْيَمَ يَا قَوْمِ لِمَ كُفَرْتُمْ بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ فَأَنْقَضْتُمُ وَعْدَ رَبِّكُمْ وَأَنِقَسْتُمْ أَنْ تُتِيبُوا يَوْمَ تُنْفَخُ السُّحُورُ أَلَمْ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ (۲۲۵/۲) عربی مقولہ ہے: جَلْمِي أَصْمٌ وَأُذْنِي غَيْرُ صَمَاءٍ: میرا علم بہرا ہے کان بہرے نہیں۔ الْجَهْلُ: نادانی، ناواقفیت، بے خبری، بے وقوفی۔ الْجَهْلُ الْبَسِيطُ: ایسی شے سے ناواقف رہنا جس کا علم ہونا چاہئے۔ الْجَهْلُ الْمُرْتَكِبُ: خلاف واقع کسی شے کا پختہ اعتقاد رکھنا۔ جَهْلٌ فَلَانٌ عَلَي غَيْرِهِ (س) جَهْلًا: بے وقوفی دکھانا۔ ﴿قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ﴾ (۶۷/۲) الرَّجُلُ: نہ جاننا، ان پڑھ ہونا۔ الشیء وَبَد: ناواقف ہونا، لاعلم ہونا، ظلم کرنا، سخت کلامی کرنا۔ ﴿وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا﴾ (۶۳/۲۵) عربی مقولہ ہے: الْجَهْلُ مَطِيَّةٌ مَنْ

رَكِبَهَا ذَلٌّ وَمَنْ صَحِبَهَا ضَلٌّ: جہالت وہ سواری ہے کہ جو اس پر سوار ہوگا ذلیل ہوگا اور جو اسے ساتھی بنائے گا گمراہ ہو جائے گا۔ الذَّلَّةُ: مص: ذَلٌّ (ض) ذِلَّةٌ: مذلیل ہونا، حقیر ہونا، بے وقعت ہونا، کمزور ہونا۔ ﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ قَالُوا اذْعَنَّا: اذعن له: تابع و مطیع ہونا۔ بلحق: حق کا اقرار کرنا۔

⑨ وَفِي الشَّرِّ نَجَاةٌ حِينَ لَا يُنْجِيكَ إِخْسَانٌ

ترجمہ:

اور لڑائی ہی میں نجات ہے جب حسن سلوک تجھے نجات نہ دے۔

حل لغات:

فِي الشَّرِّ نَجَاةٌ: یہاں مضاف محذوف ہے اصل عبارت ہے "فِي دَفْعِ الشَّرِّ نَجَاةٌ" اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے "فِي عَمَلِ الشَّرِّ نَجَاةٌ" (برائی میں ہی نجات ہے) ترجمہ اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔ "وَفِي الشَّرِّ" بیروت کے نسخہ میں "فَلِلشَّرِّ" ہے۔ نَجَاةٌ: مص، نَجَامَةٌ (ن) کسی کی اذیت سے چھٹکارا پانا، خلاصی پانا، نجات پانا۔ يُنْجِي: (افعال) انجا فلان: بلند جگہ پر آنا، پاخانہ کرنا۔ فلانا: رہائی دلانا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿لَيْنِ الْجَنَّةِ مِنْ هَلِيبِهِ لَنُكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ﴾ (۱۲۲/۱۰)

قَالَ أَبُو الْغَوْلِ الطَّهَوِيُّ (الوافر)

شاعر کا نام:

ابو الغول طہوی ہے۔ طہیہ (بروزن سُمیہ) ایک عورت کا نام ہے جس کی طرف یہ منسوب ہیں، یہ دور بنو امیہ کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کی ایک چراگاہ تھی، بنو بکر بن وائل اور بنو ربیع نے اس پر قبضہ کرنا چاہا، بنو مازن نے اس کا دفاع کیا تو شاعر نے بنو مازن کی تعریف کرتے ہوئے یہ اشعار کہے:

① فَذَتْ نَفْسِي وَمَا مَلَكَتْ يَمِينِي | فَوَارِسَ صَدَقَتْ فِيهِمْ ظُنُونِي

ترجمہ:

میری جان اور میرا سب کچھ قربان ان شہسواروں پر! جن کے بارے میں میرے خیالات سچے ہو گئے۔

”وَمَا مَلَكَتْ يَمِينِي“ اس میں ”یمنین“ کی تخصیص اس کی فضیلت اور قوت تصرف کی وجہ سے ہے، اس سے مراد سب کچھ ہے؛ کیونکہ اہل عرب جزء بول کر کل مراد لیتے ہیں اور اس کی طرف واقعات وغیرہ منسوب کرتے ہیں، اسی مناسبت سے قرآن میں ہے: ﴿فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ﴾ (۳/۲۶) ﴿أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾ (۶/۲۳)

حل لغات:

فَدَتْ: فِدَاهُ (ض) فِدَى: فدیہ دینا، کسی کو مال کے بدلے قید وغیرہ سے چھڑانا، جان بچانا۔ بِمَالِهِ: اس پر اپنا مال قربان کرنا، قربان ہونا۔ کہتے ہیں: فداک ابی: تم پر میرا باپ قربان۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدُوا﴾ (۳۹/۳۷) نَفْسٌ: روح، جان۔ ﴿يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا﴾ (۱۹/۸۲) دل، ظرف، خون، بدن، نظر بد، شخص، کسی چیز کی ذات، عین۔ نفس الشيء، عین الشيء، نفس الامر: حقیقۃ الامر۔ النَّفْسُ: عظمت، ہمت، عزت، ارادہ، رائے، خودداری، عادت، طبیعت، صبر و ہمت، عقل، عیب، سزا، پانی۔ نفس سے مراد اگر روح لیں تو مؤنث ہوتا ہے۔ جیسے: خرجت نفسہ۔ اگر شخص مراد ہو تو مذکر ہوتا ہے۔ جیسے: خمسة عشر نفساً۔ مَلَكَتْ: ملک الشيء (ض) مُلْكًا: مالک ہونا۔ علی القوم: غالب ہونا۔ نفسہ: اپنے اوپر قابو رکھنا۔ المرأة: عورت سے نکاح کرنا۔ ﴿إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾ (۶/۲۳) الملك: بضم المیم وسكون اللام: بادشاہی۔ ﴿لَمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ﴾ (۱۶/۴۰) بفتح المیم واللام: فرشتہ۔ ﴿قُلْ يَتَوَفَّاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ﴾ (۱۱/۳۲) یمنین: (ضد اليسار) داہنا ہاتھ، داہنی جانب۔ ﴿وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ﴾ (۲۷/۵۶) برکت، طاقت، قوت، قسم۔ أَتَوْنَا عَنِ الْيَمِينِ: انہوں نے ہمیں اعتماد میں لیکر دھوکا دیا۔ فُلَانٌ عِنْدَنَا بِالْيَمِينِ: فلاں کا ہمارے ہاں بڑا احترام ہے۔ ج: أَيْمَانٌ وَأَيْمُنٌ وَأَيْمَانٌ۔ فوارس: مف: الفارس: گھوڑوں کی سواری کا ماہر، شہسوار، مرد میدان۔ ”فوارس“ سیبویہ کے نزدیک جموع میں شاذ ہے؛ کیونکہ ذوالعقول کی صفات میں ”فاعلة“ کی جمع ”فواعل“ آتی ہے نہ کہ ”فاعل“ کی، ابوالعباس مُرَّرٌ د نے کہا: یہ جمع سب میں اصل ہے اور شعر میں بھی جائز ہے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۳۲، ۳۳ بیروت) صدقت: صَدَقَهُ وَبِهِ تصدیقا: سچا ماننا، سچا ٹھہرانا، تصدیق کرنا، سچا کر دکھانا۔ ﴿لَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا قَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (۲۰/۳۴) بروئے کار لانا۔ علی الامر: اقرار کرنا، مان لینا، منظور کرنا۔ ”صَدَقْتُ“ مرزوقی کے نسخہ میں ”صَدَّقُوا“ ہے۔ ظُنُونٌ: مف: الظَّنُّ: گمان، خیال، شک، الکل، اندازہ، ذہن کا کسی چیز کو ترجیح کے ساتھ قبول کرنا، یقین۔ الظُّنُونُ: ناقابل اعتبار۔ رجلٌ ظنونٌ: کمزور ذہن، سادہ طبیعت، جس کی عقل پر اطمینان نہ ہو، بدگمان آدمی۔ عربی مقولہ ہے: ظنُّ العاقِلِ خَيْرٌ مِّنْ يَّقِينِ الجاهِلِ: عاقل کا گمان، جاہل کے یقین سے بہتر ہے۔

② فَوَارِسَ لَا يَمَلُّونَ الْمَنَايَا إِذَا دَارَتْ رَحَى الْحَرْبِ الزُّبُونِ

ترجمہ:

ایسے شہسوار جو موت سے نہیں گھبراتے جب دور کرنیوالی (شدید) جنگ کی چکی گھومے۔

حل لغات:

يَمَلُّونَ: مَلَّ فلانَ الشَّيْءَ وَعَنِ الشَّيْءِ (س) مَلَّلاً: کسی چیز سے اکتا جانا، تنگ آ جانا، دل اچاٹ ہو جانا۔
 - المنايا: مف: الْمَنِيَّةُ: موت، فیصلہ۔ عربی مقولہ ہے: رَبُّ أُمْنِيَّةٍ جَلَبَتْ مَنِيَّةً: بہت سی تمنائیں موت کھینچ لاتی ہیں۔
 - دارت: دَارَ (ن) دَوْرًا: چکر لگانا، کسی چیز کے ارد گرد گھومنا، گھومنا، جہاں سے آیا وہاں واپس جانا۔ فسی القرآن المجید: ﴿وَيَتَرَبَّصُّ بَكُمْ الدَّوَابِرَ عَلَيْهِمُ دَائِرَةُ السُّوءِ﴾ (۹۸/۹) رحی: چکی (آٹا پینے کی) دارت رَحَى الحرب: لڑائی چھڑگئی۔ ج: أَرِحَ وَأَرَحَاءَ. الحرب: لڑائی، جنگ، موٹ سماعی کبھی بمعنی قتال مذکر بھی استعمال ہوتا ہے۔ ﴿كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ﴾ (۶۳/۵) الزُّبُونُ: صفت. زَبْنَةٌ وَبَهُ (ض) زَبْنًا: دھکیلنا، پھینکنا، ہٹانا۔ حَرْبٌ زَبُونٌ: سنگین جنگ۔ الحربُ تَزْبِنُ النَّاسَ: جنگ لوگوں کو ٹکراتی ہے۔

③ وَلَا يَجْزُونَ مِنْ حَسَنِ بَسِيءٍ وَلَا يَجْزُونَ مِنْ غَلْظِ بَلِيْنٍ

ترجمہ:

اور وہ اچھائی کا بدلہ نہ تو برائی سے دیتے ہیں نہ سختی کا بدلہ نرمی سے۔

فائدہ:

اس شعر اور آئندہ اشعار میں ”فوارس“ کی صفات کا ذکر ہے۔

حل لغات:

حَسَنٌ: صفت، ج: حَسَانٌ (مذکر و موٹ کے لئے) حَسُنَ (ن) حُسْنًا: حسین و خوب صورت ہونا۔ عربی مقولہ ہے: لَا تَعْدَمُ الْحَسَنَاءُ دَامًا: کوئی حسینہ عیب سے خالی نہیں۔ بَسِيءٌ: بِيءٌ: یہ ”سَبِيءٌ“ کا مخفف ہے: برا، قبیح۔ فی القرآن المجید: ﴿أَسْتَكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السُّيِّئِ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السُّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ﴾ (۲۳/۳۵) عربی مقولہ ہے: سُوءُ الظَّنِّ مِنْ شِدَّةِ الضَّيْنِ: بدگمانی انتہائی دوستی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ غَلْظٌ: مصص: غَلْظُ الشَّيْءِ (ض) موٹا ہونا، گاڑھا ہونا، سخت ہونا۔ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ﴾ (۹/۷۳) علیہ ولہ: کسی پر سخت ہونا، کسی کے ساتھ سختی برتنا۔ ج: غَلَاظٌ. ﴿عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غَلَاظٌ شِدَادٌ﴾ (۶/۶۶)

④ وَلَا تَبْلَى بِسَأَلَتَهُمْ وَإِنْ هُمْ صَلُّوا بِالْحَرْبِ حِينًا بَعْدَ حِينٍ

ترجمہ:

اور اس کی بہادری میں کوئی فرق نہیں پڑتا اگرچہ وہ بار بار جنگ میں شریک ہوں۔

حل لغات:

تبلی: بلی الثوب (س) بلی، وبلاء: کپڑے کا پرانا و بوسیدہ ہونا، فنا ہو جانا۔ فی القرآن المجید: ﴿يَوْمَ تَبْلَى السَّرَائِرُ﴾ (۹/۸۶) بلاہ (ن) بلی وبلاء: کسی کو آزمانا، تجربہ کرنا، امتحان لینا، گرفتار مصیبت کرنا، برتنا، سفر کا کسی کو چکنا پور کرنا، پرانا کرنا۔ بِسْأَلَةٍ: مص، بَسَل (ک) بہا، رہونا، لڑائی میں توری چڑھانا۔ صَلُّوا: صَلَّى الشَّيْءُ (ص) ضلّیا: آگ میں ڈالنا۔ صَلَاةُ النَّارِ وَفِيهَا حَمِيمٌ: آگ میں جلنا۔ صَلَاةُ الْعَذَابِ أَوْ الْهَوَانِ أَوْ الذَّلَّةِ: آتش عذاب یا آتش ذلت میں جلانا۔ ﴿لَا يَضَلُّهَا إِلَّا الْأَشْقَى﴾ (۵۲/۵) د

⑤ هُمْ مَنَعُوا حِمَى الْوَقْبِيِّ بِصَرْبٍ يُؤَلِّفُ بَنِي أَسْتَاتِ الْمَسُونِ

ترجمہ:

انہوں نے ہی وقبی کے اگاہ کی حفاظت کی ایسی شمشیر زنی تے جس نے مختلف بلاکتیں اکتھی کر دیں۔

حل لغات:

منعوا: منعة الشيء ومنه (ف) منعا: کسی کو کسی چیز سے محروم رکھنا۔ العجاء: پڑوسی کو پناہ دینا، حفاظت کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالَ مَا مَنَّكَ إِلَّا تَسْجُدُ إِذْ أَمَرْتُكَ﴾ (۱۲/۷) حِمَى: محفوظ جگہ، ممنوعہ علاقہ، وہ جہاں جس میں دوسرے لوگوں کو چرانے کی اجازت نہ ہو۔ فی الحدیث: ((ألا حمى الله محارمه)). الْوَقْبِيُّ: جگہ کا نام ہے۔ يُؤَلِّفُ: أَلْفُ الشَّيْءِ: جوڑنا، یکجا کرنا۔ الحيوان: سدھانا۔ ﴿وَلَكِنَّ اللَّهَ أَلْفَ بَيْنَهُمْ﴾ (۶۳/۸) أَسْتَاتِ: مف: الشُّتُّ وَالشَّتِيْتُ: متفرق و منتشر۔ ﴿يَوْمَئِذٍ يَصُدُّرُ النَّاسُ أَسْتَاتًا لَّيْرًا أَعْمَالَهُمْ﴾ (۶/۹۹) الْمَسُونِ: موت (مذکر و مؤنث) زمانہ۔ ﴿أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّرْسِيٌّ رَّبُّ الْمُنُونِ﴾ (۳۰/۵۲) بَرٌّ: محسن، اپنے خاوند پر اپنے مال کا احسان جتانے والے بیوی، قسمت۔

⑥ فَتَكْبَ عَنْهُمْ دَرَاءَ الْأَعَادِي وَذَاوُوا بِالْجُنُونِ مِنَ الْجُنُونِ

ترجمہ:

شمشیر زنی سے ان سے دشمنوں کا حملہ دور کیا اور انہوں نے جنون کا علاج جنون سے کیا۔

حل لغات:

نَكَبَ عَنْهُ (تفعیل) الگ ہونا، ہٹنا، ایک طرف ہونا۔ الشیء: ہٹانا، ایک طرف کرنا۔ عنہم: الگ ہونا۔ ذرء: مص، ذرء الشیء وہ (ف) ذرء: دھکا دینا، رفع کرنا، زائل کرنا، چھوڑنا۔ فی الحدیث: ((اِذْرَوْا الْخُدُودَ بِالشَّبَهَاتِ)) الْأَعَادِي: جج، أَعْدَاءٌ وَعِدَى: مف: عَدُوٌّ: دشمن۔ مذکر مؤنث واحد جمع سب کے لئے۔ فی القرآن المجید ﴿إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ﴾ (۶/۳۵) داووا: (مفاعله) علاج کرنا، دوا دینا۔ الْجُنُونُ: دماغی خلل، دیوانگی، بیوقوفی۔ ﴿مَا أَنْتَ بِمَجْنُونٍ﴾ (۲/۶۸) جوش، لگن۔

7..... وَلَا يَرْعُونَ أَكْنَافَ الْهُوَيْنَا إِذَا حَلُّوْا وَلَا أَرْضَ الْهُدُونِ

ترجمہ:

جب وہ پڑاؤ کرتے ہیں تو اپنے اونٹ نرم زمین کے اطراف اور صلح والی زمین میں نہیں چراتے۔

مطلب:

وہ اپنے اونٹوں کو سادہ زمین کا چارہ نہیں کھلاتے نیز معاہدہ کی پاسداری کرتے ہوئے صلح والی زمین میں جانور نہیں چھوڑتے۔ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دانستہ طور پر دشمن کی زمین میں اپنے جانور چراتے ہیں، یعنی جنگ و جدال ان کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے اور ان کی شجاعت و بہادری بے مثال ہے۔

حل لغات:

يرعون: رَعَى الْمَاشِيَةَ (ف) رَعِيًا: جانور کو چرانا۔ الحيوان: جانور کا چرنا۔ الشیء: خیال رکھنا، حفاظت کرنا۔ ﴿فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا﴾ (۲۷/۵۷) نگرانی کرنا، ذمہ داری لینا، پرورش کرنا، انتظام کرنا۔ لہ: پاسداری کرنا، خیال رکھنا۔ ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ﴾ (۸/۲۳) أَكْنَاف: مف: الْكَنْفُ: کسی چیز کا کنارہ، سایہ، پہلو، حفاظت، گود۔ الْهُوَيْنَا: یہ تصغیر ہے ہُونِي کی اور هُونِي اَهْوَن کی مؤنث ہے: نرمی، آہستگی، ذلت، ورسوائی، وقار، تواضع۔ حلوا: حَلَّ الْعَقْدَةَ (ن) حَلًّا: گرہ کھولنا۔ (ض، ن) حُلُولًا: کسی جگہ اترنا۔ ﴿أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ﴾ (۳۱/۱۳) (ض) حِلًّا: کسی چیز کا حلال ہونا۔ الدین: ادائیگی قرض کا وقت پہنچنا۔ (س) حَلَلًا: پاؤں یا ٹخنے میں ڈھیلا پن ہونا۔ عربی مقولہ ہے: إِذَا حَلَّتِ الْمَقَادِيرُ بَطَلَتِ التَّدْبِيرُ: جب تقدیر آتی ہے تو تدبیریں باطل ہو جاتی ہیں۔ ارض: زمین، زمین کا ایک حصہ۔ ﴿قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلَيْكُمْ﴾ (۵۵/۱۲) خشکی، فرش، ہر چیز کا نچلا حصہ۔ اَرْضُ النَّعْلِ: جوتے کا تلا۔ ج: اَرْضُونَ وَأَرْضٍ وَأَرْضٌ. الْهُدُونُ: هَدَنَ فَلَانٌ (ض) ساکن ہونا، پرسکون ہونا، بے وقوف ہونا۔

وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عُلبَةَ الْحَارِثِيُّ (الطويل)

شاعر کا نام:

جعفر بن علیہ حارثی، یہ بنو عباس کے ایک اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ شاعر اور بنو عقیل بن کعب کا ایک شخص دونوں ایک لونڈی کے پاس جاتے تھے پھر ان دونوں کی آپس میں رقابت شروع ہو گئی جس کی بناء پر جعفر نے اسے قتل کر دیا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ جعفر، بنو عقیل کی عورتوں کو چھیڑا کرتا تھا انہوں نے اسے منع کیا لیکن یہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا تو انہوں نے اس سے لڑائی کی جس کے نتیجے میں اس نے ان کے ایک آدمی کو قتل کر دیا وہ بادشاہ کے پاس قصاص کے لئے گئے، بادشاہ نے اسے مکہ مکرمہ میں قید کر دیا تو اس پر جعفر بن علیہ نے یہ اشعار کہے:

① الْهَفْيُ بَقْرِي سَحْبَلٍ حِينَ أَجَلَبْتُ عَلَيْنَا الْوَلَايَا وَالْعَدُوَّ الْمُبَايِلُ

ترجمہ:

ہائے میری حسرت! وادی سحبل کے مقام قری پر جس وقت ہمارے خلاف بچوں اور عورتوں نے مدد کی اور دشمن بہا در تھے۔

حل لغات:

الْهَفْيُ: یہ اصل میں "الْهَفْيُ" تھا، ہمزہ ندا کیلئے ہے اور "لَهْفٌ" مصدر "يَاءٍ مُتَكَلِّمٌ" کی طرف مضاف ہے "يَاءٍ مُتَكَلِّمٌ" کو تفضیلاً الف سے تبدیل کیا تو الْهَفْيُ ہو گیا۔ لَهْفٌ عَلَى الْفَائِتِ (س) لَهْفًا: فوت شدہ چیز پر رنجیدہ ہونا، کف افسوس ملنا۔ لَهْفًا: کرب و کلفت میں مبتلا ہونا۔ قَرِي: جگہ کا نام ہے۔ أَجَلَبْتُ: (افعال) أَجَلَبَ الْقَوْمُ: لوگوں کا جمع ہونا، ہجوم لرنا۔ الرَّجُلُ: دھمکی دینا اور لوگوں کو اس کے خلاف اکٹھا کرنا، مدد دینا، لوگوں کو مدد کے لئے اکٹھا کرنا۔ بیروت کے نسخے میں "أَجَلَبْتُ" اور مرزوقی و تبریزی کی روایت میں "أَحَلَبْتُ" ہے اَحَلَبَ فَلَانًا: دوہنے میں مدد کرنا، مدد لرنا۔ الْقَوْمُ: ہر طرف سے آکر لڑائی وغیرہ کے لئے جمع ہونا۔ الْوَلَايَا: مَف: الْوَلِيَّةُ یہ مؤنث ہے ولی کی زاہد و بزرگ عورت، اونٹ کی کمر پر رکھا جانے والا گدا، وہ کھانا جو عورت آنے والے مہمان کے لئے محفوظ کرے۔ "وَالْعَدُوُّ" جنس مدد کی طرف اشارہ ہے اور لفظ عدو کا اعتبار کرتے ہوئے الْمُبَايِلُ مفرد لایا گیا ہے، معنی کا اعتبار نہیں لایا گیا، جس طرح قرآن کریم میں ہے: ﴿فَبَانَهُمْ عَدُوًّا لِي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ﴾ (۷۷/۲۶) یہاں بھی معنی کا اعتبار

کیا گیا ہے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۳۷ بیروت، لبنان) المَبَاسِلُ: فا: دیکھئے: بسالة.

② فَقَالُوا لَنَا ثِنْتَانِ لَا بُدَّ مِنْهُمَا | صُدُورٌ رِمَاحٍ أُشْرِعَتْ أَوْ سَلَابِلُ

ترجمہ:

تو دشمنوں نے ہم سے کہا: ”دو باتیں ہیں، جن میں سے ایک ضروری ہے تیز دھار نیزوں کی نوکیں یا زنجیریں۔“

مطلب:

”او“ یہاں تخریر کیلئے ہے جس طرح کہتے ہیں: خُذِ الدِّينَارَ أَوْ الثُّوبَ وَكُلِّ السَّمَكِ أَوْ اشْرَبِ اللَّبْنَ: یعنی دشمن نے لکار کر کہا: خبردار! آج دو باتوں میں سے ایک تو ضرور ہوگی، سخت قتل و غارت گری ہوگی، اگر تم اس سے بچ گئے تو پھر تمہیں رسیوں میں جکڑ کر قید کر کے ذلیل و رسوا کیا جائے گا۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۳۷ بیروت)

حل لغات:

لا بعد: البد: چارہ کار، حفاظت کی جگہ، بھاگنے کی جگہ۔ لا بد من هذا: یہ لازمی ہے، بدلہ، عوض۔
ج: أَبْدَاد. صدور: مف: الصدر: ہر چیز کا اگلا حصہ، حصہ، ٹکڑہ، سردار، انسان کا سینہ۔ عربی مقولہ ہے: صُدُورُ
الْأَخْرَارِ قُبُورُ الْأَسْرَارِ: شریفوں کے سینے رازوں کی قبر ہوتے ہیں۔ رِمَاحٌ وَأَرْمَاحٌ: مف: الرُّمْحُ: نیزہ (وہ ڈنڈا
جس کے سرے پر نوک دار لوہا لگا ہوتا ہے۔) الرُّمْحُ: فقر و فاقہ۔ اشرعت: اشرع الطريق: راستہ ظاہر کرنا، واضح
کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا﴾ (۱۳/۲۲) علیہ الرمح: اس نے
اس کی طرف نیزہ سیدھا کیا۔ سلاسل: مف: السَّلْسِلَةُ: زنجیر، سلسلہ، رابطہ، کورس۔ ﴿إِذَا الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ
وَالسَّلَابِلُ يُسْحَبُونَ﴾ (۷۱/۴۰)

③ فَقُلْنَا لَهُمْ تِلْكَ إِذَا بَعْدَ كَرَّةٍ | تُغَادِرُ صَرْعِي نَوْءَ هَا مُتَخَاذِلُ

ترجمہ:

ہم نے ان سے کہا تمہاری یہ باتیں ایک ایسے حملے کے بعد ہوں گی جو ایسے پچھاڑے کہ اس کے بعد اٹھنا کمزور ہو۔

مطلب:

جب تک ہمارے بہادر زندہ ہیں اس وقت ایسا ممکن نہیں، ہاں سخت حملے میں جب دونوں فریق کے لوگ ایسے
پچھاڑے جائیں کہ نہ وہ اٹھنے کے لائق ہوں نہ دفاع کے اہل، تو پھر تمہاری یہ بات ممکن ہے۔

(شرح مرزوقی ج ۱ ص ۳۸ بیروت)

کب ڈرا سکتا ہے غم کا عارضی منظر مجھے
ہے بھروسہ اپنی ملت کے مقدر پر مجھے

حل لغات :

كْرَةٌ: لڑائی میں حملہ، ایک بار پلٹنا۔ فی القرآن المجید: ﴿أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنِّي كُرَّةٌ فَأَكُونُ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (۵۸/۳۹) مولدین یا حساب دانوں کے نزدیک ایک لاکھ۔ ج: كَرَاتٌ. الكرة: صبح و شام، ایک دفعہ یا باری۔ ﴿ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ﴾ (۴/۶۷) واپسی، فنا کے بعد دوبارہ پیدائش۔ تَغَادُرٌ: چھوڑنا، باقی رکھنا، بچانا۔ صَرْعَى: مف: الصریع: پچھاڑا ہوا، مجنون، نیم مردہ۔ نَوْءٌ: مص (ن) مشقت و تکلیف سے اٹھنا۔ النَّوْءُ: فلان نَوْءٌ هُ متخاذل: فلان کا اٹھنا کمزور ہے، ڈوبنے کے قریب ستارہ، سخت بارش، عطیہ، بخشش۔ ج: انْوَاءٌ وَنَوَاءٌ. مُتَخَاذِلٌ: فاعل (تخاذل): بعض کا بعض کی مدد کو چھوڑ دینا، باہم امداد ترک کر دینا، پیچھے ہٹنا۔ ﴿وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا﴾ (۲۹/۲۵)

④ وَلَمْ نَدْرِ أَنْ جِئْنَا مِنَ الْمَوْتِ جَيْضَةً كَمِ الْعُمْرِ بَاقٍ وَالْمَدَى مُتَطَاوِلٌ

ترجمہ:

اگر ہم موت سے بچ گئے تو معلوم نہیں کتنی عمر باقی ہے اور کتنی زندگی طویل ہے۔

مطلب:

اگر ہم بزدلی کا مظاہر کرتے ہوئے میدان جنگ سے فرار ہو جائیں تو زندگی کا کوئی پتا نہیں، ایسا نہیں کہ ہم زندہ رہنا چاہیں تو زندگی ہم سے وفا کرے یعنی زندگی پر کوئی بھروسہ نہیں، اس لئے عقلمندی یہ ہے کہ مردانگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کا مقابلہ کیا جائے؛ کیونکہ جو ہوتا ہے وہ تو ہو کر رہے گا۔

کٹ مرے اپنے قبیلے کی حفاظت کیلئے
مقتل شہر میں ٹھہرے رہے جنبش نہیں کی

حل لغات:

لم ندر: دَرَى الشَّيْءِ وَبِهِ (ض) دَرِيًّا: جاننا، کسی تدبیر و حیلہ سے واقفیت حاصل کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَمْ نَدْرِ مَا جِسَابِيَّةٌ﴾ (۲۶/۶۹) فلانا: دھوکہ دینا، چال چلنا۔ الرَأْسُ بِالْمَدْرِيِّ: سر میں کٹھا کرنا۔ جِئْنَا: جاض (ض) جَيْضًا: اکڑ کر چلنا، اتر کر چلنا۔ عَنِ الشَّيْءِ: بچنا، الگ رہنا۔ فی القتال: لڑائی سے بھاگنا۔

نوٹ:

ہمارے ہاں دیوان حماسہ کے جو نسخے پائے جاتے ہیں ان تمام میں "حضنا" حاء مہملہ کے ساتھ لکھا ہوا ہے، یہ کتابت کی غلطی ہے صحیح لفظ جہم معجمہ کے ساتھ یعنی "جضنا" ہے؛ کیونکہ "حیض" یا "حیضة" کے جو معانی کتب لغت میں لکھے ہوئے ہیں وہ اس شعر میں مراد نہیں ہو سکتے اور اس کی تائید بیروت سے شائع شدہ دیوان حماسہ کے نسخے سے بھی ہوتی ہے یعنی ان میں یہ لفظ جہم معجمہ کے ساتھ ہے۔ (دیوان الحماسہ، ص ۱۳، شرح مرزوقی، ص ۳۸، دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) الموت: مرنا، فنا، ہلاکت، زوال، خاتمہ، بے عقلی، بے حسی، عدم ایمان۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمِن كَان مِيتًا فَاحْيِنَا﴾۔ طبیعت کمزور کرنے والی چیزیں جیسے خوف، رنج، غم۔ ﴿يَا أَيُّهَا الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمِيتٍ﴾ ماٹ الحی (ن) مَوْتًا: مرنا۔ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (۵۷/۲۹)

موت کی تعریف:

الموت: صفة وجودية خلقت ضد اللحيمة. موت وہ صفت وجودی ہے جو حیات کی ضد ہے۔ وباصطلاح اهل الحق: قمع هوئ النفس فمن مات عن هواه فقد حیی بهداہ. اور اصطلاح اہل تصوف میں خواہشات نفسانی کا قلع قمع کر دینے کو موت کہتے ہیں تو جس نے اپنی خواہشات کو مار دیا تحقیق وہ اللہ تبارک تعالیٰ کی ہدایت سے بہرہ مند ہو گیا۔ والموت الأبيض: الجوع؛ لأنه ينور الباطن ويبيض وجه القلب فمن مات بطنه حیت فطنه: موت الأبيض: بھوک کو کہتے ہیں؛ کیونکہ بھوک باطن کو نورانی اور روئے قلب کو روشن کر دیتی ہے اور جس کی حرص بطن ختم ہو گئی اس کی ذہانت زندہ ہو گئی۔ (التعريفات، ص ۱۶۳، دار المنار) العُمر، العُمُر، العُمر: زندگی۔ لیکن بیچین (قسم) میں صرف العُمر (بفتح العين) ہی استعمال ہوتا ہے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۳۸ بیروت) ج: أَحْمَرًا. فی القرآن المجید: ﴿يَوْمَ أَخَذْتُم مِّنْ عَمَلِكُمْ نَسْفَةً يَوْمَ تُدْعَوْنَ لِلْعَمَلِ﴾ (۹۶/۲) المَدَى والمَدَى: غایت، حد، اصل، مسافت، دوری، عرصہ، میعاد۔ مُتَطَاوِلٌ: فاعل (تفاعل) تَطَاوَلٌ: دراز ہونا۔ ﴿فَتَطَاوَلْ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ﴾ (۲۵/۳۸) دور کی چیز کی طرف گردن بلند کر کے دیکھنا، تکبر کرنا، فخر کرنا، ظلم کرنا، لسانی ظاہر کرنا۔

..... ⑤ إِذَا مَا بُتَدْرْنَا مَا زَقَا فَرَجَتْ لَنَا بِأَيْمَانِنَا بَيْضٌ جَلَّتْهَا الصِّيَاقِلُ

ترجمہ:

جب ہم تلک میدان جنگ میں جلدی کرتے ہیں تو (اسے) کشادہ کرتی ہیں ایسی تلواریں جو ہمارے دائیں ہاتھوں میں ہوتی ہیں جنہیں پالش کرنے والوں نے چمکایا ہوتا ہے۔

تینوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قوی نشاں ہمارا

حل لغات:

ابتدرنا: ابتدر القوم أمراً: کسی کام کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے آگے بڑھنا۔
مأزقاً: تنگ جگہ، پریشانی۔ ج: مأزق. أزق (ض) أزقاً: تنگ ہونا۔ الشیء: تنگ کرنا۔ فرجاً: (ض) فرجاً: کھولنا، کشادہ کرنا، پھاڑنا، ﴿وَإِذَا لَسَمَاءُ فَرَجَتْ﴾ ایمان: مف: یمن. بیض: مف: أبيض: سفید، تلوار، چاندی۔ جلت: مص: جَلُوا، امر: کسی امر کو واضح کرنا، ظاہر و آشکار کرنا۔ السیف: صیقل کرنا، زنگ دور کرنا، پالش کرنا، چکانا۔ الصیقل: مف: الصیقل: پالش کا کام کرنے والا، تلوار میں صاف کرنے والا۔

⑥ لَهُمْ صَلْرُ سِنْفِي يَوْمَ بَطْحَاءِ سَجْبَلٍ وَ لِي مِنْهُ مَا ضُمَّتْ عَلَيْهِ الْأَنَامِلُ

ترجمہ:

وادی سجبل میں بطحاء کی جنگ میں میری تلوار کی دھار دشمنوں کے لئے اور اس کا قبضہ میرے لئے تھا۔

حل لغات:

سیف: تلوار، تلوار کی شکل کی ایک مچھلی، سمندر کا کنارہ۔ ج: سِوْف و أَسِيْف. عربی مقولہ ہے: أَلْوَقْتُ كَمَا السِّيفِ إِقْطَعُهُ وَالْأَيُّ قَطَعَكَ: وقت تلوار کی طرح ہے اسے کاٹ ورنہ وہ تجھے کاٹ دیگا۔ بطحاء: کشادہ وادی، موٹ ہے الأبطح کی۔ کشادہ جگہ جہاں سے سیلاب کا پانی گزرتا ہو۔ یوم بطحاء: بطحاء کی جنگ۔ ضمت: ضَمَّ الشیء الی الشیء (ن) ضَمًّا: جمع کرنا، ایک شی کو دوسری کے ساتھ جوڑنا۔ الیہ: اپنی طرف کھینچنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَاضْمُمُ يَذُكُ إِلَيَّ جَنَاحَكَ﴾ (۲۲/۲۰) علی: قبضہ کرنا۔ الْأَنَامِلُ: مف: الْأُنْمَلَةُ: انگلی کی گرہ، انگلی کا پورا، انگلی کی ہڈیاں، ناخن سے ملا ہوا انگلی کا جوڑ، انگلی۔ ﴿وَإِذَا خَلَوْا عَضُوا عَلَيْكُمْ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ﴾ (۱۱۹/۳)

وَقَالَ أَيضًا (الطويل)

① لَا يَكْشِفُ الْغَمَاءَ إِلَّا ابْنُ حُرَّةٍ يَرَى غَمْرَاتِ الْمَوْتِ ثُمَّ يَزُورُهَا

ترجمہ:

سخت مصیبت کو آزاد ماں کا بیٹا ہی دور کر سکتا ہے جو دور سے موت کی نختیوں کو دیکھے پھر بھی ان میں گھس جائے۔

حل لغات:

لايكشف: كَشَفَ الشَّيْءَ وَعِنْدَهُ (ض) كَشَفًا: ظاهراً كرنا، کھولنا، پردہ ہٹانا۔ فی القرآن المجید: ﴿بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ﴾ (۴۱/۶) الغماء: نہ مانہ کی آفت، مصبت، پریشانی۔ حُرَّةٌ: حُرٌّ کی مؤنث: آزاد عورت، شریف عورت، بیوہ۔ یہاں مراد صابرہ عورت ہے؛ کیونکہ عرب کا گمان تھا کہ آزاد عورت جو مصیبتیں اور تکالیف برداشت کر سکتی ہے وہ لونڈی نہیں کر سکتی۔ ج: حَرَاتٍ. حُرَاتٍ. ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ﴾ (۱۷۸/۲) یری: رَأَى (ف) رَأَى: آنکھ سے دیکھنا۔ ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا﴾ (۴۶/۷۹) ادراک کرنا، رائے رکھنا، اعتقاد و گمان کرنا، مناسب سمجھنا، تدبیر کرنا۔ غمرات: غَمْرَةُ الشَّيْءِ: سختی۔ يَزُورُ: زَارَةٌ (ن) زِيَارَةٌ: کسی سے ملنے کے لئے آنا یا جانا، ملاقات کرنا۔

ہاندہ:

زیارت اور رویت میں فرق یہ ہے کہ رویت عام ہے یعنی مطلقاً دیکھنے کے لئے آتا ہے چاہے قریب سے دیکھا جائے یا دور سے، جبکہ زیارت قریب سے دیکھنے کو کہتے ہیں۔

② نَقَّاسِمُهُمْ أَسْيَافَنَا شَرَّ قِسْمَةٍ فَفِينَا غَوَاشِيَهَا وَفِيهِمْ صُدُورُهَا

ترجمہ:

ہم دشمنوں میں اپنی تلواریں بری طرح تقسیم کرتے ہیں، اس طرح کہ ہمارے پاس ان کے دستانے اور دشمنوں میں ان کی دھاریں ہوتی ہیں۔

حل لغات:

نَقَّاسِمٌ: قَاسَمَ فَلَانَ فَلَانًا: کسی سے اپنا حصہ لینا، دونوں میں سے ہر ایک کا اپنا اپنا حصہ لینا۔ فی الحدیث: ((والله يعطى وانا قاسم))۔ غَوَاشِيَهَا: مف: الغاشي: ڈھانکنے والا۔ الغاشية: پردہ ڈھکنا، دل کا پردہ، قیامت۔ فی القرآن المجید: ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ (۱/۸۸) اچھی یا بری پیش آمدہات، تلوار کی میان (شعر میں یہی معنی مراد ہے)، بھکاری جو بھیک مانگنے کے لیئے، باری باری آنے والے دوست و احباب، پیٹ کی اندرونی بیماری، سخت ترین مزا۔

وَقَالَ أَيُّضًا مَحْبُوسًا بِمَكَّةَ (الطويل)

① هَوَّأَى مَعَ الرَّكْبِ الْيَمَانِينَ مُصْعِدًا جَنِيْبًا وَجُشْمَانِي بِمَكَّةَ مُوْتَقًا

ترجمہ:

میری محبوبہ یعنی سواروں کے ساتھ بخوشی سفر پر جا رہی ہے اور میرا جسم مکہ میں قید ہے۔
گرم نغاں ہے جس اٹھ کے گیا قافلہ
وائے وہ رہ روکے ہے منتظر راحلہ

حل لغات:

هوا: الهوى: ميلان، محبت، عشق، (خبر و شردنوں میں) خواہش نفس، خواہش مند طبیعت۔ فی القرآن
المجید: ﴿أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ﴾ (۲۳/۲۵) هَوَى الشَّيْءُ (ض) هَوِيْنَا: اوپر سے نیچے کی جانب
گرتا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى﴾ (۱/۵۳) بلند ہونا، چڑھنا۔ هَوَى فُلَانٌ فُلَانًا (س) هَوَى:
چاہنا محبت کرنا۔ السركب: دس یا زیادہ سواروں کا قافلہ، کارواں۔ ج: أَرَكُوبٌ وَرُكُوبٌ. مُضْعِفٌ:
فا. (الفعال) أَصْعَدَ: اوپر چڑھنا۔ فی الارض: اونچی زمین کی طرف سفر کرنا۔ فی العنبر: تیز دوڑنا۔ ﴿إِذْ تُصْعِدُونَ
وَلَا تَلْوُونَ عَلَى أَحَدٍ﴾ (۱۵۳/۳) جنیب: وہ گھوڑا وغیرہ جو برابر لے جایا جائے، الگ رکھا جانے والا، مخلص
دوست، فرمانبردار۔

نوٹ:

ہم نے آخری دو معانی کا اعتبار کرتے ہوئے ”بخوشی“ سے ترجمہ کیا ہے اور مصعد کا معنی ”مسافر“ کیا ہے۔
جُثْمَانٌ: جسم، بدن، ذات، شخص۔ مُوْتَقٍ: مفعول۔ أَوْتَقَ فُلَانًا: کسی کو پر اعتماد یا قابل اعتماد بنانا۔ الایسر: قیدی کو
رسی سے مضبوط باندھنا۔ ﴿فَشُدُّوا الوُتَاقَ﴾ (۴/۴۷) الْعَهْدُ: عہد و پیمانہ کو پختہ کرنا۔

..... ② عَجِبْتُ لِمَسْرَاهَا وَأَنِّي تَخَلَّصْتُ إِلَى وَبَابِ السَّجْنِ ذُوِي مُفْلَقٍ

ترجمہ:

محبوبہ کے رات کے وقت آنے پر مجھے تعجب ہوا کہ وہ مجھ تک کیسے پہنچ گئی حالانکہ جیل کا دروازہ تو میرے سامنے بند ہے۔
نفس میں روزنہ دیوار و زخم در نہیں لیکن
نوائے طائرانِ آشیانِ گم کردہ آتی ہے

حل لغات:

عجبت: عَجِبَ مِنْهُ وَلَهُ (س) عَجَبًا: تعجب کرنا، حیرت کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَإِنْ تَفْعَلْ
لَعَجِبُنَّ قَوْلَهُمْ﴾ (۵/۱۳) الیہ: پسند کرنا۔ مَسْرَى: مص، مَسْرَى (ض) مَسْرَى: رات میں چلنا۔ الی: کیف

کے معنی میں ہے۔ تخلصت: (تفعل) تخلص منه: نجات پانا، جدا ہونا۔ من کذا الی کذا: منتقل ہونا۔ یہاں یہی معنی مراد ہے۔ باب: دروازہ۔ من الكتاب: کتاب کا باب۔ ج: أَبْوَابٌ وَبَيَانٌ. ﴿وَوَعَلَقْتَ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ﴾ (۲۳/۱۲) السجن: قید خانہ۔ ج: سُجُونٌ. ﴿رَبِّ السَّجْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي﴾ (۲۳/۱۲)

دون: طرف مکان منصوب۔ مضاف الیہ کے مطابق اس کے معنی مختلف ہیں۔

- ①..... نیچے: دُونَ قَدِّمِكَ بِسَاطِ: تمہارے پیر کے نیچے فرش ہے۔
 - ②..... اوپر: السَّمَاءُ دُونَكَ: آسمان تمہارے اوپر ہے۔
 - ③..... پیچھے: جِلسُ الْوَزِيرِ دُونَ الْإِمِيرِ: وزیر امیر کے پیچھے بیٹھا۔
 - ④..... سامنے: سَارَ الرَّائِدُ دُونَ الْجَمَاعَةِ: رہبر جماعت کے آگے چلا۔
 - ⑤..... غیر، سوا: ﴿مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ اس کے سوا وہ معاف کر دیگا۔
 - ⑥..... پہلے: دُونَ قَتْلِ الْأَسَدِ أَهْوَالٌ: شیر مارنے سے پہلے خطرات ہیں۔
 - ⑦..... کم، درجہ: هَذَا الشَّيْءُ دُونَ كَذَا: یہ چیز اس سے کم درجہ ہے۔
 - ⑧..... ہم فعل بمعنی خذ: (اس صورت میں اس کی اضافت کا فائدہ کی طرف ہوتی ہے) كُونَكَ التَّرَهَمَ: تم درہم لے لو۔
 - ⑨..... ڈرانے کے لئے: خَبْرَدَارٌ جِيسَ آقَا پنے خادم سے کہہ: دُونَكَ عَصِيْبِي: خبردار میرے حکم کی خلاف ورزی نہ کرنا۔
 - ⑩..... بغیر: مَرَّ دُونَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ: وہ اس کی طرف دیکھے بغیر گزر گیا۔
- الدون: گھٹیا، بے وقعت۔ معلق: اغلق و غلق الباب: دروازہ بند کرنا۔ ﴿وَوَعَلَقْتَ الْأَبْوَابَ﴾ (۲۳/۱۲)

③..... أَلَمْتُ فَحَيْثُ نُمُ قَامَتْ فَوَدَّعْتُ فَلَمَّا تَوَلَّكَ كَادَتْ النَّفْسُ تَزْهُقُ

ترجمہ:

محبوبہ آئی سلام کیا پھر کھڑی ہوئی الوداع کہا جب پیٹھ پھیر کر جانے لگی تو قریب تھا کہ جان نکل جاتی۔

جب جدا ہو کے کوئی جان سے پیارا جائے

یوں لگے زندہ ہی جیسے کوئی مارا جائے

حل لغات:

أَلَمْتُ: چھوٹے گناہوں کا ارتکاب کرنا۔ بالقوم و علی القوم: آکر اتر پڑنا۔ حَيْثُ: حَيْثَا فَلَانٌ فَلَانًا: زندہ رہنے کی دعا دینا، سلام کرنا۔ فی القرآن المجید. ﴿وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ﴾ (۸۶/۳)۔ وَدَّعْتُ: (تفعیل) وَدَّعَ

حل لغات:

ذکرت: ذُكِرَ الشَّيْءُ (ن) ذُكِرًا. یاد کرنا، ذہن میں لانا، بھولنے کے بعد یاد آ جانا، زبان پر لانا۔ علامہ مرزوقی کی تحقیق کے مطابق ”ذُکِر“ اور ”ذُکِر“ میں فرق ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں: ذکرت: کا مصدر ”ذُکِر“ بضم الذال ہے؛ کیونکہ ذُکِر کا معنی ہے دل سے یاد کرنا اور ”ذُکِر“ بکسر الذال کا معنی ہے زبان سے یاد کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ﴾ (۱۵۲/۲) (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۴۵ بیروت) یخاطر: خَطَرَ (ض) خَطَرًا: ہلنا، جھومنا، ڈانوا ڈول ہونا۔ خَطَرًا: ہاتھوں کو ہلا کر چلنا۔ نہلت: نَهَلَ (س) نَهَلًا: پہلی بار ہونا، پہلی بار پانی پینا۔ الشاربُ: سیر ہو کر پینا۔ ”مِنَّا“ بیروت کے نسخہ میں ”مِنِّي“ ہے۔ المثقفة: مفع، (تفعیل) ثَقَّفَ الشَّيْءَ: نیزہ یا کسی چیز کے ٹیڑھے پن کو دور کرنا۔ السُّمْرُ: مف: الْأَسْمَرُ: گندمی رنگ کا، سانولے رنگ کا، نیزہ، ہرنی کا دودھ۔

..... ② فَوَاللَّهِ مَا أَذْرِي وَإِنِّي لَصَادِقٌ | آذَاءٌ عَرَانِي مِنْ جِبَابِكِ أَمْ سِحْرٌ

ترجمہ:

اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں اور بے شک میں سچ بول رہا ہوں کہ تیری سخت محبت کی بیماری مجھے لاحق ہوئی ہے یا جادو ہے۔

حل لغات:

اللہ: (اسم جلالیت) کی تحقیق:

لفظ جلالیت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے: کہ آیا یہ اسم مشتق ہے یا نہیں۔ امام رازی نے فرمایا: کثیر علماء یہ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ ”الِإِلَهِ“ بمعنی عبادت سے مشتق ہے تو یہ اس بات پر دلالت کریگا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کمال عظمت اور جلالیت سے متصف ہونے کی وجہ سے عبادت کا مستحق ہے۔

اور قرطبی نے نقل کیا کہ یہ ”ولہ“ بمعنی تحیر سے مشتق ہے۔ ولہ کی واؤ کو ہمزہ سے بدلا پھر یہ چونکہ ایسا اسم ہے جو اس ذات کی عظمت بیان کرتا ہے کہ جس کی مثل کوئی شے نہیں کما قال اللہ عز وجل: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ (۱۱/۴۲) اس لئے ”الف لام“ داخل کر کے اس کی قدر و منزلت کو ظاہر کیا گیا، تو لوگ اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کی عظمت کے حقائق کے بارے میں غور و فکر کرنے میں حیران ہیں۔

رازی نے فرمایا: کہا گیا ہے کہ یہ الہت الی فلان بمعنی سکت الیہ سے مشتق ہے؛ کیونکہ عقول اسی کے ذکر ہی سے راحت محسوس کرتی ہیں اور ارواح اسی کی معرفت ہی سے خوش ہوتی ہیں؛ کیونکہ وہی علی الاطلاق کامل ہے، حق ہے، الوہیت کی صفات کا جامع ہے، ربوبیت کی صفت سے متصف ہے اور واجب الوجود ہونے میں متفرد ہے۔ اسی طرح

ابن کثیر نے امام رازی سے ان کا قول نقل کیا: کہ جان لو کہ مخلوق دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ جو معرفت کے ساحل سے طے ہوئے ہیں دوسرے وہ جو پریشانی و تردد کے اندھیروں اور جہالت کی وادی میں پڑے ہوئے ہیں، گویا انہوں نے اپنی عقلوں اور روحوں کو گم کر دیا ہے۔ اور وہ جو پانے والے ہیں انہوں نے نور کے میدان اور جلال و کبریاء کی وسعتوں سے اپنا تعلق قائم کر لیا ہے تو صمدیت کے میدانوں میں پریشان پھرتے ہیں اور یکتائی میں فنا ہو گئے، تو ثابت ہوا کہ تمام مخلوق اس کی معرفت میں حیران و ششدر ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ ”لاہ یلوہ“ بمعنی احتجب، یا ”الہ“ بمعنی اولع یا ”الولہ“ یعنی محبت شدیدہ سے مشتق ہے، تو بندے اس سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں اور اس کے ذکر میں مگن اور مست ہو جاتے ہیں۔ یا یہ ”تالہت“ بمعنی تضرعت سے مشتق ہے تو ”الالہ“ وہ ہے جس کے سامنے بندہ انکساری کرتا ہے۔ اور کہا گیا ہے: یہ ”الہ الی فلان“ بمعنی فزع الیہ من امر نزل بہ فالہہ ای اجارہ“ سے مشتق ہے تو مخلوق مصیبتوں کے وقت اس کی پناہ لیتی ہے اور وہ انہیں ہر نقصان دہ چیز سے پناہ دیتا ہے، ﴿وَهُوَ يُجِزُّ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ﴾ (۸۸/۲۳) اور وہ ان پر کثیر نعمتوں کے ساتھ انعام فرمانے والا ہے اور ان نعمتوں میں سب سے زیادہ نمایاں وجود کی نعمت ہے ﴿وَمَا بِكُمْ مِّنْ نَّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّيْلِ﴾ (۵۳/۱۶) اور ان نعمتوں میں کھانے کی نعمت بھی ہے ﴿وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يَطْعَمُ﴾ (۱۳/۶)

جمہور کا نظریہ:

امام رازی، خلیل، سیبویہ، اور اکثر اصولیین اور فقہاء کا عقار نیز مجدد اعظم الشاہ الامام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کا پسندیدہ قول یہ ہے کہ اسم جلالت مشتق نہیں ہے بلکہ وہ ذات باری تعالیٰ کا ابتداء بغیر کسی صفت کا اعتبار کئے علم ہے اور اس میں مذکورہ معانی میں سے کسی معنی کا اعتبار نہیں ہے۔

اور جمہور کے دلائل میں سے یہ بھی ہے کہ اگر یہ مشتق ہوتا تو اس کے معنی میں اشتراک ہوتا۔ بعض عارفین نے فرمایا کہ یہ علی الاطلاق ذات الہی عزوجل (اس حیثیت سے کہ وہ ذات الہی ہے) کا اسم ہے نہ کہ ذات الہی عزوجل کے صفات کے ساتھ متصف ہونے کے اعتبار سے (اسم ہے)۔ اور ”الف لام“ اس میں لازمی ہے اگر یہ اصل کلمہ سے نہ ہوتا تو ”الف لام“ پر حرف نداء داخل کرنا جائز نہ ہوتا جیسے آپ کہتے ہیں: ”یا اللہ“ لیکن یا الرحمن نہیں کہتے اور ”الف لام“ کا اصل میں تعریف کے لئے ہونا اور اس اسم سے ”الف لام“ کا ساقط نہ ہونا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ ہمیشہ ”معرفہ“ ہی رہے گا اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے کرم کے ثمرات کسی وقت بھی بندے سے جدا نہیں ہوتے۔ اور سیبویہ نے اس کے اعتقاد کا قول کیا ہے اس طرح کہ کلمہ جلالت کی اصل لاہ ہے پھر ”الف لام“ تعظیم کے لئے داخل کیا گیا المرہبہ میں سے کتاب نے کہا: جب بسم اللہ کہا جائے تو پھر ”الف“ کے ساتھ اس کا کلمنا متعین ہوگا اور ”الف“ اسی وقت حذف ہوگا جب بسم اللہ الرحمن الرحیم پورا لکھا جائے۔ (عَوْنُ الْمُرِيدِ لِشَرْحِ جَوْهَرَةِ

التوحيد في عقيدة أهل السنة والجماعة الجزء الأول الآلهيات، ص: ۵۸، ۵۹، ۶۰.
 تالیف: عبدالکریم تنان، محمد اربب کیلانی، دار البشائر، وغیرہ۔
 صادق: فا: مخلص، وفادار، دیانت دار، سچا۔ فی القرآن المجید: ﴿إِنَّمَا تُوَعَّدُونَ لِصَادِقٍ﴾ (۵/۵۱)۔
 صَدَقَ فِي الْحَدِيثِ (ن) صِدْقًا: سچ بولنا۔ فی القتالِ و نحوه: بے جگری سے لڑنا۔ فی الحدیث: ((الصَّدْقُ
 يُنْجِي وَالْكَذِبُ يُهْلِكُ: سچ نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔ ذاء: ظاہری یا باطنی بیماری، ظاہری یا باطنی
 خرابی، عیب۔ ج: اذواء و ذوؤء۔ حَبَاب: مص (مفاعلة) حابئة: باہم و محبت و الفت رکھنا، دوستی رکھنا۔ مرزوقی کی تحقیق
 کے مطابق حَبَاب "حُب" کی جمع بھی ہو سکتی ہے، جمع لانے میں حکمت یہ ہے کہ محبت کے احوال مختلف ہوتے ہیں۔ عربی
 مقولہ ہے: "لَيْسَ فِي الْحُبِّ مَشُورَةٌ": محبت میں مشورہ کی ضرورت نہیں۔ سحر: جادو، ہر وہ چیز جس کا کوئی مخفی
 سبب ہو اور وہ اپنی حقیقت کے خلاف ظاہر ہو، ہر وہ چیز جس کے حصول میں شیطانی ذرائع سے مدد لی جائے۔ السِّحْرُ
 كُلُّ مَا لَطْفٌ وَدَقٌّ: ہر وہ چیز جس کی گرفت لطیف اور باریک ہو یعنی جو چیز اپنی طرف پکڑ کرے اور متاثر کرے وہ سحر
 ہے۔ (مختار الصحاح ص ۴۰۹ دارالاشاعت اردو بازار کراچی)۔ حاشیہ تفسیر جلالین ص ۱۶۔ ج: اسْحَارٌ، سُحُورٌ۔
 ﴿يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ (۱۰۲/۲)

③ فَإِنْ كَانَ سِحْرًا فَأَعْلِزْنِي عَلَى الْهُوَى وَإِنْ كَانَ ذَاءً غَيْرَهُ فَلِكِ الْعُذْرُ

ترجمہ:

اگر جادو ہے تو تو مجھے محبت پر مجبور سمجھ اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور بیماری ہے تو تیرے لئے عذر ہے۔

مطلب:

شاعر قسم کھا کر اپنی محبوبہ کو سابقہ بات کا یقین دلارہا ہے اور اس کی دو جہیں بیان کر رہا ہے۔ یا تو آپ نے جادو کر
 کے مجھے اپنی محبت میں قید کر لیا ہے اس صورت میں تو میں بے قصور و مجبور ہوں لیکن اگر تو نے کوئی جادو وغیرہ نہیں کیا بلکہ
 میں تیرے عشق کا مریض ہو چکا ہوں تو پھر تیرا کوئی قصور نہیں لیکن میں پھر بھی مجبور ہوں۔

حل لغات:

إِعْذِرْنِي: عَذَرَ (ض) عَذْرًا فَلَانَا فِي مَا صَنَعَ عَذْرًا: کسی کو اس کے فعل پر ملامت نہ کرنا اور اسے معذور
 سمجھنا، بری الذمہ قرار دینا، عذر قبول کرنا، معاف کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ
 إِيمَانِكُمْ﴾ (۶۶/۹)

وَقَالَ بَلْعَاءُ بْنُ قَيْسِ الْكِنَانِيِّ (الْبَسِيطِ)

شاعر کا نام:

بلعاء بن قیس کنانی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

① وَقَارِسٌ فِي غِمَارِ الْمَوْتِ مُنْغِمِسٌ إِذَا تَأَلَّى عَلَى مَكْرُوهُةٍ صَدَقًا

ترجمہ:

موت کی سختیوں میں گھسنے والے کتنے ہی ایسے شہسوار ہیں کہ جب وہ کسی ناگوار بات پر قسم کھاتے ہیں تو پوری کرتے ہیں۔

حل لغات:

مُنْغِمِسٌ: اِنْمَغَمَسَ فِي الْمَاءِ: پانی میں غوطہ لگانا۔ فِي الشَّيْءِ: داخل ہونا۔ تَأَلَّى: قسم کھانا۔
مَكْرُوهُةٌ: کرہ (س) الشَّيْءُ كُرْهًا: نفرت کرنا، ناپسند کرنا، برا سمجھنا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَعَسَىٰ أَنْ
تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (۲۱۶/۲)

② غَشِيْتُهُ وَهُوَ فِي جَاوَاءِ بَاسِلَةٍ عَضًا أَصَابَ سَوَاءَ الرَّأْسِ فَاَنْفَلَقَا

ترجمہ:

میں نے انہیں ڈھانپا اس حال میں کہ وہ بہادروں کے سرخ لباس میں ملبوس تھے ایسی کاٹنے والی تلوار کے ساتھ جو
سر کے درمیان پہنچی تو وہ پھٹ گیا۔

حل لغات:

غَشِيْتُ: (تفعیل) غَشَى الشَّيْءَ وَعَلَيْهِ: پردہ ڈالنا، ڈھانپنا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿فَغَشَاَهَا مَا
غَشَى﴾ (۵۳/۵۴) احاطہ میں لینا، کور کرنا۔ فَلَانًا بِالسُّوْطِ أَوْ السِّيفِ: زور شور سے کوڑا یا تلوار مارنا، اچھی طرح
خبر لینا۔ جَاوَاءِ: صفت، مؤنث ہے اجواء کی۔ جَشِيَ الْفَرَسُ (س) جَأَى: گھوڑے کا سیاہی مائل سرخ ہونا، کتھی رنگ کا
ہونا۔ بَاسِلَةٌ: الْبَاسِلُ: جری، بہادر۔ ج: بُسِلَ وَبَوِاسِلَ. بَسَل (ک) بَسَالَةٌ: بہادر ہونا، لڑائی میں تیوری چڑھائے
ہوئے ہونا۔ عَضًا: دانتوں سے پکڑنا، مضبوطی سے تھامنا۔ ﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ﴾ (۲۵/۲۷) عربی
مقولہ ہے: ”مَاعَسَىٰ أَنْ يَبْلُغَ غَضَ النَّمْلِ“: امید ہے کہ چیونٹی کی کاٹ کے برابر بھی نہیں پہنچے گا۔ یہ اس وقت
بولا جاتا ہے جب کسی کی دھمکی کی کوئی پرواہ نہ ہو۔ ”عَضًا“ بیروت کے نسخہ میں ”عَضْبًا“ ہے۔ أَصَابَ (افعال): تیر

کاٹھیک نشانے پر پہنچنا، درست کرنا، کسی پر مصیبت نازل ہونا۔ ﴿مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ﴾ (۲۲/۵۷) عربی مقولہ ہے: "مصائب قوم عند قوم فوائد": کسی قوم کی مصیبت میں کسی کے لئے فوائد ہوتے ہیں۔ الرَّأْسُ: سردار قوم، ہر چیز کا بالائی حصہ۔ رَأْسُ السَّنَةِ أَوْ الشَّهْرِ: سال یا مہینہ کا پہلا دن۔ عربی مقولہ ہے: "رُبَّ رَأْسٍ خَصِيذُ اللِّسَانِ": بہت سے سرزبان کے کائے ہوئے ہیں۔ ج: رُؤُوسٌ - ﴿وَأَمْسَحُوا بِرُؤُوسِكُمْ﴾ (۶/۵) انْفَلَقَ (انفعال): پھٹنا۔ فَلَاقَ الشَّيْءَ (ض) فَلَقًا: پھاڑنا، دو ٹکڑے کرنا۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى﴾ (۹۵/۶)۔

③ بِضْرَبِيَّةٍ لَمْ تَكُنْ مِثِّي مُخَالَسَةً وَلَا تَعَجَّلْتُهَا جُبْنًا وَلَا فَرَقًا

ترجمہ:

ایسی ضرب سے جو مجھ سے جلد بازی میں سرزد نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی میں نے ضرب لگانے میں بزدلی اور ڈر کی وجہ سے جلد بازی کی۔

حل لغات:

مخالسة: مص (مفاعلة) مار کر چھین لینا، اچک لینا، دھوکے سے چھینا مار کر چھین لینا۔ تعجلت: (تفعل) فی الامر: جلدی کرنا، تیزی دکھانا۔ فسلنا: جلدی کرنے پر ابھارنا۔ الشيء: جلدی سے لے لینا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (۲۰۳/۲) جُهْنٌ: مص، جُهْنٌ (ك) جُهْنًا: بزدل ہونا، کمزور دل والا ہونا۔ عربی کا مقولہ ہے: "إِنَّ الْجَبَانَ خَتْفَهُ مِنْ فَوْقِهِ": بزدل کی موت اوپر سے نازل ہوتی ہے۔ نامرد کے لئے بولا جاتا ہے۔

وَقَالَ رَبِيعَةُ بْنُ مَقْرُومٍ الضَّبِيُّ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ربیعہ بن مقروم ضبی ہے (متونی ۱۶ھ/۶۳۷ء) یہ حضری شاعر ہیں یعنی انہوں نے زمانہ اسلام اور زمانہ جاہلیت دونوں پائے ہیں۔ اور جنگ قادسیہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

① وَلَقَدْ شَهِدْتُ الْخَيْلَ يَوْمَ طَرَادِهَا بِسَلِيمٍ أَوْ ظَفِيَةِ الْقَوَائِمِ هَيْكَلٍ

ترجمہ:

تحقیق میں شہسواروں میں موجود تھا ان کے حملہ کے دن طاقتور گھوڑے کے ساتھ جس کے پاؤں کی پندلیاں صحیح سالم تھیں۔

حل لغات:

شهدت: شَهِدَ الْمَجْلِسَ (س) شُهُودًا: حاضر ہونا، مجلس میں شریک ہونا۔ الشیء: دیکھنا، معائنہ کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ﴾ (۱۸۵/۲) علی کذا: کسی بات کی یقینی خبر دینا۔ الْحَادِثُ: جائے واردات پر موجود ہونا۔ عربی مقولہ ہے: "شَهَادَةُ الْفِعَالِ خَيْرٌ مِنْ شَهَادَةِ الرِّجَالِ": اعمال کی گواہی لوگوں کی گواہی سے بہتر ہے۔ الخیل: بڑائی، خود پسندی، گھوڑے، (اس لفظ سے اس کا واحد نہیں آتا) گھوڑے سواروں کی جماعت۔ ج: أَخِيَالٌ وَخِيُولٌ۔ عربی مقولہ ہے: "الْخَيْلُ أَعْلَمُ بِفُرْسَانِهَا": گھوڑے اپنے سواروں کو خوب جانتے ہیں یعنی معاملہ شناس آدمی کو تلاش کرو۔ طَرَادٌ: مص (مفاعلة) حملہ آور ہونا، پیچھا کرنا، تعقب کرنا، حملہ کرنے میں مقابلہ کرنا، سبقت لے جانے کی کوشش کرنا۔ فُرْسَانُ الطَّرَادِ: ایک دوسرے پر حملہ آور گھڑسوار۔ سَلِيمٌ: سانپ گزیدہ، قریب الموت، زخمی، بے عیب، صحیح و سالم، تندرست، صاف ستھرا، آفتوں سے محفوظ۔ ج: سَلَمِيوُ سَلْمَاءُ. ﴿إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾ (۸۹/۲۶) عربی مقولہ ہے: "مَنْ سَلِمَتْ سَرِيرَتُهُ سَلِمَتْ عَلاَنِتُهُ": جس کی باطنی خصلت درست ہوگی اس کا ظاہر بھی سالم ہوگا۔ أَوْظِيفَةٌ: مف: وَظِيفَةٌ. اونٹ یا گھوڑے وغیرہ کی پنڈلی، ہاتھ کا پتلا حصہ، سنگلاخ زمین، چلنے والا قوتور آدمی۔ ج: وَظُوفٌ. قوائم: مف: قائمة: تلوار کا دستہ، چوپائے کی ٹانگ، تخت یا میز کا پایا، عمارت کا ستون، بطور استعارہ انسان کی ٹانگ کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ﴿مَنْ أَهْلَ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ﴾ (۱۱۳/۳) فہرست، فرد، لسٹ، انڈیکس، کیٹلاک، جدول۔ "إِذَا قَامَ بَكَ الشَّرُّ فَاقْعُدْ": جب شر تجھے کھڑا کرے تو تو بیٹھا رہ۔ یعنی ہر حال میں بردبار رہ۔ ہینگل: ہر موٹی اور ضخیم چیز۔ جیسے: فَرَسٌ هَيْكَلٌ: لمبا چوڑا درخت یا پودا، بلند عمارت، بت خانہ، یہودیوں کا مقدس بڑا عبادت خانہ، گرجا کے سامنے بنی ہوئی قربان گاہ، قدیم مصریوں کا بڑا بھاری اور آراستہ عبادت خانہ، مجسمہ، انجن کا ڈھانچہ، موٹر وغیرہ کی باڈی، انسان یا حیوان کی ہڈیوں کا ڈھانچہ۔

② فَدَعُوا نَزَالَ فَكُنْتُ أَوَّلَ نَازِلٍ وَعَلَامَ أَرْكُبُهُ إِذَا لَمْ أَنْزِلْ

ترجمہ:

انہوں نے مقابلہ کے لئے پکارا کہ اترو! تو میں سب سے پہلے اترنے والا تھا جب نہ اترتا تو گھوڑے پر سوار کیوں ہوا تھا۔

مطلب:

شاعر یہ بتا رہا ہے کہ لڑائی میں جب شہسوار اپنے جوہر دکھانے کے لیے جمع ہوئے تو میں بھی اپنا طاقتور گھوڑا لے کر پہنچ گیا، جب لڑائی میں دشمنوں نے للکار کر مقابل طلب کیا تو میں ہی مقابلہ کے لئے سب سے پہلے چلا گیا اگر میں ایسا نہ کرتا تو پھر میدان جنگ میں جانے کی کیا ضرورت تھی۔

حل لغات:

دعوا: دَعَا بِالشَيْءِ (ن) دَعُوْا: مَنَّا، طَلَبْنَا، الشَّيْءَ الِى كُنَّا بِحَاجَتِهِ هَوْنَا۔ فَلَانَا: يَكَارِنَا، آوَارِدِينَا، بَلَانَا، مَدْرُجَانَا، مَدْرُكَةَ لَيْبَانَا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا﴾ (١٨/٤٢) لِفَلَانٍ: كَسَى كَ الْحَقِّ فِي خَيْرِ كَيْ دَعَا كَرْنَا، كَسَى كِي طَرْفٍ مَنُوبٍ كَرْنَا۔ عَلِيٌّ فَلَانٌ: كَسَى كَ لَيْبَانَا كَرْنَا۔ نَزَالٌ: اسْمُ فِعْلٍ بِمَعْنَى اِنزَالٍ (بِرَائِئِ وَاحِدٍ وَجَمْعٍ مَذْكَرٍ وَمَوْثٍ) اِتْرَآؤٌ، مِيدَانُ جَنَاقٍ فِي لُزْنِ كِي دَعْوَتِ دِينِ كَا اِيكٍ مَخْصُوصٍ لِقَظٍ۔ اَوَّلٌ: پَهْلَا، سَبَقَتِ، لِيَجَانِي وَاللَّـ، رُؤْيَا، اَنَا، ج: اَوَّلٌ وَ اَوَّلُونَ. ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ﴾ (٣/٥٤) عَرَبِيٌّ مَقُولُهُ هُوَ: "اَوَّلُ الْغَضَبِ جُنُونٌ وَ اٰخِرُهُ نَدَمٌ": غَضَبِ كِي اِبْتِدَاءِ جُنُونٍ اَوْرَا اِنْتِهَاءِ نَدَامَتِهِ هُوَ۔ عَلَامٌ: يَهُ "عَلِيٌّ" حَرْفِ جَرِّ اَوْر "مَا" اسْتِفْهَامِيَّةٌ سَمَكَبٌ هُوَ۔ (فَائِدَةٌ): جَبْ حَرْفِ جَرِّ "مَا" اسْتِفْهَامِيَّةٌ پَر دَاخِلٌ هُوَتَا هُوَ تُو اس كَا اَلْفٌ تَخْفِيْفًا حَذْفٌ كَر دِيَا جَاتَا هُوَ جَيْسَ: فِيمَ، بِيَمَ، لِيَمَ. مَكْرَبٌ "مَا" "ذَا" كَ سَا تَهْمَلَا هُوَا هُو تُو اس دَقْتِ اس كَا اَلْفٌ حَذْفٌ نَيْسَ كِيَا جَانِي كَا۔ جَيْسَ: لِمَاذَا.

3. وَالَّذِي حَنَقَ عَلَيَّ كَأَنَّمَا تَغْلِي عِدَاوَةَ صَدْرِهِ فِي مِرْجَلٍ

ترجمہ:

اور بہت سے سخت جھگڑا جو مجھ پر سخت غصہ کرنے والے گویا کہ ان کے سینے کی عداوت ہانڈی کی طرح ابل رہی ہے۔

مطلب:

شاعر یہ بتانا چاہتا ہے کہ جنگ میں میرے ایسے دشمن بھی آئے ہوئے تھے کہ جن کا سینہ ہمہ وقت میرے بغض و عداوت سے بھرا رہتا ہے اور جوش انتقام اس طرح ابل رہا تھا جیسے ہانڈی آگ پر ہو تو اس کا پانی وغیرہ جوش مار کر ابل رہا ہوتا ہے۔

حل لغات:

الذُّ: اسْمُ تَفْضِيلٍ، لَذُّ فَلَانًا (ن) لَذُّ: كَسَى كِي سَخْتِ جَهْغَرَانَا، سَخْتِ دَشْمَنِي رَكْنَا، كَسَى كِي سَخْتِ جَهْغَرَانَا فِي مَالٍ هُوَ جَانَا۔ ج: لَذُّ وَ لِدَاذٌ. فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَهُوَ الَّذِي اَلْحِصَامُ﴾ (٢٠٢/٢) حَنَقٌ: مَصٌّ، حَنَقٌ عَلَيْهِ (س): كَسَى كِي پَر اِنْتِهَائِي غَضَبِ نَاكٍ هُوْنَا، دَانَتِ پِيْنَا، بَرَهْمٌ هُوْنَا۔ تَغْلِيٌّ: عَلَى الرَّجُلِ (ض) غَلِيًّا: غَضَبٌ سَ كَهْوَلٍ جَانَا، آگِ بَكْوَلُهُ وَ جَانَا۔ غَلَبَتِ الْقِدْرُ: بَانڈِي كَا جُوشُ مَارْنَا، كَهْوَلْنَا، اِبْلَانَا۔ ﴿كَفَلِي الْحَمِيمِ﴾ (٣٦/٣٣) مِرْجَلٌ: مَشِي كِي پَنْتِ بَانڈِي، پِيٹَلِ وَ غِيْرِهِ كِي دِيچِي، كَنَّاها۔ ج: مَرَا جَلِ۔

4. اَرْجِيْتُهُ عَنِّي فَاَبْصَرَ قَصْدَهُ وَ كَوَيْتُهُ فَوْقَ النَّوَاطِرِ مِنْ عِلِّ

ترجمہ:

میں نے اسے اپنے سے دور کیا تو اس نے اپنا راستہ دیکھا اور میں نے اوپر سے اس کے سر کی رگوں کو داغنا۔

مطلب:

یعنی ماقبل شعر میں مذکور صفات کے حامل متکبر دشمن پر جب میں نے حملہ کیا اور اس کے سر پر تلوار کا وار کیا تو اسے صحیح طور پر اپنی حیثیت معلوم ہوئی اور اس نے راہ فرار اختیار کر لی۔

حل لغات:

أَزَجَيْتُ (افعال) أَزَجَا الشَّيْءُ: چلانا، گذارنا، ہانکنا، راج کرنا۔ مَوْخَرَ كَرْنَا: آزَجَيْتُ أَيَامِي: میں نے معمولی خوراک پر وقت گزاری کی۔ فَضَدَ: راہ یابی، ہدایت، راہ راست۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ﴾ (۹/۱۶) معتدل، سامنے، تھوڑا، خشک، گوشت، ارادہ، توجہ، رخ، میانہ روی، مقصد۔ كَسَوَيْتُ: كَسَوَاهُ (ض) كَسَيْتُ: لوہا تپا کر کھال کو داغ دینا، آگ یا لوہے سے جلانا۔ ﴿فَتَكْسُوِي بِهَا جِبَاهَهُمْ وَجَنُوبَهُمْ﴾ (۳۵/۹)۔ الثَّوْبُ: کپڑے پر پریس کرنا، استری پھیر کر سلوٹس دور کرنا۔ مَسْكَوَاةٌ: استری۔ عَرَبِيٌّ مَقُولٌ هُوَ: "لَوْ كَسَوَيْتُ عَلِيَّ دَاءٌ لَسَمَ أَكْثَرَهُ": اگر مجھے بیماری کی بنا پر داغ دیا جاتا تو میں ناگوار نہ جانتا۔ بے تصور ستایا گیا۔ النَّوَاظِرُ: مف: النَّوَظِرَةُ: آنکھ، آنکھوں کی رگیں جو سر تک پہنچتی ہیں۔ مَقُولٌ: "مَنْ نَظَرَ فِي الْعَوَاقِبِ سَلِمَ مِنَ النَّوَائِبِ": جو انجام پر نظر رکھے گا حادثوں سے محفوظ رہے گا۔ عَلِيٌّ: اوپر بمعنی فوق۔ أَيْتُهُ مِنْ عَلِيٍّ: میں اس کے پاس اوپر سے آیا۔

وَقَالَ سَعْدُ بْنُ نَاشِبٍ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: سعد بن ناشب بن مازن بن عمرو ہے (۱۱۰ھ/۷۲۸ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کے پس منظر:

انہوں نے ایک شخص کو قتل کیا تو بلال بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قصاصاً اسے قتل کرنا چاہا تو یہ فرار ہو گئے، جب وہ قصاص لینے میں کامیاب نہ ہوئے تو بصرہ میں جوان کا مکان تھامتے گرا دیا، جب شاعر کو اپنے گھر کے منہدم ہونے کا علم ہوا تو یہ اشعار کہے۔

① مَسَاغِيلٌ عَنِّي الْعَارَ بِالسَّيْفِ جَالِبًا عَلَيَّ قَضَاءُ اللَّهِ مَا كَانَ جَالِبًا

ترجمہ:

عنقریب میں عار کو اپنی تلوار کے ذریعے دور کروں گا اس حال میں کہ تقدیر الہی جو چاہے وہ کھینچ کر لائے۔

مطلب:

یعنی جنہوں نے میرے گھر کو گرا دیا ہے حقیقت میں انہوں نے میری عزت سے کھیلا ہے لہذا میں ان سے انتقام ضرور لوں گا پھر چاہے جو بھی ہو جائے۔

حل لغات:

أَغْسِلُ: غَسَلَ الشَّيْءَ (ض) غَسَلًا: دھونا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ﴾ (۶/۵)
 الْغُسْلُ: غسل کرنا، نہانا، پورے بدن کا دھونا، صابن وغیرہ۔ ج: آغْسَالٌ، الْغِسْلُ، الْغُسُولُ. الْغَارُ: ہر باعث شرم، باعث عیب بات، ج: آغْيَارٌ. جَالِبٌ: فا: جلب (ن، ض): ہانک کر لیجانا۔ قَضَاءٌ: مص، قضی (ض): فیصلہ کرنا، طے کرنا، مقدمہ کا حکم سننا۔ لہ: کسی کے حق میں فیصلہ کرنا۔ علیہ: کسی کیخلاف فیصلہ کرنا۔ الشَّيْءُ: مضبوطی کے ساتھ بنانا، اندازہ کرنا۔ حَاجَتُهُ: ضرورت کو پورا کرنا اور اس سے فارغ ہونا۔ ﴿وَإِذَا قُضِيَ أَمْرًا﴾ (۱۱۷/۲) ﴿قُضِيَ عَلَيْهَا الْمَوْتُ﴾ (۳۲/۳۹)

② وَأَذْهَلُ عَنْ دَارِي وَأَجْعَلُ هَذْمَهَا لِعِرْضِي مِنْ بَاقِي الْمَذْمَةِ حَاجِبًا

ترجمہ:

اور میں اپنے گھر کو بھول جاؤں گا نیز اس کے گرنے کو اپنی عزت کے لئے باقی مذمت سے ڈھال بناؤں گا۔

حل لغات:

أَذْهَلُ: ذَهَلَهُ وَعَنَهُ (ف) ذَهَلًا: بھولنا، غافل ہو جانا، ذہن سے نکل جانا۔ ذَهَلٌ (س) ذَهُولًا: ہکا بکا ہو جانا، حواس باختہ ہو جانا، ہوش اڑ جانا۔ الشَّيْءُ عَنْهُ: بھول جانا اور ناپل ہو جانا۔ الدَّارُ: صحن دار مکان، گھر، رہائشی مکان، شہر، قبیلہ۔ ج: أَدْوَرٌ وَدِيَارٌ وَدِيَارَةٌ وَدُورٌ. دِيَارَةٌ: جمع دِيَارٍ ہے۔ فی القرآن المجید: ﴿وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِیَ الْحَيَوَانُ﴾ (۶۳/۲۹) هَذْمٌ: مص، هَذَمَ الْبِنَاءَ (ض): نمارت کرنا، توڑنا۔ الْهَذْمُ: ہرگز کر ٹوٹنے والی چیز، رائیگاں خون۔ عِرْضٌ: بدن، جان، نفس، آبرو، نسبی شرافت، بڑا بادل، زبردست گھٹا، شاداب وادی، نو کسی قسم کی۔ ج: اَعْرَاضٌ. الْمَذْمَةُ: برائی کرنا۔ عیب نکالنا۔ حق، عزت و حرمت۔ حَاجِبًا: فا، حَجَبَ بَيْنَهُمَا (ن) حَجَبًا: حائل ہونا، رکاوٹ بننا۔ الشَّيْءُ: چھپانا۔ فَلَانًا: داخل ہونے یا میراث سے روکنا۔ ﴿حِجَابًا مُسْتَوْرًا﴾ (۳۵/۱۷)

③ وَيَصْغُرُ فِي عَيْنِي تِلَادِي إِذَا انْتَشْتُ يَمِينِي بِإِذْرَاكِ الَّذِي كُنْتُ طَالِبًا

ترجمہ:

اور میری نظر میں میرا موروثی مال حقیر ہے جب میرا دایاں ہاتھ مطلوب کو حاصل کرنے کے لئے پھرے۔

حل لغات:

يَصْغُرُ: صَغُرَ (ك) صَغُرًا: ذليل وخوار هونا، عمر میں کسی سے چھوٹا ہونا، (سائز میں) چھوٹا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا﴾ (۲۴/۱۷) عین: آنکھ۔ ﴿وَلْيُضْمَعِ عَلَى عَيْنِي﴾ (۳۹/۲۰) زمین سے جاری ہونے والا چشمہ آب۔ ﴿فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ﴾ (۵۰/۵۵) ج: اعین و عین۔ اہل شہر، اہل خانہ، جاسوس، مخبر، سپہ سالار، فوج کا ہر اول دستہ، بڑا اور معزز آدمی، کسی چیز کی ذات، ڈھلا ہوا سکہ، ہر موجود چیز، ہر نوع کی عمدہ چیز، بد نظری، شعاع آفتاب، گھٹنا، قسم یا نوع۔ عربی کا مقولہ ہے: "رُبَّ عَيْنٍ أَنْتُمْ مِنْ لِسَانٍ": بہت سی آنکھیں زبان سے زیادہ چغل خور ہوتی ہیں۔ تِلَادٌ: مف، التلاد: اصلی پرانا مال، موروثی جائیداد۔ انْتَشْتُ: (انفعال)، انْتَشَى الشَّيْءُ: مڑ جانا، لپٹ جانا۔ "بِإِذْرَاكِ" بیروت کے نسخہ میں یاء کے بغیر ہے، شعر میں اسی کے مطابق لکھا گیا ہے۔ طَالِبًا: فاء، طَلَبَ الشَّيْءَ (ن) طَلَبًا: ڈھونڈنا، تلاش کرنا۔ الیہ: راغب ہونا۔ ﴿ضَعْفَ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ﴾ (۷۳/۲۲) عربی مقولہ ہے: "رُبَّ طَلَبٍ جَرَّ إِلَى خَرْبٍ" بہت سی طلب لڑائی تک پہنچا دیتی ہیں۔ عربی مقولہ ہے: "مَنْ طَلَبَ عَظِيمًا خَاطِرٌ بَعْظِيمٌ": جو کوئی بڑی مہم طلب کرے گا وہ بڑے خطرے کا سامنا کرے گا۔

④ فَإِنْ تَهْدِمُوا بِالْغَدْرِ دَارِي فَإِنَّهَا تُرَاثُ كَرِيمٍ لَا يُبَالِي الْعَوَاقِبَا

ترجمہ:

اگر تم نے دھوکے سے میرا گھر گرا دیا تو (کوئی بات نہیں) وہ ایک ایسے کریم کی وراثت ہے جو انجام کی پرواہ نہیں کرتا۔

حل لغات:

الْغَدْرُ: دھوکا، بے وفائی، خیانت، عہد شکنی، بے ایمانی۔ تُرَاثُ: مال وراثت، ورثہ، ترکہ، موروثی سرمایہ۔ التُّرَاثُ الْعِلْمِيُّ: علمی سرمایہ۔ التُّرَاثُ الْإِسْلَامِيُّ: اسلامی علوم و فنون کا اسلاف سے ملا ہوا سرمایہ۔ فی القرآن المجید: ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ﴾ (۱۶/۲۷)۔ کریم: اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات میں سے ایک، بڑا نخی و فیاض جس کی بخشش و عطا کا سلسلہ منقطع نہ ہو۔ درگزر کرنے والا، وسیع الظرف، ہر اس چیز کی صفت جو اپنی ذات میں عمدہ اور قابل قدر ہو، شریف الطبع، معزز، عزت والا۔ ﴿إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ﴾ (۷۷/۵۶) مہمان نواز، قیمتی، بیش

قیمت، مہربان، کریم الاصل: شریف النسل، اعلیٰ ذات کا۔ ج: کِرامٌ و کُرماءٌ۔ ﴿إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ﴾ (۱۹/۸۱) عربی کا مقولہ ہے: "الْكَرِيمُ إِذَا وَعَدَ وَفَا": معزز (شریف النفس) جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے۔ "الْعَدْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ": معزز لوگ عذر قبول کرتے ہیں۔ یعنی عفو درگزر معزز لوگوں کا زیور ہے۔ لایبالی: بآلی فلانا: توجہ دینا۔ العواقب: مف: العاقبة: اولاد، جزائے خیر، ہر چیز کا خاتمہ، انجام، نتیجہ۔ عربی مقولہ ہے: "الْعُقُوبَةُ أُمُّ حَالَاتِ الْقُدْرَةِ": قدرت کی حالتوں میں سب سے گھٹیا حالت سزا دینا ہے۔ یعنی معاف کرنا بہتر ہے۔

..... 5 أَحْيُ غَمْرَاتٍ لَا يُرِيدُ عَلَى الْبِدَى يَهُمُّ بِهِ مِنْ مُفْطِعِ الْأَمْرِ صَاحِبًا

ترجمہ:

(وہ کریم) سخت مصیبتوں (کو برداشت کرنے) والا ہے جس اہم کام کا ارادہ کرتا ہے اس پر کوئی مددگار نہیں چاہتا۔

حل لغات:

لا يريد: (افعال) اراد الشيء: چاہنا، خواہش کرنا، پسند کرنا۔ غیر ذی روح اگر فاعل ہو تو معنی ہوگا: تیار ہونا، قریب ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ فَأَقَامَهُ﴾ (۷۷/۱۸) فلانا على الأمر: کسی کو کسی بات پر آمادہ کرنا۔ "أُرِيدُ جِبَانَةً وَيُرِيدُ قَتْلِي": میں اسے عطیہ دینا چاہتا ہوں اور وہ مجھے قتل کرنا چاہتا ہے۔ "مَنْ لَمْ يُرِدْكَ فَلَا تُرِدْهُ": جو تجھے نہیں چاہتا تو بھی اسے نہ چاہ۔ يَهُمُّ: هَمُّ بِمَا الْأَمْرِ (ن) هَمًّا: کسی بات کا پختہ ارادہ کرنا۔ لنفسه: اپنے لئے حیلہ اور جستجو کرنا۔ الأمر فلانا: مغموم و فکر مند کرنا، بے چین کرنا۔ ﴿وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ﴾ (۲۳/۱۲) مُفْطِعُ: فاء، (افعال) أَلْفَعُ الْأَمْرُ: بھیا تک ہونا، ناگفتہ بہ ہونا، انتہائی برا ہونا، مشکل میں ڈالنا، امر قبیح میں مبتلا کرنا۔ صاحباً: ساتھی، ہمراہی، حاکم و منتظم۔ ﴿وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً﴾ (۳۱/۷۳)، کسی مسلک کا متبع۔ جیسے: صاحب ابی حنیفہ۔ ج: أصحاب. عربی مقولہ ہے: "صَاحِبُ الْحَاجَةِ أَعْمَى": ضرورت مند اندھا ہوتا ہے۔ "صَاحِبُ الدَّارِ أَدْرِي بِمَا فِي الدَّارِ": گھر والا زیادہ جانتا ہے کہ گھر میں کیا ہے۔

..... 6 إِذَا هُمْ لَمْ تُرْدَعْ عَزِيمَةٌ هَمَّهِ وَلَمْ يَأْتِ مَا يَأْتِي مِنَ الْأَمْرِ هَائِبًا

ترجمہ:

جب وہ ارادہ کرتا ہے تو اس کے پختہ ارادہ کو ٹالا نہیں جاسکتا اور وہ جو بھی کام کرتا ہے ڈر کر نہیں کرتا۔

حل لغات:

تُرْدَع: رَدَعَهُ (ف) رَدَعًا: دھمکانا، ڈاٹھنا، روکنا، رد کرنا۔ الشیء: کوٹنا۔ عَزِيمَةٌ: پختہ ارادہ، تعویذ۔ فی القرآن المجید: ﴿فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ﴾ (۱۵۹/۳)۔ یأت: اُتِيَ (ض) اُتِيَ: آنا، قریب ہونا۔ علیہ کذا: گزرنا۔ ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ﴾ (۱/۷۶)۔ علیہ: مکمل کرنا، ختم کرنا۔ الأَمْرُ: حکم۔ ﴿قُضِيَ الأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ﴾ (۴۱/۱۲)، فرمان، آرڈر، وارنٹ، مطالبہ۔ ج: أوامر۔ کام۔ ﴿وَقُضِيَ الأَمْرُ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الأُمُورُ﴾ (۲۱۰/۲) چیز، حالت اور شان۔ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ﴾ (۱۲۸/۳) واقعہ، حادثہ، مطالبہ۔ ج: اُمُورٌ۔ هَابًا: فَا: هَابَةٌ (س) هَيْبَةٌ: خوف کھانا، بچنا۔ هَابَ الرَّجُلُ فلانًا: تعظیم و توقیر کرنا۔ عربی کا مقولہ ہے: "مَنْ هَابَ خَابَ": جو ڈرانا کام ہوا۔

..... 7 فَيَا لِرَزَامٍ رَشْحُوا بِي مُقَدِّمًا إِلَى الْمَوْتِ خَوَاضًا إِلَيْهِ الْكُتَابَا

ترجمہ:

اے لوگو! بنور زام پر تعجب ہے کہ انہوں نے میری ایسی تربیت کی کہ میں موت کی طرف پیش قدمی کرنے والا اور لشکروں میں گھس جانے والا ہوں۔

مطلب:

یعنی شاعر اپنی قوم کی مذمت کر رہا ہے کہ انہوں نے مجھے تو بھرپور طریقے سے جنگی تربیت دی لیکن ان سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ میری عدم موجودگی میں میرے گھر کی حفاظت کریں۔

حل لغات:

رَشْحُوا (تفعیل) رَشْحَةً: پرورش کرنا، نشوونما دینا۔ للشیء: تیار کرنا، اہل و لائق بنانا۔ حدیث خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے۔ ((أَنْتَ رَشْحٌ وَلَدَهُ لِرَوْلَايَةِ الْعَهْدِ)). مُقَدِّمٌ: فَا، (تفعیل) قَدَّمَ فلانًا: آگے کرنا، سامنے کرنا، پہلے بھیجنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَتَنْظُرُنَّ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ﴾ (۱۸/۵۹) خَوَاضٌ: بے دھڑک کودنے اور گھسنے والا۔ خَاضَ المَاءَ (ن) خَوَاضًا: پانی میں گھسنا، داخل ہونا۔ الأَمْرُ وَفِيهِ: کسی معاملہ میں گھس جانا، کود پڑنا، سرگرم ہونا۔ أَلْفَمَرَاتٍ: سختیوں میں گھس پڑنا۔ اللَّيْلُ: رات کی تاریکی سے بے پرواہ ہو کر رات کو چلنا۔ الْكُتَابُ: مف: كِتَابَةٌ: لشکر کا ایک حصہ، گھوڑوں کا ریوڑ، فوج کا بڑا دستہ جس کے تحت کپتیاں ہوتی ہیں۔

..... 9 إِذَا هُمْ أَلْقَى بَيْنَ عَيْنَيْهِ عَزْمَهُ وَنَكَبَ عَنْ ذِكْرِ الْعَوَاقِبِ جَانِبًا

ترجمہ:

جب وہ ارادہ کرتا ہے تو اپنے عزم کو پیش نظر رکھتا ہے اور انجام کے ذکر سے پہلو تہی کرتا ہے۔

حل لغات:

جَانِبٌ: پہلو۔ فی القرآن المجید: ﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ (۳۶/۴) ست، گوشہ، گھر کا صحن، محلہ کا چوک۔ ج: جَوَانِبٌ۔ پردیسی، مسافر، پرایا، حقیر جس سے گریز کیا جائے، سرکش، وہ گھوڑا جس کے پاؤں کے درمیان کا فاصلہ زیادہ ہو۔ ج: جُنَابٌ۔ عمارت کا حصہ، مقدار، حیثیت۔ عربی مقولہ ہے: "إِنْ جَانِبٌ أَعْيَاكَ فَالْحَقُّ بِجَانِبٍ" یعنی اگر کام کی کسی ایک جہت سے تم ناامید ہو گئے ہو تو چستی سے کام لو دوسری جہت میں مصروف عمل ہو جاؤ۔

⑨ وَلَمْ يَسْتَشِرْ فِي رَأْيِهِ غَيْرَ نَفْسِهِ وَلَمْ يَرْضَ إِلَّا قَائِمَ السَّيْفِ صَاحِبِنَا

ترجمہ:

اور اپنی رائے میں کسی دوسرے سے مشورہ نہیں کرتا اور تلوار کے قبضہ کے علاوہ کسی کو ساتھ بنا نے پر راضی نہیں ہوتا۔

مطلب:

یعنی انتہائی درجے کا خود اعتماد ہے کہ اپنے علاوہ کسی پر اعتماد نہیں کرتا اور عرب کے ہاں یہ خصلت قابل تعریف تھی۔

حل لغات:

لَمْ يَسْتَشِرْ (استفعال)، اسْتَشَارَ فَلَانَ فِي كَذَا أَوْ فِي الْأَمْرِ: مشورہ لینا، مشورہ کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ (۱۵۹/۳) عربی مقولہ ہے: "إِذَا شَاوَرْتَ الْعَاقِلَ صَارَ عَقْلُهُ لَكَ": جب تو عقلمند سے مشورہ کرے گا تو اس کی عقل تیرے لئے ہو جائے گی۔ رَأَى: رائے، اعتقاد، نصیحت، تجویز، سوچ، مشورہ، تدبیر، عقل، غور و فکر۔ ج: آراءٌ۔ "وَلَمْ يَسْتَشِرْ فِي رَأْيِهِ" ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخہ میں "وَلَمْ يَسْتَشِرْ فِي أَمْرِهِ" ہے۔ يَرْضُ: رَضِيَهُ وَبِهِ عَنْهُ وَعَلَيْهِ (س) رَضُوَانًا: مان لینا، راضی ہونا، پسند کرنا، خوش ہونا، قبول کرنا۔ ﴿وَرَضِيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (۳/۵) عربی مقولہ ہے: "رَضَا النَّاسُ غَايَةَ لَا تُذْرَكُ": لوگوں کی رضامندی ایسا مقصد ہے جو کبھی حاصل نہیں ہو سکتا، اس لئے اصلاح کی کوشش کیے جائے اور لوگوں کی باتوں کی طرف توجہ نہ دے۔ "مَنْ رَضِيَ عَنْ نَفْسِهِ كَثُرَ السَّخِطُ عَلَيْهِ": جو اپنے نفس سے راضی ہو گیا اس نے اپنے پر ناراض ہونے والے زیادہ کر لئے۔

وَقَالَ تَابُطُ شَرًّا وَهُوَ ثَابِتُ بْنُ جَابِرِ بْنِ سُفْيَانَ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ثابت بن جابر بن سفیان ہے (متوفی ۸۰ ق۔ ۵۴۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے۔ "تَابُطُ شَرًّا" کی دو وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ یہ شخص بغل میں تلوار چھپائے نکل گیا جب اس کی ماں سے پوچھا گیا کہ وہ (ثابت) کہاں ہے؟ تو اس نے کہا: لَا أَدْرِي! تَابُطُ شَرًّا وَخَرَجَ: مجھے معلوم نہیں! وہ بغل میں برائی کو دبا کر چلا گیا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ ایک دن بغل میں چھپا کر اپنی قوم کی محفل میں چلا گیا اور کسی کو چھری مار دی تو اس وقت کہا گیا: "تَابُطُ شَرًّا"۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر قبیلہ ہذیل کے غار سے ہر سال شہد چرایا کرتا تھا جب قبیلہ ہذیل کی شاخ بنولحیان کو علم ہوا تو وہ اسکی گھات میں بیٹھ گئے جب ثابت اپنے ساتھیوں کے ہمراہ غار میں داخل ہونے لگا تو بنولحیان نے ان پر حملہ کر دیا اس کے ساتھی تو بھاگنے میں کامیاب ہو گئے لیکن یہ غار میں داخل ہو گیا اور بنولحیان غار میں رسی ڈال کر ہلانے لگے اس نے باہر کی طرف جھانکا تو اسے اپنے دشمن نظر آئے، انہوں نے کہا: باہر آ جاؤ! اس نے کہا: میں کس شرط پر باہر آؤں آزادی یا فدیہ؟ انہوں نے کہا: غیر مشروط طور پر باہر آ جاؤ! اس نے سوچا میں قتل ہونے یا قید ہونے کیلئے باہر نہیں جاؤں گا، پھر اس نے غار کا جائزہ لیا تو اسے ایک خفیہ راستہ معلوم ہو گیا جو طویل چٹان کی صورت میں پہاڑ کی دوسری جانب نکل رہا تھا، اس نے اُس راستے کے پتھروں پر شہد بہایا اور مشکیزہ اپنے سینے سے باندھ کر اس چٹان پر پھسلنے لگا اور پھسلتے ہوئے پہاڑ کی دوسری جانب ہموار زمین تک پہنچ گیا اور جہاں یہ پہنچا اس مقام اور بنولحیان کے درمیان تین دن کا فاصلہ تھا۔ اس موقع پر اس نے یہ اشعار کہے:

① إِذَا الْمَرْءُ لَمْ يَحْتَلْ وَقَدْ جَدَّ جَدُّهُ | أَضَاعَ وَقَاسَى أَمْرَهُ وَهُوَ مُذْبِرٌ

ترجمہ:

جب انسان حیلہ نہ کرے حالانکہ اس کا معاملہ سخت ہو جائے تو وہ خود کو ضائع کر دیتا ہے اور اپنے معاملے کو سخت کر لیتا ہے پھر وہ شکست ہی کھاتا ہے۔

حل لغات:

لَمْ يَحْتَلْ: (التمعال) اِحْتَالَ فلان: کوئی چیز چال اور حیلہ سے لینا، چال چلنا، حیلہ سے کام لینا، تدبیر

کرنا۔ علیہ: دھوکہ دینا۔ عنہ: پھر جانا، کسی کی طرف سے رخ پھیر کر دوسرے کی طرف کر لینا۔ جَدَّ: (ض) جَدًّا: بند
رتبہ ہونا۔ فی القرآن المجید: وَأِنَّ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا. (۳/۷۲) مرتبہ و عظمت۔ فی
الْحَدِيثِ: ((تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ))۔ بالنسب ہونا۔ جَدُّ فُلَانٍ جَدًّا: سنجیدہ ہونا۔ فی
الْأَمْرِ: محنت و کوشش کرنا، تحقیق و جستجو کرنا۔ الشَّيْءُ جِدَّةً: وجود میں آنا، نیا ہونا۔ جَدَّ الشَّيْءُ (ن): کاشا، کوشش کرنا۔ بہ
الامر: سخت ہونا۔ عربی مقولہ ہے: "مَنْ جَدَّ وَجَدَّ": جس نے کوشش کی اس نے پایا۔ أَضَاعَ (افعال) أَضَاعَ
الشَّيْءُ: گم کرنا، ضائع کرنا، کھونا۔ ﴿وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (۱۷۱/۳) قَاسَى (مفاعلة)، قَاسَى
الْأَلَمَ: تکلیف اٹھانا، سخت برداشت کرنا۔ مُدْبِرٌ: فاء (افعال)، أَذْبَرَ الشَّيْءَ: گزر جانا، مڑ جانا، پشت پھیرنا۔ ﴿فَلَمَّا
رَأَاهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّى مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ﴾ (۱۰/۲۷)

② وَلَكِنْ أَخُو الْحَزْمِ الَّذِي لَيْسَ نَازِلًا بِهِ الْخَطْبُ إِلَّا وَهُوَ لِلْقَصْدِ مُبْصِرٌ

ترجمہ:

لیکن عقل مند وہ ہے کہ اس پر کوئی مصیبت نہیں اترتی مگر وہ اپنے مقصد کے لئے صحیح راستہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔

حل لغات:

الْحَزْمُ: پیکنگ، عزم، احتیاط، دورانہشی۔ الْخَطْبُ: حال، حالت۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالَ لَمَّا
خَطَبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ﴾ (۳۱/۵۱) پریشانی، تکلیف، حادثہ، مصیبت۔ ج: خُطُوبٌ.

③ فَذَاكَ قَرِيْعُ الدَّهْرِ مَا عَاشَ حَوْلَ إِذَا سُدَّ مِنْهُ مَنِيْرٌ جَاشَ مَنِيْرٌ

ترجمہ:

ایسا عقل مند زمانے کا سردار ہے، جب تک زندہ رہتا ہے بہت حیلہ کرتا رہتا ہے جب اس کا ایک راستہ بند ہو جائے
تو دوسرے راستے پر چل پڑتا ہے۔

حل لغات:

قَرِيْعٌ: غالب، اونٹ کا بچہ۔ ج: قَرُوْعِيٌّ: لڑائی میں مقابلہ کرنے والا، سردار۔ الدَّهْرُ: زمانہ، دوراز، دنیاوی زندگی کا
پورا زمانہ، ایک ہزار سال، ایک لاکھ سال، مصیبت و آفت، ہمت و ارادہ، مقصد، عادت، غلبہ۔ ج: أَذْهَرٌ، ذُھُورٌ. عربی
مقولہ ہے: "مَا الدَّهْرُ إِلَّا هَكَذَا فَاصْبِرْ لَهُ" زمانہ ایسا ہی ہے لہذا صبر کرو۔ زمانہ کی رفتار ہی ایسی ہے۔ عاش (ض)
عَيشًا: زندہ رہنا، زندگی گزارنا، جینا۔ شَيْئًا: کسی چیز کے ساتھ ہمیشہ رہنا، زندگی کا جزء بنانا۔ سَدَّ: الْإِنْسَاءُ (ن) سَدًّا

برتن بند کرنا۔ مَنَجِرًا: نمتنا، ناک۔ ج: مَنَاجِرًا۔ یہاں راستہ مراد ہے۔ جَاشَ الْمَاءُ: اُبل کر بہنا، زور سے نکل کر بہنا۔ نَفْسُ الْجَبَانِ: بھاگنے کا ارادہ کرنا۔

..... ④ أَقُولُ لِلْحَيَانِ وَقَدْ صَفِرَتْ لَهُمْ وَطَابِي وَيَوْمِي ضَيِّقُ الْجُحْرِ مُغَوْرٌ

ترجمہ:

میں نے بنولحیان سے کہا اس حال میں کہ میرے مشکیزے ان کی وجہ سے خالی ہو چکے تھے اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔

حل لغات:

صَفِرَتْ: صَفِرَ (س) صَفِرًا: خالی ہونا۔ جیسے: صَفِرَ الْبَيْتُ مِنَ الْمَتَاعِ، الْإِنَاءُ مِنَ الشَّرَابِ۔ بھوکا ہونا، پیٹ میں کیڑے یا صفراء جمع ہو جانا۔ وَطَابٌ: مَفْ، الْوَطْبُ: دودھ کی مشک، بڑے پستان، سخت دل والا مرد۔ شعر میں "صَفِرَتْ لَهُمْ وَطَابِي" سے مراد (الف) وَطَابٌ سے مراد: ظُرُوفُ الْعَسَلِ: شہد کے مشکیزے۔ اس کے مطابق شعر کا ترجمہ ہو چکا۔ (ب) قَدْ خَلَى قَلْبِي مِنْ وَدَّهِمْ كَأَنَّهُ يُرِيدُ "وَطَابٌ وَدَّي"۔ میرا دل ان کی محبت سے خالی ہو چکا تھا۔ یعنی انسان کے دل میں جو کسی کا لحاظ و پاس ہوتا ہے ان کی اس حرکت کے بعد وہ بھی نہیں رہا۔ اس کے مطابق شعر کا ترجمہ: میں نے بنولحیان سے کہا اس حال میں کہ میرا دل ان کی محبت سے خالی ہو چکا تھا اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔ (ج) أَشْرَفْتُ نَفْسِي عَلَى الْهَلَاكِ بِسَبَبِهِمْ: میرا نفس ان کی وجہ سے ہلاکت کے قریب تھا۔ اس کے مطابق شعر کا ترجمہ: میں نے بنولحیان سے کہا اس حال میں کہ میرا نفس ان کی وجہ سے ہلاکت کے قریب تھا اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔ (د) وَطَابٌ سے مراد "الْجِسْمُ": یعنی روح جسم سے نکلنے کے قریب تھی۔ اس کے مطابق شعر کا ترجمہ: میں نے بنولحیان سے کہا اس حال میں کہ ان کی وجہ سے میری روح جسم سے نکلنے کے قریب تھی اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔

ضَيِّقٌ: تنگ، چھوٹا، محصور، پریشان۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَلَقَدْ نَعَلْنَاكَ بِضَيْقٍ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ﴾ (۹۷/۱۵) الْجُحْرُ: بل، کھوہ، چھوٹے جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کے رہنے کا سوراخ، حشرات الارض کے رہنے کی جگہ۔ ج: جُحُورٌ، أَجْحَارٌ، جِحْرَةٌ. مُغَوْرٌ: أَعْوَرَ الشَّيْءُ: ظاہر ہونا، ممکن ہونا، سامنے آنا، اعضاء مستورہ کا کھل جانا۔ مَنْزِلٌ فَلَانٌ: کسی کے مکان میں ایسا رخ پڑنا جس سے دشمن کے اندر آنے کا ڈر ہو۔ الْفَارَسُ: گھوڑے سوار کی کسی جگہ کا کھل کر تلوار یا نیزے کی زد میں ہو جانا۔

..... ⑤ هُمَا خُطْنَا إِمَّا إِسَارًا وَمِنَّةً وَإِمَّا دَمٌ وَالْقَتْلُ بِالْحُرِّ أَجْدَرُ

ترجمہ:

یہاں در صورتیں ہیں قید اور احسان (کر کے چھوڑ دینا) یا قتل ہونا اور قتل ہونا عالی نسب کی شان کے زیادہ لائق ہے۔

حل لغات:

خُطَّتَا: اصل میں "خُطَّتَان" تھانوں تشبیہ ضرورت شعری کی وجہ سے حذف کر دیا گیا۔ مف: خُطَّةُ: خصلت، جہالت، مشکل معاملہ جس کا کوئی حل نہ ملے۔ ج: خُطَطُ. إِسَارُ: قید، بندش، تسمہ جس سے قیدی کو باندھا جائے۔ ج: أُسْرٌ. أُسِيرٌ: قیدی۔ فی القرآن المجید: ﴿وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾ (۸/۷۶) مَنَّةٌ: مص، مَنْ (ن): احسان جتنا۔ علیہ بگذا: بھلائی کرنا، انعام کرنا۔ ﴿لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا﴾ (۱۶۳/۳) تھکانا یا کمزور کرنا۔ دَمٌ: خون۔ ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ﴾ (۳/۵) ہر وہ چیز جو بطور طلاء کے استعمال کی جائے۔ ج: دِمَاءٌ، دُمِيٌّ. الْقَتْلُ: مص، قَتْلَةٌ (ن): مار ڈالنا۔ أَجْدَرُ: اسم تفضیل، جَدْرٌ بگذا اولہ (ک)، جَدَارَةٌ: لائق اور اہل ہونا۔

6 وَأُخْرَى أُصَادِي النَّفْسِ عَنْهَا وَإِنَّهَا لَمُورِدٌ حَزْمٌ إِنْ فَعَلْتُ وَمَصْدَرٌ

ترجمہ:

ایک اور صورت ہے جس سے میں پہلو تہی کر رہا ہوں (اس کے پر خطر ہونے کی وجہ سے) حالانکہ اگر میں اسے اختیار کروں تو وہ محتاط آدمی کا طریقہ ہے۔

حل لغات:

أُصَادِي (مفاعلة)، صَادَاةٌ: مقابلہ کرنا، مدارات کرنا، آڑے آنا، دل جوئی کرنا۔ یہاں پر "أَدَافِعُ" (پہلو تہی کرنا) کے معنی میں ہے۔ مُورِدٌ: وَرُودٌ: قریب آنا، پہنچنا، حاضر ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ﴾ (۲۳/۲۸) فَعَلْتُ: فَعَلَ الشَّيْءَ (ف) فَعَلًا: کرنا، بنانا۔ ﴿قَالَ فَعَلْتُهَا إِذَا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ﴾ (۲۰/۲۶) مص (ض، ن) واپس کر دینا، واپس ہونا، متوجہ ہونا، ظاہر ہونا، حاصل ہونا، واقع ہونا، نتیجہ نکلنا۔

7 فَرَشْتُ لَهَا صَدْرِي فَرَزَلُ عَنِ الصَّفَا بِهٍ جُوجُوٌ عِبَلٌ وَمَتْنٌ مُخَصَّرٌ

ترجمہ:

تو (میں نے دوسری صورت کو اختیار کرتے ہوئے) اپنے سینے کو بچھا دیا تو وہ صاف شفاف چٹان سے پھسلا اس حال میں کہ اس کے ساتھ چوڑا سینہ اور مضبوط تہلی کمر تھی۔

حل لغات:

فَرَشَتْ فِرَاشًا (ن، ض): بچھانا، کشادہ کرنا، پھیلانا، ارادہ کرنا، تیار کرنا۔ زَلَّ: زلا (لا، س)، ہلکے سرین والا ہونا۔ (ض) پھسل کر گرنا، پھر جانا، گذر جانا، جلدی گذرنا۔ عربی مقولہ ہے: إِذَا زَلَّ الْعَالِمُ زَلَّ بَزَلْتِهِ عَالَمٌ. جب عالم پھسل جائے تو اس کے پھسلنے کی وجہ سے ایک جہان پھسل جاتا ہے۔ الصفا: پتھر۔ ج: صفاة۔ جُو جُو: سینہ کی ہڈیوں کے جمع ہونے کی جگہ، جہاز یا کشتی کا اگلا حصہ۔ ج: جَا جَسِي. عِبَلٌ: ہر بڑی اور موٹی چیز۔ ج: عِبَالٌ. مَتْنٌ: کمر، پیٹھ (مذکر مؤنث)، دوستوں کے درمیان کا حصہ ج: مُتُونٌ وَمِثَانٌ. مُخَصَّرٌ: باریک کر والا۔ کہا جاتا ہے: مُخَصَّرٌ الْقَدَمَيْنِ. وہ ایسا شخص ہے جس کا تلو زمین سے نہیں لگتا۔

⑧..... فَخَالَطَ سَهْلَ الْأَرْضِ لَمْ يَكْدَحِ الصَّفَا بِه كَذْحَةَ وَالْمَوْتُ خَزْيَانٌ يَنْظُرُ

ترجمہ:

تو سینہ نرم و ہموار زمین سے اس حال میں ملا کہ چٹان سے معمولی خراش بھی نہ آئی اور موت ذلیل و رسوا ہو کر دیکھتی رہ گئی۔

حل لغات:

خَالَطَ (مفاعلة)، خَالَطَةُ: مل جل کر رہنا، میل ملاپ کرنا، ساتھ رہنا، صحبت رکھنا، راہ و رسم رکھنا، ربط و ضبط رکھنا، مخلوط ہونا، مل جانا۔ الداءُ: بیماری لاحق ہونا۔ سَهْلٌ: نرم، ہموار، آسان، معمولی، کشادہ اور مسطح زمین۔ ج: سُهُولٌ. لَمْ يَكْدَحْ: كَدَحَ فِي الْعَمَلِ (ف) كَدَحًا: محنت کرنا، مشقت اٹھانا، کمائی کرنا، انتھک کوشش کرنا۔ وَجْهَ فَلَانٍ: کسی کا منہ، نوچنا، خراش لگانا، بدنمادار لگانا۔ خَزْيَانٌ: صیغہ صفت، مؤنث۔ خَزْيَاءٌ. ج: خَزَايَا. خَزِيٌّ (ف) خَزِيٌّ: گرفتار مصیبت ہونا، ذلیل و خوار ہونا، ہلاک ہونا۔ فَلَانًا وَمِنْهُ: شرم کرنا۔ هُوَ خَزْيَانٌ. فِي الْحَدِيثِ: غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى. يَنْظُرُ: نَظَرَ إِلَى الشَّيْءِ (ن) نَظْرًا: کسی چیز پر نگاہ ڈالنا، غور سے دیکھنا۔ فِي الْأَمْرِ: سوچنا، فکر کرنا، اندازہ کرنا۔ الشَّيْءُ: انتظار کرنا۔ بَيْنَ النَّاسِ: حکم کرنا، فیصلہ کرنا۔ لِلْقَوْمِ: رحم کرنا، ترس کھا کر مدد کرنا۔ مَدَدْنَا. فَلَانًا: متوجہ ہونا۔ فَلَانًا الشَّيْءُ: مہلت دینا۔

⑨..... فَأَبَتْ إِلَى فِئِمٍ وَلَمْ أَكْ آيَبَا وَكَمْ مِثْلَهَا فَارَقْتَهَا وَهِيَ تَصْفِرُ

ترجمہ:

اور میں قبیلہ فہم کی طرف لوٹ آیا حالانکہ میں لوٹنے والا نہیں تھا اور کتنی ہی اس جیسی مصیبتیں ہیں کہ میں ان سے جدا ہوا اور وہ بیٹیاں بجا رہی تھیں۔

حل لغات :

أُبْتُ : نَبَّ إِلَيْهِ (ن) أَوْبًا : لَوْثًا . مَنْ السَّفَرِ : سفر سے واپس ہونا۔ الماء : رات کے وقت پانی پرا ترنا۔ أُبْتُ بِنِي فَلَانٍ : میں ان کے پاس رات کے وقت آیا۔ إِلَيَّ : تُوْبَةً : توبہ کرنا، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا۔ فَارَقْتُ : (مفاعلة) فارقاً : علیحدگی و جدائی اختیار کرنا۔ تَبْصِرُ : صَفَرٌ (ض) صَفِيرًا : ہونٹوں سے سیٹی بجانا، ہونٹوں سے باریک آواز نکالنا۔ صَفَرٌ بِهِ : سیٹی بجا کر بلانا۔

وَقَالَ أَبُو كَبِيرٍ الْهَذَلِيُّ (الكامل)

شاعر کا نام :

ابو کبیر عامر بن حلیس ہے، یہ مخضرمی شاعر ہیں، زمانہ اسلام پایا اور دولت اسلام سے سرفراز ہوئے۔ "شرح مرزوقی" کے حاشیہ میں ہے "أدرک الإسلام وأسلم" اور بیروت کے نسخے میں ہے: "قیل هو مخضرم أدرک الإسلام وأسلم" لیکن یہ مستبعد ہے کیونکہ یہ تابط شرا کے سوتیلے باپ ہیں اور تابط شرا کی تاریخ وفات ۸۰ ق۔ ۵۴۰ھ ہے۔

اشعار کا پس منظر :

ابو کبیر ہذلی نے تابط شرا کی ماں سے شادی کی اس وقت تابط شرا چھوٹا بچہ تھا جب تابط شرا نے ابو کبیر کو اپنی ماں کے پاس کثرت سے آتے جاتے دیکھا تو یہ اسے ناگوار گزرا اور ابو کبیر کو بھی اس کے چہرے سے ناگواری کے آثار معلوم ہو گئے معاملہ یوں ہی رہا یہاں تک کہ بچہ جوان ہو گیا، تو ابو کبیر نے اس کی ماں سے کہا مجھے اس لڑکے سے خطرہ محسوس ہو رہا ہے لہذا میں تیرے قریب نہیں آؤں گا، اس نے کہا کسی حیلہ بہانے سے اسے قتل کر دو، پھر ایک دن ابو کبیر نے تابط شرا سے کہا کہ کیا تو لڑائی کے لئے چلے گا؟ اس نے کہا یہ تو میرا محبوب مشغلہ ہے، مجھے لے چلو۔ دونوں زاد راہ لئے بغیر چل پڑے، ایک دن اور ایک رات سفر کرنے کے بعد ابو کبیر نے سوچا کہ لڑکے کو بھوک لگ گئی ہوگی، جب شام ہوئی تو ابو کبیر اپنی دشمن قوم کی طرف بڑھا، جب دور سے آگ دکھائی دینے لگی تو ابو کبیر نے کہا: مجھے بھوک لگی ہے، تم اس آگ کی طرف جاؤ اور ہمارے لئے کچھ لے کر آؤ۔ لڑکے نے کہا: "وَبِحَك" تیری ہلاکت ہو، یہ بھی کوئی بھوک کا وقت ہے! اس نے کہا مجھے تو بھوک لگ رہی ہے میرے لئے کچھ لاؤ، تو "تابط شرا" آگ کی طرف گیا اور دیکھا کہ عرب کے دو چوراگ تاپ رہے ہیں (جورات کے وقت آگ کے پاس بیٹھا ہوتا ہے وہ دور سے آنے والے کو نہیں دیکھ سکتا جبکہ دور والا انہیں باسانی دیکھ سکتا ہے) "تابط شرا" نے ان پر حملہ کیا اور فوراً پیچھے ہٹ گیا، اب وہ اس کی طرف لپکے، جو "تابط شرا" کے زیادہ قریب تھا پہلے اسے قتل کیا پھر دوسرے کی طرف جا کر اسے بھی قتل کر دیا پھر آگ کے پاس آیا

اور وہاں سے روٹی اٹھا کر ابو کبیر کے پاس لے کر آیا اور کہا ”کھا! اللہ تیرا پیٹ نہ بھرے“ ابو کبیر نے کھانا کھانے کے بجائے حیران ہو کر کہا: ”ویحک“ مجھے قصہ تو بتا! ”تابط شرا“ نے کہا: قصہ معلوم کر کے کیا کرے گا تو کھانا کھا اور اس کے بارے میں مت پوچھ، اس بات سے ابو کبیر پر دہشت طاری ہو گئی، کچھ دیر بعد تابط شرا نے جب واقعہ سنایا تو اس کی دہشت اور بڑھ گئی، پھر دونوں سفر کرتے رہے راستے میں کچھ اونٹ ان کے ہاتھ لگ گئے، اب رات کو اونٹوں کی حفاظت کے لئے سونے کی باریاں مقرر کیں کہ آدھی رات ایک سوئے گا اور دوسرا چوکیداری کرے گا۔ جب ابو کبیر سوتا تو تابط شرا پہرہ دیتا لیکن جب تابط شرا سوتا تو ابو کبیر بھی سو جاتا تین راتیں اس طرح گزر گئیں جب چوتھی رات ہوئی تو ابو کبیر سمجھا کہ آج لڑکے پر نیند کا خوب غلبہ ہے رات کا نصف اول ابو کبیر نے نیند کی جب نصف اخیر میں تابط شرا سویا اور ابو کبیر نے سمجھ لیا کہ اب اس پر خوب نیند کا نشہ طاری ہے اور قتل کا بہترین موقع ہے تو اس نے آزمانے کے لئے چھوٹی سی کنکری اٹھائی اور تابط شرا کی طرف پھینکی تو وہ بڑی چستی سے اٹھ گیا اور کہا یہ کیا ہے! ابو کبیر نے کہا مجھے نہیں معلوم اللہ کی قسم! یہ آواز اونٹوں کی طرف سے آئی ہے تو تابط شرا وہاں گیا چکر لگایا کوئی چیز نظر نہیں آئی تو واپس آ کر سو گیا پھر جب ابو کبیر نے سمجھا کہ اس پر نیند کا غلبہ ہے تو پہلی سے چھوٹی کنکری اٹھائی اور اس کی طرف پھینک دی تو وہ پہلے کی طرح فوراً اٹھ گیا اور کہا یہ میں کیا سن رہا ہوں تو ابو کبیر نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں، جس طرح تم نے سنا میں نے بھی اس طرح سنا ہے، شاید کسی اونٹ نے حرکت کی ہو تو وہ اونٹوں کی طرف گیا لیکن کوئی چیز نظر نہیں آئی تو واپس آ کر سو گیا پھر ابو کبیر نے اس سے بھی بہت چھوٹی کنکری اٹھا کر پھینکی تو وہ پہلے کی طرح فوراً اٹھ گیا اور اونٹوں کا جائزہ لیا لیکن کچھ نظر نہیں آیا تو ابو کبیر کی طرف واپس آ کر کہنے لگا، مجھے لگتا ہے کہ تیری نیت خراب ہے، اللہ کی قسم! اب اگر ایسا ہوا تو میں تجھے قتل کر دوں گا۔ راوی کا کہنا ہے کہ ابو کبیر نے کہا اللہ کی قسم! میں رات کا بقیہ حصہ چوکیداری کرتا رہا اس خوف سے کہ کہیں کوئی اونٹ حرکت کرے اور وہ مجھے قتل نہ کر دے۔ جب وہ واپس آئے تو ابو کبیر نے کہا: میں اس عورت کے قریب کبھی بھی نہیں جاؤں گا اور اس موقع پر لڑکے کی تعریف کرتے ہوئے اس نے یہ اشعار کہے:

① وَلَقَدْ سَرَيْتُ عَلَى الظَّلَامِ بِمِغْشَمٍ جَلْدٍ مِنَ الْفِتْيَانِ غَيْرِ مُثَقَّلٍ

ترجمہ:

تحقیق میں نے رات کی تاریکی میں نوجوانوں میں سے ایک پختہ ارادے والے طاقتور ہلکے پھلکے نوجوان کے ساتھ سفر کیا۔

مطلب:

اس شعر میں اور آئندہ اشعار میں شاعر مدوح کی خوبیاں بیان کر رہا ہے اس شعر میں تین خوبیاں بیان کی ہیں۔

حل لغات:

الظلام: تاریکی، اندھیرا۔ مغشم: دلیر اور اپنی بات پر اٹل، بڑا ظالم، خود سر۔ جلد: صفت، ج: اجلاذ و جلاذ۔ جلد (ک) جلاذ، مضبوط و قوی ہونا۔ ناپسند چیز کو برداشت کرنا۔ الفتيان مف: الفتى: نوجوان، سخی، بہادر، خادم۔ فى القرآن المجيد: ﴿قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذُكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ﴾ (۶۰/۲۱) مشقل: منع (تفعیل) زیر بار، لدا ہوا، بوجہ میں دبا ہوا، تھکا ہوا، کابل، اونگھتا ہوا۔ ثقلة: بوجھل کرنا، بھاری کرنا، زیر بار کرنا، تھکا دینا، پریشان کرنا، بوجھتے تے دبا دینا۔

② مِمَّنْ حَمَلْنَ بِهِ وَهُنَّ عَوَاقِدُ حُبِّكَ النُّطَاقِ فَشَبَّ غَيْرَ مُهْبِلٍ

ترجمہ:

وہ ان جوانوں میں سے ہے جن کے ساتھ عورتیں اس حال میں حاملہ ہوئیں کہ وہ کمر بند کی رسیوں کو گرہ لگانے والی تھیں اسی لئے وہ اس حال میں جوان ہوا کہ محض پھولا ہوا نہیں تھا۔

مطلب:

ممدوح کی ماں جماع کے لئے از خود راضی نہیں ہوئی تھی بلکہ جبراً اس سے جماع کیا گیا تھا جس سے یہ پیدا ہوا۔ عرب کا خیال تھا کہ جو عورت جماع کے لئے راضی نہ ہو اور زبردستی اس سے جماع کیا جائے تو اس کا بچہ طاقتور اور بہادر پیدا ہوتا ہے۔

حل لغات:

حَمَلْنَ: حَمَلَتِ الْمَرْأَةُ: حاملہ ہونا۔ فى القرآن المجيد: ﴿حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهَنًا﴾ (۱۳/۳۱) عَوَاقِدُ: مف، العاقدة: گرہ لگانے والی، باد، گرنی۔ عَقَدَ الْحَبْلَ (ض) عَقْدًا: گرہ لگانا۔ حُبِّكَ: مف: الحُبْكَةُ: کمر بند، پیٹی، ازار باندھنے کی جگہ، پاجامے کا نیفہ جس میں ازار بند ہوتا ہے۔ النُّطَاقِ: کمر پر باندھی جانے والی پیٹی یا پنکا، پنکایا پیٹی جسے کام کرنے والی عورت کام کرتے وقت چستی کے لئے کمر پر باندھ لیتی ہے۔ کمر بند، حدود، حلقہ، دائرہ، پیمانہ، ملاقہ، شب: الغلام (ض) سَبَابًا: لڑکے کا جوان ہونا۔ مُهْبِلٍ: مف (تفعیل)، "حَبْلُ اللَّحْمِ فَلَانًا": کسی پر خوب گوشت پڑنا، بچیم شیم: دونا۔

① وَمُبْرَاءٍ مِنْ كُلِّ غَيْرِ حَيْضَةٍ وَفَسَادٍ مُرْضِعَةٍ وَدَاءٍ مُفِئِلٍ

ترجمہ:

اور وہ حیض کے ہر باقی ماندہ حصے اور دودھ پلانے والی کے فساد اور حالت حمل میں دودھ پلانے والی کی بیماری سے پاک ہے۔

مطلب:

اس شعر میں ممدوح کی تین خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ حیض کے بقیہ حصے سے پاک ہے یعنی اس کی ماں کے ساتھ حیض کے آخری ایام میں جماع نہیں کیا گیا بلکہ وہ طہر کی حالت میں حاملہ ہوئی ہے۔ دوسری یہ کہ وہ فسادِ مُرْضَعَة سے پاک ہے یعنی جس عورت نے اسے دودھ پلایا ہے اس سے دودھ پلانے کی حالت میں جماع نہیں کیا گیا؛ کیونکہ عرب کا خیال تھا کہ مُرْضَعَة سے جماع کیا جائے تو اس کا دودھ خراب ہو جاتا ہے۔ تیسری یہ کہ حاملہ عورت نے اسے دودھ نہیں پلایا، عرب کا خیال تھا کہ حاملہ عورت اگر بچے کو دودھ پلائے گی تو وہ شہسوار نہیں ہو سکتا بلکہ گھوڑے سے گر پڑے گا۔

حل لغات:

مُبْرَأٌ: مفع (تفعیل)، بَرَاءَةٌ مِنْ كَذَا: بری کرنا، بے تصور و بے گناہ ٹھہرانا، سبکدوش کرنا، بیمار کو صحت یاب بنانا۔ فی القرآن المجید: ﴿كَمَا تَبْرَأُوا مِنَّا﴾ (۱۶۷/۲) غُبْرٌ: ہر چیز کا آخری اور بقیہ، تھن میں باقی ماندہ دودھ اور بقیہ خون، حیض کے لئے اس کا زیادہ استعمال ہے، ج: غبرات. حَيْضَةٌ: الْحَيْضَةُ: حیض کا چیتھڑا، حیض کا خون۔ حَيْضٌ. فَسَادٌ: بگاڑ، خرابی، تعفن، کرپشن، ابتری، قحط و خشک سالی۔ ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ﴾ (۳۱/۳۰) ”مَنْ فَسَدَتْ بَطَانَتُهُ كَانَ كَمَنْ غَضَّ بِالْمَاءِ“: جس کے اہل و عیال ہی بگڑ جائیں وہ اس کی طرح ہے جس کو پانی سے اچھو لگ جائے کہ اس کی کوئی تدبیر نہیں، کھانا حلق میں پھنس جائے تو پانی سے اتار لیا جاتا ہے، لیکن جب پانی ہی سے اچھو لگے تو کیا تدبیر کی جائے!؟

کشتی ہو طوفان میں تو کام آتی ہیں تدبیریں
اگر طوفان ہو کشتی میں تو کیا کام آئیں گی تدبیریں

مُرْضِعَةٌ: فاء، أَرْضَعَتِ الْأُمُّ: دودھ پیتے بچے والی ہونا، الْوَالِدَةُ: دودھ پلانا۔ هِيَ مُرْضِعَةٌ وَمُرْضِعَةٌ. ج: مَرَاضِعُ. ﴿وَ حَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ﴾ (۱۲/۸۲) مُغِيلٌ: صفت، بچے کو حاملہ ہونے کی حالت میں دودھ پلانا۔

④ حَمَلْتُ بِهِ فِي لَيْلَةِ مَرْوُودَةَ كَرُّهَا وَعَقْدُ نِطَاقِهَا لَمْ يُحَلَّلْ

ترجمہ:

اس کی ماں ڈراؤنی رات میں جبراً اس کے ساتھ حاملہ ہوئی اور اس کے کمر بند کی گرہ نہیں کھولی گئی تھی۔

حل لغات:

مَرْوُودَةٌ: مفع (ف)، زَادًا: ڈرانا، گھبرانا۔ لَيْلَةُ مَرْوُودَةَ: ڈراؤنی رات، کُرَّةٌ، وَكُرَّةٌ: مص، جبراً

بھوڑا، بادل نا خواستہ، انکار، جبریہ مشقت۔ بعض کے بقول بالضم وہ کام جس پر خود اپنے آپ کو مجبور کیا جائے اور بالفتح جو کام دوسروں سے زبردستی کیا جائے۔

⑤ فَاتَتْ بِهِ حَوْشَ الْفُؤَادِ مُبْطِنًا سَهْدًا إِذَا مَا نَامَ لَيْلُ الْهَوُجِجِ

ترجمہ:

تو اس کی ماں نے اسے جنتی تیز فہم باریک پیٹ والا کم سونے والا جب کہ ست آدمی کی رات سوتی ہے۔

فائدہ:

اس میں "نام" کی اسناد "لیل" کی طرف ہے جو اس کا غیر ماضی لہ ہے؛ لہذا یہ اسناد مجاز عقلی ہے۔

حقیقت عقلیہ کی تعریف:

فعل یا شبہ فعل کی اسناد اس کی طرف کرنا جس کیلئے وہ جہنی (وضع کیا گیا) ہے، جیسے: فعل معروف، اسم فاعل، اسم تفضیل اور صفت مشبہ کی اسناد ان کے فاعل کی طرف، اسی طرح فعل مجہول اور اسم مفعول کی اسناد مفعول کی طرف۔

مجاز عقلی کی تعریف:

فعل یا شبہ فعل کی اسناد اس کی طرف کرنا جس کیلئے وہ جہنی نہ ہو جیسے فعل یا شبہ فعل کی اسناد زمان کی طرف یا مکان کی طرف یا فعل معروف کی اسناد مفعول کی طرف اور فعل مجہول کی اسناد فاعل کی طرف۔

حل لغات:

حَوْشُ الْفُؤَادِ: تیز فہم آدمی، منبسط دل کا آدمی۔ الْفُؤَادُ: دل، بسا اوقات عقل پر بھی اس کا اطلاق ہوتا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَإِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُورًا﴾ (۳۶/۱۷) ج: أَفْبَدَةٌ مُبْطِنٌ: پتلے اور پیکے ہوئے پیٹ والا، وہ گھوڑا جس کی پیٹھ اور کمر سفید ہو۔ سَهْدٌ: بہت جاگنے والا، بہت لم سونے والا۔ "فُلَانٌ سَهْدٌ": چونکہ اور محتاط آدمی۔ الْهَوُجِجُ: بے نشان دور کا بیابان، بے نشان راستہ، ایسی زمین جس میں کچھ پتہ نہ چلے، ست، بے وقوف، بدکار عورت، لمبی رات، اونگھ کا بقیہ، کشتی کا ٹکر، ماہر رہبر، ست رفتاری۔

⑥ فَإِذَا نَبَذَتْ لَهُ الْحَصَاةَ رَأَيْتَهُ يَنْزِرُ لِيُوقِعَهَا طُمُورَ الْأَخْيَلِ

ترجمہ:

جب تو اس کی لطف ننگری پھینکتے تو اسے دیکھے گا ننگری کے گرنے کے وقت شکرے کے کودنے کی طرح کودتا ہے۔

حل لغات:

نَبَذْتُ: نَبَذْتُ الشَّيْءَ (ض) نَبَذًا: ذَلَّوْنَا، يَجْهَلُونَ. فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِنْ أَمْرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَلِكَ سَوَّلْتُ لِي نَفْسِي﴾ (٩٦/٢٠) الْحَصَاؤُ: پتھری، بنگریزہ، کنگری، پتھریاں۔ ج: حَصِيَاتٌ، حُصِيٌّ. يَنْزُو: نَزَا (ن) نَزْوًا: كُودْنَا، اچھلنا۔ علیہ: کسی پر گر کر اس کو روندنا، حملہ کرنا، جست لگا کر پہنچنا۔ بہ الشر: کسی کا شرارت پر آمادہ ہونا۔ طُمُورٌ مِص: طَمْر (ض) طُمُورًا: نیچے کی طرف چھلانگ لگانا، نیچے کودنا، اچھلنا۔ الْأَخْيَلُ: ایک بدشگونی کا پرندہ، بزرنگ کا ایک پرندہ جس کے بازوؤں پر دوسرے رنگ کا دھبہ ہوتا ہے، شاہین، اکڑ باز، متکبر۔

7 وَإِذَا يَهُبُّ مِنَ الْمَنَامِ رَأَيْتَهُ كَرُّ تَوْبٍ كَعَبِ السَّاقِ لَيْسَ بِزُمَّلٍ

ترجمہ:

قاہر جب وہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو تو اسے پنڈلی کی ہڈی کی طرح سیدھا دیکھے گا نہ کہ کمزور۔

مطلب:

انسان جب نیند سے اٹھتا ہے تو سست اور ڈھیلا ہوتا ہے اور انگڑائیاں لیتا ہے لیکن مدوح نیند سے اس طرح اٹھتا ہے کہ کسی قسم کی سستی و کاہلی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔

حل لغات:

يَهُبُّ: يَهُبُّ مِنَ النَّوْمِ (ن) هُبُوبًا. كَسَى كَانِيْدًا سَ جَاغِنًا. الْمَنَامُ: نِيْدٌ، خَوَابٌ. فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَى﴾ (١٠٢/٣٤) سَوْنَةُ كِي جَلَدٌ. ج: مَنَامَاتٌ. رُتُوْبٌ: مِص، رَتَبُ الشَّيْءِ (ن) رُتُوْبًا: چيز كا اپنی جگہ بلا حرکت قائم و ثابت رہنا، سیدھا کھڑا رہنا، شوار جگہ پر ٹھہر جانا۔ كَعَبٌ: مِخْنَةٌ، پِنْدَلِي اور سر کا جوڑ، ہردو ہڈیوں کا جوڑ، بانس یا گنے کے دوپوروں کے درمیان کی گرہ۔ السَّاقِ: پِنْدَلِي، ٹانگ (مَوْنَتٌ) درخت وغیرہ کا تاج جس پر شاخیں نکلتی ہیں، ج: سُوْقٌ، بِسْفَاقٌ، أَسُوْقٌ، ﴿فَاسْتَوَى عَلَى سُوْقِهِ﴾ زُمَّلٌ: کمزور، بزدل و کمینہ۔

8 مَا إِنْ يَمَسُّ الْأَرْضَ الْأَمْنِكِبُ مِنْهُ وَحَرْفُ السَّاقِ طَى الْمِحْمَلِ

ترجمہ:

(بعالت نیند) زمین سے محض اس کا کندھا اور اس کی پنڈلی کا کنارہ ہی چھوتا ہے، وہ تلوار کے پرتلے کی طرح

زمین سے لپٹا ہوا نہیں ہوتا۔

مطلب:

جب وہ سوتا ہے تو چپت لیٹ کر یا پھیل کر نہیں سوتا؛ کیونکہ اس طرح غفلت کی نیند طاری ہو جاتی ہے بلکہ پہلو کے بل لیٹتا ہے۔

حل لغات:

يَمَسُّ: مَسَّ الشَّيْءَ (ن، س) مَسًّا: چھونا، ہاتھ لگانا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ﴾ (۵۶-۷۹) مَنَكِبٌ: کندھا، گوشہ، ہر چیز کا کنارہ، پہلو، زمین کا بلند حصہ، سردار قوم۔ ج: مَنَاكِبٌ. ﴿فَامشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ﴾ (۱۵/۶۷) طَيًّا: مص، طوی الشَّيْءَ (ض) طَيًّا: موڑنا، طے کرنا، لیٹنا۔ ﴿يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ﴾ (۱۰۳/۲۱) الْمَحْمَلُ: تلوار کا پرتلہ۔ ج: مَحَامِلُ.

⑤ وَإِذَا رَمَيْتَ بِهِ الْفِجَاجَ رَأَيْتَهُ يَهْوِي مَنَحَارِمَهَا هُوِي الْأَجْدَلِ

ترجمہ:

اور جب تو اسے پہاڑی کشادہ راستوں میں چھوڑ آئے تو دیکھے گا کہ وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر شکرے کے جھپٹنے کی طرح چڑھ جائے گا۔

مطلب:

اس شعر میں شاعر نے ممدوح کے نیچے سے تیزی کے ساتھ اوپر چڑھنے کو باز کے تیزی کے ساتھ اپنے شکار پر بلندی سے جھپٹنے سے تشبیہ دی ہے، یعنی ممدوح کا تیزی سے اوپر چڑھنا مشبہ اور شکرے کا شکار کی طرف تیزی سے لپکنا مشبہ بہ اور سرعت رفتار وجہ تشبیہ ہے۔

جھپٹنا پلٹنا پلٹ کر جھپٹنا
لہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ

حل لغات:

رَمَيْتَ: رَمَى الشَّيْءَ (ض) رَمَاءً: بڑھنا، زیادہ ہونا۔ الشَّيْءَ رَمِيًّا: ہاتھ سے ڈالنا، پھینکنا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَسِكُنَّ اللَّيْلَةَ رَمِيًّا﴾ (۱۷/۸) عربی مقولہ ہے: "رُبَّ رَمِيَّةٍ مِّنْ غَيْرِ رَامٍ": کبھی تیر اندازی کا کام وہ بھی کر لیتا ہے جو تیر اندازی نہیں جانتا۔ الْفِجَاجُ: مف، الفجج: طویل کشادہ راستہ۔

يَهْوَى: هَوَى الشَّيْءُ (ض) هُوِيَآ: اوپر سے نیچے آنا۔ ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى﴾ (۱/۵۳) اَلْهَوَى: میلان، محبت۔ "إِنَّ الْهَوَى مِنَ النَّوَى"۔ محبت دوری سے پیدا ہوتی ہے۔ خواہش نفس، خواہشمند طبیعت۔ ﴿فَأَحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى﴾ (۲۶/۳۸) محبوب و پسندیدہ شے۔ ج: اَهْوَاءُ.

فائدہ:

هَوَى کا استعمال زیادہ تر غیر محمود چیزوں کے لئے ہوتا ہے، اسی لئے کہتے ہیں: "فَلَانٌ مِّنْ أَهْلِ الْاَهْوَاءِ". مَخَارِمُ: مف، مَخْرِمٌ: پہاڑیاریت میں راستہ۔ مَخْرِمُ الْجَبَلِ: پہاڑ کی نکلی ہوئی نوک۔ اَلْاَجْدَلُ: شکرہ۔ ج: اَجَادِلُ.

..... ⑩ وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَىٰ أَسْرَةٍ وَجْهَهُ بَرَقَتْ كَبْرُقِ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

ترجمہ:

اور جب تو اس کے چہرے کی خوبیوں کو دیکھے تو چمکنے والے بادل کی طرح چمک رہی ہیں۔

مطلب:

سابقہ اشعار میں شاعر نے کہا تھا کہ وہ پھولا ہوا نہیں ہے تو کہیں اس سے یہ گمان نہ ہو کہ بعض دبلے حضرات کی طرح اس کا چہرہ بھی مرجھایا ہوا اور جھریوں کی وجہ سے بد نما بنا ہوا ہے بلکہ اس کا چہرہ روشن و تاباں ہے۔

حل لغات:

نَظَرْتُ: نظر الى الشيء (ن) نَظَرًا: کسی چیز پر نگاہ ڈالنا، غور سے دیکھنا۔ فیہ: غور و فکر کرنا۔ عربی مقولہ ہے: "مَنْ نَظَرَ فِي الْعَوَاقِبِ مَلِمَ مِنَ النَّوَائِبِ" جو انجام پر نظر رکھے گا وہ حادثوں سے محفوظ رہے گا۔ أَسْرَةٌ: مف، مِسْرَاةٌ: تھیلی کے اندر کی لکیریں۔ پیشانی اور چہرہ کے خطوط۔ وَجْهَةٌ: سردار قوم، شریف و معزز آدمی۔ ج: وَجُوَةٌ. چہرہ، صورت، مظہر، ہر شے کا سامنے والا حصہ، نفس شے، ذات۔ فی القرآن المجید: ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ (۸۸/۲۸) دل۔ فی الحدیث: ((لَتَسُوْنَ صُفُوْفِكُمْ اَوْ لِيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وَجُوْهِكُمْ)) زمانہ کا ابتدائی حصہ، دن کا اول حصہ، صبح کی نماز، ستارے کا دکھائی دینے والا جز، کپڑے کا دکھائی دینے والا حصہ، کسی مسئلہ کا صاف دکھائی دینے والا مفہوم، گھر کا سامنے والا حصہ جس میں دروازہ ہوتا ہے، تھوڑا پانی، مرتبہ، قصد، سمت، گوشہ، پہلو، جانب، طرف، راستہ، ڈگر، صحت، کلام کا مقصود بالذات مفہوم و مطلب، صفت، سبب، بنیاد، مد، سارنگی کی نئے کا کنارہ والا جز، سطح۔ بَرَقَتْ: برق (ن) بَرَقًا: بجلی کا چمکنا، جھلملانا، چمکنا۔ ﴿يَكَادُ الْبَرَقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ﴾ (۲۰/۲) العارض: افق میں پھیلا ہوا بادل۔ ﴿هَذَا عَارِضٌ مُّمْطَرٌ نَّافٍ﴾ (۲۳/۲۶) پہاڑ، چہرے کا ایک حصہ، رخسار، گردن کا

تہلّیش آمدہ مصیبت، درمیش معاملہ، عارضی غیر دائمی، رکاوٹ مانع، دانتوں کی کچلی، واقعہ۔ ج: عوارض۔ التہلیل: تہلّل السحاب: بادل کا چمکنا۔

⑪ صَغْبُ الْكُرَيْهَةِ لَا يُرَامُ جَنَابُهُ مَاضِي الْعَزِيمَةِ كَالْحُسَامِ الْمِقْصَلِ

ترجمہ:

وہ کاٹنے والی تلوار کی طرح ارادے کو پورا کرنے والا، سخت جنگجو ہے اس کے گھر کے مگن کا ارادہ نہیں کیا جاسکتا۔

مطلب:

کسی کی جرأت نہیں کہ اس کے گھر کو میلی نظر سے دیکھے اور جس طرح تیز دھار تلوار کاٹ کر رکھ دیتی ہے اسی طرح یہ بھی اپنا ارادہ پورا کر کے ہی رہتا ہے۔

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
وہ تلاطم خیز موجوں سے گھبرایا نہیں کرتے

حل لغات:

صعب: دشوار، سخت، مشکل، خود ردار آدمی، دشوار گزار۔ الْكُرَيْهَةُ: جنگ یا جنگ کی شدت، گھمسان کی لڑائی، آفت، مصیبت۔ يُرَامُ: رامہ (ن) رَوْمًا. قصد کرنا، چاہنا۔ جَنَابٌ: محلہ، گھر کا مگن، حفاظت، گوشہ، لقب تعزلیسی۔ مَاضِي: گذشتہ زمانہ، وہ فعل جو گذشتہ زمانہ پر دلالت کرے، جاری، نافذ ہو کر رہنے والا، تیز، تیز تلوار۔ ج: مواض۔ الْعَزِيمَةُ: پختہ ارادہ، حوصلہ، وہ کہ جس کا پختہ ارادہ کیا گیا ہو۔ الْحُسَامُ: تیز تلوار۔ حَسَامُ السَّيْفِ: تلوار کی دھار۔ الْمِقْصَلُ: تیز تلوار، تیز طرار زبان۔

⑫ يَخْبِي الصَّحَابُ إِذَا تَكُونُ عَظِيمَةً وَإِذَا هُمْ نَزَلُوا فَمَا وَى الْعَيْلُ

ترجمہ:

جب کوئی بڑا واقعہ پیش آئے تو دوستوں کی حفاظت کرتا ہے اور جب وہ اس کے ہاں مہمان نہیں تو فقراء کے لئے جائے پناہ ہے۔

مطلب:

وہ دوست و احباب کو مشکل وقت میں بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا اور دوست یا کوئی بھی خواہ فقیر ہی کیوں نہ ہو سب کی مہمان نوازی کرتا ہے۔

ہو حلقہ یا راں تو بریشتم کی طرح نرم رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

حل لغات:

يَحْمِي: حمى الشيء فلانا (ض) حمياً. حفاظت کرنا، بچانا۔ عربی مقولہ ہے: "رُبَّ حَاسِمٍ لَا نَفْبَهُ وَهُوَ جَادِعُهُ". بہت سے اپنی ناک بچانے والے دراصل اسے کاٹنے والے ہوتے ہیں۔ عَظِيمَةٌ: مصیبت، آفت، مشکل معاملہ۔ ج: عَظَائِمُ. نزلوا: نزل (ض) نُزُولًا: اترنا، اوپر سے نیچے آنا۔ فِى الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَّلَهُ﴾ (۱۰۵/۱۷) عن الامر والحق: کسی معاملہ یا حق کو چھوڑنا، دست بردار ہونا۔ بالمکان و فیہ: قیام کرنا۔ علی القوم: کسی قبیلہ یا جماعت کا مہمان بننا۔ عربی مقولہ ہے: "إِذَا نَزَلَ بِكَ الشَّرُّ فَاقْعُدْ": جب تجھ پر برائی آئے تو بیٹھ جا۔ مَأْوَى: اسم ظرف، پناہ گاہ، ٹھکانہ۔ ج: مَأْوٍ. ﴿قَالَ سَأُوذَىٰ إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ﴾ (۴۳/۱۱) الْعَيْلُ: مف. عَائِلٌ: محتاج ہونا، کثیر العیال ہونا۔

وَقَالَ تَأْبَطُ شَرًّا (الطویل)

اشعار کا پس منظر:

اس کے چچا کے بیٹے یعنی شمس بن مالک نے اسے عمدہ اونٹ تحفے میں پیش کئے، تو شاعر نے شکر یہ ادا کرتے ہوئے یہ اشعار کہے:

① انى لمهدٍ من ثنائى فقا صِدْبِهِ | لِابْنِ عَمِّ الصَّدْقِ شَمْسِ بْنِ مَالِكِ

ترجمہ:

میں اپنی تعریف کا ہدیہ پیش کر رہا ہوں اس کے ساتھ ارادہ کرنا ہوں اپنے چچا کے سچے بیٹے شمس بن مالک۔

حل لغات:

مُهْدٍ: فاء (الفعال) اهْدَى الْهَدِيَّةَ إِلَى فُلَانًا وَلَهُ: اعزاز کسی کو ہدیہ یا تحفہ دینا۔ فَنَسَاءُ: تعریف، مدح، شکر یہ۔ ج: اثْنِيَّةٌ. الصَّدْقُ: سچ، فضیلت، سختی، مضبوطی، صلاح۔ شعر میں پہلے تینوں معانی مراد ہو سکتے ہیں۔ فِى الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِيْ مَخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا﴾ (۸۰/۱۷) عربی مقولہ ہے: "الصِّدْقُ يُنْبِئُ عَنكَ لَا الْوَعْدُ": عمل کی سچائی تمہاری خبر دے گی نہ کہ دھمکی، یعنی دشمن کا سچا مقابلہ شجاعت ظاہر کرے گا نہ کہ خالی دھمکی۔

② أَهْرُبُهُ لِيْ نَدْوِيَةَ الْحَيِّ عِطْفَهُ | كَمَا هَزَّ عِطْفِيْ بِالْهَجَانِ الْاَوَارِكِ

ترجمہ:

میں قبیلہ کی محفل میں تعریف کر کے خوشی سے اس کی گردن جھماؤں گا جس طرح اس نے پیلو کے درخت چرنے والے سفید اونٹوں سے میری گردن جھمائی۔

مطلب:

جس طرح اس نے مجھے اونٹوں کا تھنہ دیکر خوش کیا ہے اسی طرح میں بھی اپنے خاندان کے سامنے اس کی ایسی تعریف کروں گا کہ وہ خوشی سے جھوم اٹھے گا۔

حل لغات:

أَهْزَى: هَزَّ الشَّيْءَ (ن) هَزًّا: چیز کو حرکت دینا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَهَزَى إِلَيْكَ بِجُدْعِ النَّخْلَةِ تَسَاقِطُ عَلَيْكَ رَطْبًا جَنِيًّا﴾ (۲۵/۱۹) هَزَّ الرَّجُلُ (ض) هِزَّةً: نشاط و فرحت محسوس کرنا، ہشاش بشاش ہونا، موڈ میں ہونا۔ اهتز: ہلنا، جھومنا۔ ﴿فَلَمَّا رَأَاهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌ وَلَّى مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ يَا مُوسَى أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ إِنَّكَ مِنَ الْآمِنِينَ﴾ (۳۱/۲۸) ندوة: اسم مرہ، ایک دفعہ کا اجتماع، جماعت، مجلس، سخاوت، مشورہ۔ دَارُ النَّدْوَةِ: زمانہ جاہلیت میں "مکہ مکرمہ" میں قیریش کا دار المشورہ اسی نام سے موسوم تھا جسے قصی بن کلاب نے بنایا تھا بعد میں اس کے لڑکے سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خرید کر دَارُ الْإِمَارَةِ (گورنر ہاؤس) بنا دیا۔ السَّحَى: زندہ، زندہ دل، باقی۔ فعال، متحرک، تازہ، محلہ، قبائل میں سے چھوٹا قبیلہ۔ ج: أَخِيَاءَ عِطْفَ: بغل، کنارہ، انسان کے سر سے کوہے تک کا حصہ۔ ﴿ثَانِي عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ﴾ (۹/۲۲) الہجان: خالص عمدہ چیزیں، اعلیٰ نسل کے سفید اونٹ، مذکر، مؤنث اور مفرد جمع کے لئے۔ الأوارک: مف، الأراک: پیلو کا درخت۔ آرک: (ن، ض) أَرُوْنَا، العجمل: اونٹ کا پیلو کے درخت کے پتے کھانا۔

③ قَلِيلُ الشَّكَايَةِ لِلْمُهْمِ بِصِيْبَةٍ كَثِيرِ الْهُوَى شَتَّى النَّوَى وَالْمَسَالِكِ

ترجمہ:

اپنے اوپر آنے والی بڑی بڑی مصیبتوں کی شکایت نہیں کرتا، زیادہ خواہشات، مختلف نیتوں اور راستوں والا ہے۔

مطلب:

انتہائی مستقل مزاج ہے کہ کسی مشکل کی شکایت نہیں کرتا اور ایسا باہمت ہے کہ اس کا نقطہ ایک مقصد نہیں، بلکہ اس کے مقاصد زیادہ ہیں اور ان کے حصول کے لئے بڑی کوشش کرتا ہے۔

حل لغات:

قَلِيلٌ: تھوڑا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّاي فَاتَّقُونَ﴾ (۳۱/۲)
کیا بے جسم کا آدمی، معمولی۔ شعر میں "عدم" کے معنی میں ہے۔ ج: اِقْلَاءٌ وَقُلُلٌ. التَّشْكِيُّ: مص، (تفعل)
تَشْكِي وَاشْتَكَى: بیمار ہونا۔ الیہ: شکایت کرنا۔ ﴿وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ﴾ (۱/۵۸) الْمُهْمُ: سخت و تشویش ناک
معاملہ، قابل توجہ مسئلہ، اہم و ضروری، غور و فکر کا حامل معاملہ، مشغول کرنے والا معاملہ۔ ج: مَهَامٌ. يُصِيبُ:
أَصَابَ: آدمی کا حق بجانب ہونا، قول و فعل میں صحیح و ٹھیک ہونا۔ الشیء: پالینا، الخَطْبُ فُلَانًا: کسی پر مصیبت آنا،
الرجل: لائق ہونا۔ ﴿قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا﴾ (۳۱/۹) كَثِيرٌ: بہت، وافر، زیادہ۔ ﴿يُضِلُّ بِهِ
كثيرا ويهدى به كثيرا﴾ (۲۶/۲) الْهَوَى: مصدر مبنی للمفعول، میلان، محبت، عشق، خیر و شر دونوں میں، خواہش
نفس۔ ﴿مَنْ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ﴾ (۲۳/۲۵) ﴿فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَى﴾ (۱۳۵/۵) خواہش مند طبیعت، محبوب
و پسندیدہ چیز۔ ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ﴾ (۷۷/۵) مَشَى: مف، الشَّيْءُ: منتشر و متفرق، مختلف،
بکھرا ہوا۔ ﴿إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَى﴾ (۴/۹۲) النَّوَى: مصدر مبنی للمفعول، نَوَى الْأَمْرَ (ض) نَوَى: ارادہ کرنا، نیت
کرنا، فی الحدیث: ((انما الاعمال بالنیات)) النَّوَى: دوری، سفر، پردیس، منزل سفر، وہ جگہ جہاں کا مسافر ارادہ
کرے قریب ہو یا دور، گھر، گھلیاں۔ الْمَسَالِكُ: مف: مَسَلَكَ: راستہ، کسی جماعت کا مخصوص طریقہ، روش، پانی
کا راستہ۔ مَلَكَ (ن) الْمَكَانَ وَبِهِ وَفِيهِ: داخل ہونا اور پار ہونا، الشیء وَفِي الشیء وَبِهِ: ایک چیز کو دوسری
چیز میں داخل کرنا۔ ﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ﴾ (۴۲/۷۳)

④ يَظْلُ بِمَوْمَاةٍ وَيُمْسِي بِغَيْرِهَا جَحِيْشًا وَيَعْرُورِي ظُهُورَ الْمَهَالِكِ

ترجمہ:

وہ صبح کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں ہوتا ہے تو شام کو کسی دوسرے میں، وہ پر عزم ہے اور ہلاکتوں کی تنگی پیٹھ پر
سواری کرتا ہے۔

بجلی ہوں، نظر کوہ و بیاں پہ ہے میری
میرے لئے شایاں خس و خاشاک نہیں ہے

حل لغات:

مَوْمَاةٌ: وسیع بیابان یا لقی و دق صحراء، جنگل۔ ج: مَوَامِي. يُمْسِي: امسى القوم: شام کے وقت میں داخل
ہونا۔ اصبح کی ضد ہے۔ فی القرآن المجید: ﴿فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ﴾

(۱۷/۳۰) جحیشا: رجل جحیش: مستقل رائے والا مرد۔ یعروزی: (الفعیعال)، اِعْرُوزَى الْقَوْمِ: جنگی پیٹھ پر سوار ہونا: الـجُلُّ: تنہا سفر کرنا۔ ظُهُورٌ: مف: الظَّهْر: پیٹھ، اوپر کا بیرونی حصہ۔ الْمَهَالِكُ: مف: الْمَهْلِكَةُ: لام پر تینوں حرکتیں درست ہیں، ہلاکت کی جگہ، ریگستان، بیابان۔

⑤ وَيَسْبِقُ وَفَدَ الرِّيحِ مِنْ حَيْثُ يَنْتَحِي بِمُنْخَرِقٍ مِنْ شِدَّةِ الْمَتَدَارِكِ

ترجمہ:

جدھر بھی رخ کرتا ہے ہوا کے اگلے حصے سے سبقت لے جاتا ہے مسلسل چلنے کی وجہ سے پھٹے ہوئے لباس میں۔

مطلب:

ممدوح کی سبک رفتاری کو بیان کرنا مقصود ہے اور جو تیز چلتا ہے اس کا لباس (خصوصاً شلوار) ہوا یا دیگر اشیاء سے ٹکرانے اور کثرت سفر کی وجہ سے پھٹ جاتا ہے۔

حل لغات:

يسبق: سبق الی کذا (ض) سَبَقًا: کسی چیز کی طرف کسی سے آگے بڑھنا۔ علی قومہ: کرم و سخاوت میں سب سے بڑھ جانا۔ علی کذا: غالب ہونا۔ سابق الی الشیء: کسی شے کی طرف دوڑنا، جلدی سے آنا۔ فی القرآن المجی: ﴿سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ﴾ (۲۱/۵۷) استبقوا الی الشیء: کسی شے کی طرف پہنچنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔ ﴿وَاسْتَبَقَا الْبَابَ﴾ (۲۵/۱۲) عربی مقولہ ہے: "سَبَقَ سَيْلُهُ مَطْرَةَ". اس کا سیلاب اس کی بارش سے پہلے آ گیا، یعنی نفع سے پہلے نقصان ہو گیا۔ وَفَدَ: آدمیوں کی جماعت جو مشترکہ کام کے لئے بھیجی جائے، وفد۔ ج: وَفُود. السریح: ہوا، ج: أَرْيَاح: بُو، اچھی چیز، رحمت، مدد، قوت، غلبہ۔ ینتحی انتحاء الشیء: قصد و ارادہ کرنا، کسی پر اعتماد کرنا اور اس کی طرف جھکنا۔ منخرق: فسا (انفعال)، تیز رفتار۔ انخرق الشیء: پھٹنا۔ الْمَتَدَارِكُ: (تفاعل)، تَدَارَكَ الْقَوْمُ: ایک کا دوسرے سے آگے۔

⑥ إِذَا حَاصَ عَيْنِيهِ كَرَى النُّومَ لَمْ يَزَلْ لَهْ كَالِيٍّ مِنْ قَلْبٍ شَيْحَانٍ لَا يَكْبُ

ترجمہ:

جب اونگھ اس کی آنکھیں بند کرتی ہے تو ہوشیار بہادر آدمی کا دل اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔

مطلب:

جب وہ سوتا ہے تو اس کا دل نہیں سوتا بلکہ جسم کی حفاظت کر رہا ہوتا ہے اگر معمولی خطرہ محسوس ہو تو فوراً بیدار

ہو جاتا ہے۔ اس شعر میں نیند کی حالت کو بیان کیا ہے۔

حل لغات:

خاص: الثوب (ن) خوَصًا: سلائی کرنا، دور دور ٹانگے لگانا۔ گمراہی: نیند، اونگھ۔ ج: اکراء۔ یزل۔ ال (ن) زوالاً: جاتا رہنا، پھر جانا، الگ ہونا، ہلاک ہونا، ست پڑنا، ناپید ہونا، ختم ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿أُولَئِكَ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِّن قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّن زَوَالٍ﴾ (۴۴/۱۴) کالیء: فاء، كلاً اللہ فلانا (ف) كلاً: حفاظت کرنا۔ ﴿قُلْ مَن يَكْفُلُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمَنِ﴾ (۴۲/۲۱) الشَّيْحَان: لمبا، غیرت مند، ہوشیار، شاح علی حاجتہ (ض)، شَيْخًا: چوکنار ہنا، چوکس ہونا، کوشش کرنا، ڈرنا۔ فَايَكْ: دلیر، بہادر، بے دھڑک، مہلک۔ ج: فَيَاكْ.

..... 7 وَيَجْعَلُ عَيْنَيْهِ رَيْبَةً قَلْبِهِ إِلَى سَلَّةٍ مِّنْ حَيْدٍ أَخْلَقَ صَائِكَ

ترجمہ:

اور اپنی آنکھوں کو اپنے دل کا محافظ بناتا ہے بے نیام خون جمی ہوئی چکنی تلوار کی دھار کی طرف۔

مطلب:

اس کی آنکھوں کی بیداری کو تشبیہ دی ہے مقدمۃ الجیش سے، جس طرح مقدمۃ الجیش آنے والے خطرے سے آگاہ کرتا ہے اسی طرح اس کی آنکھیں دل کو خطرے سے آگاہ کر دیتی ہیں اور خون آلود تلوار ہمہ وقت اس کے ساتھ رہتی ہے۔ اس شعر میں حالت بیداری کو بیان کیا ہے۔

حل لغات:

رَيْبَةٌ: فوج کا دیدبان، ہراول دستہ۔ ج: رَبَايَا. سَلَّةٌ: ام مرہ، ایک بار تلوار سونٹنا، ایک جنبش، تلوار کی برآمدگی، حرکت، چوری، گھوڑے کی ایک دوڑ، ٹوکری، کنڈی۔ ج: سِلَالٌ. حَيْدٌ: سرحد، کسی چیز کی حدود، چار دیواری، انتہاء، آخری حصہ، کنارہ، دھار، تیزی، جوش، غمضی کیفیت، غصہ، تعریف، مجرم کیلئے شرعاً واجب ہونے والی مخصوص سزا۔ ج: حُدُودٌ. دو چیزوں کے درمیان کی نوک، چیز کی انتہا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ﴾ (۱/۶۵) الحد من السيف: تلوار کی دھار۔ اخلق: خَلِقَ الشَّيْءُ (س) خَلَقًا: چکنا و ملائم ہونا، نرم ہونا۔ الثوب: پرانا ہونا۔ یہاں یہ دونوں معانی مراد ہو سکتے ہیں، ہموار ہونا۔ صَائِكَ: صَاكٌ بِهَ الْمَسْكَ وَنَحْوَهُ (ن) صَوْتُكَ: مٹک کا چپکنا، لگنا۔ صَبِكَ الدَّمُ (ض) صَائِكَ: خون کا خشک ہونا، بہ: چپکنا۔

8 اِذَا هَزَهٗ فِي عَظْمٍ قَرُنٌ تَهَلَّتْ | نَوَاجِذُ افْوَاهِ الْمَنَآيَا الضَّوَاحِكُ

ترجمہ:

جب کسی ہمسر کی ہڈی میں تلوار کو ہلاتا ہے تو ہنسنے والی موتوں کے مونہوں کی آخری داڑھیں چمکنے لگتی ہیں۔

مطلب:

ایسا سخت وار کرتا ہے کہ تلوار گوشت کو کاٹتی ہوئی ہڈی تک پہنچ جاتی ہے اس کا ری ضرب سے موت اپنی مراد کے حصول پر خوشی سے ایسے تمقبے لگاتی ہے کہ اس کی آخری داڑھیں نظر آتی ہیں۔

جب تیری شمشیر سے کتنے ہی سراڑ جائیں گے
رنگ سب کے باعث خوف و خطر اڑ جائیں گے

حل لغات:

عَظْمٌ: ہڈی۔ ج: عِظَامٌ. فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ﴾ (۷۸/۳۶) کسی چیز کا بڑا حصہ، ہل میں لگا ہوا نوکدار لوہا۔ قَرُنٌ: سینگ، انسان اور شیطان کے سر کا کنارہ (جہاں جانور کا سینگ ہوتا ہے) قوم کا سردار، تلوار یا پھلکے کی دھار، سورج کی پہلی کرن، پہاڑ یا ٹیلے کی چوٹی، ٹڈی کے سر کا بال، لوبیا وغیرہ کا غلاف، پھلی (بس میں بیج یادانے ہوتے ہیں) صاف چکنا پتھر جس پر کوئی نشان نہ ہو، دوڑ کا ایک پھیرا، سو سال کا عرصہ، صدی، زمانہ۔ فِي الْحَدِيثِ: ((خَيْرُ الْقُرُونِ قُرْنِي)) ایک صدی کے لوگ، نسل، عورت کی زلف۔ ج: قُرُونٌ. تَهَلَّتْ: (تفعل)، تهلل الوجه: چہرے کا چمکنا۔ نَوَاجِذُ: مف: الناجذ: داڑھ۔ "عَضُوا عَلَيْهِ بِالنَّوَاجِذِ". الْمَنَآيَا: مف: الْمَنِيَةُ: موت. "الْمَنِيَةُ لَا الدُّنْيَةُ": یعنی ذلت کی زندگی سے موت بہتر ہے۔ الضَّوَاحِكُ: مف: ضَا حِكَةٌ: ہر وہ دانت جو ہنسنے میں ظاہر ہو۔ اگلے دانت کے قریب والی داڑھ۔ ﴿ضَا حِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ﴾ (۳۹/۸)

9 يَرَى الْوَحْشَةَ الْأَنْسَ الْأَيْسَ وَيَهْتَدِي | بِحَيْثُ اهْتَدَتْ أُمُّ النُّجُومِ الشَّوَابِكُ

ترجمہ:

وہ تنہائی کو مانوس دوست سمجھتا ہے اور وہاں راستہ پاتا ہے جہاں کہکشاں راستہ پاتی ہے۔

مطلب:

تنہائی سے مانوسیت کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ وہ جنگلات و بیابانات کے سفر کا عادی ہے جس کی وجہ سے

لوگوں سے کم میلاپ ہوتا ہے جس طرح کہکشاں اپنا راستہ جانتی ہے اسی طرح یہ بھی اپنے راستوں سے واقف ہے، دوسری یہ کہ وہ اکثر غارت گری اور لوٹ مار کرتا رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کے دشمن زیادہ ہیں لہذا وہ تنہائی میں ہی عافیت سمجھتا ہے۔

حل لغات:

الْوَحْشَةُ: خلوت، خوف، یا تنہائی کی وجہ سے طبیعت کا انقباض، عدم انسیت، لوگوں سے بیزاری، دوری، قسوت قلبی۔ الْأُنْسُ: الْأُنْسُ: انس بہ والیہ (س) اُنْسًا: مانوس ہونا، سکون محسوس کرنا، محبت ہونا۔ یہتدی: ہدایت پانا، ہدایت چاہنا، ہدایت پر قائم رہنا۔ ام: ماں۔ فی القرآن المجید۔ ﴿قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي﴾ (۹۳/۲۰) دادی، جز، اصل۔ ج: أُمَاتٌ وَأُمَّهَاتٌ. ﴿وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ﴾ (۲۳/۴) ام النجوم: ستاروں کی کہکشاں۔ الشوابک: مف: شایک: پیچیدہ، پر پیچ۔

وقال قطري بن الفجاءة (الوافر)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: قطری بن فجاءة ہے (متوفی ۷۸ھ/۶۹۷ء) (اور بعض نے ۷۷ھ لکھا ہے) یہ سردارانِ خوارج سے ہے اور یہ خطیب، شہسوار اور شاعر تھا۔ قطری: اس میں "ی" نسبت کی ہے، شہر "قطر" کی طرف منسوب ہے جو "بحرین" اور "عمان" کے درمیان واقع ہے۔ شاعر کے والد کا نام "فجاءة" اس طرح پڑا کہ وہ "یمن" گئے تھے اور اچانک آگے تو لوگوں نے کہا "فجاءة" (اچانک) تو ان کا نام ہی "فجاءة" پڑ گیا۔

① أَقُولُ لَهَا وَقَدْ طَارَتْ شَعَاعًا مِنْ الْأَبْطَالِ وَيُحَكِّبُ لَا تَوَاعِي

ترجمہ:

میرا نفس (دل) بہادروں کے ڈر سے ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگا تو میں نے اس سے کہا: تجھ پر افسوس! مت ڈر۔

حل لغات:

طَارَتْ: طار الطائر ونحوه (ض) طَيْرًا: اپنے: دل کو ہلا کر ہوا میں بلند ہونا۔ طارت نفدہ شعاعاً: بے چین و پریشان ہونا۔ شَعَاعًا: شَعَاعٌ: متفرق و منتشر۔ کہتے ہیں: دَمٌ شَعَاعٌ. ذَهَبَتْ نَفْسُهُ أَوْ قَلْبُهُ شَعَاعًا. اس کا دل پریشان اور ذہن منتشر ہو گیا۔ الْأَبْطَالُ: مف: الْبَطْلُ: دلیر و بہادر ہونا، سورما، ہیرو، میرا فسانہ، شہسوار، ممتاز کھلاڑی۔ وَيُحَكِّبُ: رحم و ترس کھانے کا کلمہ۔ کبھی مدح اور تعجب کے موقع پر آتا ہے اور کبھی ویسل کے معنی بھی دیتا ہے۔

وَيُخَكُّ: تجھ پر ہلاکت ہو۔ وَيُخُّ لَهُ وَوَيْحًا لَهُ: اس بیچارے کا کتنا برا حال ہے یا وہ کتنا بد بخت ہے، وہ بہت خوب ہے، اس کا ناس ہو، اس کا بیڑا غرق ہو۔ تُرَاعِي: راعٍ منہ (ن) رَوُعًا: کسی سے ڈرنا۔ رَاعَهُ الْأَمْرُ: ڈرانا۔ گھبرادینا، تعجب میں ڈال دینا۔

② فَإِنَّكَ لَوْ سَأَلْتَ بِقَاءِ يَوْمٍ عَلَى الْأَجَلِ الَّذِي لَكَ لَمْ تُطَاعِي

ترجمہ:

کیونکہ اگر تو اس وقت مقررہ پر جو تیرے لئے ہے ایک دن کی بقاء کا بھی سوال کرے تو تیری بات نہیں مانی جائے گی۔
موت کو سمجھے ہیں غافل اختتامِ زندگی
ہے یہ شامِ زندگی، صبحِ دوامِ زندگی

حل لغات:

بِقَاءٍ: وجود، بقاء۔ أَلْأَجَلُ: مدت، وقت، موت۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا﴾ (۱۱/۷۳) ج: آجَالٌ. تُطَاعِي: طَاعَ فَلَانٌ (ن) طَوْعًا: تابعدار ہونا، فرماں بردار ہونا، اشارے پر چلنا۔

③ فَصَبْرًا فِي مَجَالِ الْمَوْتِ صَبْرًا فَمَا نَيْلُ الْخُلُودِ بِمُسْتَطَاعِ

ترجمہ:

تو موت کے میدان میں صبر ہی کر کیونکہ ہمیشہ کی زندگی کا حصول بس میں نہیں۔
کلبہ و افلاس میں دولت کے کاشانے میں موت
دشت و در میں، شہر میں، گلشن میں، ویرانے میں موت

حل لغات:

صَبْرٌ: قوت برداشت، تحمل، جفاکشی، ہمت و دلیری، تکلیف سہنے کا جذبہ یا طاقت، محبوب چیز سے رکے رہنے کی پابندی، قید، کہنے ہیں: "قَتَلَهُ صَبْرًا": اسے قید کر کے مار دیا، یعنی قید میں اتنا بھوکا پیاسا رکھا کہ وہ مر گیا۔ شَهْرُ الصَّبْرِ: ماہ رمضان۔ يَمِينُ الصَّبْرِ: لازمی یا جبری قسم۔ مذکورہ معانی بفتح الصاد و سکون الباء کی حالت میں ہیں نیز اس کی حرکات و سکنات مختلف ہونے سے معانی بھی مختلف ہو جاتے ہیں۔ مَجَالٌ: چکر لگانے کی جگہ، میدان کار، گنجائش، دائرہ عمل، سرگرمی کا مرکز، موقع۔ ج: مَجَالَات. نَيْلٌ: حاصل ہونے والی چیز، حصول۔ "أَصَابَ مِنْ عَدُوِّهِ نَيْلًا": اس نے دشمن سے اپنا انتقام لے لیا۔ نَالَ الشَّيْءَ (س) نَيْلًا: پانا، حاصل کرنا۔ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ

تَنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ ﴿ (۹۲/۳) مِنْ عَدُوِّهِ وَتُرَهُ: دشمن سے انتقام لینا۔ ﴿وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوِّ نِيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿ (۱۲۰/۹) کسی تک کوئی چیز پہنچنا۔ ﴿لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومَهَا وَلَا دِمَاؤَهَا﴾ (۳۷/۲۲) الْخُلُودُ: دوام، ہمیشگی۔ ﴿ذَلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ﴾ (۳۳/۵۰) مُسْتَطَاعٌ: مفعول، (استفعال)، استطاع الامر: طاقت رکھنا، لائق ہونا۔

④ وَلَا ثَوْبُ الْبَقَاءِ بِثَوْبِ عِزٍّ فَيُطَوَّى عَنْ أَحْسَى الْخَنَعِ الْبِرَاعِ

ترجمہ:

اور بقاء کا لباس عزت کا لباس نہیں کہ ذلیل بزدل انسان سے اتار لیا جائے۔

مطلب:

گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے (شہید ٹیپو سلطان شاہ ہندوستان علیہ رحمۃ المنان)

حل لغات:

ثَوْبٌ: کپڑا، زیور، کپڑوں کا تھان۔ عِزٌّ: عزت و آبرو، طاقت و غلبہ، شدت، سخت بارش۔ الْخَنَعُ: ذلت۔ الْبِرَاعُ: چرواہے کی بانسری، بے وقوف، بزدل۔ یہاں آخری دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں۔ جھاڑی، شتر مرغ، زرسل کا قلم۔

⑤ سَبِيلُ الْمَوْتِ غَايَةُ كُلِّ حَيٍّ فِدَاعِيهِ لِأَهْلِ الْأَرْضِ دَاعٍ

ترجمہ:

موت کا راستہ ہر زندہ کی انتہاء ہے، لہذا موت کو بلانے والا تمام اہل زمین کو پکارنے والا ہے۔
 طے خاک میں اہل شان کیسے کیسے ہو گئے لامکاں کیسے کیسے
 ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے زمین کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
 جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
 یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
 جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سونمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بونے
 کبھی غور سے بھی دیکھا ہے تو نے جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سونے
 جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
 یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

حل لغات:

غَايَةً: تپا، مدت، جھنڈا، مقسود و فائدہ، نتیجہ۔ ج: غایات۔

⑥ وَمَنْ لَا يُعْتَبَطُ يَسْأَمُ وَيَهْرَمُ وَتُسَلِّمُهُ الْمُنُونُ إِلَى انْقِطَاعِ

ترجمہ:

جو جوانی میں نہیں مرتا اکتا جاتا ہے اور بوڑھا ہو جاتا ہے پھر زمانہ اسے ہلاکت کے حوالے کر دیتا ہے۔

مطلب:

انسان میدان جنگ میں جواہر شباغت دکھاتے ہوئے جوانی میں ہی مر جائے اس طرح نام تو زندہ رہے گا، ورنہ بوڑھا ہو جائے گا اور کوئی پوچھنے تک نہ آئے اور ذلیل و رسوا ہوتا رہے گا۔

حل لغات:

يُعْتَبَطُ: (افتعال)، اِعْتَبَطَ المَوْتُ: بحالت صحت و جوانی میں موت کا آنا۔ يَسْأَمُ: سَنِمَ الشَّيْءَ وَ مِنْهُ (س) سَامًا: اکتانا، دل اچاٹ ہونا، طبیعت گھبرانا۔ يَهْرَمُ: هَرَمَ الرَّجُلُ (س) هَرَمًا: بڑھاپے کی آخری منزل کو پہنچنا، لزور و بوڑھا ہونا۔ تُسَلِّمُهُ: (افعال)، اسلم الشيء اليه: سپرد کرنا، حوالے کرنا۔ فَلَانًا: بے یار و مددگار چھوڑنا۔ فِي الْحَدِيثِ: ((الْمُسْلِمُ اخُو الْمُسْلِمِ لَا يُسْلِمُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ)) مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے نہ ہی اس پر ظلم کرتا ہے۔ الْمُنُونُ: بڑا محسن، اپنے خاوند پر اپنے مال کا احسان جتانے والی بیوی، زمانہ۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ تَتَرَبَّصُّ بِهِ رَيْبَ الْمُنُونِ﴾ (۳۰/۵۲) موت۔ (یہ نبوت ہے بھی مذکور بھی ہوتا ہے) قَسَمْتُ: انْقَطَاعُ: (انفعال)، انقطع الشيء: کٹنا، وقت گذر جانا، ختم ہو جانا۔ قَطَعَ الشَّيْءَ (ف)، قَطَعًا: کاٹنا، جدا کرنا۔ ﴿وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوَصَلَ﴾ (۲۷/۲)

⑦ وَمَا لِلْمَرْءِ خَيْرٌ فِي حَيَاتِهِ إِذَا مَا عُدَّ مِنْ سَقَطِ الْمَتَاعِ

ترجمہ:

اور آدمی کی ایسی زندگی میں کوئی بھلائی نہیں جس میں وہ ناکارہ سامان شمار کیا جانے لگے۔

حل لغات:

خَيْرٌ: اسم تفضیل خلاف قیاس، بمعنی زیادہ اچھا، زیادہ بہتر، زیادہ مفید، زیادہ نیک، خیر ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو حسن لذاتہ ہو، یعنی خوبی اور بہتری اس کی ذات میں ہو اور اس میں ذاتی لذت، ذاتی نفع اور ذاتی خوش بختی ہو۔ بھلائی

خوبی، نیکی، خوش بختی، برکت، نفع، فائدہ، مال و دولت، بہت اور عمدہ مال۔ فی القرآن المجید: ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا
الْوَصِيَّةَ لِلدَّائِنِينَ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ﴾ (۱۸۰/۲) صاحب خیر، فیض رساں، باعث
برکت، بہت دولت مند، بہت نفع بخش، نیک۔ ج: خِيَارٌ وَ خِيَارٌ وَ خِيَارٌ. الْأَخْيَارُ وَ خِيَارُ النَّاسِ: نیک اور منتخب
لوگ۔ حَيَاةٌ: زندگی، نشوونما، بقاء، منفعت، جمادات کے مقابلہ میں حیوانات و نباتات میں پائی جانے والی تمام حرکات
اور نشوونما کی خصوصیات، جیسے: تَغْذِيَةٌ، نشوونما اور تَنَاسُلٌ وغیرہ جو انسان اور حیوان دونوں میں ہیں، جمادات میں
نہیں۔ ﴿وَمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ﴾ (۶۳/۲۹) عُدٌّ: عَدُّ الدَّرَاهِمِ (ن) عَدًّا: گننا، شمار کرنا، شمار
میں لانا، فلانا صَادِقًا: کسی کو سچا سمجھنا۔ سَقَطٌ: ہر گری ہوئی چیز، ردی اور خراب چیز۔ الْمَتَاعُ: لطف، استفادہ، نفع، ہر
قابل استفادہ چیز، سامان خانہ فرنیچر وغیرہ، سامان تفریح، سامان تجارت وغیرہ، اسباب زندگی مال وغیرہ، کھانے پینے کی
چیزیں، کل پرزے، لہو و لعب، کلی میں تانیث (مادہ پن) کا عضو۔ ج: أَمْتَعَةٌ.

وقال بعض بني قيس بن ثعلبة (البيسط)

شاعر کا نام:

بقول بعض یہ اشعار: بشامہ بن جزء نیشلی کے ہیں۔ (شرح مرزوقی، ج ۱، ص ۷۵) اور بیروت کے نسخے (ص ۲۰)
اور "شرح مرزوقی" کے حاشیہ میں تبریزی کے حوالہ سے شاعر کا نام: بشامہ بن حزن نیشلی ہے۔

① إِنَّا مَحْيُوكِ يَا سَلْمَى فَحَيِّنَا وَإِنْ سَقَيْتِ كِرَامَ النَّاسِ فَاسْقِينَا

ترجمہ:

اے سلمیٰ! ہم تجھے سلام کر رہے ہیں لہذا تو بھی ہمیں سلام کر اور اگر تو معزز لوگوں کو پلائے تو ہمیں بھی پلا۔

اے ساتی اوروں کو پلاتا ہے جی بھر کے

دو گھونٹ ہمیں بھی پلا دے جینے کیلئے

حل لغات:

مَحْيُوكِ: فاء، (تفعیل)، "حَيَاكَ اللَّهُ": یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری عمر دراز کرے۔ سلام کرنا۔ فی القرآن المجید:
﴿وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾ (۸۶/۳) سَقَيْتِ: سقى فلانا (ض)، سَقِيًا: پانی
پلانا۔ الْحَيَّوَانُ: پانی سے سیراب کرنا۔ ﴿قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ﴾ (۲۳/۲۸)

② وَإِنْ دَعَوْتِ إِلَى جُلِّيٍّ وَمَكْرُمَةٍ يَوْمَ سَرَاةٍ كِرَامَ النَّاسِ فَادْعِينَا

ترجمہ

اور اگر تو کسی دن معزز لوگوں کے سرداروں کو جنگ اور جو دوسخاوت کیلئے بلائے تو ہمیں بھی بلا (کیونکہ ہم بھی سردار ہیں)

مطلب:

شاعر اپنی محبوبہ کو خطاب کرتا ہے کہ ہم تجھے چاہتے ہیں تو بھی ہمارا خیال رکھ جب دوسروں کو دعوت طعام یا جنگ کے لئے بلائے تو ہمیں بھی بلا؛ کیونکہ ہم بھی اس کے اہل ہیں، ہمیں فراموش کرنا اچھی بات نہیں۔

مانا کہ غم کے بعد سرت ضرور ہے
لیکن جیسے گا کون تیری بے رخی کے بعد

حل لغات:

جُلِّي: مؤنث الاجل کی: بڑا کام، امر عظیم، بڑی آفت، مصیبت۔ یہاں کنایہ ہے سخت جنگ سے، ج: جُلِّل. مَكْرَمَةٌ: کریمانہ فعل، قابل قدر کام، کارنامہ، سخاوت، بھلائی، فراخ دلانہ عطیہ، بلندیء کردار۔ ج: مَكْرَمٌ. فِي الْحَدِيثِ: ((بَعَثت لَاتَمِّم مَكْرَمِ الْاِخْلَاقِ)). سَرَاةٌ: ہر شے کا بلند حصہ، درمیانی حصہ، اکثر حصہ۔ سَرَوَاتُ الْقَوْمِ: سرداران قوم، معززین قوم، شرفاء قوم۔

③ اِنَّا بَنِي نَهْشَلٍ لَا نَدْعِي لَابٍ عَنْهُ وَلَا هُوَ بِالْاَبْنَاءِ يَشْرِينَا

ترجمہ:

بے شک ہم نہشل کی اولاد ہیں اسے چھوڑ کر کسی اور کی طرف اپنی نسبت نہیں کرتے اور نہ ہی وہ دوسروں کے بیٹوں کے بدلے ہمیں بیچتا ہے۔

مطلب:

ہمارا نانا ان گھٹیا نہیں بلکہ اعلیٰ و عمدہ ہے اور ہمیں اس پر فخر ہے اور ہم بھی ایسے لائق و فائق ہیں کہ ہمارا باپ ہم سے راضی ہے کسی اور کی تمنا نہیں کرتا۔

حل لغات:

يَشْرِي: شَرَى الشَّيْءَ: بیچنا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿لَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ (۴۱/۲) ترمیدنا۔ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنْ لَّهُمُ الْجَنَّةُ ﴿ (۱۱۱/۹)

④ ان تَبْتَدِرْ غَايَةَ يَوْمًا لِمَكْرُمَةٍ تَلْقَ السَّوَابِقَ مِنَّا وَالْمُصَلِّينَا

ترجمہ:

اگر کسی دن مقام و مرتبہ کے حصول کے لئے کسی ہدف تک سبقت کی جائے تو پہلے اور دوسرے نمبر پر آنے والوں کو ہم میں سے پائے گی۔

مطلب:

جنگ ہو یا جو دو سخا ہو یا مہمان نوازی سب خوبیوں میں ہمارا سکہ بیٹھا ہوا ہے۔

حل لغات:

تَبْتَدِرُ: ابْتَدَرَ الْقَوْمُ امْرًا: کسی کام کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے آگے بڑھنا۔ تَلْقَى: لَقِيَ فُلَانًا (س) لقاء: ملاقات کرنا، پانا، دیکھنا، استقبال کرنا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنْشُورًا﴾ (۱۳/۱۷) کسی کو کچھ اتفاقاً مل جانا، واسطہ پڑنا۔ عَرَبِيٌّ مَقُولٌ هُوَ: "مَا يَلْقَى الشَّجِيءُ مِنَ الْخَلِيءِ". غَمَلِكُنْ بَعْدَ عَمٍّ سَيُطَاوَعُكَ، جَسَّ نَعْمٌ نَهْ اِثْمًا يَأْتِي، وَهُوَ غَمَلِكُنْ كِي تَكْلِيفٌ كَمَا سَمِعْتُمْ، كَا۔ السَّوَابِقُ: مَف: السَّابِقُ: آگے رہنے والا، سبقت لے جانے والا۔ ﴿وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ﴾ (۱۰/۵۶) دوڑ میں جیتنے والا گھوڑا، گھڑ دوڑ میں پہلے نمبر پر آنے والا گھوڑا۔ الْمُصَلِّينَ: مَف: الْمُصَلِّيُّ: گھڑ دوڑ میں دوسرے نمبر پر آنے والا گھوڑا۔ اس کے بعد ترتیب اس طرح ہے، الْمُسَلِّيُّ، التَّالِيُّ، الْمُرْتَاخُ، الْعَاطِفُ، الْمُؤَمِّلُ، الْخَطْمِيُّ، اللَّطِيمُ، السُّكَيْتُ.

⑤ وَلَيْسَ يَهْلِكُ مِنَّا سَيِّدٌ أَبَدًا إِلَّا أَفْتَلْنَا غُلَامًا سَيِّدًا فِينَا

ترجمہ:

جب بھی ہمارا کوئی سردار مر جائے تو ہم دودھ پیتے بچے کا دودھ چھڑاتے ہیں اس حال میں کہ وہ ہم میں سردار ہوتا ہے۔

مطلب:

ہمارے کسی سردار کی موت سے ہماری سرداری ختم نہیں ہوتی؛ کیونکہ ہمارا بچہ سردار بننے کا اہل ہے۔

حل لغات:

سَيِّدٌ: مَالِكٌ، بَادِشَاهٌ۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَالْفِيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ﴾ (۲۵/۱۲) آقا جس کے

پاس غلام اور نوکر چاکر ہوں، بڑی جماعت کا منتظم و متولی۔ ﴿وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ﴾ (۳۹/۳) ہر واجب الاطاعت شخص، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسل، یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے تعلق رکھنے والا ہر فرد۔ ہر چیز کا اعلیٰ وارفع، جیسے کہا جائے: "القرآن سید الکلام"۔ ج: سَادَةٌ، سَيِّدٌ، اِفْتَلَيْنَا: (افتعال)، اِفْتَلَى الْقَوْمُ: لوگوں کے درمیان آنا، الصبى: دودھ چھڑانا، غلاما: نوجوان لڑکا جس کی موچھیں نکل آئی ہوں، پیدائش سے جوان ہونے تک کی عمر کا لڑکا۔ ﴿قَالَ يَا بَشْرَى هَذَا غُلَامٌ وَأَسْرُوهُ بِضَاعَةٌ﴾ (۱۹/۱۲) مرد (مجازاً) خادم، نوکر۔ ج: غِلْمَانٌ وَغِلْمَةٌ.

⑥ إِنَّا لَنُرْخِصُ يَوْمَ الرُّوعِ أَنْفُسَنَا وَلَوْ نَسَامُ بِهَا فِي الْأَمْنِ أُغْلَيْنَا

ترجمہ:

بے شک جنگ کے دن ہم اپنی جانیں سستی کر دیتے ہیں اور اگر امن کے زمانے میں ہماری جانوں کا بھاؤ کیا جائے تو مہنگی کر دی جاتی ہیں۔

مطلب:

ہم لوگ انمول ہیں لیکن جنگ میں جان کی پرواہ کئے بغیر بڑی بے جگری سے لڑتے ہیں۔

حل لغات:

نُرْخِصُ: (افعال)، أَرْخَصَ السَّعْرَ: قیمت کم کرنا، سَتَا كَرْنَا - الشَّيْءَ: سَتَا پانا، سَتَا لَكْنَا، سَتَا خریدنا۔ الرُّوعُ: خوف، ڈر، لڑائی۔ نُسَامُ: نَسَامَ الْمَيْلَةَ (ن) سَوَمًا: سامان فروخت کرنے کے لئے پیش کرنا اور اس کی قیمت بتانا۔ الْأَمْنُ: مص، امن (س) أَمْنَا: مطمئن ہونا، بے خوف ہونا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿أَوْلَيْكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ﴾ (۸۲/۶) الْبَلَدُ: ملک میں امن و امان ہونا۔ فَلَانَا عَلَي كَذَا: کسی پر اعتماد و بھروسہ کرنا، امانت میں دینا۔ ﴿قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا آمَنُكُمْ﴾ (۶۳/۱۲) "مَنْ آمَنَ الزَّمَانَ خَانَةً"، جو شخص بھی زمانہ سے مأمون ہو زمانے نے اس سے خیانت کی، یعنی حوادث زمانہ سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔ اُغْلَيْنَا: (افعال)، اُغْلَى الشَّيْءَ: مہنگا پانا، مہنگا خریدنا۔ السَّعْرُ: بھاؤ کو گرا کرنا، قیمت بڑھانا۔

⑦ بِيضٌ مَفَارِقُنَا تَغْلِي مَرَا جِلْنَا نَأْسُوا بِأَمْوَالِنَا آثَارَ أَيْدِينَا

ترجمہ:

ہمارے سر کی ماتلیں سفید ہیں، ہماری ہانڈیاں اہل رہی ہیں، ہم اپنے ہاتھوں کے نشانات جرائم (زخم) کا مداوا اپنے

مال سے کرتے ہیں۔

مطلب:

ہم دیگر سرداروں اور بادشاہوں کی طرح اپنے سر میں خوشبو لگاتے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے سر کے بال سفید ہو چکے ہیں یہ ہماری سرداری کی واضح دلیل ہے، ہم نئی لوگوں کی طرح مصیبتیں جھیلتے ہیں اور ہر وقت ہمارے ہاں مہمانوں کی آمد و رفت رہتی ہے اور ہم ایسے لوگ ہیں کہ اگر کسی کو قتل کر ڈالیں تو قصاص لینے کی کوئی جرات نہیں کرتا بلکہ دیت لینے پر راضی ہو جاتا ہے۔

کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے محفل کا ہے رنگ وہی
ساقی کی نوازش جاری ہے مہمان بدلتے رہتے ہیں

حل لغات:

بَيْضٌ: مَف: الْأَبْيَضُ: سفید، گورا چٹا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بَيْضٌ وَحُمْرٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا﴾ (۲۷/۳۵) چاندی، تلواری۔ وَجْهٌ أَبْيَضٌ: بے داغ صاف چہرہ۔ هُوَ رَجُلٌ أَبْيَضٌ: باعزت آدمی۔ مَفَارِقٌ: مَف: الْمَفْرُوقُ: جدائی کا مقام، نقطہ انفصال، مرکز انفصال۔ الْمَفْرُوقُ مِنَ الشَّعْرِ: بالوں کا وہ حصہ جہاں سے ان کو علیحدہ علیحدہ کر کے مانگ نکالی جاتی ہے، جدائی کی جگہ۔ تَغْلِي: غَلَبَتِ الْقِدْرُ (ض) غَلِيًا: ہانڈی کا جوش مارنا، کھولنا، ابلنا۔ غَلَى الرَّجُلُ: غصہ سے کھول جانا، آگ بگولا ہو جانا۔ ﴿تَغْلِي الْحَمِيمِ﴾ (۴۶/۴۴) سراجل: مَف: مِرْجَلٌ: مٹی کی پختہ ہانڈی، بائکر، بھاپ وغیرہ بنانے کی مشین۔ دِجْجِي، کنگھی۔ نَاسُوا: أَنَا الْجُرُوحُ (ن) نَاسُوا: زخم کی دوا کرنا، مایوسیوں کا علاج کرنا۔ الرَّجُلُ: کسی کو تسلی اور دلانہ دینا۔ بَيْنَهُمُ: لوگوں کے درمیان صلح کرانا۔ اموال: مَف: مَالٌ: مال و دولت۔ ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ (۱۵/۶۳) مال ہر اس گھریلو یا تجارتی سامان یا زمین و جائداد، جانور یا نقد سرمایہ کو کہتے ہیں جو فرد یا جماعت کی ملکیت میں ہو، زمانہ جاہلیت میں اس کا اطلاق صرف اونٹوں پر ہوتا تھا۔ رَجُلٌ مَالٌ: مالدار آدمی۔ الْمَالُ الْإِحْتِيَاطِيُّ: محفوظ سرمایہ۔ مَالُ الْإِطْيَانِ: مال گذاری، زمین ٹیکس۔ آثار: مَف: الْآثَرُ: نشان، اثر۔ ﴿سَيَمَاهُمْ فِي وَجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ﴾ (۲۹/۴۸) تلواری چمک، بقیہ، خبر منقول، سند باقیہ، علم آثار قدیمہ، اثریات، پرانی یادگاریں یا عمارتیں۔ دار الآثار: میوزیم، عجائب گھر۔ ايسدینا: مَف: الْبَيْدُ: ہاتھ، اس کا اطلاق موٹو سے انگلیوں کے کناروں تک ہوتا ہے، موٹو ہے۔ ہر چیز کو پکڑنے کا دستہ، کرتے وغیرہ کی آستین، احسان و انعام جو دوسروں پر کیا جائے، نعمت، اقتدار، طاقت و قدرت، بازو، جانور کی اگلی ٹانگ، پرندے کا بازو، اثر و رسوخ، اہلیت، مدد، فریادری، ندامت، راستہ، ظلم سے رکاوٹ۔

8..... اِنِّي لَمِنْ مَعْشَرِ اَفْنَى اَوْ اِنلَهُمْ قَوْلُ الْكُمَاةِ اَلَا اَيْنَ الْمُحَامُونَ

ترجمہ:

بے شک میں ایسے خاندان سے ہوں جن کے اکابر کو بہادروں کے اس قول نے فنا کر دیا: خبردار! کہاں ہیں محافظ؟

مطلب:

میں ایسے معزز خاندان سے ہوں جن کے آباء و اجداد کو جب بہادروں نے جنگ میں حفاظت کیلئے پکارا، تو انجام سے صرف نظر کرتے ہوئے فوراً مدد کیلئے پہنچ گئے دشمنوں کو ابدی نیند سلا دیا اور خود بھی دارالبقاء کی طرف چلے گئے۔

حل لغات:

مَعْشَرٌ: ایک طرز کے لوگ، جماعت جس کے مشاغل و احوال ایک جیسے ہوں، جیسے: مَعْشَرُ الطَّلَابِ، مَعْشَرُ التُّجَّارِ. فی القرآن المجید: ﴿يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ﴾ (۱۳۰/۶) اہل و عیال، رشتہ دار۔ ج: مَعَاشِرٌ. اَفْنَى: (افعال) اَفْنَى الشَّيْءَ: فنا کرنا، ختم کرنا، گنوا دینا۔ عربی مقولہ ہے: "يُفْنِي مَا فِي الْقُدُورِ وَيَبْقَى مَا فِي الصُّدُورِ". یعنی مال فانی، علم باقی ہے۔ الْكُمَاةُ: مف: الْكَيْبِيُّ: بہادر، ہتھیار بند، زرہ پوش، رازدان۔ الْمُحَامُونَ: فامف: مُحَامِي (مفاعلة)، حامی عنہ: دفاع کرنا، حمایت کرنا، وکالت کرنا، پیروی کرنا۔

9..... لَوْ كَانَ فِي الْاَلْفِ مِثْلُ وَاحِدٍ فَدَعُوا مَن فَارِسَ خَالَهُمْ اِيَّاهُ يَغْنُونَا

ترجمہ:

اگر ہزاروں میں بھی ہمارا کوئی آدمی ہو پھر دشمن پکاریں: "کون ہے شہسوار؟" تو وہ سمجھے گا کہ دشمنوں کی مراد میں ہی ہوں۔

حل لغات:

الالف: مکمل ہزار۔ ج: آالف، أَلُوف. فی القرآن المجید: ﴿كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾ (۴۷/۲۲) واحد: اللہ کی صفت، ﴿وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ﴾ (۱۶۳/۲) اپنی ذات و صفات میں تنہا، لاثانی، وہ ذات واحد جس کی ماہیت اور صفات کمال میں غیر کی شرکت ممتنع ہو اور جو بلا واسطہ اور بلا کوشش ایجاد و تدبیر عام میں منفرد ہو اور کسی قسم کی تاثیر میں اس کے سوا کوئی مؤثر نہ ہو، ایک (حساب کا پہلا عدد) کبھی اس کا ثننیہ بھی آتا ہے جیسے شاعر کا قول ہے:

فَلَمَّا التَّقِينَا وَاحِدِينَ عَلَوْتَهُ بِذِي الْكُفِّ اِنِّي لَلْكُمَاةِ ضُرُوبُ

اس کی جمع مذکر سالم بھی آتی ہے، جیسے شاعر کیت نے کہا: "فَقَدْ رَجَعُوا كَحَيِّ وَاجِدِينَا". علم یا طاقت وغیرہ میں فائق و بے مثل، کسی چیز کا جز۔ ج: وَحْدَانٌ، أَحْدَانٌ. خَسَالٌ: الشَّيْءُ (س) خَيْلًا: گمان کرنا، خیال کرنا، کچھ سمجھنا۔ "مَنْ يَسْمَعُ يَسْخَلُ". جو لوگوں کی باتیں (عیوب وغیرہ) سنتا ہے وہ کچھ گمان ضرور کرتا ہے، یعنی اس کے دل میں ان کے متعلق برا خیال و جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ يَغْنُونُ: عَنِ الْقَوْلِ كَذَا (ض) غَنِيًا: کسی بات سے کسی چیز کا قصد و ارادہ کرنا۔ مطلب لینا، مراد لینا۔

⑩ إِذَا الْكُمَاةُ تَنَحَّوْا أَنْ يُصِيبَهُمْ حَدَّ الضُّبَاةِ وَصَلْنَاهَا بِأَيْدِينَا

ترجمہ:

جب بہادر (دشمنوں کے سامنے سے) ہٹ جاتے ہیں اس خوف سے کہ کہیں انہیں تلواروں کی دھار نہ لگ جائے تو ہم اپنے ہاتھوں سے تلواروں کو (دشمنوں میں) پہنچاتے ہیں۔

حل لغات:

تَنَحَّوْا: (نفع)، تَنَحَّى: ایک کنارہ یا ایک گوشہ میں ہو جانا، ایک طرف ہو جانا۔ عن مكانه: اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔ الضُّبَاةُ: مف: الضُّبَّةُ: تلوار، بھالہ اور خنجر وغیرہ کی دھار۔ وَصَلْنَا: وَصَلَ الشَّيْءُ بِالشَّيْءِ (ض) وَصَلًا: ایک شے کو دوسری سے ملانا، جوڑنا۔ فی القرآن لمجید: ﴿وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ﴾ (۲۱/۱۳) جمع کرنا، فلانا: تعلق رکھنا، کسی سے بھلائی کرنا، کسی کو مال دینا، وَصُولًا إِلَى الْمَكَانِ: پہنچنا۔ ﴿إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ﴾ (۸۱/۱۱) الی بنی فلان: کسی قبیلہ میں رشتہ داری قائم کرنا، اس کی طرف اپنا انتساب کرنا۔ ﴿إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ (۹۰/۴)

⑪ وَلَا تَرَاهُمْ وَإِنْ جَلَّتْ مُصِيبَتُهُمْ مَعَ الْبُكَاءِ عَلَى مَنْ مَاتَ يَكُونَا

ترجمہ:

اے محبوبہ تو بنو ہشل کو مردے پر رونے والوں کے ساتھ روتا ہوا نہیں دیکھے گی اگرچہ ان کی مصیبت بڑی ہو۔

حل لغات:

جَلَّتْ: جَلَّ (ض) جَلَالًا: بلند مرتبہ ہونا، شاندار ہونا، بڑا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (۷۸/۵۵) الْبُكَاءُ: مف: بَاكٍ. بَكَى (ض) بُكَاءً: رونا۔ ﴿فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جِزَاءَ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (۸۲/۹)

⑫ وَنَرَكِبُ الْكُرَّةَ أَحْيَانًا لِيَفْرِجَهُ عَنَا الْحِفَاطُ وَأَسْيَافُ تَوَاتِينَا

ترجمہ:

اور ہم بسا اوقات جنگ پر سوار ہوتے ہیں تو حسب کی حفاظت کرنے والے لوگ اور موافقت کرنے والی تلواریں اسے ہم سے دور کر دیتی ہیں۔

مطلب:

جنگ میں ہمارے سردار اور ہمارے ہتھیار ہم سے وفاداری کرتے ہیں اور ہمیں ان پر یقین کامل ہوتا ہے لہذا (ہم) بے خوف ہو کر بے جگری سے لڑتے ہیں اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

حل لغات:

يَفْرِجُ: فرج الشيء (ض) فرجاً: کھولنا، کشادہ کرنا، پھاڑنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ﴾ (۹/۷۷) الْحِفَاطُ: حفاظت، دفاع، وفاء عہد۔ الْحِفَاطُ: مص (مفاعلة)، حافظ علی۔ الشیء: حفاظت کرنا، خیال رکھنا، توجہ دینا، پابندی کرنا۔ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾ (۲۳۸/۲) تَوَاتِي: (مفاعلة) آتی فلانا علی الامر: کسی سے کسی بات پر اتفاق کرنا، کسی کو صلہ دینا۔

وَقَالَ السَّمَوَالُ بْنُ عَادِيَا (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام سموال بن عادیاء ہے، یہ جاہلی شاعر ہے، اس کی وفاداری مشہور تھی۔

① إِذَا الْمَرْءُ لَمْ يَدْنَسْ مِنَ اللُّؤْمِ عَرُضَهُ فَكُلُّ رِذَاءٍ يَرْتَدِيهِ جَمِيلٌ

ترجمہ:

جب آدمی کجی سے اپنی عزت کو میلانہ کرے تو جو بھی چادر (لباس) پہنے اچھی ہے۔
لاچھی انسان کو راحت نہیں ہوتی ہے نصیب
مال کی موجودگی میں بھی رہتا ہے غریب

مطلب:

شیخ الادب نے کہا کہ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس شخص کا خیال ہو کہ جرائم کے ارتکاب سے عزت میں کوئی

فرق نہیں پڑتا تو ایسے شخص کے نزدیک ہر فعل خواہ اچھا ہو یا برا اچھا ہی ہے۔

حل لغات:

يَذْنَسُ: ذَنَسَ عَرَضُهُ (س) ذَنَسًا: عزت و اخلاق کا عیب دار ہونا۔ ثَوْبُهُ: کپڑے کا میلا ہونا۔ اللَّوْمُ: لَوَّمَ فُلَانٌ (ک) لُوْمًا: کم ذات ہونا، خسیس و بخیل ہونا، کم ظرف ہونا۔ عربی مقولہ ہے: "رُبُّ لَائِمٍ مُلِيمٌ". بہت سے ملامت کرنے والے خود قابل ملامت ہوتے ہیں۔ "رُبُّ مَلُومٍ لَا ذَنْبَ لَهُ". بہت سے ملامت کئے ہوئے لوگوں کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ يَرْتَدِي: (الفتح) اِرْتَدَى الرِّدَاءَ وَبِهِ: چادر اوڑھنا۔ جَمِيلٌ: صفت۔ جَمَلٌ (ک) جَمَالًا: خوبصورت ہونا، بھلا ہونا، خوش اخلاق ہونا۔ ج: جَمَلَاءُ. "مَنْ أَجْمَلٌ قَبِيلاً سَمِعَ جَمِيلاً": جو اپنی گفتگو اچھی رکھے گا وہ اچھی ہی سنے گا۔

② وَإِنْ هُوَ لَمْ يَحْمِلْ عَلَى النَّفْسِ ضَيْمَهَا فَلَيْسَ إِلَى حُسْنِ الشَّنَاءِ سَبِيلٌ

ترجمہ:

اور اگر وہ اپنے نفس پر ظلم برداشت نہ کرے تو اچھی تعریف کی طرف کوئی راستہ نہیں ہے۔

مطلب:

جو اپنی جان سے دوسروں کی مذہمیں کرتا اور ان کے کام نہیں آتا اور نفس کی مخالفت کرتے ہوئے سخاوت نہیں کرتا تو وہ قابل تعریف نہیں ہو سکتا۔

اوروں کیلئے رکھتے ہیں جو پیار کا جذبہ
وہ لوگ کبھی ٹوٹ کر بکھرا نہیں کرتے

حل لغات:

ضَيْمٌ: ظلم و زیادتی۔ ج: ضَيُومٌ. حُسْنٌ: جمال، حسن، خوبی، کہنی سے متصل ہڈی۔

③ نُعْيَرُنَا أَنَا قَلِيلٌ عَدِيدُنَا فَقُلْتُ لَهَا إِنَّ الْكِرَامَ قَلِيلٌ

ترجمہ:

وہ (بیوی) ہمیں عار دلاتی ہے کہ ہماری تعداد کم ہے تو میں نے اسے کہا: معزز لوگ کم ہی ہوتے ہیں۔

مطلب:

شاعر کی بیوی نے سمجھا کہ عزت تو کثرت سے ہوتی ہے تو شاعر نے اس کا رد کرتے ہوئے کہا کہ اچھے لوگ کم ہی

ہوتے ہیں۔

حل لغات:

تُعَيَّرُ: غَيْرَةٌ: کسی کو برے فعل سے شرم دلانا۔ طعنه دینا، عیب لگانا۔ عِدِيدٌ: مقابل، مثل، ہم پلہ، جوڑی دار، غیر قوم کا قوم میں شمار کیا جانے والا۔ ج: اَعْدَادٌ وَعَدَائِدٌ۔ بڑی تعداد۔ "مَا اكْثَرَ عَدِيدِهِمْ"۔ ان کی کتنی بڑی تعداد ہے۔ چند، متعدد، بہت، گنتی، شمار۔ فی القرآن المجید: ﴿وَقَالُوا لَنْ نَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَةً﴾ (۸۰/۲)

④ وَمَا قُلُّ مَنْ كَانَتْ بَقَايَاهُ مِثْلَنَا شَبَابٌ تَسَامِي لِّلْعُلَى وَكُھُولٌ

ترجمہ:

وہ تھوڑے نہیں ہوتے جن کی اولاد ہم جیسی ہو کہ جوان اور ادھیڑ عمر بلندی کی طرف ترقی کرتے ہیں۔

حل لغات:

بَقَايَا: مف: الْبَقِيَّةُ، الْبَقِيَّةُ، الْبَقِيَّةُ۔ باقی رہا ہوا، باقی ماندہ۔ یہاں مراد اولاد ہے۔ مِثْلٌ: مانند، مثل، نظیر۔ فی القرآن المجید: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ [الشوری: ۱۱] شَبَابٌ: مف: شَبَابٌ: جوان، جوان لڑکا (جو بالغ ہو گیا ہو لیکن مکمل مرد نہ ہو)۔ "شَبَّ عَلَى خُلُقٍ شَابٍ عَلَيْهِ"۔ جس عادت پر کوئی جوان ہوا ہے اسی پر بوڑھا ہوگا۔ تَسَامِي: القوم (تفاعل)، لوگوں کا باہم فخر و مباہات کرنا، بلندی اور حسب و نسب میں ایک دوسرے پر فوقیت لے جانے کی کوشش کرنا، ایک دوسرے کا نام پکارنا۔ الْعُلَى: عزت و سر بلندی۔ عربی مقولہ ہے: "مَنْ عَلَتْ هِمَّتُهُ طَالَ هَمُّهُ"۔ جس کی ہمت بلند ہوگی اس کا فکر بھی طویل ہوگا۔ كُھُولٌ: مف: الْكُهُولُ: ادھیڑ عمر کا، تیس سال سے پچاس سال تک کی عمر کا آدمی۔

⑤ وَمَا ضَرْنَا إِنْ أَقْلِيلٌ وَجَارْنَا عَزِيْزٌ وَجَارُ الْكَثْرَيْنِ ذَلِيلٌ

ترجمہ:

تھوڑی تعداد میں ہونا ہمارے لئے نقصان دہ نہیں کیونکہ ہمارے پڑوسی معزز ہیں اور اکثر لوگوں کے پڑوسی ذلیل ہیں۔

حل لغات:

ضَرٌّ: ة وبہ (ن) ضَرًا: تکلیف پہنچانا، نقصان دینا۔ فی القرآن المجید: ﴿إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا﴾ (۱۱/۲۸) عربی مقولہ ہے: "لَا يَضُرُّ السَّحَابَ نُبْحُ الْكَلَابِ"۔ کتوں کا بھونکننا بادلوں کو نقصان نہیں

پہنچاتا۔ جاز: پڑوسی۔ فی الحدیث: ((الْتَمَسُوا الْجَارَ قَبْلَ شِرَاءِ الدَّارِ وَالرَّفِيقَ قَبْلَ الطَّرِيقِ))۔ گھر خریدنے سے پہلے پڑوسی تلاش کرو اور سفر پر جانے سے پہلے دوست تلاش کرو۔ شریک کار، جائداد یا تجارت میں ساجھی، پناہ دینے والا، پناہ چاہنے والا، حفاظت میں آنے والا، وہ شخص جو کسی کی پناہ میں ہو، پناہ یافتہ، خاوند، بیوی، حلیف، معاہد، مددگار۔ ج: جِزْرَةٌ وَ جِوَارٌ وَأَجْوَارٌ۔ عزیز: اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک، غالب و طاقتور جو کسی سے مغلوب نہ ہو، طاقتور۔ ﴿إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (۱۲۹/۲) کیاب، سخت۔ ﴿عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ (۱۲۸/۹) معزز، محبوب و پیارا، "مصر" کے حاکم کا قدیم لقب۔ ﴿قَالَتِ امْرَأَةُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ﴾ (۵۱/۱۲) عزیز النفس: خوددار، بلند حیثیت، عالی ظرف۔ عزیز الجانب: طاقتور، بارسوخ و با اقتدار آدمی۔ عزیز المنال: ناقابل گرفت، ناقابل حصول۔ الا کثیرین: مف: الا کثر: نصف سے زیادہ۔ وَكَانَ الْبَإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا. (۵۳/۱۸) علی الا کثر: زیادہ تر، ذلیل، بے وقعت، بے عزت، ذلیل و حقیر۔ أَذَلُّ النَّاسِ مُعْتَذِرٌ إِلَى لَيْمٍ۔ سب سے زیادہ ذلیل وہ ہے جو کمینہ سے معذرت طلب کرے۔

⑥ لَنَا جَبَلٌ يَحْتَلُّهُ مَنْ نُجِيرُهُ مُنِيفٌ يَرُدُّ الطَّرْفَ وَهُوَ كَلِيلٌ

ترجمہ:

ہمارا ایک بلند قلعہ ہے جو نگاہ کو تھکا کر لوٹاتا ہے اس میں وہی آسکتا ہے جسے ہم پناہ دیں۔

حل لغات:

جَبَلٌ: پہاڑ۔ ج: جِبَالٌ وَأَجْبُلٌ وَأَجْبَالٌ. ﴿وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ﴾ (۱۹.۸۸) الجبل: سردار قوم، عالم، ثابت قدم۔ يَحْتَلُّ: (افتعال) احتل المكان وبالمكان: کسی جگہ اترنا۔ نُجِيرُ: (افعال) أَجَارَةٌ: پناہ دینا، مدد کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ﴾ (۲۸/۶۷) مُنِيفٌ: فا (افعال) أَنَا فِ الشَّيْءِ: بلند ہونا۔ المُنِيفُ: کسی کے مقابلہ میں اونچا کرنا، پرشکوہ، بلند۔ يَرُدُّ: رَدُّ (ن) رَدًّا: روکنا، ہٹانا، واپس کرنا۔ ﴿لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا﴾ (۱۰۹/۲) الطَّرْفُ: آنکھ، چیز کا کنارہ، نوک، ہر شے کی آخری حد۔ ﴿قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾ (۴۰/۲۷) عربی مقولہ ہے: "رُبَّ طَرْفٍ أَفْصَحَ مِنْ لِسَانٍ"۔ بہت سی نگاہیں زبان سے زیادہ فصیح ہوتی ہیں۔ کلیل: کمزور، تھکا ماندہ۔

⑦ رَسَا أَصْلُهُ تَحْتَ الثَّرَى وَسَمَا بِهِ إِلَى النُّجْمِ فَرْعٌ لَا يُنَالُ طَوِيلٌ

ترجمہ:

اس کی جڑ تحت الثریٰ میں مضبوطی سے جمی ہوئی ہے اور ایسی بلند و بالا چوٹی نے اسے ثریا تک اونچا کیا ہے جس

پر چڑھا نہیں جاسکتا۔

مطلب:

ہمارا قلعہ انتہائی بلند و مضبوط ہے اسے فتح کرنا آسان بات نہیں۔

حل لغات:

رَسَا: الشَّيْءُ (ن) رَسُوًا: جم جانا، مضبوطی سے قائم رہنا، الجبل: پہاڑ کا زمین میں دھنسا ہوا ہونا۔ أَصْلٌ: جز، بنیاد۔ فی القرآن المجید: ﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ﴾ (۲۳/۱۳) نسب، عالیٰ نسبی، اصل مسودہ کتاب۔ عربی مقولہ ہے: "الْأَصِيلُ يَعْمَلُ بِأَصْلِهِ"۔ شریف اپنی شرافت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ "الْأَصِيلُ يُجُودُ"۔ شریف آدمی سخاوت کیا کرتا ہے۔ تَحْتٌ: نیچے کی جانب، مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔ ج: تَحْوُتٌ. الثَّرَى: خیر، زمین، تری، ترمٹی۔ ج: أَثْرَاءٌ. ﴿لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى﴾ (۶/۲۰) سَمَا: (ن) سُمُوًا: اونچا ہونا، بلند ہمت ہونا، بلند مرتبہ ہونا، بہ: بلند کرنا، اوپر اٹھانا۔ النُّجْمُ: ستارہ، ستارو ثریا۔ ﴿وَالنُّجْمِ إِذَا هَوَى﴾ (۱/۵۳) فَرْعٌ: ہر چیز کا بلند حصہ۔ ﴿كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ﴾ (۲۳/۱۳) پورے بال، کسی چیز کی شاخ، جز، حصہ، سیکشن۔ ج: فُرُوعٌ. طویل، لمبا۔

⑧ وَإِنَّا لَقَوْمٌ مَنَرَى الْقَتْلَ سُبَّةً إِذَا مَارَأْتَهُ عَامِرٌ وَسَلُولٌ

ترجمہ:

بے شک ہم ایسے لوگ ہیں جو قتل کو عیب نہیں سمجھتے جبکہ عامر و سلول اسے عیب سمجھتے ہیں

حل لغات:

سُبَّةٌ: عار، عیب، داغ، وہ شخص جو لوگوں کی گالیوں کا بہت نشانہ بنتا ہو۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ﴾ (۱۰۸/۶)

⑨ يُقَرَّبُ حُبُّ الْمَوْتِ آجَانَا لَنَا وَتَكْرَهُهُ آجَالُهُمْ وَتَطْوُلُ

ترجمہ:

موت کی محبت ہمارے مقررہ اوقات کو ہمارے قریب کر دیتی ہے اور ان کے مقررہ اوقات موت کو ناپسند کرتے ہیں تو طویل ہو جاتے ہیں۔

مطلب:

”آجَال“ کی طرف کراہت کی نسبت اسناد مجازی ہے، مراد خود صاحب ”آجال“ ہیں، یعنی جنگ میں شرکت ہمارا محبوب مشغلہ ہے، اس لئے ہماری عمریں چھوٹی ہوتی ہیں اور وہ جنگ میں نہیں جاتے اس لئے ان کی عمریں طویل ہوتی ہیں۔

حل لغات:

يُقَرَّبُ: (تفعیل) قَرَبَهُ: کسی کو قریب کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرَّبُوا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى﴾ (۳/۳۹) حُبُّ: محبت، دوستی، عشق۔ فی الحدیث: ((مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ إِيمَانَهُ))۔ جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے دوستی کی اور اللہ تعالیٰ کیلئے دشمنی کی اور اللہ تعالیٰ کیلئے دیا اور اللہ تعالیٰ ہی کیلئے منع کیا تو اس نے اپنا ایمان کامل بنا دیا۔ (کتاب الایمان ص ۱۴ مشکوٰۃ المصابیح) بڑا مٹکا۔ ج: حِبَابٌ ﴿وَإِنَّهُ لَحَبُّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ﴾ (۸/۱۰۰) ”أَحَبُّ شَيْءٍ إِلَى الْإِنْسَانِ مَأْمُنٌ“۔ انسان کو سب سے زیادہ محبوب چیز وہ معلوم ہوتی ہے جس سے اس کو منع کیا جائے۔

⑩ وَمَمَاتٍ مِّنَّا سَيْدٌ حَتَفَ أَنفِهِ وَلَا طُلٌّ مِّنَّا حَيْثُ كَانَ قَتِيلٌ

ترجمہ:

ہمارا کوئی بھی سردار طبعی موت نہیں مرتا اور ہمارے مقتول کا خون رائیگاں نہیں جاتا مقتول جہاں بھی ہو

مطلب:

ہمارے سردار صرف جنگ میں ہی مرتے ہیں اور ہمارا کوئی بھی آدمی یا سردار قتل ہو جائے تو انتقام ضرور لیتے ہیں دشمن کہیں بھی ہو۔ یہ دونوں باتیں ان کے ہاں باعث فخر تھیں۔

حل لغات:

حَتَفَ: موت۔ ج: حَتُوفٌ. أَنَفٌ: ناک۔ فی القرآن المجید: ﴿وَالْأَنْفُ بِالْأَنْفِ﴾ (۴۵/۵) اول حصہ، کنارہ۔ ج: أَنْوْفٌ وَأَنْسَافٌ وَأَنْفٌ. حَتَفَ أَنْفَهُ: کسی ضرب یا قتل وغیرہ کے بغیر طبعی موت مرنا۔ ”أَنْفٌ فِي الْمَاءِ وَأَسْتُ فِي السَّمَاءِ“۔ ناک پانی میں ڈوبی ہوئی ہے اور چوڑا آسمان پر۔ کم رتبہ، متکبر شخص یا کم ہمت شخص کے لئے بولا جاتا ہے۔ طُلٌّ: طُلٌّ دَمُ الْقَتِيلِ (ض) طَلًا: مقتول کا خون رائیگاں جانا اور اس کی دیت نہ لیا جانا، بدلہ لئے بغیر چھوڑ دینا۔ الطَّلُّ: ہلکی بارش، شبنم۔ ﴿فَإِنْ لَّمْ يَصْبِهَا وَابِلٌ فَطُلٌّ﴾ (۲۶۵/۲)، نمی

① تَسِيلُ عَلَى حَدِّ الطَّبَاتِ نُفُوسَنَا وَلَيْسَتْ عَلَى غَيْرِ الطَّبَاتِ تَسِيلُ

ترجمہ:

ہمارا خون تلواروں کی دھاروں پر ہی بہتا ہے اور تلواروں کے علاوہ کسی اور چیز پر نہیں بہتا۔

حل لغات:

تَسِيلُ: سال (ض) سَيْلًا: بہنا، امنڈ آنا، پگھلنا، ٹپکنا، سیلاب۔ فی القرآن المجید: ﴿فَاخْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَابِيًا﴾ (۱۷/۱۳) ”سیل بہ وہو لا یدری“۔ اس کو بہا دیا گیا مگر اسے خبر بھی نہیں۔

② صَفَوْنَا فَلَمْ نَكْدُرْ وَأَخْلَصْ سِرَّنَا إِنَّا أَطَابَتْ حَمَلَنَا وَفُحُولُ

ترجمہ:

ہم صاف شفاف ہیں ہمارا (نسب) گدلا نہیں اور ہماری اصل کو خالص رکھا مردوں نے اور اسکی عورتوں نے جنہوں نے ہمارے حمل کو اچھا رکھا۔

حل لغات:

صَفَوْنَا: صَفَا (ن) صَفْوًا: صاف اور خالص ہونا، بے غبار ہونا۔ نَكْدُرْ: كَدَرَ الْمَاءُ (س) كَدْرًا: گدلا ہونا، میلا ہونا۔ أَخْلَصْ: (افعال) الشَّيْءُ: خالص بنانا، میل صاف کرنا، کھوٹ اور آمیزش سے پاک کرنا۔ سِرٌّ: راز، بھید، اصل، ہرشی کی حقیقت اس کا مغز، ہرشیء کا اعلیٰ و افضل حصہ، دل میں ٹھانی ہوئی بات۔ ج: أَسْرَارٌ وَسِرَارٌ. السَّرِيرَةُ: ج: سرائر۔ ﴿يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ﴾ (۹/۸۶) ”سِرُّكَ مِنْ دَمِكَ“۔ تیرا راز تیرے خون سے ہے۔ بسا اوقات انشاء راز موت کا سبب بن جاتا ہے۔ إِنَّا: مف: الْأُنثَى. مادہ۔ فی القرآن المجید: ﴿وَالْأُنثَى بِالْأُنثَى﴾ (۱۷۸/۲) اطابت: أطاب: اچھا اور جائز کام کرنا، گندگی یا اذیت دور کرنا۔ الشَّيْءُ: عمدہ بنانا، عمدہ پانا۔ طاب (ض): مزے دار، بیٹھا، عمدہ ہونا۔ ﴿فَانِكْحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَفُلَاتٍ وَرُبَاعَ﴾ (۳/۴) فحول: مف: الْفَحْلُ. ہر طاقتور نر جانور، سانڈ۔

③ عَلَوْنَا إِلَى خَيْرِ الظُّهُورِ وَحَطْنَا لِيُوقِتَ إِلَى خَيْرِ البُطُونِ نُزُولُ

ترجمہ:

ہم بہترین پشتوں کی طرف بلند ہوئے اور نزول نے ہمیں مقررہ وقت پر بہترین پیٹوں میں اتارا۔

حل لغات:

حَطَّ: (ن) حَطًّا: گرنا، اترنا، کم ہونا۔ الشَّيْءُ: رکھنا، گرانا، ڈالنا، نیچے اتارنا۔ وَقْتُ: کسی امر کے لئے زمانے کی

ایک مفروضہ مقدار۔ فی القرآن المجید: ﴿إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ﴾ (۳۸/۱۵) زمانہ، لمحہ، گھڑی، موسم۔ ج: أَوْقَاتٌ. الْبَطُونُ: مف: الْبَطْنُ: پیٹ۔ ﴿فَمَا لُؤُونَ مِنْهَا الْبُطُونُ﴾ (۵۳/۵۶) ہر چیز کا اندرونی حصہ، ایک دفعہ کی اولاد یا پیداوار۔ ”الْبَطْنَةُ تَأْفِينُ الْفِطْنَةِ“۔ زیادہ کھانا ذہانت کو ختم کر دیتا ہے، یعنی مال و دولت نے عقل خراب کر دی ہے۔

⑭..... فَنَحْنُ كَمَا الْمُنُّن مَافِي نَصَابِنَا كَهَامٌ وَلَا فِينَا يُعَدُّ بِخَيْلٍ

ترجمہ:

اس لئیم بادل کے پانی کی طرح صاف شفاف ہیں ہمارے نسب میں کوئی بزدل نہیں اور نہ ہی ہم میں کوئی کنجوس شمار کیا جاتا ہے۔

مطلب:

جس طرح بارش کا پانی صاف شفاف ہوتا ہے اسی طرح ہمارا نسب بھی صاف شفاف ہے، یعنی ہمارے آباء و اجداد نے خصوصی طور پر نسب کی حفاظت کی ہے اسی وجہ سے ہمارے خاندان میں نہ کوئی بزدل ہے اور نہ ہی کنجوس۔

حل لغات:

الْمُنُّن: پانی سے بھرا ہوا بادل۔ فی القرآن المجید: ﴿أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُنُّنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ﴾ (۶۹/۵۶) نِصَابٌ: اصل، مرجع، اصلی حالت، چھری یا چاقو کا دستہ، کسی کے پاس مال کی اتنی مقدار جس پر زکوٰۃ واجب ہو۔ ج: نُصِبٌ. كَهَامٌ: کند (تلوار)، بند یا کلام سے عاجز، بزدل و کم ہمت، عمر رسیدہ، مفلس۔ بِخَيْلٍ: کنجوس ہونا۔ ج: بُخْلَاءٌ.

⑮..... وَنُنْكِرُ إِنْ شِئْنَا عَلَى النَّاسِ قَوْلَهُمْ وَلَا يُنْكِرُونَ الْقَوْلَ حِينَ نَقُولُ

ترجمہ:

اگر ہم چاہیں تو لوگوں کی بات کا انکار کر دیں لیکن جب ہم بات کریں تو وہ ہماری بات کا انکار نہیں کر سکتے۔

مطلب:

ہم معزز اور سردار ہیں لہذا ہماری بات یا فیصلہ کوئی رد نہیں کر سکتا اور یہ ان کے ہاں قابل فخر بات تھی۔

حل لغات:

نُنْكِرُ: (افعال) اَنْكَرَ الشَّيْءَ: کسی چیز کو نہ پہچاننا، ناواقف ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَهُمْ لَهُ

مُسْكِرُونَ ﴿ (۵۸/۱۲) شِتْنَا: شَاءَ هُ (ف) شِتْنَا: ارادہ کرنا، چاہنا، علی الامر: کسی بات پر آمادہ کرنا، اکسانا۔

16... إِذَا سَيِّدٌ مِّنَّا خَلَا قَامَ سَيِّدٌ قَوْلٌ لِّمَا قَالَ الْكِرَامُ فَعُولٌ

ترجمہ:

جب بھی ہمارا کوئی سردار مرتا ہے تو دوسرا سردار اس کا جانشین بن جاتا ہے، جس کا قول و فعل سرداروں جیسا ہوتا ہے۔

حل لغات:

خَلَا: الْمَكَانُ (ن) خَلُوًّا: خَالِي هُوْنَا، الشَّيْءُ: گزر جانا۔ "خَلَاءُكَ أَقْنِي لِحَيَاتِكَ"۔ تنہائی تیری حیا کی زیادہ محافظ ہے، یعنی تنہائی میں دوسرے سے معاملہ ہی نہیں ہوتا جو بے شرمی کا سوال ہے۔

17... وَمَا أُخْمِدَتْ نَارٌ لَّنَا ذُوْنَ طَارِقٍ وَلَا ذَمَّنَا فِي النَّازِلِينَ نَزِيلٌ

ترجمہ:

اور ہماری آگ رات کے وقت آنے والے مہمان سے پہلے نہیں بجھائی جاتی اور مہمانوں میں سے کوئی بھی مہمان ہماری مذمت نہیں کرتا۔

مطلب:

پہلے زمانے میں لوگ سفر کرتے تھے اور رات کو جہاں آگ دیکھتے وہاں چلے جاتے؛ کیونکہ آگ آبادی کی علامت تھی تو سخی لوگ اپنی آگ دیر تک روشن رکھتے تاکہ کوئی مسافر وغیرہ آئے اور ہم اس کی مہمان نوازی کر کے خوشی کی دولت اور سکون قلب حاصل کریں، لیکن کنجوس لوگ جلد ہی آگ بجھا دیتے تھے کہ کہیں کوئی مسافر نہ آجائے۔

حل لغات:

أُخْمِدَتْ: (افعال) أَخْمَدَ الرَّجُلُ: خَامُوشٌ وَپَرَسْكَوْنٌ هُوْنَا، تُخْمِدُ هُوْنَا، كَسَى بَاتٍ پَرَجَمَ جَانَا، النَّارُ: آگ کی آنچ کم کرنا، تُخْمِدُ كَرْنَا، بَجَّهَانَا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ﴾ (۲۹/۳۶) طَارِقٌ: رات کو آنے والا، دروازہ کھٹکھٹانے والا، کنگریوں سے منتر کرنے والا، روشن ستارہ، رات کو پیش آنے والا معاملہ یا مادہ۔ ج: ذَوِي الْعُقُولِ كَلِّ لِي طَارِقٌ، غَيْرُ ذَوِي الْعُقُولِ كَلِّ لِي طَوَارِقٌ. ذَمٌّ: لَمَلْنَا (ن) ذَمًّا: بَرَاءِي كَرْنَا، عَيْبٌ لَمَلْنَا۔ نَزِيلٌ: مِهْمَانٌ، وَطَنِي بَهَائِي، مَكَانٌ فِي سَاتِهْرٍ هُنِي وَالَا۔ ج: نَزَلَاءٌ.

18... وَإِنَّمَا مَشْهُورَةٌ لِّئِي عَدُونَا لَهَا غُرَّرَ مَغْلُومَةٌ وَجُحُولٌ

ترجمہ:

ہماری جنگوں کے دن ہمارے دشمنوں میں مشہور ہیں ان کی پیشانیوں اور پاؤں کے سفید نشان معلوم ہیں

حل لغات:

مَشْهُورَةٌ: اعلان کردہ، مشہور۔ غُرٌّ: مف: الْغُرَّةُ: ہر چیز کا پہلا اور عمدہ حصہ، گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی، ہر شے کی روشنی، چمک، سفیدی۔ حُجُولٌ: مف: الْحُجْلُ: عورت کے پاؤں کا زیور، بیڑی، گھوڑے کی ٹانگ کی سفیدی۔

19..... وَأَسْيَافُنَا فِي كُلِّ غَرْبٍ وَمَشْرِقٍ بِهَامِنٍ قِرَاعِ الدَّارِ عَيْنِ فُلُولٍ

ترجمہ:

ہماری تلواریں مشرق و مغرب میں مشہور ہیں، زرہ پوشوں سے ٹکرانے کی وجہ سے ان میں دندانے پڑ گئے ہیں۔

حل لغات:

غَرْبٌ: سورج غروب ہونے کی سمت، مغربی سمت میں واقع ممالک (یورپ، امریکہ)، ہر شے کا ابتدائی حصہ، ٹوک، دھار، معاملات میں مستعدی اور بڑھا ہوا انہماک، تیزی۔ عربی مقولہ ہے: "فِي لِسَانِهِ غَرْبٌ وَأَخَافُ عَلَيْهِ غَرْبَ الشَّبَابِ"۔ مجھے اس کی پر زور جوانی کا ڈر ہے۔ فَرَسٌ غَرْبٌ: تیز رو گھوڑا، نیل کی کھال سے بنایا ہو بڑا ڈول، آنسو، آنسو بہنے کی جگہ، گوشہ چشم اگلا اور پچھلا، رال (لعاب) کی کثرت، آنسو بہانے والی رگ، آنکھ کے اندرونی یا بیرونی گوشہ کا درم، آنکھ کی پھنسی، دوری۔ ج: غُرُوبٌ. مَشْرِقٌ: سورج نکلنے کی جگہ، جزیرہ عرب کے مشرق میں واقع اسلامی ممالک۔ ج: مَشَارِقٌ. قِرَاعٌ: مص (مفاعلة)، قَارِعُ الْقَوْمِ: قوم نے قرعہ اندازی کی۔ الْإِبْطَالُ: لڑائی میں جان بازوں کا باہم شمشیر زنی کرنا، تلواروں سے مقابلہ کرنا۔ الدَّارِ عَيْنٍ: مف: الدَّارِ عُ: زرہ پوش۔ فُلُولٌ: مف: الْفُلُّ: تلوار کا دندانہ، کسی چیز کا الگ ہو جانے والا حصہ، کسی چیز کے بکھرنے والے ریزے جیسے دھاتوں کا برادہ، آگ کی چنگاریاں، خشک خوردہ (واحد جمع کیلئے)، خالی۔

20..... مَعْوَدَةٌ أَلَّا تُسَلَّ نِصَالُهَا فَتُغْمَدَ حَتَّى يُسْتَبَاحَ قَبِيلٌ

ترجمہ:

وہ اس بات کی عادی ہیں کہ بے نیام نہیں کی جاتیں کہ پھر نیام میں ڈال دی جائیں یہاں تک کہ ایک جماعت کو قتل کر دیں۔

حل لغات:

مُعَوَّدَةٌ: مفع، (تفعیل) عَوَّدَ الشَّيْءَ: عَادِي بِنَانًا۔ نِصَالٌ: مَف: نَضَلٌ: نِزْوَةٌ اور تیر کی انی (پیکان، پھل)۔
تُعَمَّدُ: غَمْدًا. (ض) تلواریان میں رکھنا۔ قَبِيلٌ: نَسْل، جماعت، پیروکار۔ فی القرآن المجید: ﴿إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ﴾ (۲۷/۷)

21..... مَلِيٌّ إِنْ جَهِلَتِ النَّاسَ عَنَّا وَعَنَّهُمْ | وَلَيْسَ سَوَاءَ عَالِمٌ وَجَاهِلٌ

ترجمہ:

اگر تو بے خبر ہے تو لوگوں سے ہمارے اور ان کے بارے میں معلوم کر؛ کیونکہ عالم اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے۔

22..... فَإِنَّ بَنِي الدِّيَانِ قُطِبَ لِقَوْمِهِمْ | تَدُورُ رَحَاهُمْ حَوْلَهُمْ وَتَجُولُ

ترجمہ:

کیونکہ بنو دیان اپنی قوم کا محور ہیں ان کی چکی ان کے ارد گرد گھومتی اور چکر کاٹتی ہے۔

مطلب:

سابقہ خوبیاں اس لئے ہیں کہ بنو دیان اپنی قوم (حارث بن کعب کی اولاد) کا محور و مرکز ہیں ان کی ساری صلاحیتیں اور کارنامے ہمارے دم سے ہیں۔

حل لغات:

قُطِبَ: محور، مرکز، مدار، دھرا (جس پر پہیا گھومتا ہے) چکی کی کیل جس پر اوپر کا پاٹ گھومتا ہے، محور کا کنارہ، ہر شے کا قوام اور اس کے اجزاء ترکیبہ جن پر اس کا مدار ہو، نیزہ کا پھل، ایک قسم کی گھاس، سربر آوردہ، چوٹی کا آدمی، محور قوم۔ ج: قُطُوبٌ وَأَقْطَابٌ وَقِطْبَةٌ. زمین کے دو قطب ہیں ایک شمالی دوسرا جنوبی (اہل جغرافیہ کے نزدیک) تَجُولُ: جال فی الارض (ن) جَوَلًا: گھومنا، پھرتا، چکر لگانا، گشت لگانا۔

قال الشَّمِيدَرُ الْحَارِثِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: شَمِيدَر حَارِثِي ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کی اپنے چچا زاد بھائیوں سے لڑائی ہوئی، اس کو اشعار کی صورت میں بیان کیا۔

① بَنِي عَمَنَا لَا تَذْكُرُوا الشُّعْرَ بَعْدَ مَا دَفَنْتُمْ بِصَحْرَاءِ الْغُمَيْرِ الْقَوَافِيَا

ترجمہ:

اے ہمارے چچا کے بیٹو! اشعار کو صحراءِ غمیر میں دفن کر دینے کے بعد ان کا ذکر نہ کرو۔

مطلب:

تم تو نکلت کھا کر میدان سے فرار ہوئے تھے اب کس منہ سے اشعار کہہ رہے ہو؛ کیونکہ اشعار تو کسی فخریہ کارنامے پر کہے جاتے ہیں۔

حل لغات:

تَذْكُرُوا: ذِكر الشيء (ن) ذِكْرًا: یاد کرنا (دل اور زبان سے) یاد رکھنا، اللہ: اللہ کا ذکر کرنا، اس کی تعریف کرنا، نام لینا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُون﴾ (۱۵۲/۲) ذہن میں لانا، بھولنے کے بعد یاد آجانا یا زبان پر آنا، الناس: لوگوں کی غیبت کرنا، النعمة: نعمت پر شکر کرنا، فلانة: کسی عورت کو پیغام نکاح دینا۔ فی الحدیث: ((إِنْ عَلِيًّا يَذْكُرُ فَاطِمَةَ)). الشئ: عیب نکالنا۔ ﴿أَهَذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمَنِ هُمْ كَافِرُونَ﴾ (۳۶/۲۱) عربی مقولہ ہے: "أَذْكُرْ مَعَ كُلِّ نِعْمَةٍ زَوَالَهَا". ہر نعمت کے ساتھ اس کے زوال کو بھی یاد کر۔ دَفَنْتُمْ: دفن الشيء (ض) دَفْنًا: چھپانا، دفن کرنا، زمین میں گاڑنا۔

② فَلَسْنَا كَمَنْ كُنْتُمْ تُصِيبُونَ سَلَةً فَنَقْبَلُ ضِيْمًا أَوْ نُحَكِّمُ قَاضِيَا

ترجمہ:

ہم اس شخص کی طرح نہیں جسے تم خفیہ طور پر تکلیف پہنچاتے تھے کہ ہم ظلم قبول کر لیں یا قاضی کو حکم بنا لیں۔

حل لغات:

سَلَةٌ: ایک جنبش، تلوار کی برآمدگی، حرکت، چوری۔ عربی مقولہ ہے: "الْخَلَّةُ تَدْعُو إِلَى السَّلَةِ". غربت یا ضرورت چوری کا سبب بنتی ہے۔ نَقْبَلُ: الشئ (س) قَبُولًا: خوش دلی سے لینا، قبول کرنا، کسی چیز کو لے لینا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا﴾. (۴/۲۳) الکلام: کلام کی تصدیق کرنا۔ نحکم: (تفہیم) حکم دینا، حکم دینا، حکم و ثالث بنانا۔ ﴿حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾. (۶۵/۳) قاضی: قاضی، ج:

قضاء. قضی (ض) قضاء: فیصلہ کرنا، طے کرنا، مقدمہ کا حکم سنانا۔

③ وَلَكِنْ حُكْمَ السَّيْفِ فِيكُمْ مُسَلِّطٌ | فَنَرْضَى إِذَا مَا أَصْبَحَ السَّيْفُ رَاضِيًا

ترجمہ:

لیکن تلوار کا فیصلہ تم پر مسلط رہے گا ہم اسی وقت راضی ہوں گے جب تلوار راضی ہوگی۔

حل لغات:

مُسَلِّطٌ: مفع، (تفعیل)، مسلطہ: اختیار و اقتدار دینا، حاکم بنانا، علیہ: مسلط کرنا، کسی پر قابو یافتہ بنانا، کسی کے بارے میں اختیارات دینا۔

④ وَقَدْ سَاءَ نَبِيٌّ مَا جَرَّتِ الْحَرْبُ بَيْنَنَا | بَنِي عَمِنَا لَوْ كَانَ أَمْرًا مُدَانِيًا

ترجمہ:

تحقیق مجھے وہ چیز بری لگی جس کو جنگ ہمارے درمیان کھینچ لائی اے چچازاد بھائیو! کاش معاملہ حد سے نہ بڑھا ہوتا۔

مطلب:

جنگ سے پہلے صلح صفائی ممکن تھی، لیکن جنگ کے بعد صلح صفائی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، انتہائی قریبی رشتہ دار ہونے کے باوجود آپس میں دشمن بنے ہوئے ہیں، ہائے حسرت! وائے ناکامی!

حل لغات:

سَاءَ: الشیء (ن) سُوءٌ: برا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿يَسْؤُمُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ﴾ (۴۹/۲)، بہ: بدگمانی کرنا، شک کرنا۔ عربی مقولہ ہے: "سُوءُ الظَّنِّ مِنْ شِدَّةِ الضَّنِّ". بدگمانی انتہائی دوستی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ "انما ينشئ الظن السوء". جر: بہ (ن) جرًا: کھینچنا، گھسیٹنا، ہانکنا، سبب بنا۔ "كُلُّ يَجْرُ النَّارِ إِلَى قَرْصِهِ". ہر شخص اپنی ٹکیہ کی طرف آگ کھینچتا ہے، یعنی ہر شخص اپنے نفس کے لئے خیر چاہتا ہے۔ الْحَرْبُ: لڑائی، جنگ (مؤنث سماعی کبھی بمعنی قتال مذکر بھی استعمال ہوتا ہے) "الْحَرْبُ خِدْعَةٌ". لڑائی دھوکہ ہے۔ مُدَانِيٌّ: فاء، (مفاعلة) داناہ۔ کسی سے قربت حاصل کرنا، نزدیک ہونا، بین الشیئین۔ دو چیزوں کو ملانا۔ ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى﴾ (۸/۵۳)

⑤ فَإِنْ قُلْتُمْ إِنَّا ظَلَمْنَا فَلَمْ نَكُنْ | ظَلَمْنَا وَلَكِنَّا أَسَانَا التَّقَاضِيَا

ترجمہ:

اگر تم کہو کہ ہم نے ظلم کیا تو ہم نے ظلم نہیں کیا، لیکن ہم نے براتقاضا کیا۔

حل لغات:

أَسَانًا: (افعال)، أَسَاءَ عَلَيْهِ: کسی کے ساتھ برائی کرنا۔ التَّقَاضِي: مص، (تفاعل) تقاضاه الدَّيْن: کسی سے اپنا دیا ہوا قرض مانگنا، کسی سے اپنا قرض وصول کر لینا۔

وقال وداك بن ثميل المازني (الطويل)

شاعر کا نام:

وداک بن ثمیل مازنی ہے۔ (بعض نسخوں میں شمیل "ش" سے ہے جبکہ بیروت کے نسخے میں "ث" سے ہے اور اسی کے مطابق یہاں لکھا گیا ہے، اور ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں "نمیل" ہے)

اشعار کا پس منظر:

بنوشیبان "سفوان" نامی کنویں سے بنومازن کا قبضہ چھڑانا چاہتے تھے؛ کیونکہ ان کا دعویٰ تھا کہ یہ کنواں ہمارا ہے، اس وجہ سے انہوں نے بنومازن کو دھمکیاں دینا شروع کیں ان دھمکیوں کے جواب میں شاعر نے یہ اشعار کہے:

① رُوَيْدَ بَنِي شَيْبَانَ بَعْضَ وَعَيْدِكُمْ تُلَاقُوا غَدًا خَيْلِي عَلِي سَفَوَانَ

ترجمہ:

اے بنوشیبان! اپنی کچھ دھمکیاں روک لو، کل سفوان (کنویں) پر میرے شہسواروں سے ملو گے۔

حل لغات:

رُوَيْدٌ: آہستہ۔ رُوَيْدٌ خَالِدٌ، وَرُوَيْدٌ خَالِدًا، وَرُوَيْدٌ خَالِدًا. خالد کو مہلت دو۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿فَمَهْلُ الْكَافِرِينَ أُمَّهْلُهُمْ رُوَيْدًا﴾ (۱۷/۸۶) رُوَيْدًا: وہ آہستہ چلا۔ الرَّوَيْدُ: اِرْوَادُ كِي تَصْغِيرُ (بربناء ترخیم) تُلَاقُوا: (مفاعلة) لاقاہ: ملاقات کرنا، اتفاق یا اچانک کسی سے ملنا، استقبال کرنا۔

② تُلَاقُوا جِيَادًا لَا تَجِيْدُ عَنِ الْوَعْيِ اِذَا مَا غَدَتْ فِي الْمَازِقِ الْمُتَدَانِي

ترجمہ:

تم ایسے تم گھوڑوں سے ملاقات کرو گے جو تنگ میدان جنگ میں آمنے سامنے ہوں تو جنگ سے نہیں بھاگتے۔

حل لغات:

جِيَادٌ: مف: الْجَوَادُ: عمدہ نسل کا گھوڑا۔ عربی مقولہ ہے: "إِنَّ الْجَوَادَ قَدْ يَعْتُرُ". اصیل گھوڑا بھی کبھی ٹھوکر کھا جاتا ہے، تجربہ کار آدمی سے لغزش کے موقع پر کہا جاتا ہے۔ لَا تَسْجُدُ: حَيْدًا (ض) ہٹنا، کنارہ کش ہونا، غیر جانب دار ہونا۔ فی القرآن المجید: وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ. (۱۹/۵۰) الْوَعْيُ: شور، لڑائی۔ الْمَازِقُ: تنگ جگہ، پریشانی۔ ج: مَازِقُ. الْمُتَدَانِي: (تفاعل) تدانی القوم: باہم قریب ہونا۔

③ عَلَيْهَا الْكُمَاةُ الْغُرُّ مِنْ آلِ مَازِنٍ لِيُوثَّ طِعَانَ عِنْدَ كُلِّ طِعَانٍ

ترجمہ:

ان پر آل مازن کے ایسے روشن پیشانی والے مسلح بہادر ہوں گے جو ہر قسم کی نیزہ زنی کے وقت نیزہ زنی کے شیر ہیں۔

④ تَلَاقُوهُمْ فَتَعْرِفُوا كَيْفَ صَبْرِهِمْ عَلَى مَا جَنَّتْ فِيهِمْ يَدُ الْحَدَثَانِ

ترجمہ:

تم ان سے ملو گے تو جان جاؤ گے کہ ان کا صبر ان مصائب پر جو حوادث زمانہ نے ان پر ڈھائے کیسا ہے۔

حل لغات:

فَتَعْرِفُوا: عرف الشيء (ض) عَرَفْنَا: کسی حاسہ کے ذریعہ جاننا، پہچاننا، معلوم کرنا، واقف ہونا۔ فی القرآن المجید: وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سِيرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ. (۹۳/۲۷) بَدَنِيهِ: اقرار کرنا۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ جَنَّتْ: جنی (ض) جِنَايَةٌ: جرم کرنا، گناہ کرنا۔ الْحَدَثَانُ: شب و روز۔ حَدَثَانُ الدَّهْرِ: آفات و مصائب زمانہ۔

⑤ مَقَادِيمُ وَصَالُونَ فِي الرَّوْعِ خَطْوَهُمْ بِكُلِّ رَقِيْقٍ الشَّفْرَتَيْنِ يَمَانِ

ترجمہ:

وہ پیش قدمی کرنے والے ہیں اور ہر بار ایک دو دھاری یعنی تلوار کو اپنے قدموں کے ساتھ جنگ میں پہنچانے والے ہیں۔

حل لغات:

مَقَادِيمُ: مف: الْمِقْدَامُ: بہادر۔ لڑائی میں سب سے آگے رہنے والا۔ وَصَالُونَ: مف: وَصَالٌ: مبالغہ و وصل الی المكان (ض) وَضُولًا: کہیں پہنچنا۔ خَطْوًا: مف: الْخَطْوَةُ: ایک قدم، دو قدموں کا درمیانی فاصلہ، چھ

قدم۔ فی القرآن المجید: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السَّلَامِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطَوَاتِ الشَّيْطَانِ. (۲/۲۰۸) ج: خُطَوَاتٌ وَخُطَوَاتٌ وَخُطَى. رَقِيقٌ: باریک، نازک و لطیف، غلام (واحد جمع سب کے لئے) ج: أَرْقَاءُ۔ الشَّفْرَتَيْنِ: تشبیہ ہے الشَّفْرَةَ کا: دھار، بلیڈ (یک رخا یا دورخا استرایا کاٹنے کا اوزار) بال صاف کرنے کا بلیڈ، موچی کی راہی (چمڑا کاٹنے کی کھرپی) چھٹی چھری، تلوار کی دھار، خفیہ تحریر یا باہمی طور پر متفق علیہ خفیہ رموز کے ذریعے پیغام رسائی۔ ج: شِفَارٌ وَشَفْرٌ۔

نوٹ:

وَصَالُونَ خَطْوَهُمْ بِكُلِّ رَقِيقِ الشَّفْرَتَيْنِ "اس عبارت میں قلب ہوا ہے، اصل عبارت یوں ہے "كُلَّ رَقِيقِ الشَّفْرَتَيْنِ بِخَطْوِهِمْ" (شرح مرزوقی، ج ۱، ص ۹۷، بیروت)

⑥ إِذَا اسْتَجِدُّوْا لَمْ يَسْأَلُوْا مَنْ دَعَاهُمْ لِآيَةِ حَرْبٍ أَمْ بِأَيِّ مَكَانٍ

ترجمہ:

جب ان سے مدد طلب کی جائے تو بلانے والے سے نہیں پوچھتے کہ کس جنگ کے لئے یا کس مقام پر۔

حل لغات:

اسْتَجِدُّوْا: (استفعال) اسْتَجَدَّ: طاقت حاصل کرنا، طاقتور ہو جانا، بہادر ہو جانا، باہمت ہو جانا، علی فلان: کسی کے سامنے ڈٹ جانا، فلانا وبہ: کسی سے مدد چاہنا، فریاد کرنا۔

وقال سَوَّارُ بْنُ الْمُضَرَّبِ السَّعْدِيُّ (الوافر)

شاعر کا نام:

سوار بن مضرب سعدی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

① فَلَوْ سَأَلْتُ سَرَاةَ الْحَيِّ سَلْمَى عَلَيَّ أَنْ قَدَتْلُونَنِي بِمَيِّ

ترجمہ:

اگر سہیلی قوم کے سرداروں سے پوچھے اسکے باوجود کہ زمانہ نے میری حالت تبدیل کر دی

حل لغات:

تَلَوْنَنِي: (تفعل) رنگین ہونا، رنگین بننا، فلان: ایک عادت پر قائم نہ رہنا، رنگ بدلتے رہنا۔ زَمَانٌ: وقت، عرصہ

زمانہ، دنیا کی پوری مدت۔ ج: اَزْمِنَةٌ، اَزْمُنٌ۔ عربی مقولہ ہے: لِكُلِّ زَمَانٍ رِجَالٌ۔ ہر زمانے کیلئے کچھ لوگ ہوتے ہیں۔

② لَخَبْرَهَا ذُو وَأَحْسَابِ قَوْمِي وَأَعْدَائِي فَكُلُّ قَدِ بِلَانِي

ترجمہ:

تو ضرور اسے بتائیں گے میری قوم کے معزز لوگ اور میرے دشمن کیونکہ ہر ایک نے مجھے آزمایا ہے۔

باطل سے ڈرنے والے اے آسمان نہیں ہم
سوار کر چکا ہے تو امتحان ہمارا

حل لغات:

خَبْرٌ: (تفعیل) خَبْرَةٌ بكذا: خبر دینا، علم میں لانا۔ عربی مقولہ ہے: لَيْسَ الْخَبْرُ كَالْمُعَايَنَةِ: خبر آنکھوں دیکھے کی طرح نہیں ہوتی۔ أَحْسَابٌ: مف: الْحَسَبُ: کسی چیز کی مقدار یا تعداد، خاندانی شرافت۔ حَسْبُكَ مِنْ غَنِي شَبَعٍ وَدِيٍّ: شکم سیری اور سیرابی تیرے لیے کافی مال داری ہے۔ یہ امر اَلتَّقْيِيسِ کا مقولہ ہے مطلب یہ ہے: اتنے مال پر قناعت کر لو جو پیٹ بھرنے اور پیاس بجھانے کیلئے کافی ہو اور باقی کی سخاوت کر لو۔ بَلَا: هُ (ن) بَلَوْا: آزمانا، گرفتار مصیبت کرنا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ. (۱۷/۶۸) برتنا، سفر کا کسی کو چکنا چور کرنا، پرانا کرنا۔ إِنَّ الْبَلَاءَ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ: مصیبت بولنے کے سپرد ہے۔ سَجَّ: خاموشی ہر بلا سے بچاتی ہے۔

③ بِذَبِي الدَّمِّ عَنْ حَسْبِي بِمَالِي وَزُبُونَاتِ أَشْوَسَ تَيْحَانِ

ترجمہ:

(اسے بتائیں گے) کہ میں اپنے حسب سے مذمت کو اپنے مال اور متکبر ہوشیار آدمی کی مدافعتوں کے ذریعہ دور کرتا ہوں۔

مطلب:

سخاوت کر کے اپنے خاندان کی عزت محفوظ رکھتا ہوں اور جنگ و جدال کا بھی ماہر ہوں۔

حل لغات:

ذَبِي: مصدر مضاف بياء متکلم، ذَبْتُ عَنْهُ (ض): دفع کرنا، روکنا، ہٹانا، بچاؤ کرنا، نقصان رفع کرنا۔ أَشْوَسَ: صفت. ج: شَوْسٌ، أَشْوَاوِسٌ. شَوْسٌ (س) شَوْسًا: دلیر و جری ہونا، لبا ہونا، مغرور و متکبر ہونا۔ شَاسَ فُلَانٌ

شَوْسَا: ترچھی نگاہ سے دیکھنا، بڑائی اور غصہ کے باعث کن آنکھیوں سے دیکھنا، آنکھ کو چھوٹا کر کے پلکیں ملا کر دیکھنا۔
تَيْحَانٌ: (بکسر الیاء وفتحها) فضول کاموں میں مشغول رہنے والا، مصائب کا شکار رہنے والا، تیز دوڑنے والا گھوڑا، وہ گھوڑا جو چلنے میں چست اور دونوں طرف جھکتا ہو۔

④ وَإِنِّي لَا أَزَالُ أَخَا حُرُوبٍ إِذَالِمَ أَجْنٍ كُنْتُ مِجْنًا جَان

ترجمہ:

اور (اسے یہ بھی بتائیں گے) کہ میں ہمیشہ جنگجو رہا ہوں جب خود جرم نہیں کرتا تو مجرم کی ڈھال بن جاتا ہوں۔

حل لغات:

أَجْنٍ: جنی (ض) جنایت: جرم کرنا، گناہ کرنا۔ مِجْنًا: ڈھال، کمان، ج: مِجَانًا۔ جَان: فا۔

وَقَالَ بَعْضُ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ (الكامل)

یہ اشعار علقمہ بن شیبان کے ہیں اور یہ شاعر جاہلی اور منذر کا ہم عصر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر نے مقام ”اوارہ“ میں متمطر (جو منذر کا بھائی نعمان کا دادا تھا) پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا، شاعر نے مقتول کو ”منذر“ سمجھ کر حملہ کیا تھا کیونکہ وہ خود پہنے ہوئے تھا۔ شاعر اسی واقعہ کو اشعار میں بیان کر رہا ہے۔

① وَلَقَدْ شَهِدْتُ الْخَيْلَ يَوْمَ طَرَادِهَا وَطَعَنْتُ تَحْتَ كِنَانَةِ الْمُتَمَطِّرِ

ترجمہ:

تحقیق میں شہسواروں میں حاضر ہوا انکے حملے کے دن اور میں نے متمطر کے ترکش کے نیچے سے نیزہ مارا۔

حل لغات:

طَرَادٌ: مص (مفاعلة) طَارَدَ: حملہ آور ہونا، پیچھا کرنا، حملہ کرنے میں مقابلہ کرنا، سبقت لے جانے کی کوشش کرنا۔ كِنَانَةٌ: تیر رکھنے کا چمڑے کا تھیلہ، ترکش۔ كِنَانِينَ: سرزمین مصر (مجازاً)

② نَطَاعِنُ الْأَبْطَالِ عَنِ أَبْنَانِنَا وَعَلَى بَصَائِرِنَا وَإِنْ لَمْ نُبْصِرْ

ترجمہ:

اور ہم بہادروں سے نیزہ زنی کرتے ہیں اپنے بچوں کی حفاظت کیلئے اس حال میں کہ ہمارے ہوش وہو اس قائم

ہوتے ہیں اگرچہ ہم انجام پر نظر نہیں رکھتے۔

حل لغات:

بَصَائِرُ: مف: البَصِيرَةُ: ذکاوت، فہم و فراست، علم، نور قلب، دلیل، محافظ، عبرت، پردہ، ڈھال، تھوڑا سا خون۔

③ وَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّخِيلَ سُئِنًا عَلَيْكُمْ | سُؤْلُ الْمَخَاضِ أَبَتْ عَلَيَّ الْمُتَغَبِّرِ

ترجمہ:

اللہ کی قسم میں نے گھوڑوں کو تمہارے پیچھے دم اٹھا کر تیز دوڑتے ہوئے دیکھا جس طرح حاملہ اونٹنیاں دم اٹھا کر باقی ماندہ دودھ دوہنے والے پرانکار کر دیتی ہیں۔

مطلب:

شاعر دشمن کے میدان جنگ سے فرار ہونے کا نقشہ کھینچ رہا ہے۔

حل لغات:

سُئِنًا: شال الشيء (ن) سُؤْلًا: اوپر اٹھنا، کنا یہ ہے تیز دوڑنے سے کیونکہ جانور جب تیز دوڑتا ہے تو دم اٹھاتا ہے۔
- الْمَخَاضُ: دروزہ۔ فی القرآن المجیداً جَاءَ هَا الْمَخَاضُ إِلَى جِدْعِ النَّخْلَةِ. (۲۳/۱۹) دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں۔
- أَبَتْ: (ف) إِبَاءً: نافرمانی کرنا، بغاوت کرنا۔ الشيء: ناپسند کرنا، نہ ماننا، حقارت سے رد کرنا۔ وَيَأْتِي اللَّهَ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ. (۳۲/۹) الْمُتَغَبِّرِ: فاء (تفعل) گردا لودھونا، الناقَة: بھٹی کا بچا، ہوا دودھ نکالنا۔

وَقَالَ قَطْرِيُّ بْنُ الْفُجَاءِ هِ (الکامل)

شاعر کا نام:

قطری بن فجاءہ ہے (متوفی ۵۷۸ھ/۶۹۷ء اور بعض نے ۵۷۷ھ لکھا ہے) یہ سردارانِ خوارج سے ہیں اور یہ خطیب، شہسوار اور شاعر تھے۔ قطری: اس میں "ی" نسبت کی ہے، شہر قطر کی طرف منسوب ہے جو بحرین اور عمان کے درمیان واقع ہے۔ ماعرک والد کا نام "فجاءہ" اس طرح پڑا کہ وہ یمن گئے تھے اور اچانک آگئے تو لوگوں نے کہا "فجاءہ" (اچانک) تو ان کا نام ہی "فجاءہ" پڑ گیا۔

① لَا يَرْكَنَنَّ أَحَدًا إِلَى الْإِحْجَامِ | يَوْمَ الْوَعْدِ مُتَخَوِّفًا لِحِمَامِ

ترجمہ:

جنگ کے دن موت کے خوف کوئی بھی ہرگز پیچھے ہٹنے کی کوشش نہ کرے۔

مطلب:

جنگ میں ثابت قدمی پر بھارنا مقصود ہے، کہ انجام کی پرواہ کئے بغیر دشمن کا مقابلہ کرو، کیونکہ ڈرنے سے تقدیر نہیں ملتی اور نہ ہی سوچنے سے موت موخر ہو سکتی ہے۔

جسے زندگی ہو پیاری، وہ یہیں سے لوٹ جائے
اس قافلے میں شامل کوئی کم ظرف نہیں ہے

حل لغات:

يَرْكَنُ: ركن اليه (ف) رَكْنَا: کسی کی طرف مائل ہونا اور مطمئن ہونا، دل سے لگاؤ ہونا، کسی پر بھروسہ کرنا، کسی کا سپہارا لینا۔ فی القرآن المجید: وَلَا تَرْكِنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءٍ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ. (۱۱۳/۱۱) الإخجام: مص (افعال) أَحْجَمَ فلان عن الشيء: باز رہنا، ڈر کر پیچھے ہٹنا، کنا۔ مُتَخَوِّفٌ: فاعل (تفعل) خوف زدہ۔ الحمام: فیصلہ موت، قسمت، موت۔ الحمام: مف. حمامة: کبوتر، کہا گیا ہے کہ "حمامة" مذکر و مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے کیونکہ اس میں "تا" تانیث کی نہیں بلکہ وحدت کی ہے اور بہت دفعہ "حمام" کا اطلاق مفرد پر بھی ہوتا ہے، کبوتر۔ ج: حماميم. الحمام: تمام جانوروں کا بخار خصوصاً گھوڑوں کا۔

② فَلَقَدْ أَرَانِي لِلرِّمَاحِ ذَرِيَّةً مِنْ عُنْ يَمِينِي مَرَّةً وَأَمَامِي

ترجمہ:

تحقیق میں نے اپنے آپ کو نیزوں کا نشانہ بنتے ہوئے دیکھا کبھی دائیں جانب سے تو کبھی آگے سے۔

مطلب:

جنگ میں ثابت قدمی پر اجماع کرنے کیلئے جنگ میں اپنی حالت بیان کر رہا ہے، دائیں اور سامنے کی جانب کے ذکر پر اقتصار اس لئے کیا کہ جس طرح دائیں طرف سے حملہ ہوتا ہے اسی طرح بائیں طرف سے بھی ہو سکتا ہے اور پیٹھ میں نیزوں کا لگنا فرار ہونے کی علامت ہے، اور یہ بہادر شہ سوار کے شایان شان نہیں۔

حل لغات:

الرِّمَاحُ: مف: الرُّمُحُ: نیزہ۔ فی القرآن المجید: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمْ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِّن

الصَّيْدِ تَنَالَهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَا حُكْمٌ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ. (۹۴/۵) ذَرِيَّةٌ: وَهِيَ دَائِرَةٌ جَسَدِيَّةٌ زَنِيَّةٌ كِي
مَشَقِّ كِي جَاءَ، وَهِيَ جَوِيَّةٌ جَسَدِيَّةٌ كِي آثَرٌ فِي شَكَارِي شَكَارٍ كَرْتَا هِيَ. أَمَامٌ: سَامَةٌ أَوْ مَوْجُودَةٌ فِي. بَلُّ يُرِيدُ الْبِئْسَانُ
لِيَهْجَرَ أَمَامَهُ. (۵/۷۵)

③ حَتَّى خَضِبْتُ بِمَا تَحَدَّرَ مِنْ دُمِي | أَكْنَافَ سَرُجِي أَوْ عِنَانٍ لِيَجَامِي

ترجمہ:

یہاں تک کہ میں نے اپنے بہتے ہوئے خون سے اپنی زین کے کناروں یا اپنی لگام کی رسی کو رنگ دیا۔

حل لغات:

خَضِبْتُ: خَضِبَ الشَّيْءُ (ض) خَضِبًا: رَنَگًا، خَضَابٌ كَرْنَا- تَحَدَّرَ: (تَفَعَّلَ) بَهَرَ جَانًا، مَوْنًا هُوَ جَانًا، ذُهِلْنَا،
نِيحَ اِتْرَانًا، اَنْسُوذُ هَلَكْنَا- دَمٌ: خُونٌ- ج: دِمَاءٌ، دُمِيٌّ. سَرُجٌ: زَيْنٌ- ج: سُرُوجٌ. عِنَانٌ: لِگَامٌ كِي ذَوْرِي جِسْكَ ذَرِيْعِ
جَانُوْر كُو پِكْرَا جَاتَا هِيَ اُوْر دُو بَرَابَرِ كِي طَاقٌ هُوْتِي هِي- اَعِنَّةٌ: لِيَجَامٌ: لِگَامٌ (اَصْلٌ فِي هُوَ لُو هَا جُو گُوڑے كِي مَنْهٌ فِي
رِهْتَا هِيَ پَهْرَا سِ پُوْرے مَجْمُوْعَهٌ پَر بُوْلَا جَانِي لِگَا جُو تَسْمُوْنِ وَغِيْرَهٌ پَر مُشْتَمَلٌ هُوْتَا هِيَ) ج: اَلْجِمَّةُ، لُجُوْمٌ، لُجْمٌ.

④ ثُمَّ انْصَرَفْتُ وَقَدْ اَصَبْتُ وَلَمْ اُصَبْ | جَذَعَ الْبَصِيْرَةَ قَارِحَ الْاِقْدَامِ

ترجمہ:

پھر میں واپس ہوا تحقیق میں نے قتل کیا اور میں زخمی بھی نہیں ہوا اس حال میں کہ میری بصیرت گھوڑے کے دو سالہ
بچے جیسی (اور) حملہ تجربہ کار گھوڑے جیسا تھا۔

مطلب:

سابقہ اشعار میں مذکور حالت کے باوجود میں اس طرح واپس لوٹا کہ میں تو دشمنوں سے اپنا مقصود حاصل کر چکا تھا
لیکن وہ مجھ سے اپنا مقصود حاصل نہ کر سکے، یہ اس لئے ہوا کہ میں انتہائی تجربہ کار جنگجو ہوں۔

حل لغات:

جَذَعَ: مِنَ الْخَيْلِ: گھوڑے کا وہ بچہ جس کی عمر کا تیسرا سال شروع ہو گیا ہو۔ ج: جَذَاعٌ وَجَذَعَانٌ. قَارِحٌ: سَمٌ
اَلْا جَانُوْر جَسَدِيَّةٌ رِبَاعِيَّةٌ سِي مُتَّصِلٌ وَاَنْتَ كِي تُؤْتِي كِي بَعْدَ اِس كِي جِبْهَةٌ كِي نَكْلٌ اَلِي هُو- ج: قَوَارِحٌ وَفَرِحٌ. هَرَسَمٌ: اَلِي
جَانُوْر كِي اُوْر پِيْنِجِي كِي اَكْلِي اَثْمَدَانْتُوْنِ سِي مُتَّصِلٌ چَار كِي پَلِيُوْنِ فِي سِي اِيَك، پُوْرے قَد كَا اَوْنِثٌ، حَامِلَةٌ اَوْنِثِي، تَجْرِبَةٌ كَار-

وقال الحرّيش بن هلال القرّيعي (الوافر)

شاعر کا تعارف :

شاعر کا نام: نام حریش بن ہلال قرّیعی ہے، یہ اسلامی شاعر اور صحابی ہیں، غزوہ حنین و فتح مکہ میں شریک ہوئے تھے۔ ان اشعار میں اپنی بہادری بیان کر رہے ہیں۔

فائدہ:

حنین ایک وادی ہے اور یہ مکہ مکرمہ سے چند میل کے فاصلے پر طائف کے قریب واقع ہے، یہاں فتح مکہ کے تھوڑے ہی روز بعد قبیلہ ہوازن و ثقیف سے جنگ ہوئی اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کثیر بارہ ہزار یا اس سے زائد تھی اور مشرکین چار ہزار تھے اور یہ غزوہ شوال ۸ھ میں واقع ہوا، فتح مکہ مکرمہ کیلئے ۱۰ رمضان سن ۸ھ جنوری ۶۳۰ء کو رسول اللہ (فداہ روحی و جسدی) صل اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم مدینہ سے دس ہزار بہادروں کا لشکر ساتھ لے کر مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے

① شَهْدَنَ مَعَ النَّبِيِّ مَسُومَاتٍ حُنَيْنًا وَهِيَ دَامِيَةُ الْحَوَامِي

ترجمہ:

غزوہ حنین میں ایسے نشاۃِ زوہ گھوڑے نبی (صل اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم) کے ساتھ حاضر ہوئے جن کے سم خون آلود تھے۔

مطلب:

شاعر جنگ میں شریک ہوئے اور تیز رفتاری، تھکاوٹ اور تیر لگنے کی وجہ سے گھوڑوں کے سم خون آلود ہو چکے تھے۔

حل لغات:

مَسُومَاتٌ: مفع، سوّم الشيء: خاص نشانہ لگانا، عمدہ گھوڑوں کو بطور علامت خاص نشان لگاتے تھے جس سے وہ دور سے پہچان لیے جاتے تھے فی القرآن المجید: وَالْخَيْلِ الْمُسُومَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَلِكَ. (۱۳/۳) النَّبِيُّ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دینے والا پیغمبر یعنی خدا تعالیٰ کا وہ مخصوص و معصوم بندہ جو انسانوں کی ہدایت کیلئے مامور ہو اور خدا کے احکام ان تک پہنچائے۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ. (۹/۶۶) ہمزہ کو یا سے بدل کر ادغام کے ساتھ ”نبی“ بھی کہا جاتا ہے ج: أَنْبِيَاءُ وَاَنْبَاءُ وَنْبَاءُ. اونچی اور محذب: (بیچ میں سے اٹھی ہوئی) جگہ، واضح نشانات والا راستہ۔ دَامِيَةُ: خون آلود،

خون چکاں۔ مَعْرِكَةٌ دَامِيَةٌ: خونی لڑائی، زبردست خون خرابہ۔ أَلْحَوَامِي: مف: الحامِيَّة: محافظہ دستہ جو جنگ میں اپنے لوگوں یا شہر کی حفاظت پر معمور ہو، پہرے دار جو جنگ میں اپنے لوگوں کی حفاظت کرے، یہاں مراد وہ لوہا ہے جو گھوڑے کے سم کی حفاظت کے لئے لگایا جاتا ہے۔ حَمِي مِنَ النَّاسِ (ص) حِمَايَةٌ: لوگوں سے کوئی چیز روکنا یا بچانا۔ حَمِي (از) س) حَمِيًا: آگ کا بہت زیادہ گرم ہونا۔ نَارٌ حَامِيَةٌ. (۱۱/۱۰۱)

② وَوَقَعَةَ خَالِدٍ شَهَدَتْ وَحَكَّتْ سَنَابِكُهَا عَلَى الْبَلَدِ الْحَرَامِ

ترجمہ:

اور خالد بن ولید کے واقعہ میں حاضر ہوئے اور ان کے سموں نے مکہ مکرمہ (کی زمین) کو روندھا

مطلب:

وہ گھوڑے فتح مکہ میں شریک ہوئے اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی، اس واقعہ کو خالد بن ولید بن مغیرہ سے اس لئے منسوب کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھڑ سواروں کا امیر مقرر فرمایا تھا، کوہ خدمتہ پر حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قریش سے آمنا سامنا ہوا، ان سے جہاد کرا نہیں بھگا دیا۔ شاعر کا مقصد یہ ہے کہ میں نے کثرت سے جنگوں میں شرکت کی ہے اور مصائب و آلام جھیلنے کا خوگر ہوں۔

حل لغات:

وَقَعَةٌ: قیامت، آفت زمانہ، تصادم، پے در پے حملہ، لگاتار لڑائی، رَجُلٌ وَاقِعَةٌ: بہادر آدمی، ہر روز نما ہونے والی چیز، حادثہ، واقعہ۔ حَكَّتْ: حَكَّ الشَّيْءُ بِالشَّيْءِ وَ عَلَى الشَّيْءِ (ن) حَكًّا: رگڑنا، گھسنا، کھر چنا۔ عربی مقولہ ہے: مَا حَكَّ جِلْدَكَ مِثْلَ ظُفْرِكَ: تیری کھال کو تیرے اپنے ناخن کی طرح کوئی چیز نہیں کھجلائے گی یعنی تم اپنی ضرورت کو آپ اچھی طرح پوری کر سکتے ہو۔ سَنَابِكٌ: مف: السُّنْبُكُ: چوپائے کے پیر کا کنارہ، کھر، ہرشی کا اول حصہ آخری حصہ۔

③ نَعْرَضُ لِلشُّيُوفِ إِذَا التَّقِينَا وَجُوهَنَا لَا نَعْرَضُ لِلطَّامِ

ترجمہ:

جب ہم لڑائی کرتے ہیں تو تلواروں کے لئے ایسے چہرے پیش کرتے ہیں جو طمانچوں کیلئے پیش نہیں کئے جاتے۔

حل لغات:

نَعْرَضُ: (تفعیل) عَرَضَ: پیش کرنا۔ عربی مقولہ ہے: عَرَضُ لِلکَرِيمِ وَلَا تُبَا حِثُّ: شریف سے اشارہ، کنایہ

سے کہوصاف مت کہو۔ ”إِذَا التَّقَيْنَا وَجُوهَهَا لَا“ ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخہ میں ”بِكُلِّ ثَغْرِ خُدُودَامَا“ ہے۔
اللِّطَامُ: مص: ایک دوسرے کو پھینک مارنا۔

④..... وَلَسْتُ بِخَالِعٍ عَنِّي ثِيَابِي إِذَا هَرُّ الْكُمَاةُ وَلَا أَرَامِي

ترجمہ:

اور جب بہادر (جنگ کو) ناپسند کرتے ہیں تو اس وقت بھی میں اپنا اسلحہ نہیں اتارتا اور نہ ہی (دور سے) تیر اندازی کرتا ہوں۔

مطلب:

جس وقت بڑے بڑے بہادر جنگ میں جانے سے گھبرا جاتے ہیں تو ایسے ہولناک وقت میں بھی میں مسلح ہو کر جنگ میں گھس جاتا ہوں اور بزدلوں کی طرح دور سے تیر اندازی نہیں کرتا بلکہ دشمن کے سامنے سینہ تان کر شمشیر کے جواہر دکھاتا ہوں، اس کی تائید آئندہ شعر کر رہا ہے۔

حل لغات:

خَالِعٌ: فاء، خلع الشيء (ف) خَلَعًا: اتارنا، نکالنا، کھینچنا۔ فی القرآن المجید: إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى. (۱۲/۲۰) هَرُّ: (ن) هَرًّا: ناپسند کرنا۔

⑤..... وَلَكِنِّي يَجُولُ الْمُهْرُ تَحْتِي إِلَى الْغَارَاتِ بِالْعَضْبِ الْحُسَامِ

ترجمہ:

لیکن میری سواری کا نو عمر گھوڑا، جنگوں میں کاٹنے والی تلوار کے ساتھ جاتا ہے۔

حل لغات:

يَجُولُ: جال، (ن) جَوْلًا: ابھرنا، بلند ہونا۔ فی الارض: گھومنا، پھرنا۔ من جال نال: جو گھومتا ہے حاصل کر لیتا ہے۔ عربی مقولہ ہے: جَوْلَةُ الْبَاطِلِ سَاعَةٌ وَجَوْلَةُ الْحَقِّ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ: باطل کا زمانہ ایک گھڑی ہوتا ہے اور حق کا زمانہ قیامت تک ہے، الْمُهْرُ: گھوڑے یا پالتو نچر وغیرہ کا بچہ ج: امھار، مھار، مھارۃ. الْعَضْبُ: تیز تلوار یا زبان۔ الْحُسَامُ: تیز تلوار۔ حُسَامُ السَّيْفِ: تلوار کی دھار۔ حَسَمَةً (ض) حَسَمًا: جڑ سے کاٹنا۔ خلیل نے کہا ”تلوار“ کو ”حسام“ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ بھی دشمن کے برے ارادے کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔

وقال ابن زِيَابَةَ التَّمِيمِيُّ (السريع)

① نَبْتُ عُمُرٍ وَغَارِزٌ أَرَأْسُهُ فِي سِنَةِ يُوعَدُ أَخْوَالَهُ

ترجمہ:

نبٹتہ بردی گئی ہے کہ عمر و اونگھ میں اپنا سر ڈال کر (یعنی غافل ہو کر) اپنے ماموؤں کو دھمکی دے رہا ہے۔

مطلب:

وہ انجام سے بے خبر ہو کر دھمکیاں دے رہا ہے، یہاں غفلت کو اونگھ سے تشبیہ دی ہے نیند سے نہیں دی اور یہ بہت بے رحمہ تشبیہ اور ابلغ تعریض ہے کیونکہ اونگھ میں دی با نکل بے خبر اور غافل نہیں ہوتا جب کہ نیند میں غافل ہو جاتا ہے، نیند اور اونگھ میں نمایاں فرق ہے بسا کہ قرآن میں ہے: لَا تَأْخُذْهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ. (۲۵۵/۲) عمر و اگرچہ سمجھ دار ہے لیکن وہ راندتے نہیں۔

حل لغات:

نَبْتُ: بِنَاءُ الْحَبْرِ بِالْحَبْرِ: خبر دینا، خبر یا واقعہ تفصیل سے بتانا، خبر دار کرنا، یہ ان افعال میں سے ہے جو متعدی پر ماضی میں ہوتے ہیں۔ غَارِزٌ: فاء، غرز الشيء في الشيء (ض) غَرَزًا: داخل کرنا، گاڑ ہنا، چھوٹا۔ سِنَةٌ: اونگھ، غفلت۔ يُوعَدُ: (افعال) أَوْعَدَ فَلَانًا: کسی سے وعدہ کرنا، دھمکی دینا۔ أَخْوَالُ: مف: الخال: ماموں۔

② وَتَلْكَ مِنْهُ غَيْرُ مَأْمُونَةٍ أَنْ يَفْعَلَ الشَّيْءَ إِذَا قَالَهُ

ترجمہ:

اور یہ دھمکی اس سے متوقع ہے کیونکہ وہ جو کہتا ہے کر کے دکھاتا ہے۔

مطلب:

ثامرا اپنے بھانجے پر طنز کر رہا ہے، یہ منہ اور مسور کی دال، یعنی وہ ایسا نہیں کر سکتا۔

③ الرُّمُوحُ لَا أَمَلًا كَفَى بِهِ وَاللَّبْدُ لَا تَبَعُ تَزْوَالَهُ

ترجمہ:

میں نیزے سے اپنی تھیلی نہیں بھرتا اور منہ کے گرنے سے نہیں گرتا۔

مطلب:

نا تجربہ کار شخص نیزے کو لاشمی کی طرح پکڑتا ہے، شاعرنا تجربہ کار نہیں اسے نیزہ پکڑنے اور اس کا وار کرنے کا بہت ہی تجربہ ہے اور مندرہ کے گرنے سے نا تجربہ کار سوار گر پڑتا ہے۔

حل لغات:

أَمْلاً: ملاً الشيء (ف) ملاً: بھرنا، پر کرنا۔ فی القرآن المجید: فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَباً وَلَوْ افْتَدَى بِهِ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ. (۹۱/۳) كَفَّ: ہتھیلی (انگلیوں سمیت) ہاتھ کا اندرونی حصہ۔ كَفَّ عَنِ الْأَمْرِ (ن) كَفَّ: رکنا، باز آنا۔ فَلانَا عَنِ الْأَمْرِ: روکنا۔ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ. (۲۳/۲۸) اللَّبْدُ: نمدہ، بنی ہوئی اون یا بال، وہ اونی کپڑا جو گھوڑے کی زین کے نیچے رکھا جاتا ہے، بچھانے کا ایک فرش۔ ج: الْبَادُو لُبُودٌ. لَا تَبِعْ: تبع (س) تَبَعًا: پیچھے چلنا، ساتھ چلنا، کسی کے بعد آنا۔ تَزَوَّاهُ: مص: لَيْسَ لِسُلْطَانِ الْعِلْمِ زَوَالٌ: بادشاہ علم کو زوال نہیں۔

④ وَالذِّرْعُ لَا أَبْغَى بِهَا ثَرَوَةً | كُلُّ امْرِئٍ مُسْتَوْدِعٌ مَالَهُ

ترجمہ:

میں زرہ کے بدلے مال حاصل نہیں کرتا ہر شخص اپنا مال محفوظ کرتا ہے۔

مطلب:

میں اپنا اسلحہ نہیں بیچتا بلکہ محفوظ کر کے رکھتا ہوں کیونکہ یہ میرا قیمتی سرمایہ ہے اور سب لوگ اپنا سرمایہ محفوظ رکھتے ہیں۔

حل لغات:

الذِّرْعُ: زرہ، موٹنٹ ہے کبھی مذکر بھی استعمال ہوتا ہے۔ ج: ذُرُوعٌ. أَبْغَى: بَغَى الشيء (ض) بَغْيًا: طلب کرنا۔ الرجلُ: حق سے ہٹ جانا، علیہ: ظلم و تعدی کرنا، ناقص و ادوی بَغَى الشيء (ن) بَغْوًا: سے معنی ہوگا، کسی چیز کو غور سے دیکھنا، علیہ: ظلم و زیادتی کرنا۔ ثَرَوَةٌ: مال کی زیادتی یا قوم کی کثرت۔ مُسْتَوْدِعٌ: کسی کے پاس مال بطور امانت رکھنا۔

⑤ إِنَّكَ يَا عَمْرُو وَتَرَكَ النَّدَى | كَالْعَبْدِ إِذْ قَيْدًا جَمَالَهُ

ترجمہ:

اے عمر بے شک تو سخاوت چھوڑ کر غلام کی طرح ہو گیا جب وہ اپنے اونٹ باندھ لے۔

مطلب:

صاحب ثروت اگر اپنی جان یا دوسروں پر سخاوت نہ کرے تو اس کے مال کا کوئی فائدہ نہیں جس طرح باندھے ہوئے اونٹوں کا کوئی فائدہ نہیں۔

حل لغات:

النَّدَى: بارش، گھاس، شبنم، ترمٹی، خوشبو، انتہا، فیاضی، فضل و بھلائی، چربی۔ ج: انْدَاءٌ وَاَنْدِيَةٌ. الْعَبْدُ: غلام، بندہ۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ. (۵۳/۳۹) ج: عُبْدٌ وَعِبَادٌ وَّعَبْدٌ. عربی مقولہ ہے: عَبْدٌ وَ مَوْمٌ: غلام اور بے مہار یعنی کمینہ اور بے لگام۔ قِيَادُهُ: (تفعیل) پاؤں میں بیڑی ڈالنا، جانے سے روک دینا۔ اَجْمَالٌ: مف: جَمَلٌ: اونٹ۔ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْبِيَاطِ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ. (۳۰/۷)

⑥ الْيَتُّ لَا اَذْفِنُ قَتْلَاكُمْ فَذَخِنُوا الْمَرْءَ وَسِرْبَالَهُ

ترجمہ:

میں نے قسم کھائی ہے کہ تمہارے مقتولین کو دفن نہیں کروں گا تو مرد اور اس کے لباس کو دھونی دو۔

مطلب:

میں تمہارے مقتولوں کو تمہارے سپرد نہیں کروں گا کہ تم رسوائی سے بچنے کیلئے انہیں دفن کر دو، ہاں انہیں جلد خوشبو لگاؤ تاکہ نفا میں آلودگی پیدا نہ ہو۔

حل لغات:

الْيَتُّ: (افعال) ایلاء: قسم کھانا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: لِّلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَازُوا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ. (۲۲۶/۲) قَتْلًا: مف: قَتِيلٌ: مقتول۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ التَّمَصُّصُ فِي الْقَتْلِ الْحُرِّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنثَى بِالْأُنثَى. (۱۷۸/۲) عربی مقولہ ہے: مَقْتَلٌ رَجُلٍ يَتُّ فَكُنْهُ: آدمی کی قتل گاہ اس کے دونوں جبروں کے درمیان ہے۔ ذَخِنُوا: (تفعیل) دَخَنَ الشَّيْءُ: دھونی دینا۔ الْمَرْءُ: الْمَرْءُ الْمَرْءُ: مرد، آدمی۔ ج: رَجَالٌ (غیر لفظ سے) كُلُّ امْرَأٍ فِي مَا يُرْمَى بِهِ۔ ہر شخص میں کوئی ایسی بات۔ ج: اس کی اس پر تہمت لگائی جاسکے۔

وَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ هُمَامٍ (السَّرِيع)

شاعر کا نام:

حارث بن ہمام بن مرہ ہے یہ ابن زیاہ کا والد ہے یعنی زیاہ، حارث ہی ہے (بیروت کے نسخے میں ایسا ہی ہے) یہ جاہلی شاعر ہے۔

① أَيَابُنْ زِيَابَةَ إِنْ تَلَقَّنِي | لَا تَلَقَّنِي فِي النِّعَمِ الْعَازِبِ

ترجمہ:

اے ابن زیاہ اگر تو مجھ سے ملے تو گھر سے دور چرنے والے اونٹوں میں نہیں ملے گا۔

مطلب:

شاعر ابن زیاہ پر طنز کر رہا ہے کہ میں تیری طرح اونٹوں کا چرواہا نہیں بلکہ تجربہ کار شہ سوار ہوں اس لئے تو مجھے اونٹوں میں نہیں بلکہ گھوڑوں میں پائے گا۔

حل لغات:

النِّعَمُ: جانوروں پر مشتمل مال و دولت، چوپایہ، بطور خاص اونٹ، یہ مذکر و مؤنث دونوں طرح آتا ہے لیکن زیادہ تر مذکر ہی استعمال ہوتا ہے، یہ مفرد کی صورت میں اکثر اونٹوں کیلئے آتا ہے اور جب جمع ہو تو ازواج ثمانیہ (بھیڑ، بکری، اونٹ اور گائے ز مادہ) مراد ہوتے ہیں۔ (شرح دیوان الحماسة، لمرزوقی، دار الکتب العلمیہ بیروت) ج: أَنْعَامٌ، أَنْعِيمٌ. فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةٌ وَفَرَسًا كُلُّوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ. (۱۳۲/۶) الْعَازِبُ: فَاعِلٌ عَزَبَ (ن، ض) الشَّيْءُ عَزُوبًا: دُورٌ هَوِّنًا، پُوشیدہ ہونا۔

② وَتَلَقَّنِي يَشْتَدُّ بِي أَجْرَدٌ | مُسْتَقْدِمُ الْبُرُكَةِ كَالرَّائِبِ

ترجمہ:

اور تو اس حال میں مجھ سے ملے گا کہ کم بالوں والا، اپنے سوار کی طرح ابھرے ہوئے سینے والا گھوڑا مجھے تیزی سے لے جا رہا ہوگا۔

مطلب:

گھڑ سواری میری فطرت ثمانیہ بن چکی ہے، میں ایسے عمدہ گھوڑے کا سوار ہوں جس کا سینہ دیگر گھوڑوں کی طرح

سواری کی حالت میں جھکتا نہیں بلکہ اس کے شہسوار کی طرح ابھرا ہوا ہوتا ہے۔

حل لغات:

يَشْتَدُّ: (افتعال) اشتد: طاقتور ہونا، مضبوط ہونا، سخت ہونا. فِي السَّيْرِ: تیز دوڑنا۔ عربی مقولہ ہے: عِنْدَ الشَّدَائِدِ تُعْرِفُ الْإِخْوَانَ: مصیبتوں کے وقت بھائی پہچانے جاتے ہیں۔ عربی مقولہ ہے: عِنْدَ الشَّدَائِدِ تَذْهَبُ الْأَحْقَادُ: مصیبتوں کے وقت کینے ختم ہو جاتے ہیں۔ أَجْرَدٌ: بے نبات زمین، گنجا آدمی، چھوٹے بالوں والا گھوڑا، دوڑنے والا گھوڑا. ج: أَجْسَادٌ وَجُرْدٌ. أَجْرَدٌ مِنْ صَخْرَةٍ: چٹان سے زیادہ صاف، یعنی جسے کوئی بات اثر نہ کرے۔ مُسْتَقْدِمٌ: فاء، (استفعال) استقدم: بہت اقدام کرنا، القوم: آگے بڑھ جانا، سبقت لے جانا، فلان مستقدم الی: فلاں میرے خلاف دشمنی کا رجحان رکھتا ہے، البرُکة: اونٹ کے بیٹھنے کی ہیئت، پانی جمع ہونے کی جگہ، حوض. ج: بَرَكٌ. البرک: سینہ، اونٹ کا زمین سے ملا ہوا سینہ، اونٹوں کا گلہ۔ مُسْتَقْدِمُ البرُکة: بڑے اور چوڑے سینے والا۔

فَاجَابَهُ ابْنُ زِيَابَةَ عَلَيَّ وَزَيْنَهَا (السريع)

① يَا لَهْفَ زِيَابَةَ لِلْحَارِثِ الصَّابِحِ فَالْغَانِمِ فَالْأَنْبِ

ترجمہ:

اے لوگو! حارث کی وجہ سے (ابن) زیا بہ کے سخت افسوس کرنے کو ذرا دیکھو جو صبح کے وقت آیا لوٹ مار کر کے واپس چلا گیا۔

حل لغات:

زیابہ: سے مراد ابن زیا بہ ہے۔ الصَّابِحُ: فاء: صبحہ (ف) صَبَحًا: کسی کے پاس صبح کے وقت آنا. الْغَانِمُ: فاء: مالِ غنیمت پانے والا، فائدہ اٹھانے والا۔ الْأَنْبِ: فاء: آب الیہ (ن) أَوْبًا: لوٹنا، آب الی اللہ. توبہ کرنا۔

② وَاللَّهُ لَوْ لَاقَيْتُهُ خَالِيًا لَأَبَّ سَيْفًا مَعَ الْغَالِبِ

ترجمہ:

اللہ کی قسم اگر میں اس سے تنہائی میں ملتا تو ہماری تلواریں غالب آنے والے کے ساتھ لوٹتیں۔

مطلب:

اگر مجھے وہ تنہائی میں ملتا تو میں اسے قتل کرتا یا وہ مجھے قتل کرتا پھر سارا سامان قاتل لے جاتا۔ ”سیفین“ کا ذکر ان کی عظمت و رفعت کی وجہ سے کیا، مراد سارا سامان ہے۔

حل لغات:

خَال: فَا: خَلَابَهُ وَمَعَهُ وَالِيَهُ (ن) خَلْوَةٌ: كَسَى سَهْبَائِي فِي مَلَاقَاتِ كَرْنَا، اَكْثَاهُ هُونًا - خَلَا الْمَكَانَ (ن) خُلُوًّا: خَالِي هُونًا - عَرَبِي مَقُولُهُ هِيَ: لَا يَخْلُو الْمَرْءُ مِنْ وَدُودِ يَمْدَحُ وَعَدُوِّ يَقْدَحُ. كَوْنِي شَخْصٌ بَهِي اِيَا هَيْسَ جُو كَسَى تَعْرِيفُ كَرْنِي وَالِي دُوسْتِ اُورِ بَرَائِي كَرْنِي وَالِي دُشْمَنِ سَهْ خَالِي هُو - اَلْغَالِبُ: فَا: غَلْبُهُ وَعَلِيَهُ (ض) غَلْبًا: غَالِبٌ هُونًا، زِيرِ كَرْنَا، فَتْحُ پَانَا، كَسَى پَرِ اِقْتِدَارِ حَاصِلِ كَرْنَا - عَرَبِي مَقُولُهُ هِيَ: اِذَا لَمْ تَغْلِبْ فَاخْلِبْ - غَالِبٌ نَهْ اَسْكُتُ تُو حَسَنُ تَدْبِيرِ سَهْ كَامِ كَرْنِي - مَن غَالِبَ الْاَيَّامِ غَلِبَ: جُو زَمَانَهُ پَرِ غَالِبِ اَنِي كِي كُوشَشِ كَرْنِي گَاوَهُ مَغْلُوبٌ هُو گَا -

① أَنَا ابْنُ زَيْبَةَ إِنْ تَدْعُنِي | آتِكَ وَالظَّنُّ عَلَى الْكَاذِبِ

ترجمہ:

میں ابن زیا بہ ہوں اگر تو مجھے (مقابلہ کے لئے) بلائے تو تیرے پاس آؤں گا اور بدگمانی کا وبال جھوٹے پر ہے۔

مطلب:

یہاں ابن زیا بہ کا حقیقی معنی مراد نہیں کیونکہ اس کا زیا بہ کا بیٹا ہونا تو ظاہر ہے، بلکہ مجازی معنی مراد ہے کہ میں قوت و شجاعت میں مشہور ہوں، اگر تو لڑائی کیلئے مجھے بلائے گا تو میں بلا تردد آؤں گا اور تیرا گمان جھوٹا ثابت ہوگا۔

وقال الأَشْتَرُ النَّخَعِيُّ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: مالک بن حارث بن عبد یغوث نخعی ہے، یہ اسلامی شاعر ہیں۔ اور بڑے بڑے بہادروں کے امیر اور اپنی قوم کے سردار تھے، جنگ یرموک میں شریک ہوئے اس جنگ میں ان کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی تھی، جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے ان اشعار میں اسے بیان کر رہے ہیں۔

فائدہ:

جنگ صفین: حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے ہی کوفہ پہنچے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے شامی لشکر ان کے ساتھ تھا ادھر حضرت علی کوفہ سے نکلے ماہ صفر ۳۷ ہجری میں صفوان کے مقام پر دونوں میں کئی روز تک خوب جنگ ہوئی آخر حضرت عمرو بن عاص کی سوچ اور فکر کے مطابق شامیوں نے نیزوں پر قرآن شریف بلند کر لئے چنانچہ یہ صورت حال دیکھ کر لوگوں نے جنگ میں اپنے ہاتھوں کو روک لیا پھر دونوں طرف سے صلح کے لئے ایک ایک آدمی کو حکم بنایا گیا حضرت عمرو بن عاص حضرت امیر معاویہ کی طرف سے حکم تھے جب کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری

حضرت علی کے نمائندہ تھے دونوں نمائندوں میں ایک معاہدہ طے پایا کہ اگلے سال اصلاح امت کے لئے ازراج کے مقام پر اکٹھے ہو کر بات چیت کی جائے گی اس معاہدہ کے بعد حضرت امیر معاویہ اپنے لشکر سمیت شام کی طرف جب کہ حضرت علی اپنے لشکر کو لیکر کوفہ چلے گئے۔ (تاریخ الخلفاء ۲۵۳ تا شریاء الدین پبلی کیشنز کھارادر کراچی)

① بَقِيْتُ وَفَرِي وَانْحَرَفْتُ عَنِ الْعُلَىٰ وَلَقَيْتُ أَضْيَافِي بِوَجْهِ غُبُوسٍ

ترجمہ:

میں اپنا مال کثیر باقی رکھوں اور عادات کریمہ سے پہلو تہی کروں اور اپنے مہمانوں سے ترش روئی سے ملوں۔

مطلب:

شاعر ان اشعار میں خود کو بد عادے رہا ہے کہ اگر میں آئندہ شعر میں مذکور عمل نہ کروں تو مجھ میں یہ تمام برائیاں پیدا ہوں۔ یہ شعر جواب شرط ہے۔

حل لغات:

بَقِيْتُ: (تفعیل) التبقیة: ثابت کرنا، باقی رکھنا. وَفَرِي: مص (ض): له المال: زیادہ کرنا، پورا کرنا۔
عَرَضَ فُلَانٌ: عزت کی حفاظت کرنا اور گالی نہ دینا. اِنْحَرَفْتُ: (انفعال) اِنْحَرَفَ: ٹیڑھا ہو جانا، اصل سے ہٹ جانا، منحرف ہونا۔ مَزَاجُهُ: طبیعت کا اعتدال سے ہٹنا، طبیعت خراب ہو جانا، الی فلان: کسی کی طرف مائل ہونا، عن فلان: الگ اور بے تعلق ہونا۔ الْعُلَى: بلندی، شرافت۔ أَضْيَافٌ: وَضِيُوفٌ وَضِيَّافٌ وَضِيْفَانٌ وَأَضَائِفٌ. مَف: الضَّيْفُ: مہمان (واحد جمع) فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: هَلْ أَتَاكَ حَدِيثٌ ضَيْفٍ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِيِّنَ. (۲۳/۵۱) غُبُوسٌ: مص: کسی کے تیور چڑھنا، پیشانی پر بل پڑنا، شکن آلود ہونا، ترش رو ہونا، منہ بگاڑنا. ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ. (۲۳/۷۴)

② إِنْ لَمْ أَشْنُ عَلَيَّ ابْنَ حَرْبٍ غَارَةً لَمْ تَخُلْ يَوْمًا مِنْ نَهَابِ نَفُوسٍ

ترجمہ:

اگر میں ابن حرب پر ایسی غارتگری والا حملہ نہ کروں جو کسی دن جانوں کے لوٹنے سے خالی نہ ہو۔

نوٹ:

شاعر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپاہی تھے اور حضرت امیر معاویہ بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر سے لڑ رہے تھے۔ یہ شعر شرط ہے۔

حل لغات:

أَشْنُ: (ن) سَنَّا الْغَارَةَ عَلَيْهِم: چاروں طرف لوٹ ڈالنا۔ نہاب: مف: نَهَبَ (ف، ن، س) الْغَنِيمَةَ: مالِ غَنِيمَتٍ لُوْثًا۔ کہا جاتا ہے۔ ہذا زَمَانُ النَّهْبِ۔ یہ لوٹ کا وقت ہے۔ غنیمت: ہر وہ چیز جو لوٹی جائے۔

③..... خَيْلًا كَأَمْثَالِ السَّعَالِي شُرْبًا تَعْدُو بِيضٍ فِي الْكَرِيهَةِ شُمُوسٍ

(وہ غارت گری) ایسے گھوڑوں کے ساتھ ہوگی جو جنوں کی طرح دبلے پتلے ہیں جنگ میں ترچھی نظر سے دیکھنے والے متکبر سرداروں کو تیزی سے لے جاتے ہیں۔

مطلب:

اس شعر میں شاعر نے گھوڑوں کو دبلے پن اور سبک رفتاری میں جنوں سے تشبیہ دی ہے۔

حل لغات:

السَّعَالِيُّ: وَسِعْلِيَّاتٍ. مف: السَّعْلَاءُ وَالسَّعْلَاءُ وَسِعْلِيٌّ: بھوتنی یا بھوت۔ شُرْبٌ: مف: الشَّارِبُ: دبلا، سوکھا، کھر در۔ شُرْبُ الْحَيَوَانِ (ن) شُرْبًا: دبلا ہونا، سوکھا ہوا ہونا۔ تَعْدُو: (ن) عَدُوًّا: دوڑنا۔

④..... حَمِيَّ الْحَدِيدِ عَلَيْهِمْ فَكَانَهُ وَمَضَانُ بَرْقٍ أَوْ شِعَاعُ شُمُوسٍ

ترجمہ:

لوہا ان پر گرم ہوا تو ایسا لگتا ہے کہ وہ بجلی کی چمک ہے یا سورج کی کرن۔

مطلب:

میدان جنگ میں زیادہ دیر تک ثابت قدم رہنے کی وجہ سے لوہے کی زرہیں اور خود گرمی کی شدت کی وجہ سے گرم ہو کر چمکنے لگے تو شاعر نے ان کی چمک کو بجلی کی چمک یا سورج کی شعاع سے تشبیہ دی ہے۔

حل لغات:

حَمِيٌّ: (س) حَمِيًّا النَّارُ: آگ کا بہت تیز گرم ہو جانا۔ عليه: کسی پر سخت ناراض ہونا۔ الْحَدِيدُ: لوہا، لوہے کی سلاح۔ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ. (۲۵/۵۷) ج: حَدَائِدٌ. تيز۔ وَمَضَانُ: مص وَمَضٍ (ض). بَرْقٌ: بجلی کا ہلکے سے چمکنا۔ بَرْقٌ: مص (ن) بَرْقًا وَبَرِيْقًا: بجلی کا چمکنا، آسمان یا بادل میں بجلی چمکنا، چمکنا، جھلملانا۔ يَكَادُ الْبَرْقُ يَنْخُطِفُ أَبْصَارَهُمْ (۲۰/۲) شِعَاعٌ: سورج کی کرن۔ ج: أَشْعَةٌ وَشَعَعٌ وَشِعَاعٌ. شُمُوسٌ: مص. شمس اليوم ونحوه (ن) شُمُوسًا: دن کا دھوپ والا ہونا یا تیز دھوپ والا ہونا، روشن ہونا۔

وقال معدان بن جواس الكندي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: معدان بن جواس کنڈی ہے (متوفی ۳۰ھ/۶۵۰ء) یہ مخضرمی شاعر ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں پائے ہیں، پہلے عیسائی تھے پھر دولتِ اسلام سے مشرف ہو کر دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل کیں۔

نوٹ:

یہ اشعار اس میں باب میں اس لئے ذکر کئے کہ لفظاً و معنی "سختی اور شدت" پر مشتمل ہیں۔

①..... إِنَّ كَانَ مَا بُلِّغْتَ عَنِّي فَلَا مَنِيْ صَدِيْقِيْ وَشَلْتُ مِنْ يَدِيْ الْأَنَامِلِ

ترجمہ:

اگر وہ بات سچی ہو جو میرے بارے میں تجھے پہنچائی گئی تو میرا دوست مجھے ملامت کرے اور میرے ہاتھ بے کار ہوں۔

حل لغات:

بُلِّغْتَ: فلانا الشيء: کسی کو خبر پہنچانا۔ فی القرآن المجید: يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ. (۶۷/۵) لَامٌ: لامہ علی کذا (ن) لَوْمًا: کسی کو ملامت کرنا۔ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ. (۵۳/۵) آڑے ہاتھوں لینا۔ شَلْتُ: شَلُّ الْعَضْوُ (ف) شللاً: عضو کا شل ہو جانا، سوکھ کر بے حرکت ہو جانا، مفلوج ہو جانا۔ الْأَنَامِلِ: مف: الْأُنْمَلَةُ: انگلی کی گرہ، انگلی کا جوڑ، انگلی کا پور، انگلی کی ہڈیاں، ناخن سے ملا ہوا انگلی کا جوڑ۔ انگلی۔ وَإِذَا خَلَوْا عَضُوا عَلَيْكُمْ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ. (۱۱۹/۳)

②..... وَكَفَنْتُ وَحْدِيْ مُنْذِرًا لِّبِيْ رَدَائِهِ وَصَادَفَ حُوْطًا مِنْ أَعَادِيْ قَابِلِ

اور میں اکیلا اپنے بھائی منذر کو اس کی چادر میں کفن دوں اور میرے پیٹے حوط کو میرے دشمنوں میں سے کوئی قاتل اچانک ملے۔

حل لغات:

كَفَنْتُ: (تفعیل) كَفَنَ المِيتَةَ: کفن دینا۔ رَدَاءٌ: چادر، کپڑوں کے اوپر پہنے جانے والی چیز جیسے جبہ وغیرہ، نصف اعلیٰ کو ڈھانپنے والا کپڑا، موتیوں کا ہار۔ ج: أَرْدِيَّةٌ. صَادَفَ: ة: سامنے آ جانا، اتفاقاً یا اچانک ملنا۔

وقال عامر بن الطفيل (الطويل)

شاعر کا نام:

عامر بن طفیل بن جعفر بن کلاب العامری ہے (متوفی ۱۱ھ/۶۳۲ء) یہ جاہلی شاعر ہے، زمانہ اسلام پایا لیکن مسلمان نہیں ہوا۔

①..... طَلَّقْتِ إِنْ لَمْ تَسْأَلِي أَيُّ فَارِسٍ حَلِيلِكَ إِذْ لَاقَى صُدَاءً وَخَشَعَمَا

ترجمہ:

اگر تو لوگوں سے معلوم نہ کرے کہ تیرا خاوند کیسا شہسوار ہے جب اس نے قبیلہ صداء اور خشم سے جنگ کی تو تجھے طلاق ہے۔

حل لغات:

طَلَّقْتِ: (تفعیل) طَلَّقَ الْمَرْءُ: عورت کو طلاق دینا۔ فی القرآن المجید: فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. (۲/۲۳۰) حلیل: حلیل الرجل: بیوی۔ حلیل المرءة: خاوند۔

①..... أَكْرُ عَلَيْهِمْ دَعْلَجًا وَلَبَانًا إِذَا مَا اشْتَكَى وَقَعَ الرِّمَاحُ تَحْمَحَمَا

ترجمہ:

میں ان پر دوج گھوڑے اور اس کے سینے سے بار بار حملہ کر رہا تھا، جب وہ کثرت سے لگنے والے نیزوں کی شکایت کرتا تو ہنہاتا۔

حل لغات:

أَكْرُ: كَرَّ (ن) فَلَانَ كُرُورًا: لوٹنا۔ لَوْ أَنَّ لِي كُرَّةً فَأَكُونُ مِنَ الْمُحْسِنِينَ. (۵۸/۳۹) الشیء: لوٹانا، علی العدو: دشمن پر حملہ کرنا، عنہ: پلٹنا۔ دَعْلَجٌ: گھوڑے کا نام ہے۔ لَبَانٌ: دونوں شانوں کے درمیان سینے کا حصہ، جب گھوڑے کا ذکر کیا تو سینے کا ذکر بھی ہو گیا پھر اسے علیحدہ ذکر کرنے کی وجہ اس کی رفعتِ شان کا اظہار ہے جس طرح قرآن عظیم میں ہے: مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ. (۹۸/۲) اللَّبَانُ: رضاعت۔ اشْتَكَى: شکایت کرنا، شاکِی ہونا۔ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ. (۱/۵۸) بیمار ہونا، مشکیزہ بنانا، الیہ: کسی سے فریاد کرنا، ایسے شخص سے اپنے دردِ غم کی شکایت کرنا جو اسے دور کر سکے۔ تَحْمَحَمَا: الفرس: ہنہانا، الشیء: سیاہ ہونا۔

وقال زُفْرُبْنُ الْحَارِثِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: زفر بن حارث کلابی ہے (متوفی ۷۷۵ھ/۶۹۵ء) اور یہ جلیل القدر تابعی ہیں، جنگ صفین میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔

اشعار کا پس منظر:

ملک شام میں مرج زاہط کے مقام پر بنو قلب اور بنو قیس کے درمیان لڑائی ہوئی، بنو قلب، تغلب بن وائل اور یمن کے تمام لوگ مردان بن حکم کے ساتھ تھے اس جنگ میں ضحاک بن قیس فہری جو کہ بنو قیس کے سردار تھے قتل ہو گئے اور یہ شاعر میدان جنگ سے فرار ہو گئے اس جنگ کو ان اشعار میں بیان کر رہے ہیں۔

① وَكُنَّا حَيْنَبْنَا كُلَّ بَيْضَاءِ شَحْمَةَ لَيْالِي لَاقَيْنَا جُذَامَ وَحَمِيرًا

ترجمہ:

ہم ہر سفید چیز کو چربی سمجھے ہوئے تھے جن راتوں ہم نے قبیلہ جذام اور حمیر سے جنگ کی۔

مطلب:

ہم نے بہادروں کو کمزور سمجھ رکھا تھا لیکن معاملہ اس کے برعکس تھا کیونکہ ان کا اور ہمارا ایک ہی نسب تھا اور جس خصلت کی بنا پر ہم تمام لوگوں سے ممتاز تھے وہ خصلت ان میں بھی تھی۔ نظر آ رہا تھا۔

حل لغات:

شَحْمَةُ: چربی کا ٹکڑا، یہاں کنایہ ہے کمزوری سے۔ شَحْمَةُ الْعَيْنِ: آنکھ کی پتلی۔ شَحْمَةُ الْأُذُنِ: کان کی لو۔ "لَاقَيْنَا" مرزوقی کے نسخہ میں "قارعنا" ہے۔

② فَلَمَّا قَرَعْنَا النَّبْعَ بِالنَّبْعِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ أَبَتْ عِيدَانُهُ أَنْ تَكْسُرَا

ترجمہ:

جب ہم نے کمانوں کو باہم کھٹکھٹایا تو ان کی لکڑیوں نے ٹوٹنے سے انکار کر دیا۔

مطلب:

نبج ان تمام درختوں میں سب سے اعلیٰ درخت ہے جن کی لکڑیوں سے تیر اور کمانے بنائے جاتے ہیں، اور

عُزْبُ ان سب میں بدترین درخت ہے، اہل عرب اعلیٰ نسب کو نوح اور گھٹیا نسب کو عُزْب سے تشبیہ دیتے ہیں۔ شاعر نے اصل کو نوح سے اور مردوں کو لکڑیوں سے تشبیہ دی ہے، یعنی ہم میں سے کوئی بھی شکست کھانے کو تیار نہ تھا۔

حل لغات:

قَرَعَ: (ف) قَرَعَا الْبَاب: دروازہ کھٹکھٹانا۔ ضرب المثل ہے: مَنْ قَرَعَ بَابًا وَلَجَ وَلَجَ: جو شخص دروازہ کھٹکھٹائے اور اصرار کرے وہ داخل ہو ہی جاتا ہے۔ الرَّجُلُ: مارنا، الشَّيْءُ: پسند کرنا، فَلَانًا بِالرَّمْحِ: نیزہ مارنا، النَّبْعُ: پہاڑ کی چوٹی پر اگنے والا درخت جس کی لکڑی سے تیر اور کمانے بناتے ہیں۔ عَيْدَانٌ: وَأَعْوَادٌ. مَف: الْعُودُ: ہر لکڑی (موٹی ہو یا تکی، خشک ہو یا تر) ایک خوشبودار لکڑی جس سے دھونی دی جاتی ہے، سارنگی (ایک باجا) تکسرا: ریزہ ریزہ ہو جانا، ٹکڑے ہو جانا، ٹسکن پڑ جانا۔

③ وَلَمَّا قِينَا غَضِبَةً تَغْلِبِيَّةً يَفُودُونَ جُرْدًا لِّلْمَنِيَّةِ ضُمْرًا

ترجمہ:

اور جب ہم نے بنو تغلبیہ کی ایسی جماعت سے جنگ کی جو کم بالوں والے پتلی کمر والے گھوڑوں کو موت کی طرف ہانک کر لے جا رہی تھی۔

حل لغات:

يَفُودُونَ: قَاد الدَابَّةَ (ن) قُودًا: جانور کی ٹکیل یا لگام یا رسی پکڑ کر آگے آگے چلنا۔ ضُمْرًا: مَف: الضَّامِرُ: دبلا پتلا، چھریے بدن کا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ. يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ. (۲۲/۲۷)

④ مَقِينَاهُمْ كَأَسَا سَقُونًا بِمِثْلِهَا وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا عَلَى الْمَوْتِ أَصْبَرًا

ترجمہ:

ہم نے انہیں ایسا ہی جام پلایا جیسا انہوں نے ہمیں پلایا تھا لیکن وہ موت پر زیادہ صابر تھے۔

مطلب:

جیسا انہوں نے کیا ہم نے انہیں ویسا ہی بدلہ دیا البتہ ان کا قتل زیادہ ہوا، یہاں سبب (صبر کر کے میدان میں ٹھہرنا) بول کر سبب (قتل کی زیادتی) مراد لیا ہے جیسے قرآن میں ہے۔ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ. (۱۷۵/۲) بعض نے یہ مطلب بیان کیا ہے: ہم میدان جنگ سے بھاگ گئے اور وہ ثابت قدم رہے لہذا وہ ہم سے زیادہ صابر ہوئے، موت سے مراد جنگ ہے کیونکہ جنگ بھی موت کا سبب ہے۔

حل لغات:

کٹاس: پیالہ، گلاس، جام جو شراب سے بھرا ہوا ہو (مؤنٹ)، شراب۔ ج: اُکٹوس۔

وقال عمرو بن معدیکرب الزبیدی (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: عمرو بن معدیکرب زبیدی ہے (۶۳۲/۵۲۱ء) اور یہ ایسے بہادر تھے کہ تنہا ایک ہزار کے برابر سمجھے جاتے تھے اور کثیر جنگوں میں شرکت کی، یہ اسلام لائے پھر رسول اللہ (فداہ روحی و جسدی) صل اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد اسلام سے منحرف ہو گئے لیکن پھر دولت اسلام سے سرفراز ہو کر دونوں جہاں کی نعمتیں حاصل کیں اور جنگ قادسیہ میں شرکت کی سعادت حاصل اور ارنج قول کے مطابق سیدنا عثمان غنی ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

اشعار کا پس منظر:

بنو جرم بن زبان بنو حارث بن کعب کے پڑوس میں رہتے تھے۔ بنو جرم نے بنو حارث کا ایک شخص جس کا نام معاذ بن یزید تھا کو قتل کر دیا قاتل فرار ہو کر عمرو کے پاس آ گیا ان کی والدہ بنو جرم سے تھی، جب بنو حارث اور بنو نہد قصاص لینے کے لئے آئے تو عمرو اور بنو جرم جنگ کے لئے تیار ہو گئے لیکن جب جنگ شروع ہوئی تو بنو جرم نے بنو نہد سے لڑنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ ان کی آپس میں رشتہ داری تھی لہذا وہ فرار ہو گئے اور بنو نہد نے شکست کھائی اور اکیلے عمر و لڑ رہے تھے اس واقعہ کو ان اشعار میں بیان کر رہے ہیں۔

① وَلَمَّا رَأَيْتُ الْخَيْلَ زُورًا كَانَتْهَا جَدَاوِلُ زَرْعٍ أُرْسِلَتْ فَاسْبَطْرَتْ

ترجمہ:

اور جب میں نے گھوڑوں کو واپس ہوتے ہوئے دیکھا تو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کھیت کی چھوٹی چھوٹی نالیاں ہیں جنہیں کھول دیا گیا ہے اور پھیل گئیں ہیں۔

مطلب:

جب میدان جنگ سے سوار فرار ہوئے تو منتشر ہو کر چھوٹی چھوٹی جماعت کی صورت میں ادھر ادھر بھاگنے لگے ایسے لگ رہا تھا جیسے کھیت کی چھوٹی چھوٹی نہروں میں پانی چھوڑ دیا جائے اور وہ ہر طرف پھیل جائے۔

حل لغات:

زُورٌ: مف: اُزورُ: زورِ (س) زورًا: کج ہونا، ٹیڑھے سینے والا ہونا۔ جَدَاوِلٌ: مف: جَدَوَلٌ: گول، آب پاشی کی چھوٹی نہر، نقشہ، خانوں دار چاٹ، فہرست، اخبار کالم، جَدَوَلُ الْأَعْمَالِ: ایجنڈا، بحث طلب امور کی فہرست۔ زَرْعٌ: ذَرْعُ الْحَبِّ (ف) زَرْعًا: بیج بونا، الارض: زمین کاشت کرنا۔ كَزَرْعِ أَخْرَجَ شَطَأَهُ (۲۹/۲۸)۔ اسبطرتُ: (اقشعرار) پھیل جانا، لسا ہونا۔ بطر (ن، ض) بَطْرًا: چیرنا، پھاڑنا۔ بَطْرًا (س) بہک جانا، اترانا۔ كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطْرًا وَرِثَاءَ النَّاسِ (۴۷/۸)

② فَجَاشَتْ إِلَى النَّفْسِ أَوْلَ مَرَّةٍ فَرُدَّتْ عَلَى مَكْرُوهٍ فَاسْتَقْرَبَتْ

ترجمہ:

میرا نفس پہلی بار گھبرا یا اسے ناپسند چیز پر لو ما دیا گیا تو ٹھہر گیا۔

مطلب:

جب میری قوم والے فرماں ہو گئے تو میں گھبرا گیا لیکن میں نے بھاگنا معیوب سمجھا اور خود کو تسلی دی تو میری گھبراہٹ دور ہو گئی۔

حل لغات:

جَاشَتْ: (ض) جَاشًا نَفْسُهُ: قیہ ہونا، خوف یا غم کی وجہ سے۔ فِي الْحَدِيثِ: وَكَانَ نَفْسِي جَاشَتْ. اسْتَقْرَبْتُ: اسْتَقْرَبْتُ بِالْمَكَانِ: قرار پانا، قیام پذیر ہونا، کسی جگہ سکون سے رہنا۔ كُلُّ أَمْرٍ مُسْتَقِرٌّ. (۳/۵۳)

③ عَلَامٌ تَقُولُ الرَّمْحُ يُثْقِلُ عَاتِقِي إِذَا نَأَلِمُ أَطْعَمُنُ إِذَا الْخَيْلُ كَرَبَتْ

ترجمہ:

اے نفس تو کیسے کہے گا کہ نیزوں نے میرا کندھا بھاری کر دیا جب میں نیزہ زنی نہ کروں جس وقت شہسوار حملہ کر رہے ہوں۔

مطلب:

نیزوں نے میرا کندھا بھاری کر دیا، یہ کنایہ ہے تجربہ کار جنگجو اور بہادر ہونے سے، اس شعر میں شاعر خود کو ڈانٹ رہا ہے اگر تو بھاگ گیا تو پھر تو بہادر کہلانے کا مستحق نہیں ہوگا۔

حل لغات:

يُثْقِلُ: (افعال) أَثْقَلَ النَّوْمُ فُلَانًا: نیند کا آنکھوں کو بوجھل کر دینا، نیند کا غالب آنا۔ اَثْقَلَتِ الْحَامِلُ: حمل

ظاہر ہونا۔ فی القرآن المجید۔ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دُعُوا اللَّهَ رَبَّهُمَا. (۱۸۹/۷) عَاتِقُ: آزاد، موٹڈھے اور گردن کے درمیان کا حصہ، کندھا، بوڑھا آدمی۔ جوان لڑکی، پرانی شراب۔ ج: عَوَاتِقُ وَعُتُقُ.

④..... لَحَا اللَّهُ جَرْمًا كُلَّمَا ذَرَّ شَارِقٌ | وَجُوهٌ كِلَابٌ هَارَشَتْ فَازْبَارَتْ

ترجمہ:

جب بھی سورج طلوع ہوا اللہ بنو جرم کو ہلاک کرے جو ایسے کتوں کے چہرے ہیں جو ایک دوسرے پر حملہ کرتے اور لڑائی کے لئے تیار رہتے ہیں۔

مطلب:

کتوں کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ کتے ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں لیکن لڑتے کبھی کبھار ہیں ہر بار نہیں، نیز اس وقت ان کا چہرہ انتہائی بد نما ہو جاتا ہے۔

حل لغات:

لَحَا اللَّهُ فَلَانًا: اللہ تعالیٰ فلاں پر لعنت کرے۔ ذَرَّ: ذَرَّتِ الشَّمْسُ: (ن) ذُرُورًا: سورج طلوع ہونا، سورج کی پہلی کرن نظر آنا۔ الذَّرُّ: نسل، چھوٹی چیونٹیاں، سورج کی شعاع میں نظر آنے والے ذرات۔ شَارِقٌ: فَا سَورج، مشرقی گوشہ ج: شُرُقٌ. شَرَقَتِ الشَّمْسُ (ف) شَرُقًا سَورج طلوع ہونا۔ كِلَابٌ: مَف: كَلْبٌ: كِتَا۔ فی القرآن المجید: سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ. (۲۲/۱۸) کاٹنے والا درندہ، ہر وہ چیز جس سے کوئی شے باندھی جائے جیسے رسی دھاگہ۔ هَارَشَتْ: (مفاعلة) هَارَشَ الكَلْبُ الكَلْبَ وَنَحْوَهُ: کتے کا کتے یا اپنے جیسے جانور سے لڑنا۔ اِزْبَارَتْ: (اقشعرار) لڑنے کے لئے تیار ہونا۔

⑤..... فَلَمْ تُغْنِ جَرْمٌ نَهْدَهَا اِذْ تَلَقَّتْهَا | وَلَكِنْ جَرْمًا فِي الْبِقَاءِ اِبْدَعَرَتْ

ترجمہ:

جب ان کی لڑائی ہوئی تو بنو جرم نے بنو نہد کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا لیکن بنو جرم جنگ میں بکھر گئے۔

حل لغات:

جرم اور نہد: یہ دونوں قبلیوں کے نام ہیں۔ اِبْدَعَرَتْ: (اقشعرار) منتشر ہونا۔

①..... ظَلِلْتُ كَسَائِي لِلرَّمَاحِ دَرِيَّةً | اُقَابِلُ عَنْ اَبْنَاءِ جَرْمٍ وَفَرَّتْ

ترجمہ:

میں نیزوں کا نشانہ بن گیا میں بنو جرم کی اولاد کی طرف سے لڑ رہا تھا اور وہ بھاگ گئے۔

حل لغات:

دَرِيَّةٌ: جس پر نیزہ زنی کی مشق کی جائے، وہ چوپایا جس کی آڑ میں شکاری شکار کرتا ہے، شکار کا جنگلی جانور۔ فَرْتُ: (س) فَرًّا: بھاگنا۔ فی القرآن لمجید: فَرْتُ مِنْ قَسْوَرَةَ. (۵۱/۷۳) يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ. (۳۵، ۳۳/۸۰) اليه: پناہ لینا۔ فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ. (۵۰/۵۱)

..... 7 فَلَوْ أَنَّ قَوْمِي أَنْطَقْتَنِي رِمَاحَهُمْ نَطَقْتُ وَلَكِنَّ الرِّمَاحَ أَجْرَتْ

ترجمہ:

اگر میری قوم کے نیزے مجھے بولنے دیتے تو میں بولتا لیکن نیزوں نے میری زبان کھینچ لی۔

مطلب:

اگر میری قوم میدان جنگ سے فرار نہ ہوتی تو ہم فتح حاصل کر لیتے اور میں فخریہ اشعار کہتا لیکن وہ بھاگ گئی تو اب میں کس منہ سے فخریہ اشعار کہوں صرف میدان جنگ کا حال بیان کرنے پر اکتفاء کرتا ہوں۔

حل لغات:

أَنْطَقْتُ: (افعال) أَنْطَقَهُ: گویا کرنا، بلوانا، قوت گویائی دینا، زبان دینا۔ فی القرآن لمجید: قَالُوا أَنْطَقْنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ. (۲۱/۲۱) أَجْرَتْ: أَجْرَ لِسَانَهُ: بات کرنے سے روکنا۔

وقال سيارُ بنُ قَصيدِ الطَّائِي (الطويل)

..... 1 فَلَوْ شَهِدْتُ أُمَّ الْقُدَيْدِ طِعَانًا بِمَرْعَشِ خَيْلِ الْأَرْمَنِیِ أَرْنَبِ

ترجمہ:

اگر ام قدید حاضر ہوتی مقام مرعش میں ارمنی شہسواروں کے ساتھ ہماری نیزہ زنی کے وقت تو چیخ پڑتی۔

حل لغات:

أُمُّ الْقُدَيْدِ: شاعر کی بیوی کی کنیت ہے۔ مرعش: شام کے ایک شہر کا نام ہے۔ ارمنی: ارمن کارہنے والا، یہ روم کا علاقہ ہے۔ أَرْنَبِ: (افعال) أَرْنَبِ الْمَرْءُ فِي نَوْحِهَا: عوت کا زور سے آواز نکالنا۔ رَنَّ (ض) رَنَّ: آواز

نکالنا، آواز گونجنا، زور سے رونا، غمگین آواز سے رونا۔

② عَشِيَّةَ أَرْمِي جُمُعَهُمْ بِلِسَانِهِ وَنَفْسِي وَقَدْ وَطَّنْتُهَا فَاطْمَأَنْتَ

ترجمہ:

جس شام میں دور کر رہا تھا ان کی جماعت کو اپنی جان اور اپنے گھوڑے کے سینے سے، میں نے اپنے نفس کو آمادہ کیا تو وہ مطمئن ہو گیا۔

حل لغات:

عَشِيَّةٌ: زوال آفتاب سے غروب تک کا وقت، سہ پہر، شام، نماز مغرب کے بعد سے پوری تاریکی کا وقت، وقتِ مشاء۔ فی القرآن المجید: لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا. (۳۶/۷۹) ج: عَشَايَا. جَمْعٌ: مجمع، ہجوم، نبات، شکر۔ وَنَفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَا لَهُمْ جَمْعًا. (۹۹/۱۸) وہ بھجور کا درخت جو ایسی گٹھلی سے اگے جس کی قسم معلوم نہ ہو، مختلف قسم کی ملی جلی بھجوریں، لاکھ جسے پگھلا کر مہر لگائی جاتی ہے، جمع، تقسیم کی ضد۔ ج: جُمُوع. وِطْنٌ: وطن یا بِلْدٌ: کسی ملک یا شہر کو وطن بنانا، جائے اقامت بنانا۔ نَفْسُهُ عَلَى الْأَمْرِ وَلَهُ: کسی کام کے لئے خود کو آمادہ کرنا۔ اِطْمَأَنَّ: مطمئن ہونا، بے خوف ہونا۔

③ وَلَا حِقَّةَ الْأَطَالِ أَسْنَدُكَ صَفْهَا إِلَى صَفِّ أُخْرَى مِنْ عِدَائِي فَأَقْشَعْرَبَ

ترجمہ:

اور کہتے ہی باریک کروالے گھوڑے کہ میں نے ان کی ایک صف کو دشمنوں کی دوسری صف سے ملا دیا تو روتے گئے۔

مائدہ:

”عدی“ نکرہ لاکر یہ تشبیہ کی کہ ان کے دشمن اور مخالف بہت زیادہ ہیں اور کثرتِ اعداء، کثرتِ فضائل، غلبہ، عزت، شہرت اور سرداری کی دلیل ہے کیونکہ ان خصائل کی وجہ سے حاسدین پیدا ہوتے ہیں۔ شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۲۲ بیروت)

حل لغات:

لَا حِقَّةٌ: لِحِقِّ الْفَرَسِ وَبَطْنُهُ (ف) لِحَوْقًا: دبلا اور چھریا ہونا۔ الْأَطَالُ: مف: الأيطلُ: کوکھ۔ اسندت: اسند إليه: سہارا لینا، بھروسہ کرنا۔ صَفٌّ: صف القوم (ک) صَفًّا: لائن میں لگنا، صف بندی کرنا۔ اِقْشَعْرَبَ

ث (اقشعرار) رَوْنَكْتِي كَهْرِي هَوْنَا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ. (۲۳/۳۹)

وقال بعض بني بولان من طي (المنسرح)

①..... نَحْنُ حَبَسْنَا بَنِي جَدِيدَةَ فِي نَارٍ مِنَ الْحَرْبِ جُحْمَةَ الضَّرْمِ

ترجمہ:

ہم نے بنو جدیدہ کو جنگ کی سخت بھڑکتی ہوئی آگ میں قید کیا۔

حل لغات:

الْجُحْمَةُ وَالْجُحْمَةُ: بھڑکتی ہوئی آگ۔ الضَّرْمُ: مف: الضَّرْمَةُ: انکارہ، آگ، کھجور کی شاخ جس کے کنارہ پر آگ جلتی ہو۔

②..... نَسْتَوْقِدُ النَّبْلَ بِالْحَضِيضِ وَنَصْطًا دُنْفُوسًا بُنْتٌ عَلَى الْكِرْمِ

ترجمہ:

ہم ہموار زمین میں تیروں کی آگ روشن کرتے تھے اور ایسی جانوں کا شکار کرتے تھے جن کی بنیاد جو دو سخا پر رکھی گئی تھی۔

حل لغات:

نَسْتَوْقِدُ: (استفعال) استوقدت النار: آگ جلنا. النار: آگ بھڑکانا۔ فی القرآن المجید: مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِينَ اسْتَوْقَدُوا نَارًا. (۱۷/۲) النَّبْلُ: تیر۔ نِبَالٌ، أَنْبَالٌ. الْحَضِيضُ: پست زمین۔ پہاڑ کی زریں زمین۔ بُنْتٌ: یہ بنوطی کی لغت ہے اصل میں ”بُنَيْتٌ“ تھا۔

وقال رويشد بن كثير الطائي (البيسط)

شاعر کا نام:

رويشد بن كثير طائي ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

①..... يَا أَيُّهَا الرَّاكِبُ الْمُزْجِي مَطِيَّتَهُ سَائِلُ بَنِي أَسَدٍ مَاهِدِهِ الصَّوْتُ

ترجمہ:

اسے تیزی سے اپنی سواری کو لے جانے والے اونٹ سوار! بنو اسد سے پوچھ یہ آواز کیسی ہے۔

مطلب:

بنو اسد سے معلوم کر کہ یہ چیخ و پکار کیا ہے؟ شاعر یہ طنز کر رہا ہے کیونکہ یہ خود ہی معاملے کو بھڑکار رہا ہے نہ کہ بنو اسد۔

حل لغات:

الْمُرْجِي: فاعل (افعال) أَرْجَى الشَّيْءَ: چلانا، گزارنا، ہانکنا۔ الْمُرْجِي: معمولی چیز، تھوڑی چیز۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ فَأَوْفٍ لَنَا الْكَيْلُ. (۸۸/۱۲) مَطِيَّةٌ: (مذکر مونت) سواری کا جانور۔ ج: مَطَايَا وَمَطِيٌّ - الصُّوْتُ: آواز۔ اِنْ اُنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتِ الْحَمِيرِ. (۱۹/۳۱) نَمْرٌ، گیت۔ غَنَى صَوْتًا: اس نے ایک گیت گایا، یہ مذکر ہے لیکن بعض نے اسے مونت بھی کہا ہے، اچھی شہرت، دودھ (کسی کو منتخب کرنے کی رائے جو زبانی یا پرچہ پر لکھ کر دی جائے) ج: اَصْوَاتٌ۔

② وَقُلْ لَهُمْ بَادِرُوا بِالْعُدْرِ وَاتِمُّوا قَوْلًا يَسِرُّكُمْ اِنِّي اَنَا الْمَوْتُ

ترجمہ:

اور ان سے کہہ دو کہ جلد عذر پیش کرو اور ایسی بات تلاش کرو جو تمہیں بری کر دے بے شک میں موت ہوں۔

حل لغات:

الْعُدْرُ: دلیل عذر، وہ دلیل جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی مجبوری ظاہر کی جائے، بہانہ، حیلہ، حجت، غلبہ، بکارت۔ اِتِمُّوا: اِتَمَّ الشَّيْءَ: چاہنا، تلاش کرنا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: قِيلَ اِرْجِعُوا وِرَاءَ كُمْ فَالْتِمُّوا نُورًا. (۱۳/۵۷)

③ اِنْ تُذِنُّوْا لِمَنْ تَايَبْتُمْ بِقِيَّتِكُمْ فَمَا عَلَيَّ بِذُنْبِ عِنْدَكُمْ فَوْتُ

ترجمہ:

اگر تم غلطی کرو پھر تمہاری اولاد میرے پاس آئے تو مجھ پر کوئی گناہ نہیں کو تا ہی تمہاری طرف سے ہے۔

مطلب:

تم جرم کرو تو مجھے انتقام لینے کا اختیار ہے، اگر تم صلح صفائی چاہتے ہو تو انتقام لینے سے پہلے معقول عذر لے کر آ جاؤ۔ نہ بعد میں اگر تمہاری قوم کے سردار یا وہ لوگ جنہوں نے جرم نہیں کیا اور نہ ہی قوم کے مجرم لوگوں کی مدد کی آ کر معذرت

کریں تو میرا کوئی تصور نہیں ہوگا۔ ”بقتیکم“ کے دو مطلب ہیں: (الف) اس سے مراد قوم کے سردار اور معزز لوگ ہوں (ب) وہ لوگ جنہوں نے جرم نہیں کیا اور نہ ہی قوم کے مجرم لوگوں کی مدد کی ”بقتیکم“ مرزوقی کے نسخہ میں ”یقینکم“ ہے۔

حل لغات:

تُذْنِبُوا: (افعال) اذنب: گناہ کرنا، جرم کرنا، غلطی کرنا، گناہ گار ہونا۔ بقية: باقی ماندہ ج: بقایا۔ کہا جاتا ہے: فلان بقية قومه۔ فلاں اپنی قوم کے بہتر لوگوں میں سے ہے۔ فوت: فات الامر (ن) فوتنا: کسی کام کا وقت گزر جانا اور اسے نہ کیا جانا۔

وقال أنيف بن زبّان النبّهاني (الطويل)

شاعر کا نام:

انيف بن زبّان نبهانی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے، بنو اسد بن خزیمہ کو مخاطب ہو کر یہ اشعار کہتا ہے۔

① جَمَعْنَا لَكُمْ مِنْ حَيْثِي عَوْفٍ وَمَالِكٍ كَتَائِبَ يُرْدِي الْمُقْرِفِينَ نَكَاةً

ترجمہ:

ہم نے تمہارے لئے قبیلہ عوف و مالک سے ایسے لشکر تیار کئے ہیں جن کی سزا مخلوط نسل والوں کو ہلاک کر دے گی۔

حل لغات:

حسّی: ہماری ہاں جو نسخے ہیں ان یہ مفرد جبکہ بیروت کے نسخہ میں تشنیہ ہے اور شعر میں اسی کے مطابق لکھا گیا ہے۔ کتائب: مف: الكتيبة: فوج، فوج کا بڑا دستہ (بٹالین) جس کے تحت کپتیاں ہوتی ہیں۔ يُرْدِي: (افعال) اَرْدَى فلاناً: گرانہ، ہلاک کرنا۔ الْمُقْرِفِينَ: الْمُقْرِفُ: ناپسندیدہ (چہرہ) کمینہ، بد ذات، وہ آدمی یا گھوڑا جس کے ماں باپ میں سے ایک عربی اور دوسرا عجمی ہو۔ النكال: سزا، عبرت ناک سزا، آفت و مصیبت۔ فی القرآن المجید: فَجَعَلْنَاهَا نَكَاةً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا. (۶۶/۲)

② لَهُمْ عَجْزٌ بِالرَّمْلِ فَالْحَزْنُ فَاللَّوِي وَقَدْ جَاوَزَتْ حَيْثِي جَدِيسٌ رِعَالُهَا

ترجمہ:

ان کا پچھلا حصہ مقام رمل، حزن اور مقام لوی میں ہے اور ان کا اگلا حصہ جدیس کے دونوں قبیلوں سے آگے گزر چکا ہے۔

حل لغات:

عَجَزٌ: پچھلا حصہ، سرین (مذکر و مؤنث) شعر کا دوسرا مصرعہ۔ ج: أَعْجَازٌ۔ أَعْجَازُ النَّخْلِ: کھجور کے درخت کی جڑیں۔ فسی القرآن المجید: كَانَتْهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ. (۷۹/۷) رِعَالٌ: مف: الرَّعِيلُ بھوڑے افراد کی ٹولی، مختصر جماعت (انسانوں یا گھوڑوں کی) جانوروں کا ریوڑ، پرندوں کا جھنڈ، وہ جماعت یا دستہ جو سب سے آگے ہو۔

③ وَتَحْتَ نُحُورِ النَّخِيلِ حَرُشَفٌ رَجُلَةٌ تَسَاحُ لِغِرَاتِ الْقُلُوبِ بِأَلْهَا

ترجمہ:

اور گھوڑوں کے سینوں کے نیچے پیادہ فوج کے لشکر ہیں جن کے نیزے درمیان دل کیلئے معین کئے گئے ہیں۔

حل لغات:

نُحُورٌ: مف: النَّحْرُ: سینہ کا بالائی حصہ گردن کا نچلا حصہ، گلا، قربانی۔ الْحَرُشَفُ: مچھلی کے کھپٹے (جسم پر گول گول پھڑیاں) ہتھیار کو چاندی وغیرہ سے دی جانے والی زینت، چھوٹے چھوٹے بچے (چرند اور پرند کے) وہ ٹڈی جس کے پر نہ نکلے ہوں، کمزور یا بوڑھے۔ مِنَ الْجَيْشِ: پیادہ فوج۔ تَسَاحٌ: تَسَاحٌ لَهَا الشَّيْءُ (ض) تَبِيحًا: تیار ہونا، مقدر ہونا۔ الْغِرَةُ: ہر چیز کا پہلا اور عمدہ حصہ، گھوڑے کے پیشانی کی سفیدی، ہر شے کی روشنی، چمک، سفیدی۔ ج: غُرٌّ۔ الْغِرَةُ: غفلت (بحالت بیداری) بے خبری، بھولا پن، سیدھا پن، ناتجربہ کاری، سادہ لوحی۔ شعر میں ان تمام معانی کا احتمال ہے۔ ج: غُرٌّ۔

④ أَبِي لَهُمْ أَنْ يُعْرِفُوا الضِّيمَ أَنَّهُمْ بَنُونَ بَاتِقٍ كَانَتْ كَثِيرًا عِيَالَهَا

ترجمہ:

انہوں نے ظلم جاننے سے انکار کیا کیونکہ وہ زیادہ بچے جننے والی عورت کی اولاد ہیں جس کا عیال زیادہ تھا۔

حل لغات:

بَاتِقٌ: وہ عورت جس کے بچے زیادہ ہوں۔ عِيَالٌ: اولاد۔ عَيْلٌ عِيَالُهُ: بال بچوں کی کفالت کرنا، اخراجات برداشت کرنا۔

⑤ فَلَمَّا أَتَيْنَا السَّفْحَ مِنْ بَطْنِ حَائِلٍ بِحَيْثُ تَلَاقَى طَلْحُهُا وَسِيَالَهَا

ترجمہ:

جب ہم وادی حائل کے درمیان ہموار زمین پر آئے جہاں طلح اور سیال کے درخت ملتے ہیں۔

مطلب:

مذکورہ بالا اشعار میں شاعر بنو اسد بن خزیمہ کو دھمکی دے رہا ہے اور اپنے لشکر کی کثرت بیان کرتے ہوئے، اپنے خالص عربی النسل ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے اور بنو اسد کو طعنہ دے رہا ہے کہ تمہارے آباء عجمی تھے لہذا تم خالص عربی النسل نہیں ہو۔

حل لغات:

طَلْح: ببول کا درخت، کیکر کا درخت، کیلا۔ فی القرآن لمجید: وَطَلْحٍ مَّنْضُودٍ. (۲۹/۵۶)
شگوفہ۔ سیال: کانٹے دار درخت جس کی چھال دباغت کے لئے استعمال ہوتی ہے، بہت برسنے والا بادل۔

⑥..... دَعُوا لِنِزَارٍ وَانْتَمِينَا لِطَيْءٍ | كَأَسَدِ الشَّرَى إِقْدَامُهَا وَنِزَالُهَا

ترجمہ:

انہوں نے بنو نزار کو پکارا اور ہم نے اپنی نسبت بنو طئی کی طرف کی جن کی پیش قدمی اور لڑائی شری جنگل کے شیروں کی طرح ہیں۔

حل لغات:

انْتَمَى إِلَى كَذَا: کسی چیز کی طرف منسوب ہونا۔ نِزَال: روبرو، لڑائی، میدان مقابلہ۔ الشری: پتی، پہاڑ، بہت شیروں والی جگہ۔ کہتے ہیں: ہم أَسَدُ الشَّرَى: وہ بہت بہادر اور جان باز ہیں، گوشہ، کنارہ۔ ج: أَشْرَاءُ.

⑦..... فَلَمَّا اتَّقَيْنَا بَيْنَ السَّيْفِ بَيْنَنَا | لِسَائِلَةٍ عَنَّا حَفِيٍّ سَوَّالُهَا

ترجمہ:

جب ہم نے جنگ کی تو تلوار نے ہماری پہچان کرادی اس عورت کو جو مبالغہ سے ہمارے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

حل لغات:

بَيْنَ: (تفعیل) الشیء: ظاہر اور واضح ہونا۔ حَفِيٌّ: بکمل علم رکھنے والا۔ فی القرآن لمجید: يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا. (۱۸۷/۷) لطیف و شفیق۔ إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا. (۳۷/۱۹) سوال میں مبالغہ کرنے

والا۔ ج: حُقُوءًا۔ بیروت کے نسخہ میں ”خَفِيٌّ“ ہے۔

⑧ وَمَاتَدَانُوا بِالرِّمَاحِ تَضَلَّعَتْ صُدُورُ الْقَنَا مِنْهُمْ وَعَلَّتْ نِهَالُهَا

ترجمہ:

اور جب وہ (دشمن) نیزوں کے ساتھ قریب ہوئے تو نیزوں کی نوکوں نے پہلی بار سیر ہو کر ان کا خون پیا اور پہلی بار پیئے والوں نے دوسری بار پیا۔

حل لغات:

تَضَلَّعَتْ: خوب سیر یا سیراب ہونا۔ تَضَلَّعَ مِنَ الْعُلُومِ: علوم سے وافر حصہ پانا۔ عَلَّتْ: عَلَّ (ض) عَلًّا: دوسری دفعہ یا لگا تار پینا۔ نِهَالٌ: مف: النَّاهِلُ: سیراب، پیاسا۔

⑨ وَلَمَّا غَضِينَا بِالسُّيُوفِ تَقَطَّعَتْ وَمَسَائِلُ كَانَتْ قَبْلُ مَلَمَّا جِبَالُهَا

ترجمہ:

اور جب ہم نے شمشیر زنی کی تو وہ وسائل کٹ گئے جن کی رسیاں اس سے پہلے سلامتی کا سبب تھیں۔

مطلب:

جب ہم نے شمشیر زنی کی جو ہمارے باہم تعلقات وہ ختم ہو گئے اور ہم دشمن بن گئے۔

نوٹ:

”غَضِينَا بِالسُّيُوفِ“ کا معنی ہے ”ضربنا بالسيف“ (شرح مرزوقی اور نسخہ بیروت)

حل لغات:

غَضِينَا: غَضَاهُ (ن) غَضُوا: کسی کو لاشی یا ڈنڈا مارنا، لاشی سے پیٹنا۔ فِي الْقُرْآنِ لِمَجِيدٍ: قَالَ هِيَ غَضَايَ اتَّوَكَّأَ عَلَيْهَا. (۱۸/۲۰) فَلَانَا: لاشی کے مقابلہ میں کسی پر غالب آنا۔ تَقَطَّعَتْ: (تفعل) تَقَطَّعَ: کٹ جانا۔ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ. (۱۲۶/۲) سَلَّمَ: اسلام: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا لِي السَّلَامِ كَافَّةً. (۲۰۸/۲) صَلَّحَ: امن خلاف الحرب۔ وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلَامِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ. (۶۱/۸) صَلَّحَ: جو، امن پسند۔ ج: اسَلَّمَ وِسَلَامًا. جِبَالٌ: مف: الْحَبْلُ: رسی، باندھنے کی چیز۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا. (۱۰۳/۳)

⑩..... فَوَلُّوا وَأَطْرَافَ الرِّمَاحِ عَلَيْهِمْ قَوَادِرُ مَرْبُوعَاتُهَا وَطَوَالَهَا

ترجمہ:

تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اس حال میں کہ درمیانے اور بڑے نیزوں کے کنارے ان پر قادر تھے۔

حل لغات:

مربوعات. المربوع: متوسط، درمیانے قد والا۔ طوآل: مف: الطویل: لمبا۔

وقال عمرو بن معدیکرب (الکامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: عمرو بن معدیکرب زبیدی ہے (۶۳۲/۵۲۱ء) اور یہ ایسے بہادر تھے کہ تن تنہا ایک ہزار کے برابر سمجھے جاتے تھے اور کثیر جنگوں میں شرکت کی، یہ اسلام لائے پھر رسول اللہ (فداہ روحی و جسدی) صل اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد اسلام سے منحرف ہو گئے لیکن پھر دولت اسلام سے سرفراز ہو کر دونوں جہاں کی نعمتیں حاصل کیں اور جنگ قادسیہ میں شرکت کی سعادت حاصل اور ارنج قول کے مطابق سیدنا عثمان غنی ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

①..... كَيْسَ الْجَمَالِ بِمِزْرٍ فَاغْلَمٌ وَإِنْ رُدِّيتَ بُرْدًا

ترجمہ:

تو جان لے کہ حسن و جمال لباس میں نہیں اگرچہ تجھے منقش چادر پہنا دی جائے۔

حل لغات:

الجمال: مص: خوبصورتی۔ میزور: الأزار: تہبند، لنگی (مذکورہ مونس دونوں طرح مستعمل ہے)، حاشیہ۔ ج: أزر و آزرة۔ برد: دھاری دار کپڑا۔ ج: بُرود و أبراد و أبرود. "فاغلم" یہ جملہ معترضہ ہے، اس سے کلام کو مضبوط کیا جاتا ہے جیسے قرآن میں ہے: فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ. (۷۶/۵۶، ۷۵، ۷۷)

⑧..... إِنَّ الْجَمَالَ مَعَادِنٌ وَمَنْاقِبٌ أَوْزُنُ مَجْدًا

ترجمہ:

پیشک حسن و جمال تو اعلیٰ حسب و نسب اور عادات کریمہ ہیں جو عظمت و شرافت پیدا کرتے ہیں

حل لغات:

مَعَادِنُ: ف: الْمَعْدَنُ: سونے وغیرہ کی کان، ہر چیز کا منبع، گرمی سردی کا رہائشی۔ کہتے ہیں: فلان معدن الخیر: فلاں بھلائی کا منبع ہے، شعر میں نسب مراد ہے۔ یعنی الأصول الکریمۃ. مَنَاقِبُ: مَف: الْمَنَقِبَةُ. پہاڑی راستہ، دو مکانوں کے درمیان تک راستہ، دیوار، عمدہ فعل، فخر۔ مناقب الانسان. عمدہ خصائل اور شریف اخلاق، شعر میں حسب و خاندان مراد ہے۔ اور ثن: أَوْرَثَ فلاناً: کسی کو وارث بنانا، اس کے ساتھ وراثت میں کسی کو شامل کرنا. فلاناً شیناً: کسی کے لئے کوئی چیز چھوڑ دینا، کسی کے پیچھے یا نتیجے میں کوئی چیز لانا جیسے اورثة المرض صغفا: بیماری نے اسے کمزوری لاحق کر دی۔ مَجْدٌ بَشْرَافَتٌ، عظمت، بزرگی، عزت، شان، خاندانی عظمت و ناموری، بلند جگہ۔ ج: أَمْجَادٌ.

③ أَعْدَدْتُ لِلسَّحَابِ سَابِغَةً وَعَدَّاءَ عَالِيًا

ترجمہ:

میں نے حوادثِ زمانہ کے لئے چوڑی زرہ اور تیز دوڑنے والا مضبوط گھوڑا تیار کیا ہے۔

حل لغات:

السَّحَابَاتُ: رات دن. حَدَثَانُ الدَّهْرِ: حوادثِ زمانہ۔ سَابِغَةٌ: زرہ۔ ج: سَوَابِغٌ۔ السَّابِغُ: کامل، دراز، فراخ۔ دِرْعٌ سَابِغٌ: مکمل زرہ۔ عَدَّاءٌ: تیز دوڑنے والا آدمی یا گھوڑا۔ عَلَنَدَا: العَلْنَدَى من كل شيء: سخت و موٹا۔ ج: عَلَانِدٌ و عَلَادَى۔

④ نَهَدَاوَذَا شَطْبَ يَقْدُ الْبَيْضَ وَالْأَبْدَانَ قَدًّا

ترجمہ:

موٹا طاقتور گھوڑا اور نقش و نگار والی ایسی تلوار جو خودوں اور چھوٹی زرہوں کو لمبائی میں کاٹتی ہے۔

حل لغات:

نَهَدٌ: بلند چیز، پستان۔ ج: نُهَوْدٌ۔ نشان دار کھن، مضبوط ڈیل ڈول والا۔ شَطْبٌ: مَف: شَطْبَةٌ: تلوار پر دکھائی دینے والی دھاریاں۔ يَقْدُ: قَدًّا القَمَّ او الثَّوْبَ و نحوهما (ن) قَدًّا: لمبائی میں پھاڑنا۔ فی القرآن المجید: وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِن دُبُرٍ. (۲۵/۱۲) الْأَبْدَانَ: مَف: بَدَنٌ: سر اور اطراف کے علاوہ جسم کا حصہ، بدن، جسم۔ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلَقَكَ آيَةً. (۹۲/۱۰) چھوٹی زرہ (بیروت کے نسخہ میں صرف یہی معنی

بیان گیا ہے)۔ شعر میں یہ دونوں معانی مراد ہو سکتے ہیں، کمر اور پیٹ پر ڈالا جانے والا کپڑا۔

⑤ وَعَلِمْتُ أَنِّي يَوْمَ ذَاكَ | مُنْزِلٌ كَعَبَا وَنَهْدًا

ترجمہ:

اور میں نے جان لیا کہ جنگ کے دن بنو کعب اور نہد کو مقابلہ کے لئے پکاروں گا۔
یہاں پیہم قبیلے قتل ہوں گے
یہاں شوق عزاداری بہت ہے

⑧ قَوْمٌ إِذَا لَبَسُوا الْحَدِيدَ | تَنَمَّرُوا خَلْقًا وَقِدًّا

ترجمہ:

وہ ایسی قوم ہیں کہ جب حلقہ دار اور لمبائی میں کئے ہوئے چمڑے کی زر ہیں پہنتے ہیں تو چیتے لگتے ہیں۔
نہ جانے کب لٹے گا شہر مقل
سنا ہے اب کے تیاری بہت ہے

حل لغات:

تَنَمَّرُوا: (فعل) تَنَمَّرَ: رنگ یا خلق میں چیتے کی طرح ہونا. خَلْقًا: الخَلْقَةُ: ہر گول چیز، دائرہ، گھیرا، حلقہ، چھلا، کڑا، لوگوں کی جماعت، مجلس، مجلس علم، زرہ، رسی۔

⑦ كُلُّ امْرِئٍ يَجْرِي إِلَى يَوْمٍ | الْهِيَاجِ بِمَا اسْتَعَدَّ

ترجمہ:

ہر شخص جنگ کے دن وہ کچھ لے جاتا ہے جو اس نے تیار کیا۔

حل لغات:

الْهِيَاجُ: جنگ، لڑائی۔ اسْتَعَدَّ: (استفعال) للامر: تیار ہونا۔

⑧ لَمَّا رَأَيْتُ نِسَاءَ نَا | يَفْخَضْنَ بِالْمَعْرَاءِ شَدًّا

ترجمہ:

جب میں نے اپنی عورتوں کو سخت زمین میں تیز دوڑتے ہوئے دیکھا۔

یہ کس عذاب سے خائف میرا قبیلہ ہے
کہ خون مل کے بھی چہروں کا رنگ پیلا ہے

حل لغات:

يَفْحَصُنْ: فحص عنه (ف) فَحَصًا: تفتیش کرنا، کھود کرید کرنا، شعر میں تیز دوڑنے سے کنایہ ہے۔ بیروت کے نسخے میں "يَغْمَصُنْ" ہے۔ المعزاة: الأفعز: سخت پتھریلی زمین یا جگہ۔ مؤنث معزاة. ج: ومغزوات وأماعز.

⑨ وَبَدَتْ لَمِيْسٌ كَأَنَّهَا | بَدْرُ السَّمَاءِ إِذَا تَبَدَّى

ترجمہ:

اور لمیس (محبوبہ یا بیوی) ظاہر ہوئی گویا کہ وہ چودھویں کا چاند ہے جب وہ ظاہر ہوئی۔

مطلب:

جب جنگ سخت ہوئی تو خواتین ڈر کے مارے بھاگنے لگیں اور لمیس نے اپنا چہرہ بے نقاب کر کے چاند سا چہرہ ظاہر کر دیا، یا تو اس نے خود لونڈی ظاہر کرنے کیلئے ایسا کیا تا کہ اسے امان ملے یا دشمنوں کے رعب کی وجہ سے ایسا کیا۔

حل لغات:

بَدَتْ: بدا (ن) بَدُوًا: ظاہر ہونا۔ فی القرآن لمجید: بَلْ بَدَا لَهُمْ مَا كَانُوا يُخْفُونَ مِنْ قَبْلِ. (۲۸/۶) لَمِيْسٌ: شاعر کی محبوبہ یا بیوی کا نام ہے۔ بَدْرٌ: چودھویں رات کا چاند، مکمل لڑکا۔ ج: بَدُوْرٌ وَأَبْدَارٌ. السماء: فلک، زمین کے بالقابل فضاء، ہر چیز کی بلندی، بلند حصہ، سر سے اوپر کی ہر چیز۔ ج: سَمَاوَاتٌ. بادل، بارش۔ يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مَدْرَارًا. (۵۲/۱۱) تَبَدَّى: ظاہر ہونا۔

⑩ وَبَدَتْ مَخَاسِنُهَا الَّتِي | تَخْفَى كَأَنَّ الْأَمْرَ جَدًّا

ترجمہ:

اور اس کی چھپی ہوئی خوبیاں ظاہر ہوئیں تو معاملہ سخت ہو گیا۔

حل لغات:

تَخْفَى: خفي: (س) خَفَاءً: پوشیدہ ہونا۔ فی القرآن المجید: إِذْ نَادَى رَبُّهُ لِيَدْعَا خَفِيًّا. (۳/۱۹) خفي: (ض) خَفِيًّا الشَّيْءُ: ظاہر کرنا۔

①..... نَزَلْتُ كَبْشَهُمْ وَلَمْ أَرِ مِنْ نِزَالِ الْكَبْشِ بُدًّا

ترجمہ:

میں نے ان کے سردار سے مقابلہ کیا اور سردار سے مقابلہ کے علاوہ کوئی صورت سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔

حل لغات:

نَزَلْتُ: (مفاعلة) نازلہ فی الحرب: مقابلہ میں اترنا اور جنگ کرنا۔ الْكَبْشُ: مینڈھا جب کہ دو سال کا ہو۔ اور بقول بعض چار سال کا۔ ج: كِبَاشٌ وَ اَكْبَاشٌ. الْكَبْشُ: سردار قوم، بڑا پتھر جو دیوار پر نشانہ کرنے کے لئے لگایا جائے، شعر میں ”سپہ سالار“ مراد ہے۔

②..... هُمْ يَنْذِرُونَ دَمِي وَأَنْذِرُ إِنْ لَقِيتُ بِأَنْ أَشَدًّا

ترجمہ:

دشمن میرے قتل کی منت مان رہے تھے اور میں یہ منت مان رہا تھا کہ اگر جنگ کروں تو سخت حملہ کروں۔

حل لغات:

يَنْذِرُونَ: نذر الشيء: (ن، ض) نَذَرًا: کوئی چیز اپنے اوپر لازم کر لینا، نذر ماننا، منت ماننا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَقَبَّلْ مِنِّي. (۳۵/۳) (یہ کہ اس کا فلاں کام ہو گیا تو وہ اتنا مال غریبوں کو دے گا وغیرہ) مَا لَهٗ لَلَّهِ: اللہ کے لئے اپنا مال وقف کرنا، اللہ کے نام پر نذر ماننا۔ أَشَدُّ: شَدُّ الشَّيْءِ: (ض) شِدَّةٌ: سخت ہونا، مضبوط ہونا، طاقت ور ہونا، بھاری ہونا، علیہ فی الحرب: زوردار حملہ کرنا۔

③..... كُمْ مِنْ أَخِي صَالِحٍ بِوَأْتِيَهُ بِيَدِي لَخَدًا

ترجمہ:

میرے کتنے ہی نیک بھائی ہیں جنہیں میں نے اپنے ہاتھ سے قبر میں اتارا۔

حل لغات:

صَالِحٍ: درست، ٹھیک، نیک۔ حَقُّقٌ وَ ذَمُّهُ دَارِيُوهٌ كُوْطُوْرَا كُرْنِ وَ الْآلَا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: وَ كَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا. (۸۲/۱۸) هُوَ صَالِحٌ لِكَذَا: وہ اس کا اہل اور اس کے کرنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ بِوَأْتِيَهُ: (تفعیل) تَبْوِئَةٌ: بِوَأْتِيَهُ الرَّجُلُ: شادی کرنا۔ فَلَانًا مَنْزِلًا: مکان میں ٹھہرانا، جگہ دینا، الْمَنْزِلُ لَهُ: کسی کے لئے مکان تیار

کرنا۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُم مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا. (۵۸/۲۹) لَحَدَّ: قبر کی ایک جانب میت کو رکھنے کا گھڑا، اسے بغلی کہتے ہیں، بغلی قبر، قبر۔ ج: الْحَادُّ وَالْحُوْدُ.

14..... مَا إِنْ جَزَعَتْ وَلَا هَلِغَتْ | وَلَا يَرُدُّ بَغَائِسِي زُنْدًا

ترجمہ:

میں نے بے صبری کی نہ ہی آہ و بکا اور میرا رونا کچھ بھی واپس نہیں کر سکتا۔

حل لغات:

جَزَعَتْ: جَزِعَ مِنْهُ (س) جَزَعًا: کسی چیز پر صبر نہ کر کے غم کا اظہار کرنا۔ فِی الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزَوْعًا. (۲۰/۷۰) عَلَيْهِم: ڈرنا، خوف کرنا یا شفقت و مہربانی کرنا۔ هَلِغَتْ: هَلِيعَ (ف) هَلِغًا: دل دہلنا، حواس باختہ ہو جانا، گھبرا جانا، بے قرار ہو جانا، بے صبری دکھانا۔ إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا (۱۹/۷۰) زُنْدًا: ہاتھ کا گٹھا، چتھماق کی اوپر کی لکڑی۔ شارحین نے یہاں اس کا معنی ”الشيء القليل“ سے کیا ہے۔

15..... أَلْبَسْتُهُ أَثْوَابَهُ | وَخُلِقْتُ يَوْمَ خُلِقْتُ جَلْدًا

ترجمہ:

میں نے انہیں ان کے کفن پہنائے اور میں پیدائشی طور پر طاقتور بہادر ہوں۔

16..... أَغْنِي غِنَاءَ الدَّاهِيَيْنِ | أَعْدُّ لِلْأَعْدَاءِ عَدًّا

ترجمہ:

میں جانے والوں سے بے نیاز کر دیتا ہوں، دشمنوں کے لئے (اکیلا ہی) کافی شمار کیا جاتا ہوں۔

حل لغات:

أَغْنِي: الشَّيْءُ: کوئی چیز کافی ہونا، الرَّجُلُ عَنِ فُلَانٍ: کسی شخص کا کسی کے لئے کافی ہونا (حفاظت و کفالت میں کسی دوسرے سے بے نیاز کرنا)

17..... ذَهَبَ الَّذِينَ أُجِبُّهُمْ | وَبَقِيَتْ مِثْلَ السَّيْفِ فَرْدًا

ترجمہ:

ان سے میں محبت کرتا تھا وہ لوگ چلے گئے اور میں تلوار کی طرح اکیلا رہ گیا ہوں۔

حل لغات:

فَرْدٌ: ایک، تنہا، اکیلا۔ فی القرآن المجید: رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ. (۸۹/۲۱)
طاق (مقابل جنت) شخص، فرد، بے مثال آدمی وغیرہ۔ منفرد، ہر جوڑے کا ایک فرد، ریت کا الگ تھلگ ٹیلا، داڑھی کی ایک جانب، چاول وغیرہ رکھنے کی کھجور کے پتوں کی ٹوکری۔ ج: أَفْرَادٌ.

وَقَالَ عَمْرٌو أَيْضًا (الرملة)

⑧ وَلَقَدْ أَجْمَعُ رِجْلِي بِهَا حَذَرَ الْمَوْتِ وَإِنِّي لَفَرُّورٌ

ترجمہ:

تحقیق میں موت کے ڈر سے اپنے پاؤں گھوڑے پر مضبوطی سے جما کر رکھتا ہوں اور بے شک میں بہت بھاگنے والا ہوں۔

مطلب:

جب میدان جنگ ٹھہرنا مفید نہ ہو تو عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھاگ جانا ہوں۔

حل لغات:

أَجْمَعُ: جَمَعَ: (ف) جَمَعًا: منتشر چیزوں کو یکجا کر کے اکٹھا کرنا۔ القوم: دشمنوں کے مقابلہ کیلئے جمع ہونا۔ فی القرآن المجید: إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا. (۱۷۳/۳) عربی مقولہ ہے: لَا يَجْمَعُ سَيْفَانِ فِي عَمْدٍ: ایک میدان میں دو تلواریں جمع نہیں ہو سکتیں۔ حَذَرَ: حَذَرًا: چکناو چوکس ہونا۔ الشئ ومنه: ڈرنا اور بچنا محتاط ہونا۔ الْحَذَرُ أَشَدُّ مِنَ الْوَقِيعَةِ: خوف ہولناک واقعہ میں مبتلا ہونے سے زیادہ سخت ہے۔

② وَلَقَدْ أَغْطِئُهَا كَارِهَةً حِينَ لِنَفْسٍ مِنَ الْمَوْتِ هَرِيرٌ

ترجمہ:

تحقیق میں گھوڑے کے ناپسند کرنے کے باوجود اسے واپس پھیرتا ہوں جب میں موت کو ناپسند کرتا ہوں۔

مطلب:

جب شدت جنگ کی وجہ سے نفس جنگ سے بھاگتا ہے تو میں گھوڑے کو میدان سے واپس موڑتا ہوں۔

گھوڑا جنگ میں جانا ناپسند کرتا ہے۔

حل لغات:

اعطف: عطف (ض) عَطْفًا: نائل ہونا، جھکنا، مڑنا۔ هرير: مص: هر الشیء (ن، ض) هریرًا: کسی شے کو ناپسند کرنا، کراہت کرنا۔

③ كُلُّ مَا ذَاكَ مِنِّي خُلُقٌ وَبِكُلِّ أَنَا فِي السُّرُوعِ جَدِيرٌ

ترجمہ:

یہ سب میری عادتیں ہیں اور جنگ میں ہر ایک میرے لئے مناسب ہے۔

مطلب:

شاعر یہ بتانا چاہتا ہے کہ میں بہادر و جری ہوں تو اس کے ساتھ دانا بھی ہوں جس وقت جرأت و بہادری مفید ہوتی ہے اس وقت بہادری کے جواہر دکھاتا ہوں اور جب مقابلہ مفید نہیں ہوتا تو بے مقصد کام میں نہیں لگتا بلکہ وہاں سے کھسک جاتا ہوں، یہ بزدلی نہیں بلکہ عقلمندی ہے۔

حل لغات:

خُلُقٌ: وَالْخُلُقُ: طبعی خصلت، طبیعت، مروت، عادت۔ ج: أَخْلَاقٌ. فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ. (۳/۶۸) السُّرُوعُ: جنگ، لڑائی، ڈر، خوف، حسن و جمال، شان و شوکت، آب و تاب۔ جَدِيرٌ: صفت۔ جَذْرٌ بِكَذَا (ك) جَذَارَةٌ: لائق والہ ہونا۔

④ وَأَبْنُ صُبْحٍ سَادِرًا يُوعِدُنِي مَالًا فِي النَّاسِ مَا عِشْتُ مُجِيرٌ

ترجمہ:

اور ابن صبح غافل ہو کر مجھے دھمکی دے رہا ہے جب تک میں زندہ ہوں لوگوں میں اسے کوئی پناہ دینے والا نہیں۔

مطلب:

ابن صبح سے کمزور اور ضعیف شخص مراد ہے کیونکہ عرب کا خیال تھا کہ جو خاتون صبح کو حاملہ ہوتی ہے تو اس کا بچہ کمزور و ضعیف ہوتا ہے، اس سے مراد ولد لڑنا بھی ہو سکتا ہے یعنی صبح کے وقت جنگجو غارت گری کرتے تو بعد میں خواتین سے زنا کرتے تھے، اس صورت میں یہ طنز و طعنہ ہوگا، شاعر یہ کہتا ہے کہ وہ اپنی اوقات کو بھول گیا اور مجھے دھمکیاں دے رہا ہے۔

حل لغات:

سَادِرٌ: صَادِرٌ (ف) سَادِرًا: گرمی کی شدت سے نگاہ کا چندھیا جانا، بے پرواہ ہونا، حیران و پریشان ہونا، خیرہ

ہو جانا، بھٹکنا۔ يُوعِدُ: (افعال) أَوْعَدَ الْفَعْلُ: ساندھ کا حملہ کرنے کے لئے گر جتا، فلانا: کسی سے وعدہ کرنا، دھمکی دینا۔ عِشْتُ: عاش (ض) عِشْنَا: زندگی گزارنا، زندہ رہنا۔ مُجِيرٌ: صفت۔ اجارَةٌ: پناہ دینا، مدد کرنا، من فلان: نجات دلانا۔ فی القرآن المجید: وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ. (۸۸/۲۳)

وقال قيس بن الخطيم (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام قیس بن خطیم ہے (متوفی ۲ق ۵/۶۲۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے، اس نے زمانہ اسلام پایا اور سرورِ دو عالم شاہِ نبی آدم (فِذَاهُ رُوحِي وَجَسَدِي) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی، لیکن نعمتِ اسلام سے محروم رہا اور کفر پر مر کر واصلِ جہنم ہوا۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کے باپ کو بنو عامر کے کسی شخص نے قتل کیا تھا اور اس کے دادا کو عدی بن عمرو نے قتل کیا تھا، ان دنوں شاعر چھوٹا بچہ تھا، اس کی ماں کو اندیشہ ہوا کہ اگر اس کو قاتلین کا پتہ چل گیا تو یہ قصاص لینے کے لئے چلا جائے گا اور ہلاک ہو جائے گا؛ لہذا اس کی ماں نے مٹی کی دو قبریں بنا کر کہا کہ یہ تیرے باپ اور دادا کی قبریں ہیں۔ اسے بنو ظفر کے لڑکوں نے کہا کہ اگر تو اپنے باپ کا قصاص لے لے تو اچھا ہوگا، اسے غصہ آیا اور اپنی ماں سے کہا اگر تو مجھے ان کے قاتل نہیں بتائے گی تو میں تجھے یا خود کو قتل کر دوں گا تو اس کی ماں نے بتا دیا، اس نے خدش بن زہیر کا پتا لگایا خطیم کا اس پر احسان تھا، خدش کی بیوی کھانا لے کر آئی اس نے تھوڑا سا کھایا اور خدش نے اس کے پاؤں دیکھ کر کہا اسکے پاؤں خطیم کے پاؤں سے ملتے ہیں، پھر شاعر نے اسے اپنا نسب بتایا اور پورا واقعہ سنا کر آنے کا مقصد بتایا تو خدش نے کہا: تیرے باپ کا قاتل میرے چچا کا بیٹا ہے، آج شام میں اس کے ساتھ بیٹھوں گا، جب میں اس کی ران پر ہاتھ لگاؤں تو تو اسے قتل کر دینا اور لوگوں سے میں آپ کا دفاع کروں گا پھر اس نے ایسا ہی کیا، جب لوگ اسے قتل کرنے لگے تو خدش بچاتے ہوئے کہنے لگا اس نے اپنے باپ کے قاتل کو قتل کیا ہے۔

پھر خدش اس کے ساتھ چلا، "بحرین" کے قریب اس کے دادا کے قاتل کی بستی کے قریب ریگستان میں ریت کے گول دائرہ میں خدش روپوش ہو گیا اور شاعر اپنے دادا کے قاتل کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں یہاں آ رہا تھا تو تمہاری قوم کے ایک ڈاکو نے میرا سامان لوٹ لیا، اب میں آپ کے پاس فریاد لے کر آیا ہوں۔ یہ سن کر اس نے اپنی قوم کے کچھ لوگ اس کے ساتھ کر دیے تو شاعر ہنس پڑا، تو اس نے متعجب ہو کر پوچھا: ہنسنے کی کیا وجہ ہے؟ شاعر نے جواب دیا: اگر ہماری قوم کا سردار ہوتا اور اس سے مدد طلب کی جاتی تو وہ آپ کی طرح نہ کرتا، بلکہ اکیلا ہی چل پڑتا، تو اس نے بھی

لوگوں کو اپنے ساتھ لے جانا معیوب سمجھا اور اکیلا ہی چل پڑا۔ جب وہاں پہنچے جہاں خدائش چھپ کر بیٹھا ہوا تھا، اسی اثناء میں خدائش اس کے سامنے کھڑا ہو گیا اور شاعر نے اس کی کوکھ میں نیزہ مار کر قتل کر دیا، پھر کئی دن دونوں ریگستان میں رو پش رہے اور جب معاملہ ٹھنڈا ہو گیا تو اپنے وطن واپس لوٹ گئے۔

① طَعْنَتْ ابْنَ عَبْدِ الْقَيْسِ طَعْنَةً ثَائِرٍ لَهَا نَفَذٌ لَوْلَا الشُّعَاعُ أَضَاءَ هَا

ترجمہ:

میں نے انتقام لینے والے کے نیزہ مارنے کی طرح عبدالقیس کے بیٹے کو نیزہ مارا جس سے ایسا سوراخ ہو گیا کہ اگر خون نہ پھیلتا تو وہ (سوراخ) اس (زخم کی گہرائی) کو واضح کر دیتا۔

محل لغات:

ثَائِرٌ: فاء، ثَارَ الْقَيْلِ وَبِهِ (ف) ثَارًا: انتقام لینا، مقتول کے خون کا بدلہ لینا، الْقَاتِلِ: قاتل کو مار ڈالنا، الشُّعَاعُ: خون وغیرہ کا بکھرنا، ہلکا سایہ، ہر بکھری ہوئی چیز۔ نَفَذٌ: جاری کرنا، پھینکنا، نکلنے کی جگہ، رہائی کی جگہ۔ ج: أَنْفَذَ. طَعْنَةً لَهَا نَفَذٌ: چیر کر نکل جانے والے نیزے کی ضرب۔ اَضَاءَ (افعال) اِضَاءَةً: البیت: روشن ہونا، البیت: روشن کرنا۔

② مَلَكْتُ بِهَا كَفِّي فَأَنْهَرْتُ فَتَقَّهَا يَرَى قَائِمٌ مِنْ دُونِهَا مَا وَرَاءَ هَا

ترجمہ:

میں نے اپنی ہتھیلی میں مضبوطی سے نیزہ پکڑ کر اس کے زخم کو اتنا کشادہ کر دیا کہ سامنے کھڑا ہونے والا پیچھے والی اشیاء دیکھ سکتا ہے۔

محل لغات:

مَلَكْتُ: ملك الشيء (ض) مَلَكًا: مالک ہونا۔ (قبضہ کے ساتھ حسب منشا تنہا تصرف کرنا) یہاں مراد ہے مضبوطی سے تھامنا۔ أَنْهَرْتُ: أَنْهَرَ: دن میں داخل ہونا یا دن میں کوئی کام کرنا۔ الْفَتْقُ: شکاف کو چوڑا کرنا۔ الْفَتْقُ: مص: کشادہ جگہ۔ ج: فَتَّقُ. الْوَرَاءُ: پوتا، پوتی۔ چوری اور مضبوط ہڈیوں والا آدمی۔ آنکھوں سے اوچھل آگے ہویا پیچھے۔ فی القرآن المجید: مَنْ وَرَّأَيْهِ جَهَنَّمُ. (۱۶/۱۳)

③ يَهُونُ عَلَيَّ أَنْ تَرُدَّ جِرَاحَهَا عُيُونَ الْأَوَاسِي إِذْ حَمِدْتُ بَلَاءَ هَا

ترجمہ:

میرے لئے یہ بات آسان ہے کہ اس کے زخم علاج کرنے والیوں کی آنکھوں کو (حیران کر کے) لوٹادیں کیونکہ

میں نے نیزہ زنی کا حق ادا کر دیا۔

مطلب:

میں نے نیزہ زنی کا حق ادا کرتے ہوئے ایسا گہرا اور خطرناک زخم کیا تھا جو کئی زخموں کے قائم مقام تھا اور اتنا کثادہ تھا کہ اگر کوئی سامنے کھڑا ہوتا تو با آسانی پیچھے کی اشیاء دیکھ سکتا اور علاج کرنے والیاں حیرت سے بار بار دیکھتیں۔

حل لغات:

يَهُونُ: هَانُ فُلَانٌ (ن) هُونًا: حقیر و ذلیل ہونا۔ الشیءُ علیہ هُونًا: کسی کے لئے کوئی چیز آسان ہونا۔ ہلکا ہونا۔ فی القرآن المجید: يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هُونًَا. (۶۳/۲۵) بے وقعت ہونا۔ وَتَحْسَبُونَهُ هِينًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ. (۱۵/۲۳) ج: أَهْوِنَاءُ۔ جِرَاحٌ: مف: جِرَاحَةٌ: زخم۔ سِرْجِي، جِسْمُ كَوَاكِبِ تَرَاشٍ كَرَّعَاجٍ كَرْنَةَ كَاطِيشَةٍ۔ سِرْجِي آفَرِيشَن۔ ج: جِرَائِحُ. الْأَوَاسِي: مف: آسِيَّةٌ. أَسِي بَيْنَهُمَا (ن) أَسْوَا: صلح کرانا۔ الْجِرَاحُ وَالشَّيْءُ: درست کرنا۔ الْمَرَضُ وَالْمَرِيضُ: علاج کرنا، دوائی تجویز کرنا۔ حَمْدُهُ (ف) حَمْدًا: تعریف کرنا، سراہنا۔ فُلَانًا: بدلہ دینا، شکر یہ ادا کرنا۔ بَلَاءٌ: آزمائش، مصیبت۔ رَنْجٌ وَغَمٌ: زبردست کوشش۔

④ وَسَاعَدَنِي فِيهَا ابْنُ عَمْرٍو بْنِ عَامِرٍ خِدَاشٌ فَأَدَى نِعْمَةً وَأَفَاءَ هَا

ترجمہ:

اور اس نیزہ زنی میں عمرو بن عامر کے بیٹے خدش نے میری مدد کی اور اس نے احسان کا پورا پورا حق ادا کرتے ہوئے اسے لوٹا دیا۔

حل لغات:

سَاعَدَ: سَاعَدَهُ عَلَى الْأَمْرِ مُسَاعَدَةً: مدد کرنا۔ اَدَى: الشَّيْءُ تَأْدِيَةً: انجام دینا۔ اَدَا كَرْنًا۔ اَفَاءَ الْأَمْرَ: لوٹانا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ. (۶/۵۹) شیخ مرزوقی نے کہا کہ ابو عبیدہ کا قول ہے: أَفَاءَ هَا "فسی" بمعنی "غنیمتہ" سے ہے۔ اور پھر دوسرا احتمال بیان کرتے ہوئے کہا کہ "فسی" بمعنی "رجوع" بھی آتا ہے ترجمہ اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔ (شرح دیوان حماتہ ج ۱ ص ۱۳۸ بیروت)

⑤ وَكُنْتُ امْرَأً لَا أَسْمَعُ الدَّهْرَ سُبَّةً | أَسْبُ بِهَا إِلَّا كَشَفْتُ غِطَاءَ هَا

ترجمہ:

میں ایسا شخص ہوں کہ کبھی بھی گالی (طعنہ) نہیں سنتا جس کے ذریعے مجھے عار دلائی جائے مگر اس عار کو دور کرتا ہوں۔

مطلب:

اس سے مراد وہ طعنہ ہے جو اسے بنوظفر کے نوجوانوں میں سے کسی نے دیا تھا۔

حل لغات:

السُّبَّةُ: عار، عیب، داغ۔ وہ شخص جو لوگوں کی گالیوں کا بہت نشانہ بنتا ہو۔ الْغِطَاءُ: جس کو کسی چیز پر رکھ کر اسے ڈھانپ دیا جائے، چھپا دیا جائے۔ ڈھکنا، غلاف، پردہ، سرپوش، کور۔ ج: أَعْطِيَتْهُ.

⑥ فَإِنِّي فِي الْحَرْبِ الضَّرُوسِ مُوَكَّلٌ بِأَقْدَامِ نَفْسٍ مَا أُرِيدُ بَقَاءَهَا

ترجمہ:

کیونکہ میں سخت جنگ میں اپنی جان کی پیش قدمی پر مقرر ہوں میں اس کی بقاء نہیں چاہتا۔

حل لغات:

الضَّرُوسُ: کٹ کھنا جانور (جو قریب آنے والے کو کاٹتا ہو) حَرْبٌ ضَرُوسٌ: تباہ کن لڑائی۔ مُوَكَّلٌ: مفع (تعمیل) وَكَلَهُ: اعتماد کی بناء پر کسی کو اپنے معاملہ کا اختیار دے دینا۔ وکیل بنانا۔

⑦ إِذَا مَا اضْطَبَّحْتُ أَرْبَعًا خَطًّا مِيزَرِي وَأَتَّبَعْتُ دَلْوِي فِي السَّمَاخِ رِشَاءَهَا

ترجمہ:

جب صبح کے وقت شراب کے چار پیالے پی لیتا ہوں تو میرا تہبند زمین پر خط کھینچتا ہے اور میں سخاوت کرتے ہوئے ڈول کے پیچھے اس کی رسی بھی دے دیتا ہوں۔

حل لغات:

اضْطَبَّحْتُ: اضْطَبَّحَ فلانٌ: صبح کی شراب پینا۔ چراغ روشن کرنا۔ "اضْطَبَّحْتُ" شیخ مرزوقی کے نسخہ میں "شربت" ہے۔ أَرْبَعٌ: چار، یہاں مراد چار پیالے ہیں۔ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ: بدھ۔ خَطٌّ (ن) الشَّيْءُ: لکیر کھینچنا، خط کھینچنا، اکن ڈالنا۔ دَلْوِي: ڈول۔ بَالِيٌّ (مذکر مؤنث) ج: دَلَاءٌ وَدَلِيٌّ وَأَذَلٌ. ایک آسمانی برج کا نام۔ السَّمَاخُ: مص: سمح (ف) سَمَاخًا بكذا: بخشش کرنا۔ لَهُ بِالشَّيْءِ: دینا۔ السَّمَاخُ: چشم پوشی، فراخ دلی۔ رسی یا ڈول وغیرہ میں بندھی ہوئی رسی۔ حَنْظَلٌ (حنبلہ) اور يَقْطِينٌ (کدو) کا ایک دھماکا۔ چاند کی منزلوں میں سے آخری منزل۔ ج: أَرْشِيَّةٌ.

8..... مَتَى يَأْتِ هَذَا الْمَوْتُ لَا تُؤَلِّفُ حَاجَةً لِنَفْسِي إِلَّا قَدْ قَضَيْتُ قَضَاءَهَا

ترجمہ:

جب یہ موت آئے گی تو میری کوئی حاجت نہیں پائی جائے گی مگر میں اسے پورا کر چکا ہوں گا

حل لغات:

تؤلف: (افعال) ألفاء: پانا۔ فی القرآن المجید: وَأَلْفِيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ. (۲۵/۱۲) اچانک ملاقات کرنا۔ الْحَاجَةُ: ضرورت۔ ضرورت کی چیز۔ غرض۔ ج: حَاجَاتٍ وَحَاجٍ. حَاجَاتُ الْمَنْزِلِ. گھر کا سامان۔ قضی (ض) قَضَاءُ الشَّيْءِ: مضبوطی کے ساتھ بنانا اور اندازہ کرنا۔ حَاجَتَهُ: ضرورت کو پورا کرنا اور اس سے فارغ ہونا۔

9..... نَارُثُ عَدِيًّا وَالْخَطِيمَ فَلَمْ أُضِعْ | وَوَلَايَةَ أَشْيَاحٍ جُعِلْتُ إِزَاءَهَا

ترجمہ:

میں نے عدی اور خطیم کا انتقام لے لیا کیونکہ بزرگوں کی جس ولایت کا مجھے نائب بنایا گیا تھا میں نے اسے ضائع نہیں کیا۔

حل لغات:

وَلَايَةُ: رشتہ، قرابت۔ زیر اقتدار علاقہ، ریاست۔ صوبہ، اسٹیٹ۔ حکومت، امارت، سلطنت، وہ ممالک جن پر ایک حاکم قابض ہو۔ ج: وَوَلَايَاتٍ. أَشْيَاحٍ: وشيوخ: مف: الشَّيْخُ: عمر رسیدہ (تقریباً پچاس سال کا، اس کے بعد "هَرَمٌ" کا درجہ ہے) امیر جماعت، سردار قبیلہ۔ گاؤں کا چودھری۔ إِزَاءٌ: مقابل، سامنے

وَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
مَخْرُومٍ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: حارث بن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم ہے (۱۸/۵۶۳۹ء) اور یہ ابو جہل کے بھائی تھے۔

اشعار کا پس منظر:

جنگ بدر میں مشرکین کی جانب سے شریک ہوئے اور میدان جنگ سے فرار ہو گئے تھے، اس پر حسان بن ثابت

نے انہیں طعنہ دیا تو اس طعنہ کو دور کرنے کیلئے انہوں نے ان اشعار میں اپنے فرار ہونے کی وجہ کو بیان کیا۔ بعد میں مشرف باسلام ہو کر ابدی۔ ناد میں حاصل کیے اور جلیل القدر صحابہ میں شمار ہونے لگے پھر غزوہ یرموک میں جام شہادت نوش کیا۔

①..... اللَّهُ يُعَلِّمُ مَا تَرَكْتُ قِتَالَهُمْ حَتَّىٰ غَلَبُوا فَرَمِيسَىٰ بِأَشَقَرٍ مُّزَبَّدٍ

ترجمہ:

اللہ جانتا ہے کہ میں نے ان سے لڑائی ترک نہیں کی یہاں تک کہ وہ جھاگ دار سرخ خون کے ساتھ میرے گھوڑے پر چھا گئے۔

حل لغات:

قِتَالٌ: مص. (مفاعلة) قَاتَلَ: لڑنا۔ دشمنی کرنا۔ أَشَقَرٌ: صفت. ج. شُقِرَ. شُقِرَ (س، ك) شُقِرًا: سرخ زرد رنگ کا ہونا۔ مُزَبَّدٌ: فا. أَزْبَدَ: جھاگ لانا، جھاگ نکالنا۔

②..... وَشَمَمْتُ رِيحَ الْمَوْتِ مِنْ تِلْقَاءِ هِمٍّ فِي مَازِقِ وَالْخَيْلِ لَمْ تَبْدُدْ

ترجمہ:

میں نے جنگ میدان جنگ میں ان کی طرف سے موت کی بوسونگھی اور گھوڑے منتشر نہیں ہو رہے تھے۔

ہوا جب مجھے سامنا موت کا
کٹھن تھا بڑا تھا منا موت کا

حل لغات:

شَمَمْتُ: شَمَمْتُ (ن) شَمًا: سوگنا۔ (بیروت نسخہ میں وجدت ہے) تِلْقَاءٌ: مص: لَقِيَ (س) لِقَاءٌ وَ تِلْقَاءٌ: ملاقات، سامنا۔ تَبَدَّدَ: منتشر ہونا۔ بکھرنا۔ برباد ہونا۔ حصہ لینا۔

③..... وَعَلِمْتُ أَنِّي إِنْ أَقَاتِلُ وَاحِدًا أَقْتَلُ وَلَا يَضُرُّ عَدُوِّي مَشْهَدِي

ترجمہ:

اور میں نے جان لیا کہ اگر اکیلا لڑوں گا تو قتل کر دیا جاؤں گا اور میرا حاضر رہنا میرے دشمن کو کوئی نقصان نہیں دے گا۔

حل لغات:

مَشْهَدٌ: موجودگی، اجتماع۔ منظر، آنکھوں دیکھی چیز۔ جمع ہونے کی جگہ۔ اجتماع گاہ۔ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ

مَشْهَدِ يَوْمِ عَظِيمٍ. (۱۹/۳۷) ج: مَشَاهِدِ-قبر۔

④..... فَصَدَّدْتُ عَنْهُمْ وَالْأَجْبَةُ فِيهِمْ | طَمَعًا لَهُمْ بِعِقَابِ يَوْمِ مُرْصَدٍ

ترجمہ:

تو میں ان سے واپس ہوا حالانکہ میرے پیارے ان میں تھے، ان کے لئے معین دن کی سزا کی امید کرتے ہوئے۔

مطلب:

میں سمجھ گیا کہ اب میدان جنگ میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ جان جانے کا اندیشہ ہے لہذا میں وہاں سے لوٹ آیا یہ سوچ کر کہ پھر کبھی انتقام لے لیں گے حالانکہ میرا بھائی ابو جہل اور دیگر عزیز واقارب وہاں تھے۔

حل لغات:

صَدَّدَ عَنْهُ (ن) صَدَّدًا: منہ پھیرنا۔ رکنا، باز رہنا، ہٹنا۔ منہ (ض) صَدَّدًا: چلانا، شور مچاتے ہوئے ہٹ جانا۔ فی القرآن المجید: وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ. (۵۷/۴۳) الْأَجْبَةُ: مف: الْحَبِيب: عاشق۔ معشوق۔ طمع: مص. طمع فيه وبه (س) طَمَعًا: خواہش مند ہونا، رغبت رکھنا۔ وَاذْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا۔ (۵۶/۷) حَرِيصٌ هَوَانًا: عِقَابٌ: مص (مفاعلة) عاقبہ بذنبہ وعلی ذنبہ: مواخذہ کرنا، کئے پر مزادینا۔ مُرْصَدٌ: (افعال) أَرَصَدَ الشَّيْءَ لَهْ: کسی کیلئے کوئی چیز تیار کرنا۔ جیسے: اَرَصَدَ الْجَيْشَ لِلْقِتَالِ وَالْفَرَسَ لِلطَّرَادِ: فوج کو لڑنے کیلئے اور گھوڑے کو مسلسل دوڑنے کیلئے تیار کرنا۔

وقال الفرار السلمي (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: حیان بن حکم (فرار) سلمیٰ ہے یہ تخرمی شاعر ہیں، فتح مکہ المکرمۃ کے دن سرورِ دو عالم شاہِ بنی آدم (فِذَاهُ رُؤُوسُ وَجَسَدِي) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔

①..... وَكَيْبَةَ لَبَسْتُهَا بِكَيْبَةٍ | حَتَّى إِذَا التَّبَسْتُ نَفَضْتُ لَهَا يَدِي

ترجمہ:

اور کتنے ہی ایسے لشکر میں کہ میں نے انہیں دوسرے لشکر سے ملا دیا جب وہ گتھم گتھا ہو گئے تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

حل لغات:

لَبَّسْتُ: (تفعیل) لَبَّسَ عَلَيْهِ الْأَمْرُ: خلط ملط کرنا۔ کسی پر کوئی بات مشتبہ ہونا، واضح نہ ہونا۔ الشیء: عیب چھپانا۔ التَّبَسُّتُ: (افتعال) التَّبَسُّتُ الظَّلَامُ: تاریکی مخلوط ہونا۔ عَلَيْهِ الْأَمْرُ: مشکل اور پیچیدہ ہونا۔ نَفَضْتُ: نَفَضْتُ (ن) نَفَضًا الثُّوبَ: کپڑا جھاڑنا۔ الشیء: ہٹانا، زائل کرنا، گرانا۔

② فَتَرَكَتُهُمْ تَقِصُ الرِّمَاحُ ظُهُورَهُمْ مِنْ بَيْنِ مُنْعَفِرٍ وَآخِرِ مُسْنَدٍ

ترجمہ:

تو میں نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ نیزے ان کی کمریں توڑ رہے تھے ان میں سے کوئی تو زمین پر گرا ہوا تھا اور کوئی ٹیک لگائے ہوئے تھا۔

خزاں میں بھی کب آسکتا تھا میں صیاد کی زد میں
میری غماز تھی شاخ نشین کی کم اور اتنی

حل لغات:

تَقِصُ: وَقِصْتُ عُنُقَهُ: (ض) وَقِصًا: گردن ٹوٹنا۔ الشیء: توڑنا۔ العُنُقُ: گردن توڑنا۔ مُنْعَفِرٌ: (ف) انفعال [نَعَفَرَ الشیءُ: خاک آلود ہونا مُسْنَدٌ: مفع (افعال) اسند الیہ بہار الیناء، بھروسہ کرنا۔

③ مَا كَانَ يَنْفَعُنِي مَقَالَ نِسَانِهِمْ وَقَتِلْتُ دُونَ رِجَالِهَا لَا تَبْعُدُ

ترجمہ:

ان کی عورتوں کا قول ”جیتے رہو“ مجھے کیا نفع دیتا اس حال میں کہ میں ان کے مردوں کے سامنے قتل کر دیا جاتا۔

حل لغات:

مَقَالَ: قول، بات۔ لَا تَبْعُدُ: جیتے رہو۔ یہ دعا کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ علامہ مرزوقی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: وَمَعْنَى لَا تَبْعُدُ: لَا تَهْلِكُ. (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۴۲ بیروت)

وقال بعض بني أسد (الوافر)

شاعر کا نام:

معقل بن عامر اسدی ہے، یہ جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

زمانہ جاہلیت میں بنو عامر نے بنو تمیم سے جنگ کی اس میں حساس بن مرہ کا بیٹا شدید زخمی حالت میں گرا پڑا تھا، شاعر نے اسے اٹھایا اور اس کا علاج کیا ان اشعار میں اپنے اس عمل کو بیان کر رہا ہے

①..... يَدَيْتُ عَلَى ابْنِ حَسْحَاسِ بْنِ وَهْبٍ بِأَسْفَلِ ذِي الْجَدَاةِ يَدَا الْكَرِيمِ

ترجمہ:

میں نے حساس بن وہب کے بیٹے پر مقام ذوالجداة کے نشیبی حصہ میں معزز انسان کے احسان جیسا احسان کیا۔

حل لغات:

الاسْفَلُ: نچلا، نیچا، پست، ج: اسْفَلٌ. فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ثُمَّ رَدَدْنَاهُ اسْفَلَ سَافِلِينَ. (۵/۹۵)
ذُو الْجَدَاةِ: یہ مشہور وادی کا نام ہے۔ الْجَدَاةُ: بڑے درخت کی جڑ۔ ج: جِدَاءٌ۔ بیروت کے نئے میں ”ذُو الْجَدَاةِ“ ہے۔

②..... قَصْرْتُ لَهُ مِنَ الْحَمَاءِ لَمَّا شَهِدْتُ وَغَابَ عَنِ دَارِ الْحَمِيمِ

ترجمہ:

جب میں حاضر ہوا تو اپنی سیاہ گھوڑی کو اس کے لئے روکا اور وہ دوست کے گھر سے دور تھا۔

حل لغات:

قَصْرْتُ: قَصْرْتُ عَنِ الْأَمْرِ (ن) قُصُورًا: عاجز آنا۔ رَكْنَا: الْقَيْدُ: جانور کے پیر کی رسی کو تنگ کرنا۔
الْحَمَاءُ: یہ مؤنث ہے الْأَحْمُ کی۔ ج: حُمٌّ. حَمُّ الشَّيْءِ: کالا ہونا۔ گھڑے وغیرہ کا جل کر کالا ہو جانا۔ غَابَ: (ض) غَيْبًا: پوشیدہ ہونا، غائب ہونا۔ غَابَ فَلَانٌ: دور ہونا۔ عَنِ بِلَادِهِ: مسافر ہونا۔ حَمِيمٌ: قریبی عزیز ورشتہ دار۔ دوست۔ ج: أَحْمَاءٌ. کھولتا ہوا گرم پانی۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا. (۲۵/۷۸) ٹھنڈا پانی۔ چنگاری جس سے دھوئی دی جائے۔ ج: حَمَائِمٌ. گرمی۔ پینہ۔ سخت گرمی کے بعد بارش۔

③..... أَنْبَأَهُ بِأَنَّ الْجُرْحَ يُشَوِي وَأَنَّكَ فَوْقَ عَجَلِزَةٍ جَمُومٍ

ترجمہ:

میں نے اسے بتایا کہ زخم مہلک نہیں اور بے شک تو مسلسل دوڑنے والی تیز رفتار گھوڑی پر سوار ہے

حل لغات:

يُشَوِي: (الفعال) أَشْوَى الْقَوْمَ: قوم کو بھنا ہوا گوشت کھلانا۔ الرَّجُلُ: ایسے حصہ پر زخم لگانا کہ اس سے موت واقع نہ ہو۔ السَّهْمُ تیر کا نشانہ خطا کرنا۔ عَجَلَزَةٌ: تیز رفتار گھوڑا۔ جَمُومٌ: بڑی مقدار والی شی۔ فَرَسٌ جَمُومٌ الْعَدْوِ: مسلسل دوڑنے والا گھوڑا، بار بار گھوڑا۔

④ وَلَوْ أَنِّي أَشَاءُ لَكُنْتُ مِنْهُ مَكَانَ الْفَرَقْدَيْنِ مِنَ النُّجُومِ

ترجمہ:

اگر میں چاہتا تو اس سے فرقہ دوں کی جگہ ہوتا۔

مطلب:

”مَكَانَ الْفَرَقْدَيْنِ“ اس سے دوری بیان کرنا مقصود ہے جیسے کہتے ہیں: ”هُوَ مِنِّي مَنَاطُ الثَّرِيَاءِ“ وہ مجھ سے ثریا جتنا دور ہے۔ یعنی اگر میں چاہتا تو اس کے قریب نہ جاتا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ لوگ طعنہ دیتے۔

حل لغات:

الْفَرَقْدَيْنِ: یہ الْفَرَقْدُ کا ثنیہ ہے۔ الْفَرَقْدُ: قطب شمالی کے قریب ایک روشن ستارہ کا نام اور اسی کے پہلو میں ایک دوسرا ستارہ ہے جو اس سے کم روشن ہوتا ہے اور یہ دونوں ”فرقدان“ کہلاتے ہیں۔ الْفَرَقْدُ: نیل گائے کا بچہ۔ ج: فَرَقِدٌ. ”مِنَ النُّجُومِ“ یہ فرقہ دوں کا بیان ہے جیسے قرآن پاک میں ہے: فَاسْجُدُوا لِلرَّجْسِ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاسْجُدُوا قَوْلَ الزُّورِ. (۳۰/۲۲) من الاوثان ”بیان ہے ”الرجس“ کا۔ النجوم: مف: النجم: ستارہ، کواکب، ذاتی روشنی رکھنے والے اجرام سماویہ میں سے ایک جیسے سورج۔ فَبِأَذَا النُّجُومِ طُمِسَتْ. (۸/۷۷) ستارہ ٹریہ کسی کے کام یا قرض کی ادائیگی کا مقررہ وقت۔ قسط۔ بے ساق نباتات۔

⑤ ذَكَرْتُ تَعَلَّةَ الْفَتِيَانِ يَوْمًا وَالْحَقَّ الْمَلَامَةَ بِالسُّلَيْمِ

ترجمہ:

میں نے یاد کیا کہ کسی دن نوجوان قصہ کہانیاں بیان کریں گے اور کہنے کے ساتھ ملامت کے ملانے کو۔

مطلب:

اس شعر میں دور نہ ہونے کی وجہ بیان کر تو رہا ہے: کہ میں نے سوچا اگر اسے نہ اٹھاؤں گا تو میری یہ بات لوگوں میں مشہور ہو جائے گی پھر جب نوجوان محافل میں قصے کہانیاں بیان کریں گے تو میری مذمت کریں گے اور شعراء اشعار

کہیں گے تو میری ہجو کریں گے اور اس طرح ہمیشہ کی ذلت و رسوائی میرا مقدر بن جائے گی۔

حل لغات:

ذُكْرَتْ: اس کا مصدر "الذُّكْرُ" بضم الذال ہے کیونکہ اس کا تعلق دل سے ہے یعنی سوچنا، اور شاعر نے بھی سوچا اور خیال کیا تھا اور "الذُّكْرُ" بکسر الذال زبان سے ہوتا ہے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۴۳ بیروت) **تَبَعَلَّةٌ:** جس کے ذریعے بھلایا جائے۔ مراد یہاں قصہ کہانیاں ہیں۔ **الْحَاقُّ:** مص (افعال) **الْحَقُّ:** پالینا۔ **آمَنَاءُ بِفُلَانٍ:** ملا دینا۔ **لَا حَقَّ كَرَدِينَا:** **الْمَلَامَةُ:** مص: **لَا مَنُ فِي كَذَا وَعَلَى كَذَا (ن) فَلَامَةٌ:** ملامت کرنا۔ **الْمَلَامَةُ:** ملامت، خوف۔ ج: **الْمَلَاوِمُ، مُلِيمٌ، فَا: أَلَامَ فُلَانٌ:** ایسی حرکت کرنا جو ملامت کا باعث ہو۔ قابل ملامت ہونا۔ **فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: فَالْتَقَمَهُ الْحَوْثُ وَهُوَ مُلِيمٌ.** (۱۴۲/۳۷) **فَلَانًا: الْمُلِيمُ:** ملامت کرنا۔

وقال الشُّدَاخُ بْنُ يَعْمَرَ الْكِنَانِيُّ (المنسرج)

شاعر کا نام:

شداخ بن یمر کنانی ہے۔

اشعار کا پس منظر:

بنو کنانہ اور بنو خزاعہ آپس میں حلیف تھے (ان کا باہم معاہدہ تھا کہ اگر کسی دشمن نے ہم میں سے کسی قبیلے پر حملہ کیا تو دوسرا قبیلہ اس کی مدد کریگا) خزاعہ اور بنو اسد کے درمیان جنگ ہو گئی اور بنو اسد غالب آئے تو خزاعہ نے حلیف ہونے کی بنا پر بنو کنانہ سے مدد طلب کی تو شداخ نے بنو اسد کی رشتہ داری کا تذکرہ کرتے ہوئے بنو کنانہ کو بنو خزاعہ کی مدد نہ کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے یہ اشعار کہے۔ (حاشیہ شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۴۳ بیروت)

..... ① **فَايِلِي الْقَوْمَ يَا خُزَاعُ وَلَا يَدْخُلْكُمْ مِنْ قِتَالِهِمْ فَسَلْ**

ترجمہ:

اے خزاعہ قوم سے لڑو اور ان سے لڑنے میں تم میں بزدلی داخل نہ ہو۔

مطلب:

اے قوم خزاعہ اپنی دشمن قوم بنو اسد سے لڑو بزدلی کا مظاہر نہ کرو اور نہ ہی کسی اور کی مدد کی امید رکھو۔ (شرح مرزوقی

ج ۱ ص ۱۴۳ بیروت)

برہنہ سر ہے تو عزم بلند پیدا کر
یہاں فقط سر شاہیں کے واسطے ہے کلاہ

حل لغات:

فَقِيلَ: مص: قِيلَ (س) فَشَلَا: ڈھیلا پڑنا۔ بزدل ہونا۔ فی القرآن المجید: وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا
وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا (۴۶/۸) عن الامر: کسی کام کا ارادہ کر کے پیچھے ہٹ جانا۔

② الْقَوْمُ أَمْثَالُكُمْ لَهُمْ شَعْرٌ فِي الرِّئَاسِ لَا يُنْشَرُونَ إِنْ قُتِلُوا

ترجمہ:

وہ قوم تمہاری طرح ہے ان کے سروں میں بال ہیں اگر قتل کئے جائیں تو (دوبارہ) نہیں اٹھائے جائیں گے۔

مطلب:

اے خزانہ تمہارے دشمن تمہاری طرح ہی انسان ہیں، تمہاری اور ان کی تخلیق ایک جیسی ہے اگر وہ قتل ہو جائیں
تو فوراً زندہ ہو کر دوبارہ نہیں لڑیں گے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۳۵ بیروت)

حل لغات:

الشَّعْرُ: بال۔ نبات، پودا۔ ج: أَشْعَارٌ وَشُعُورٌ. يُنْشَرُونَ: نَشَرَتِ الْأَرْضُ (ن) نَشُورًا: زمین کا موسم
بہار کے بعد سر سبز ہونا۔ الشَّيْءُ نَشْرًا: پھیلانا، منتشر کرنا۔ اللَّهُ الْمَوْتَى نَشْرًا وَنَشُورًا: مردوں کو زندہ کر کے اٹھانا
- كُلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ. (۱۵/۶۷) نَشْرَ الشَّيْءِ: (س) نَشْرًا: پھیلانا۔ شائع ہونا۔

③ أَكَلَمَا حَارَبَتْ خُرَاعَةٌ تَحْدُو وَيَسِي كَأَيْسِي لِأَمِيهِمْ جَمَلٌ

ترجمہ:

کیا جب بھی بنو خراہ لڑیں گے تو مجھے ہانک کر لے جائیں گے جیسے میں ان کی ماں کا اونٹ ہوں

حل لغات:

حَارَبَتْ: (مفاعلة) خَارَبَةٌ حِرَابًا وَمُحَارَبَةٌ: لڑائی کرنا۔ اللَّهُ: نافرمانی کرنا۔ فی القرآن المجید: إِنَّمَا
جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ - (۳۳/۵) تَحْدُو: خَدَّ الْأَيْبِلُ وَبِهَاءِ (ن) خَدَاءً: اونٹ کو ہکانا۔ اور
مَحْدِي (اونٹ کو ہکانے کا گانا) کے ذریعے تیز چلنے پر اکسانا۔ فَلَانًا عَلِي كَذَا: آمادہ کرنا، اکسانا۔ الشَّيْءُ خَدُوًا: پیچھے
لگنا یا پیچھے چلنا۔

وقال الحُصَيْنُ بْنُ الْحُمَامِ الْمُرِّيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: حصین بن حمام مری ہے اور یہ مخضرمی شاعر اور صحابی ہیں۔ مرزوقی اور بیروت کے نسخہ میں انہیں ”جاہلی شاعر“ لکھا گیا ہے (متونی ۱۰، اق، ۵، ۶۱۲ء)۔

① تَأَخَّرْتُ أَسْتَبْقِي الْحَيَاةَ فَلَمْ أَجِدْ لِنَفْسِي حَيَاةً مِثْلَ أَنْ أَتَقَدَّمَ

ترجمہ:

میں زندگی کی بقاء چاہتے ہوئے پیچھے ہٹا لیکن زندگی کو پیش قدمی کی مثل نہیں پایا۔

مطلب:

پیش قدمی کرنے اور دشمن پر حملہ کرنے میں جوش اور شہرت ہے وہ زندہ رہنے میں نہیں کیونکہ پیش قدمی کرنے والے اور ڈٹ کر دشمن کا مقابلہ کرنے والے کی تعریف کی جاتی ہے اور جس کا ذکر خیر باقی ہو وہ زندہ ہی ہے اگرچہ اس کا جسم فنا ہو جائے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۳۶، ۵، بیروت)

حل لغات:

تَأَخَّرْتُ: تاخر و استاخر: پیچھے رہنا۔ أَسْتَبْقِي: استبقاؤ: ثابت کرنا۔ باقی رکھنا۔ منہ: کچھ حصہ چھوڑ دینا۔ أَتَقَدَّمُ: تقدم: آگے بڑھنا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقَدَّمُوا بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ وَرَسُولِهِ. (۱/۴۹) بہت پیش قدمی کرنے والا ہونا۔ مقدم ہونا۔ الْقَوْمُ: قوم سے سابق ہونا۔ إِلَيْهِ بِكَذًا: حکم دینا۔

② فَلَسْنَا عَلَى الْأَعْقَابِ تَدْمِي كُلُّوْمَنَا | وَلَكِنْ عَلَى أقدامِنَا تَقَطَّرُ الدَّمَا

ترجمہ:

ہم ایسے لوگ نہیں کہ ہمارے زخم ایزویوں پر خون بہائیں لیکن ہمارے قدموں پر خون ٹپکتا ہے۔

مطلب:

ہم بہادر ہیں بہادروں کی طرح دشمن کی طرف منہ کر کے لڑتے ہیں جس کے نتیجے ہم آگے سے زخمی ہوتے ہیں، بزدلوں کی طرح پیٹھ پھیر کر بھاگتے نہیں کہ ہم پیچھے سے زخمی ہوں۔

حل لغات:

الْأَعْقَابُ: مف: الْعَقَبُ: ایڑی۔ فی القرآن المجید: أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ۔
(۱۳۴/۳) ہر چیز کا آخر۔ بیٹا، اولاد۔ پوتا، پوتی جو باقی رہیں۔ تدمی: ذمی الجرح (س) ذمی: زخم سے
خون نکلنا اور نہ بہنا۔ كَلُومٌ: وِکلام۔ مف: الْكَلْمُ: زخم، زخم کاری۔ يَقَطِرُ: قَطَرَ الْمَاءُ وَالذَّمْعُ
وغيرهما (ن) قَطْرًا: قطرے ٹپکنا۔

③..... نَفَلِقُ هَامًا مِنْ رَجَالٍ أَعِزَّةٍ عَلَيْنَا وَهُمْ كَانُوا أَعْقَى وَأَظْلَمًا

ترجمہ:

ہم ایسے لوگوں کی کھوپڑیاں پھاڑتے ہیں جو ہمیں پیارے ہیں لیکن وہ زیادہ نافرمان اور زیادہ ظالم تھے۔

مطلب:

بعض لوگوں سے مجبوراً جنگ کی جاتی ہے کہ وہ ظلم و زیادتی کا آغاز کرتے ہیں پھر مجبوراً ان سے انتقام لیا جاتا
ہے۔ حضور اکرم نور مجسم رسول مکرم شاہ بنی آدم (فداہ روحی و جسدی) صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ و
سلم نے غزوہ بدر میں بطور تمثیل یہ شعر پڑھا تھا۔

حل لغات:

نَفَلِقُ: فَلَقَ الشَّيْءَ: خوب پھاڑنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ فَلَقَ الشَّيْءَ (ض) فَلَقًا: پھاڑنا۔ دو ٹکڑے کرنا۔ فی
القرآن المجید: إِنَّ اللَّيْلَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى. (۹۵/۶) هَامٌ: مف: الْهَامَةُ: سر۔ سر کا بالائی یا درمیانی
حصہ، کھوپڑی۔ لوگوں کی جماعت۔ ایک چھوٹا سا پرندہ جو رات میں اکثر قبرستان میں رہتا ہے۔ أَلُو: زمانہ جاہلیت میں
عربوں کے اعتقاد کے مطابق مقتول کے سر سے ایک پرندہ نکل کر "اسقونی اسقونی" کہتا ہے حتیٰ کہ مقتول کا بدلہ لے
لیا جائے اسے الصدی بھی کہتے ہیں۔ أَعِزَّةٌ: مف: عَزِيْزٌ: اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ایک۔ غالب و طاقت ور جو کسی
سے مغلوب نہ ہو۔ طاقور۔ کیا ب۔ سخت۔ معزز۔ محبوب و پیارا۔ مصر کے حاکم کا قدیم لقب۔ عَزَّ فُلَانٌ (ض) عِزًّا
: طاقور ہونا۔ صاحب عزت ہونا۔ فُلَانٌ عَلِيٌّ فُلَانٌ: کسی سے برتر ہونا۔ الشَّيْءُ: کیا ب ہونا۔ الامرُ علیہ: شاق
و مشکل ہونا، گراں گزرنا۔ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ. (۱۲۸/۹) محبوب و پسندیدہ ہونا۔ هو عزیز. أَعْقَى: اسم تفضیل۔ اور
جمع کا وزن بھی ہو سکتا ہے اس صورت میں یہ صفت ہوگا۔ مف: عَقِيٌّ وَعَاقِيٌّ. عَقِيٌّ (ن) عَقَا الثَّوْبُ: کپڑا پھاڑنا۔
عَقُوفاً الرَّوْلُدُ وَالذُّهُ: والد کی نافرمانی کرنا، شفقت نہ کرنا، استخفاف کرنا۔

وقال رجلٌ من بني عَقِيلٍ (الوافر)

①..... بِكْرِهِ سَرَاتِنَا يَا آلَ عَمْرٍو نَغَادِيكُمْ بِمُرْهَفَةٍ صِقَالٍ

ترجمہ:

اے آل عمرو ہم اپنے سرداروں کی ناراضگی کے باوجود صبح کے وقت پالش شدہ دھاری دار تلواروں کے ساتھ تم پر حملہ کریں گے۔

مطلب:

ہمارے سردار جنگ وجدال کو پسند نہیں کرتے وہ صلح چاہتے ہیں لیکن ہم اس کے باوجود حملہ کریں گے۔ ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ "سراة" سے قوم کے تمام افراد مراد ہوں یعنی ہم جنگ نہیں چاہتے لیکن تم نے ہمیں جنگ کرنے پر مجبور کر دیا۔

حل لغات:

كره: الكره: جسانی یا خارجی مشقت، سختی، تکلیف۔ فی القرآن المجید: وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا. (۱۵/۴۶) كُرْهًا: جبراً، مجبوراً، بادلِ نخواستہ۔ سراة: سراة كل شئ: ہر چیز کا اعلیٰ اور بالائی حصہ۔ درمیانی حصہ۔ بڑا حصہ۔ یہاں مراد سردار ہے۔ نغادی: نغادی: غادی مُغَادَاةُ الرَّجُلِ: کسی پاس صبح سویرے آنا۔ مرهفة: مفع: أَرْهَفَ السَّيْفَ: تلوار کی دھار پتلی کرنا۔ سَيْفٌ مُرْهَفٌ: تیز پتلی دھار کی ہوئی تلوار۔

②..... نَعْدِي يَهْنُ يَوْمَ الرُّوْعِ عَنْكُمْ وَإِنْ كَانَتْ مُثْلَمَةَ النَّصَالِ

ترجمہ:

جنگ کے دن ہم انہیں تم سے واپس کریں گے اس حال میں کہ ان میں دندانے پڑ چکے ہوں گے۔

حل لغات:

مُثْلَمَةٌ: مفع: الْمُثْلَمُ: رخنہ پڑا ہوا، عیب دار، شکستہ، کند کیا ہوا۔ النصال: مف: النَّصْلُ: نیزے، تیر، تیز چھری کالوے کا پھلکا، چرے سے کاٹا ہوا سوت۔ سر اور گردن کے درمیان کا جوڑ۔ جو دونوں جڑوں کے نیچے ہوتا ہے۔

③..... لِهَالُونَ مِنَ الْهَامَاتِ كَابٍ وَإِنْ كَانَتْ تُحَادِثُ بِالصِّقَالِ

ترجمہ:

کھوپڑیوں سے ٹکرانے کی وجہ سے ان کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہے اگرچہ پالش کے ذریعے نئی کی جاتی ہیں۔

حل لغات:

لَوْنٌ : رنگ۔ نوع، قسم۔ ج: ألوان. فی القرآن المجید: قَالُوا اذْعُ لَنَا رَبِّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا لَوْنُهَا (۶۹/۲) کاب: کبا الحيوان (ن) کبوا: منہ کے بل گرنا۔ الرجلُ بھوک کھانا۔ لونُ الصبحِ وَالشَّمْسِ : روشنی کم ہونا۔ رنگ پھیکا ہونا۔ الکاب: سطح زمین پر نہ ٹھرنے والی مٹی۔ بجھا ہوا کونکہ۔ لونُ کاب: ہلکا رنگ۔ (مفاعله)
تحداث: حادثہ: بات چیت کرنا، مکالمہ کرنا، السيف ونحوه: نیا کرنا۔ صاف کرنا۔

④ وَنَبِيكِي حِينَ نَقْتُلُكُمْ عَلَيْكُمْ وَنَقْتُلُكُمْ كَأَنَّا لِنَبَالِي

ترجمہ:

ہم تم پر روتے ہیں جب تمہیں قتل کر لیتے ہیں اور تمہیں ایسے قتل کرتے ہیں جیسے ہمیں پرواہ ہی نہیں

مطلب:

جنگ کی آگ میں قتل تو کر دیتے ہیں لیکن قتل کرنے کے بعد رشتے داری یاد آتی ہے تو پھر کفِ افسوس ملتے ہوئے روتے ہیں۔

حل لغات:

نَبَالِي: (مفاعلة) بالی فلان: توجہ دینا۔

وقال القتال الكلابي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبداللہ بن مجیب بن المضر حی بن عامر ہے اور یہ مروان کے دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ اپنے چچا کی بیٹی سے اس کے بھائی "زیاد" کی عدم موجودگی میں باتیں کر رہا تھا جب "زیاد" نے اسے دیکھ لیا تو اسے منع کیا اور کہا: بخدا اگر آئندہ میں نے تجھے اپنی بہن سے بات چیت کرتے ہوئے دیکھ لیا تو تجھے قتل کر دوں گا، زیاد نے پھر اسے اپنی بہن سے باتیں کرتے ہوئے دیکھ لیا تو تلوار اٹھا کر اسے قتل کرنے لگا، قتال بھاگ گیا اور یہ اس کے پیچھے

بھاگتا ہوا جا رہا تھا، جب قتال کے قریب ہوا تو اس نے اسے اللہ کا واسطہ دیا اور رشتہ داری یاد دلائی لیکن زیاد پر کوئی اثر نہیں ہوا وہ اسے قتل کرنے پر تلا ہوا تھا، قتال کو اچانک نیزہ پڑا ہوا مل گیا اسے اٹھا کر زیاد کو قتل کر دیا پھر کفِ افسوس ملتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

① نَشَدْتُ زِيَادًا وَالْمَقَامَةَ بَيْنَنَا وَذَكَرْتُهُ أَرْحَامَ سِعْرٍ وَهَيْثُم

ترجمہ:

میں نے اہل محفل کی موجودگی میں زیاد کو اللہ کا واسطہ دیا اور میں نے اسے سحر و ہیثم کی رشتہ داریاں یاد دلائی ہیں۔

مطلب:

میں نے قوم کی محفل میں لوگوں کے سامنے اسے اللہ کا واسطہ دیا اور جو کچھ اس نے کیا لوگ اس کے بھی گواہ ہیں، اور میں نے اسے رشتہ داری اس لئے یاد دلائی کی وہ مجھ سے صلح کر لے

حل لغات:

نشدت: نشد فلان (ن) نشدا: کسی کو بھولی ہوئی بات یاد آنا۔ فلانا: کسی کے پاس جانا یا کسی کی طرف متوجہ ہو کر پوچھنا، سوال کرنا۔ فلانا يَكْذِبُ: کسی کو کوئی بات یاد دلانا اور متوجہ کرنا، کسی بات کی اپیل والتجا کرنا۔ فلانا اللهُ وَبِهِ: کسی کو خدا کی قسم دینا۔ اللہ کا واسطہ دینا۔ الْمُقَامَةُ: قیام گاہ، قیام، مجلس۔ ذَكَرْتُ: ذَكَرَهُ بِهِ: یاد دلانا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: وَذَكَرَهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ. (۵/۱۳) الْقَوْمُ: وعظ ونصحت کرنا۔ أَرْحَامَ: مف: الرَّحْمُ وَالرَّحْمُ (مَوْنُث) بچہ دانی۔ هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ. (۶/۳) رشتہ داری۔ ذوالرحم۔ قرابت والا، رشتہ دار۔

② فَلَمَّا رَأَيْتُ أَنَّهُ غَيْرُ مُنْتَهٍ أَمَلْتُ لَهُ كَفِي بَلَدِنِ مُقَوْمِ

ترجمہ:

جب میں نے دیکھا کہ وہ باز نہیں آئے گا تو میں نے اپنا ہاتھ سیدھے لچکدار نیزے کی طرف بڑھایا۔

حل لغات:

مُنْتَهٍ: فَا. اِنْتَهَى الشَّيْءُ: مکمل ہونا، ختم ہونا۔ الشَّيْءُ إِلَيْهِ: کسی کے پاس پہنچنا۔ عَنِ الشَّيْءِ: رکن، باز آنا۔ نافرمانی چھوڑنا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ. (۳۸/۸) لَدُنِ: لَدُنِ الشَّيْءِ (ن) لَدَانَةٌ: نرم ہونا۔ لچکدار ہونا۔ هُوَ لَدُنْ: ج: لَدُنْ وَلَدَانٌ. مُقَوْمٌ: مفع. قَوْمِ الشَّيْءِ: سیدھا کرنا۔

③ وَلَمَّا رَأَيْتُ أَنْبِيَّ قَدْ قَتَلْتُهُ نَدِمْتُ عَلَيْهِ أَيَّ سَاعَةٍ مَنَدَمُ

ترجمہ:

جب میں نے دیکھا کہ اسے قتل کر چکا ہوں تو اس پر پشیمان ہوا پشیمانی کا کیسا عظیم (سخت) وقت تھا۔

حل لغات:

ندمت: ندم (س) ندماً: وندامة کے پرنام و پشیمان ہونا۔ فی القرآن المجید: وَأَسْرُوا النَّدَامَةَ لَمَّا زَاوُوا الْعَذَابَ (۵۴/۱۰) مندم: مصدر میسی۔ ندامت: پشیمانی۔

وقال قيس بن زهير بن جذيمة العبسي (الوافر)

شاعر کا نام:

قیس بن زہیر بن جزیمة بن عبس کے سرداروں میں سے ہے، جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کا داحس نامی گھوڑا تھا اور حذیفہ بن بدر ذبیانی کا غمراء نامی گھوڑا تھا ان دونوں نے گھوڑوں کا مقابلہ رکھا اور میں اونٹ انعام مقرر ہوا جب معاملہ طے ہو گیا تو حذیفہ نے اپنی قوم کے کچھ لوگ تیار کئے انہیں حدف کے قریب بیٹھنے کا حکم دیا اور کہا کہ اگر داحس، غمراء سے نکلنے لگے تو اسے تھپڑ مارنا تو جب داحس گھوڑا غمراء گھوڑے سے سبقت کرنے لگا تو عمیر بن نعلتہ نے اسے تھپڑ مارا لہذا وہ سبقت لے جانے سے محروم رہا جب شاعر کو اس واقعہ کا پتہ چلا تو مالک بن زہیر نے غمراء کے چہرے پر طمانچہ رسید کیا ادھر سے حمل بن بدر نے انتقاماً مالک کے چہرے پر طمانچہ مارا پھر مسئلہ قتل و غارت گری تک پہنچا اور دونوں قبیلوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی اور دونوں آپس میں رشتہ دار تھے شاعر ان اشعار میں حسرت و یاس کا اظہار کر رہا ہے۔

① شَفِيْتُ النَّفْسَ مِنْ حَمَلِ بْنِ بَدْرٍ وَسِيفِي مِنْ حُدَيْفَةَ قَدْ شَفَانِي

ترجمہ:

میں نے اپنی جان کو حمل بن بدر سے شفاء دی اور میری تلوار نے حذیفہ سے شفاء دی۔

حل لغات:

شَفِيْتُ: شفى الله العليل (ض) شفاء: بیماری سے اچھا کرنا۔ شفا دینا۔ فی القرآن المجید: وَشَفَاءُ

لَمَّا فِي الصُّدُورِ (۵۷/۱۰)

② فَإِنْ أَكُّ قَدْ بَرَدْتُ بِهِمْ غَلِيلِي فَلَمْ أَقْطَعْ بِهِمْ إِلَّا بَنَانِي

ترجمہ:

اگر میں نے ان سے (انہیں قتل کر کے) پیاس بجھائی تو میں نے انہیں قتل کر کے اپنی ہی انگلیاں کاٹیں ہیں۔

حل لغات:

بَرَدْتُ: برد: (ن) بَرَدًا: ٹھنڈا ہونا۔ فی القرآن المجید: لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا۔ (۲۳/۷۸) ست پڑ جانا۔ مرجانا۔ کام کا آسان ہو جانا۔ تلوار کا اچٹ جانا۔ ٹھنڈا کرنا۔ پانی سے تر کرنا، برف ملانا۔ لوہے وغیرہ کو ریتی سے گھسنا۔ ٹھنڈا سرمہ لگانا۔ غلیل: مص۔ غل (ض) غَلِيلًا صدره: کینہ والا ہونا۔ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ۔ (۲۷/۱۵) دھوکہ فریب والا ہونا۔ الغلیل: سخت پیاسا، سخت پیاس۔ کینہ۔ سوزش، محبت یا سوزش غم۔ البنان: انگلیوں کے پورے۔

وقال الحارث بن وعلة الدهلي (الكامل)

شاعر کا نام:

حارث بن وعلة ذہلی ہے یہ جاہلی شاعر ہے۔

① قَوْمِي هُمْ قَتَلُوا أُمَّيْمَ أَخِي فَإِذَا رَمَيْتُ يُصَيِّبُنِي سَهْمِي

ترجمہ:

اے امیمہ! میری قوم نے ہی میرے بھائی کو قتل کیا ہے اگر میں تیر چلاؤں تو میرا تیر مجھے ہی لگے گا۔
دل کے پھپھولے جل گئے سینے کے داغ سے اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

حل لغات:

امیم: یہ شاعر کی بیوی کا نام ہے۔

② فَلَيْسَ عَفْوٌ لَا عَفْوٌ جَلَلٌ وَلَيْسَ سَطْوٌ لَا وَهْنٌ عَظِيمٌ

ترجمہ:

اگر معاف کروں تو یقیناً بہت بڑا جرم معاف کروں گا اور اگر حملہ کروں تو یقیناً اپنی ہی ہڈی کمزور کروں گا۔

حل لغات:

جلل: عظیم، بڑا۔ معمولی اور چھوٹا۔ یہ حروف اضداد میں سے ہے۔ حدیث عباس میں ہے قال یوم بدد القتل جلل ما عدا محمدًا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جلل بمعنی معمولی ہے۔ سطوت: سطان (ن) سطو ابہ وعلیہ: کسی پر حملہ کرنا۔ مغلوب کرنا۔ مضبوط پکڑنا۔ لاؤھنن: اوھنن: آدھی رات میں داخل ہونا۔ فلانا: کمزور کرنا۔

③ لَا تَأْمَنُنَّ قَوْمًا ظَلَمْتَهُمْ وَبَدَأْتَهُم بِالشُّمِّ وَالرَّغْمِ

ترجمہ:

اس قوم سے بے خوف نہ ہو جس پر تم نے ظلم کیا اور تو نے انہیں گالی دینے اور ذلیل کرنے کا آغاز کیا۔

حل لغات:

لا تأمنن: آمین (س) آمنًا: مطمئن ہونا: فی القرآن المجید: وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوْ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ (۸۳/۳) الشُّمُّ: مص. شتمہ (ض، ن) شتمًا: گالی دینا۔ الرُّغْمُ: مص۔ رَغْمٌ (ف) رَغْمًا: ذلیل ہونا۔ ناپسندیدگی کی بناء پر حقیر و ذلیل ہونا۔ رَغْمٌ أَنْفُهُ: ناپسند کرنا، اظہار ناگواری کرنا۔ فی الحدیث: وَإِنْ رَغِمَ أَنْفٌ أَبِي الدَّرْدَاءِ. الرُّغْمُ: نفرت، ذلت، خواری، ناگواری۔

④ أَنْ يَأْبُرُوا نَخْلًا لِّغَيْرِهِمْ وَالشَّيْءُ تَحْقِرُهُ وَقَدْ يَنْبِئِي

ترجمہ:

کہ وہ دوسروں کی کھجور کی اصلاح کریں گے اور تو جس شی کو حقیر سمجھ رہا ہے بسا اوقات بڑی ہو جاتی ہے۔

مطلب:

کسی پر ظلم و زیادتی کر کے بے خوف ہو جانا نادانی ہے۔ کما تدين تदान: جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ کمزور دیکھ کر لڑومت مونا دیکھ کر ڈرومت۔

حل لغات:

يَأْبُرُوا: أَبْرَ النَّخْلَ (ن، ض) أَبْرًا: کھجور کے درخت کو قلم لگانا۔ الزرع: درست کرنا۔ نَخْلًا: کھجور کا درخت۔ وَالشَّيْءُ: بیروت کے نسخے میں "والامر" ہے۔ تَحْقِرُ: حَقَرَ الشَّيْءَ (ض) حَقْرًا: ذلیل و حقیر سمجھنا۔ ذلیل کرنا۔ هُوَ مَحْقُورٌ: حَقْرًا (ك) حَقْرًا: ذلیل ہونا، بے قیمت ہونا اور معمولی ہونا۔ هُوَ حَقِيرٌ: یعنی: نَمِي (الحدیث، ض) نَمَاءً: پھیلنا، عام ہونا۔ نَمَى الشَّيْءُ (ن) نَمَاءً: بڑھنا۔ کثیر ہونا۔

⑤..... وَزَعَمْتُمْ أَنْ لَأُخْلُوْمَ لَنَا إِنَّ الْعَصَا قُرِعَتْ لِذِي الْحِلْمِ

ترجمہ:

تم نے سمجھا کہ ہمیں عقل نہیں، بے شک عقل مند کے لئے ہی لاشی کھٹکھٹائی جاتی ہے۔

مطلب:

عقل مند کے لئے اشارہ کافی ہوتا ہے۔ إِنَّ الْعَصَا قُرِعَتْ لِذِي الْحِلْمِ۔ یہ عربی کا مشہور مقولہ ہے، عامر بن ظرف جب بڑی عمر کے ہو گئے تو فیصلہ کرنے میں لغزش کھا جاتے تھے، انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ اگر تم دیکھو کہ میں غلط فیصلہ کر رہا ہوں تو لاشی بجانا اس سے جس سمجھ جاؤں گا۔

فائدہ:

کسی بھی زبان کی کہاوت یا محاورہ صد ہا سال کے مشاہدات و تجربات کرنے کے بعد بنتا ہے۔

حل لغات:

قرعت: قَرَعَ الشَّيْءَ (ف) قَرَعًا: چوٹ لگانا۔ بذریعہ قرعہ کوئی چیز لینا۔ الباب: دروازہ کھٹکھٹانا۔ له العَصَا: آگاہ کرنا، تنبیہ کرنا۔

⑥..... وَوَطِنْنَا وَطْأً عَلٰی حَنْقٍ وَطْأً الْمُقَيَّدِ نَابِتِ الْهَرَمِ

ترجمہ:

اور تو نے ہمیں سخت غضبناک آدمی کی طرح روند ڈالا جیسے باندھا ہوا اونٹ ترگھاس کوروندتا ہے۔

حل لغات:

وَوَطِنْنَا: وَطِنَى الشَّيْءَ (س) وَطِنًا: روندنا، کچلنا۔ فی القرآن المجید: إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلاً. (۶/۷۳) وَوَطِنْنَا الْعَدُوَّ: ہم نے دشمن پر چڑھائی کر دی۔ حَنْقٌ: سخت غصہ۔ کینہ۔ الْحَنِيقُ: غضب ناک۔ کینہور۔ الْمُقَيَّدُ: پیروں میں پازیب پہننے کی جگہ۔ مویشی باڑہ جہاں جانور باندھے جاتے ہیں۔ ج: مَقَايِدُ۔ یہاں مراد باندھا ہوا اونٹ ہے اور "الْمُقَيَّدُ" کا ذکر اس لئے کیا کہ باندھا ہوا اونٹ کھلے ہوئے اونٹ سے زیادہ کچلتا ہے۔ نَابِتٌ: نبی اگی ہوئی سبزی۔ ابھرواں۔ افزائش پذیر۔ نَبَتُ الزَّرْعِ (ن) نَبَاتًا: کھیتی (بوئی ہوئی چیز) کا زمین سے باہر نکلنا، اگنا۔ الارض: زمین کا سبزہ زار ہونا، نباتات والی ہونا۔ الْهَرَمُ: مَف: هَرْمَةٌ: نمکین وترش گھاس۔ الْهَرَمُ: فرعون مسر کی تعمیر کردہ اپنی قبر کی پتھروں سے بنائی ہوئی بلند و بالا عمارت جس کی کرسی کشادہ و چہار گوشہ اور دیواریں مثلث

نماہیں جو اوپر جا کر نوک دار چوٹی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ ج: اَهْرَامٌ.

⑦ وَتَرَكَتْنَا لَحْمًا عَلِيٍّ وَضَمٌّ | وَلَوْ كُنْتَ تَسْتَبْقِي مِنَ اللَّحْمِ

ترجمہ:

اور تو نے ہمیں تختہ پر پڑے ہوئے گوشت کی طرح کر کے چھوڑا کاش کہ کچھ گوشت باقی رکھتا۔

مطلب:

شاعر اپنے مقتول بھائی کو خطاب کر رہا ہے کہ تیرے بعد ہماری طاقت اس طرح ٹوٹ گئی جیسے اونٹ گھاس کا ستیاناس کر دیتا ہے اور تیرے جانے سے ہم غیر محفوظ اور کمزور ہو گئے جس طرح بازاری گوشت ہوتا ہے کہ جو چاہے لے جائے اسی طرح اب ہماری بھی کوئی اہمیت نہیں رہی کاش کہ تو اتنی جلدی نہ جاتا۔

حل لغات:

وضم: الوَضْمُ: قصاب کی وہ لکڑی یا چٹائی وغیرہ جس پر وہ مٹی سے بچانے کے لئے یا کاٹنے کے لئے گوشت رکھتا ہے۔ کھانے کا دسترخوان یا کھانے کی میز۔ ج: اَوْضَامٌ وَاَوْضِمَةٌ. تَرَكَتُهُمْ لَحْمًا عَلِيٍّ وَضَمٌّ: اس نے ان کو مصیبتوں میں ڈال دیا اور کچل کر رکھ دیا، ذلیل کر دیا۔

وقال اعرابی

اس کے بھائی نے اس کے بیٹے کو قتل کیا جب اس کے بھائی کو پکڑ کر لایا گیا تا کہ اسے قصاص قتل کیا جائے تو شاعر نے تلوار پھینک کر یہ اشعار کہے۔

① أَقُولُ لِنَفْسِ تَأْسَاءٍ وَتَعَزِيَّةٍ | إِخْدَى يَدَيَّ أَصَابَتْنِي وَلَمْ تُرِدْ

ترجمہ:

میں خود کو تسلی اور دلاسا دیتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرے دو ہاتھوں میں سے ایک نے نہ چاہتے ہوئے مجھے مصیبت پہنچائی۔

مطلب:

غیر اختیاری طور پر اگر میرے بھائی نے بیٹے کو قتل کر دیا تو قصاص میں اسے قتل کرنے سے میرے سینے کی آگ تو بجھ سکتی ہے لیکن فائدہ کچھ بھی نہیں جب کہ معاف کرنے میں کئی فوائد ہیں۔ جب تو شریف پر احسان کرے گا تو اسے

اپنا غلام بنالے گا۔ اس شعر میں شاعر نے اپنے بیٹے اور بھائی کو اپنے ہاتھوں سے تشبیہ دی ہے اور وجہ تشبیہ منفعت ہے۔

حل لغات:

تَأْسَاءُ: مص (تفعیل) اَسَى بَيْنَهُمَا: صلح کرانا۔ فَلَانَا بِمُصِيَّبِهِ: تسلی دینا، دلا سہ دینا۔ تَعَزِيَةٌ (تفعیل) عَزَاهُ: صبر دلانا، تسلی دینا، ڈھارس بندھانا، غم بھلانا، تعزیت کرنا۔ التَّعْزِيَةُ: دلا سہ، تسلی۔ ج: تَعَازَى: خطاب التَّعْزِيَةُ: تعزیت نامہ۔

② كِلَاهُمَا خَلَفَ عَنْ فَقْدِ صَاحِبِهِ هَذَا أَخِي حِينَ أَدْعُوهُ وَذَا وَلَدِي

ترجمہ:

دونوں اپنے ساتھی کی عدم موجودگی میں ایک دوسرے کے نائب ہیں یہ میرا بھائی ہے جب اسے بلاؤں اور وہ میرا بیٹا۔

مطلب:

جو نقصان ہونا تھا وہ تو ہو گیا، بھائی آخر بھائی ہے مشکل میں کام آئے گا۔ انتقام جان لوٹتا ہے اور غم و درگزر دل لوٹتا ہے۔

حل لغات:

خَلَفَ: مص (ن) فَلَانَا خَلَفْنَا وَخِلَافَةٌ: جانشین ہونا۔ قَامَ مَقَامَ هُوَ: خلیفہ ہونا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسُوفَ يَلْقَوْنَ غِيَا. (۵۹/۱۹) فَقَدْ: مص. فَقَدْ الشَّيْءُ (ض) فَقْدًا: کسی کے پاس سے کوئی چیز گم یا ضائع ہو جانا۔ قَالُوا نَفَقِدُ صَوَاعِ الْمَلِكِ. (۷۲/۱۲) فَقَدْ الصَّدِيقَ وَفَقَدَتِ الْمَرْءُ قُرُوجَهَا: دوست یا خاوند سے محروم ہو جانا، ہاتھ دھو بیٹھنا۔

وقال إياس بن قبيصة الطائي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ایاس بن قبیصہ طائی (متوفی ۳ ق، ۶۱۸ء) یہ بنو طی کے اشراف میں سے ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

① مَا وَلَدْتَنِي حَاصِنٌ رُبْعِيَّةٌ لَنْنُ أَنَا مَالُكَ الْهُوَى لِإِتْبَاعِهَا

ترجمہ:

قبیلہ بعیہ کی پاک دامن عورت نے مجھے نہ جنا ہوا اگر میں خواہشات کی مدد کروں اس (عورت) کی پیروی کرتے ہوئے۔

حل لغات :

خَاصِصِنٌ: الْحَاصِصِنُ وَالْحَاصِصِنَةُ: پاك دامن عورت۔ شادی شدہ عورت۔ فی القرآن المجید: وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ. (۲۳/۴) رَبِيعِيَّةٌ: ربیعہ بن نذار کی طرف نسبت ہے اس سے مراد اسکی اپنی ماں ہے۔ مَا لَأْتِ: مَا لَأَهُ عَلَيَّ: کسی کام میں کسی کی مدد کرنا، تعاون کرنا۔

② أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْأَرْضَ رَحْبٌ فَبِيحَةٌ فَهَلْ تُعْجِزُنِي بُقْعَةٌ مِنْ بَقَاعِهَا

ترجمہ:

کیا تو دیکھتا نہیں کہ بے شک زمین وسیع و عریض ہے تو کیا اس کے خطوں میں سے کوئی خطہ مجھے عاجز کر سکتا ہے۔

حل لغات :

رَحْبٌ: الرَّحْبُ: كَشَادَةٌ. مَكَانٌ رَحْبٌ: كَشَادَةٌ جَلَّةٌ. رَحِبَ الْمَكَانَ (س) رَحِبًا: جَلَّةٌ كَشَادَةٌ هِيَ. رَحِبَ (ك) رَحِبًا: كَشَادَةٌ أَوْ فَرَاخٌ هِيَ. فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحَبَتْ. (۲۵/۹) فَبِيحَةٌ: فَسْحُ الْمَكَانِ (ك) فَسَاحَةٌ: كَشَادَةٌ هِيَ. تُعْجِزُنِي: أَعْجَزَ فُلَانٌ: آكَ نَكَلَ كَرِهَاتِهِ أَوْ نَظَرَ أَنَّهُ يَكْثُرُ جَانًا. الشَّيْءُ فُلَانٌ: كَيْ شَيْءٍ كَسَى كَيْ بَسَ فِي نَهْ أَوْ نَهْ. عَاجِزٌ كَرِهَاتٌ. بُقْعَةٌ: زَمِينٌ كَثُرَ. فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ. (۳۰/۲۸) دَهَبٌ، دَاغٌ. ج: بَقَعَ وَبَقَاعٌ.

③ وَمَبْثُوثَةٌ بَشٌّ الدُّبِيُّ مُسْبَطْرَةٌ رَدَدْتُ عَلَيَّ بِطَاءٍ هَامِنٍ سِرَاعِهَا

ترجمہ:

اور کتنے ہی ٹڈیوں کی طرح پھیلے ہوئے مختلف لشکر ہیں جن کے ست رفتاروں پر میں نے تیز رفتاروں کو لوٹا دیا۔

مطلب:

میں نے کثیر جنگوں میں شرکت کی ہے اور دشمنوں پر ایسے حملے کئے کہ ان کے لشکر کے اگلے حصے کو بھاگنے پر مجبور کیا تو وہ لشکر کے پچھلے حصے سے جا ملا۔

حل لغات :

مبثوثة: مفع. بَشٌّ شَيْءٌ (ن) بَشًا: پھیلا نا، منتشر کرنا۔ فی القرآن المجید: وَرَزَابِيٌّ مَبْثُوثَةٌ. (۱۶/۸۸) الدُّبِيُّ: چھوٹی ٹڈی۔ جوڑنے پر قادر نہ ہو۔ شہد کی مکھی، جاء وک الدُّبِيُّ: وہ بڑی تعداد میں آئے۔ بِطَاءٌ: مفع: بَطِيسٌ: ست، ست رفتار، کام میں دیر کرنے والا۔ بَطِيسٌ (ك) بَطِيسًا: سستی کرنا۔ سِرَاعٌ: مفع:

سَرِيعٌ: السَّرِيعُ: تیزرو، تیز رفتار۔ يَوْمَ تَشَقُّقِ الْأَرْضِ عَنْهُمْ سِرَاعًا. (۴۴/۵۰) سواک کے درخت سے گرنے والی شاخ۔

④..... وَأَقْدَمْتُ وَالْخَطِيئُ يَخْطُرُ بَيْنَنَا لِأَعْلَمَ مَنْ جَبَانُهَا مِنْ شُجَاعِهَا

ترجمہ:

اور میں اس حال میں پیش قدمی کر رہا تھا کہ خطی نیزے ہمارے درمیان حرکت کر رہے تھے تاکہ جان لوں کہ ان کے بہادروں میں سے بزدل کون ہے۔

حل لغات:

جَبَانٌ: صفت۔ بزدل۔ ہو جَبَانُ الْوَجْهِ شَرْمِيلًا۔ ج: جُبْنَاءُ. شُجَاعٌ: بہادر، دلیر، باہمت، حوصلہ مند۔ ج: شُجَعَانٌ:

وَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ (الوافر)

شاعر کا نام:

عبیدہ بن ربیعہ بن قحطان۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے پاس اعلیٰ نسل کی ایک عمدہ سکا ب نامی گھوڑی تھی کسی بادشاہ نے اس سے وہ طلب کی تو اس نے معذرت کے طور پر یہ اشعار کہے۔

①..... آيَةُ اللَّعْنِ إِنْ سَكَبَ عِلْقُ نَفِيْسٍ لَأَعْرَارُ وَلَا تُبَاعُ

ترجمہ:

لَعْنَةُ تَجْهٍ سِوَى دُوْرٍ هُوَ بِيْ شَكِّ سَكَابِ الْغُوْرِيْ اِيْكَ اِيْسِيْ عَمْدَةٍ اُوْرٍ هِرْدَلٍ عَزِيْزٍ هُوَ جُوْعَارِيَّةٌ تَادِيْ جَائِسِيْ هُوَ نَهْ نِيْجِيْ جَائِسِيْ هُوَ۔

حل لغات:

اللَّعْنُ: وَاللَّعْنَةُ: لعنت۔ عذاب۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: رَبَّنَا آتِنَا مِنْ الْغَدَابِ وَالْعَنُتُ لَعْنًا كَبِيرًا. (۶۸/۳۳) ج: لَعْنَاتٌ وَلَعَانٌ. آيَةُ اللَّعْنِ: زمانہ جاہلیت میں بادشاہ کا سلام تھا یعنی اے بادشاہ تو نے

ایسا کوئی کام نہیں کیا جس سے تو ملامت کا مستحق ہو۔ سَكَاب: مٹی برکسر، گھوڑی کا نام ہے۔ الْعَلْقُ: ہردل پسند نفس چیز۔ ج: أَغْلَاقٌ وَغُلُوقٌ۔ تھیلا۔ الْعَلْقُ: چڑے کی دباغت میں کام آنے والا پودا، نفس اور قیمتی چیز۔ تھیلا۔ ج: أَغْلَاقٌ۔

② مُفْدَاةٌ مُكْرَمَةٌ عَلَيْنَا يُجَاعُ لَهَا الْعِيَالُ وَلَا تُجَاعُ

ترجمہ:

(اس پر) ہماری جان قربان ہو ہمارے ہاں ایسی معزز ہے کہ اس کے لئے بال بچوں کو بھوکا رکھا جاسکتا ہے لیکن اسے بھوکا نہیں رکھا جاسکتا۔

حل لغات:

مُفْدَاةٌ: مفع. فِدَاةٌ بِنَفْسِهِ: کسی پر اپنی جان قربان کرنا۔ مُكْرَمَةٌ: مفع. قابل تعظیم۔

③ سَلِيلَةٌ سَابِقِينَ تَنَا جَلَاهَا إِذَا نُسِبَا يَضُمُّهُمَا الْكِرَاعُ

ترجمہ:

دوسبقت لے جانے والوں کی اولاد ہے جنہوں نے اسے جنا جب ان کا نسب بیان کیا جائے تو کراع نامی ساٹھ نہیں شامل ہوتا ہے۔

حل لغات:

سَلِيلَةٌ: مؤنث: السَّلِيلُ بِمَعْنَى الْمَسْلُولِ. نکالی ہوئی چیز۔ نو مولود بچہ۔ خالص شراب۔ وادی کا آبی راستہ۔ تَنَا جَلَا: تَنَا جَلَّ الْقَوْمُ: نسل کو فروغ دینا۔ آپس میں لڑائی جھگڑا کرنا۔ نُسِبَا: نَسَبٌ (ن، ض) نَسَبًا الرَّجُلُ: نسب بیان کرنا، نسب دریافت کرنا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا. (۵۴/۲۵) ة الی فلان: منسوب کرنا۔ الْكِرَاعُ: گھوڑے، خچر، گدھے، ہر چیز کا کنارہ۔ یہاں ایک مشہور نسل کا گھوڑا مراد ہے۔

④ فَلَا نَطْمَعُ آيَاتِ اللَّغْنِ فِيهَا وَمَنْعُهَا بِشَيْءٍ يَنْسْتَطَاعُ

ترجمہ:

تو لغت سے محفوظ ہو اس کی امید نہ رکھتے تھے اس سے روکنا ایک ایسا عمل ہے جس کی طاقت ہے۔

و . لَتِ امْرَأَةٌ مِنْ طَيِّ (الطويل)

شاعرہ بہدل بن فرقہ طائی کی بیٹی ہے۔

اشعار کا پس منظر:

بہدل بن فرقہ (جو بنو طی کے چوروں میں سے ایک چور تھا) نے عون بن جعدہ بن ہبیرہ مخزومی کو قتل کیا تو اسے گرفتار کر لیا گیا اور عثمان بن حیان مری (جو عبد الملک بن مروان کی طرف سے مدینہ منورہ کے گورنر تھے) نے اسے قتل کیا تو اس کی بیٹی نے مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

① دَعَاذُغُورَةَ يَوْمَ الشَّرِي يَالَ مَالِكٍ وَمَنْ لَا يُجِبُ عِنْدَ الْحَفِيظَةِ يُكَلِّمُ

ترجمہ:

شری کے دن اس نے مالک کو مدد کے لئے پکارا اور حفاظت کے وقت جسے جواب نہ دیا جائے تو وہ زخمی کر دیا جاتا ہے۔

مطلب:

بہدل نے اپنی قوم کو مدد کے لئے پکارا لیکن کسی نے اس کی مدد نہیں کی حالانکہ خاندانی غیرت کا تقاضا تھا کہ قوم اس کی حفاظت کے لئے سیسہ پلائی دیوار بن جاتی لیکن ایسا نہیں ہوا لہذا وہ ضائع ہو گیا۔

حل لغات:

یَالَ مَالِكٍ: لام میں دو احتمال ہیں یہ لام استغاثہ ہے دوسرا یہ کہ اصل میں ”آل“ تھا پھر تخفیفاً الف کو حذف کر دیا گیا۔ اس صورت میں ترجمہ یوں ہوگا شری کے دن اس نے مالک کو پکارا۔

② فَيَا ضَيْعَةَ الْفِتْيَانِ إِذْ يَغْتَلُونَ نَهْ بِبَطْنِ الشَّرِيِّ مِثْلَ الْفَنِيقِ الْمُسَدَّمِ

ترجمہ:

اے لوگو! نوجوانوں کے ضائع ہونے کو دیکھو جب دامن شری میں طاقتور ساٹھ کی طرح اسے سختی سے گھسیٹ کر لے جا رہے تھے۔

حل لغات:

يَغْتَلُونَ: عَتَلَهُ (ض) عَتَلًا: بہت زور سے کھینچنا، سختی کے ساتھ گھسیٹنا۔ فی القرآن المجید: خُذُوهُ فَاعْتَلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ. (۴۷/۴۴) الْفَنِيقُ: من الابل: نراونٹ، ساٹھ۔ ج: فَسُقُ. الْمُسَدَّمُ: طاقتور ساٹھ جسے سواری اور بوجھ اٹھانے کے لئے استعمال نہ کیا جائے اور آزاد چھوڑ دیا جائے کہ چر پھر کر موٹا ہو جائے۔

③ أَمَا فِي بَنِي حِصْنٍ مِنْ ابْنِ كَرِيهَةَ | مِنْ الْقَوْمِ طَلَابِ التَّرَاتِ غَشْمُشْمِ

ترجمہ:

کیا قوم بنو حصن میں کوئی جنگجو نہیں! جو انتقام لینے والا اور پختہ ارادہ والا ہو۔

حل لغات:

طَلَاب: مبالغہ۔ بہت زیادہ خواہش مند۔ الترات: الوتر: یکتا، اکیلا، اللہ تعالیٰ کا ایک نام۔ فرد واحد۔ طاق عدد۔ عرفہ کا دن، بدلا، انتقام، ظالمانہ بدلہ۔ شعر میں آخری دونوں معانی مراد ہو سکتے ہیں۔ غَشْمُشْم: دلیر اپنے ارادے سے نہ پھرنے والا۔ بہت ظالم۔

④ فَيَقْتُلُ جَبْرًا بِأَمْرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ | بَوَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَكَايِلَ بِاللِّمِّ

ترجمہ:

جو جبراً قتل کرے ایسے شخص کے بدلے جس کا کوئی ہمسر نہیں لیکن قصاص میں برابری نہیں ہوتی۔
”جبراً“ مرزوقی نے لکھا ہے کہ یہ قاتل کا نام ہے اب ترجمہ ہوگا: جو جبراً قتل کرے۔

حل لغات:

”جبراً“ بیروت کے نسخہ میں ”جراً“ ہے۔ بَوَاءٌ: برابر، ہم پلہ۔ فسلان بَوَاءٌ فلان: قصاص میں برابر ہونا۔ تَكَايِلَ: تَكَايِلَ الرَّجُلَانِ: ایک دوسرے کے لئے ناپنا۔ باہم گالی گلوچ کرنا۔ انتقام میں باہم برابری کرنا۔

وَقَالَ بَعْضُ بَنِي فِقْعَسِ (الطويل)

شاعر کا نام:

مرہ بن عداء فقعی ہے۔ (کذا قیل)

اشعار کا پس منظر:

شاعر کو دشمنوں نے قید کر لیا تھا اور اس کے رشتہ داروں نے اس کی کوئی مدد نہیں کی تو اس موقع پر یہ اشعار کہے۔

① رَأَيْتُ مَوَالِيَ الْأَلْسِي يَخْذُلُونَنِي | عَلَي حَدَثَانِ الدَّهْرِ إِذْ يَتَقَلَّبُ

ترجمہ:

میں بچپان کے بیٹوں کو غلطی پر سمجھتا ہوں جنہوں نے میری حوادثِ زمانہ پر کوئی مدد نہیں کی جب وہ پلٹا

حل لغات :

مَوَالِي: مف: مؤلی: پرورش کرنے والا۔ مالک۔ کسی کام کا ذمہ دار اور انجام دہندہ۔ مخلص دوست۔ ساتھی۔ معاہدہ۔ مہمان۔ پڑوسی۔ شریک۔ داماد۔ باپ کی طرف سے کوئی رشتہ دار جیسے چچا وغیرہ۔ یہاں چچا کے بیٹے مراد ہیں۔ احسان کرنے والا، انعام دینے والا۔ انعام یافتہ، احسان کیا ہوا۔ آزاد کیا ہوا۔ آزاد کرنے والا۔ غلام۔ تابع، فرمانبردار۔ يَخْذُلُونَ: خَذَلَ (ن) خَذَلًا: جدا ہونا، پھڑنا۔ فلانا وعنه: مدد سے ہاتھ کھینچ لینا، دستبردار ہونا، دست کش ہونا، بے یار و مددگار چھوڑ دینا۔ فی القرآن المجید: وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ. (۱۶۰/۳) وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا. (۲۹/۲۵) فی الحدیث: المؤمنُ اخو المؤمنِ لَا يَخْذُلُهُ. بے نقاب کرنا، بھرم کھولنا، بھانڈا پھوڑنا۔ يَتَقَلَّبُ: تَقَلَّبَ الشَّيْءُ: پلٹنا، متغیر ہونا۔

②..... فَهَلَّا أَعْدُوْنِي لِمِثْلِي تَفَاقَدُوا إِذَا الْخَصْمُ أَبْزَى مَائِلُ الرَّأْسِ أَنْكَبُ

ترجمہ:

وہ ایک دوسرے کو کھوئیں! انہوں نے مجھے میرے ہمسر کے لئے کیوں نہیں تیار کیا جب دشمن سینہ تان کر متکبرانہ چال چلا۔

حل لغات :

تَفَاقَدُوا: تَفَاقَدَ الْقَوْمُ: ایک دوسرے کو کھونا۔ یہاں بددعا دے رہا ہے۔ الْخَصْمُ: مقابل، مخالف، حریف، فریق، جھگڑالو (تشنہ، جمع اور مؤنث کے لئے بھی مستعمل ہے۔ فی القرآن المجید: وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ. (۲۱/۳۸) أَبْزَى: صفت بَزِي (س) بَزَاءً: سینہ باہر کو اور پیٹھ اندر کو ہونا۔ هَوَّأَتْ يَ: یہاں یہ کنایہ ہے تکبر اور غرور سے کیونکہ متکبر لوگ سینہ تان کر چلتے ہیں۔ أَنْكَبُ: جھکے ہوئے کندھے والا۔ بے کمان آدمی۔ ج: نکتہ۔

③..... وَهَلَّا أَعْدُوْنِي لِمِثْلِي تَفَاقَدُوا وَفِي الْأَرْضِ مَبْشُوتٌ شُجَاعٌ وَعَقْرَبٌ

ترجمہ:

وہ ایک دوسرے کو کھوئیں! انہوں نے مجھے میرے ہمسر کے لئے کیوں نہیں تیار کیا اور زمین میں سانپ اور بچھو پھیلے ہوئے ہیں۔

مطلب:

شاعر چچا کے بیٹوں کو بددعا دے رہا ہے کہ جب انہوں نے میری مدد نہیں کی تو ان کا کیا فائدہ لہذا ختم ہو جائیں

انہیں چاہئے تھا کہ جس طرح دشمن تیار ہو کر آیا تھا اس طرح یہ بھی تیاری کرتے اور ہر قسم کے خطرہ سے نمٹنے کے لئے تیار رہنا چاہئے کیونکہ دشمن مختلف ہوتے ہیں۔

حل لغات :

الشُّجَاعُ: بہادر، دلیر، باہمت، حوصلہ مند۔ سانپ۔ ج: شُجْعَانٌ. عَقْرَبٌ: بچھو۔ ج: عَقَارِبٌ. عربی مقولہ ہے: الْأَقَارِبُ كَالْعَقَارِبِ. قریبی بچھو کی طرح ہوتے ہیں۔

④ فَلَا تَأْخُذُوا عَقْلًا مِنْ الْقَوْمِ إِنِّي أَرَى الْعَارِيَّتِي وَالْمَعَايِلُ تَذْهَبُ

ترجمہ:

تم میرے دشمنوں سے دیت نہ لینا کیونکہ مال ختم ہو جاتا ہے اور طعنہ باقی رہتا ہے۔

حل لغات :

العار: ہر باعث شرم بات، عیب، طعنہ۔ ج: أَعْيَارٌ. الْمَعَايِلُ: مف: الْمَعْقَلَةُ: دیت، خون بہا۔ عَقْلُ الْقَتِيلِ: مقتول کی دیت دینا۔ عن فلان: کسی کی طرف سے تاوان یا دیت دینا۔ لَهُ دَمٌ فَلانٍ: کسی سے دیت لے کر قصاص چھوڑ دینا۔

⑤ كَأَنَّكَ لَمْ تَسْبِقْ مِنَ الدَّهْرِ لَيْلَةً إِذَا نَتَّ أَدْرَكَتِ الذِّئِي كُنْتَ تَطْلُبُ

ترجمہ:

گویا کہ تجھ پر کوئی مصیبت نہیں آئی جب تو اپنا مقصد حاصل کر لے۔

وقال آخر (الطويل)

① لَكِنْ أُنْسِي قَوْمَ أُصَيْبٍ أَخُوهُمْ رِضَا الْعَارِ فَاخْتَارُوا عَلَيَّ اللَّبْنَ الدَّمَ

ترجمہ:

لیکن جس قوم کے بھائی کو قتل کیا گیا اس نے دیت پر قصاص کو ترجیح دیتے ہوئے عار پر راضی ہونے سے انکار کر دیا۔

نوٹ:

شرح مرزوقی اور بیروت کے نسخہ میں اشعار کی ترتیب اس کے عکس ہے یعنی یہ شعر دوسرے نمبر پر اور دوسرا پہلے نمبر

پر ہے اور قرین قیاس بھی یہی ہے۔

حل لغات :

رِضًا: خوشی، مرضی، رضامندی۔ قناعت۔ خوش۔ رضامند۔ رِضًا: مص (س) مان لینا، قبول کرنا، پسند کرنا۔
 فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: وَرَضِيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا. (۳/۵) اختاروا: اختارہ۔ پسند کرنا، منتخب کرنا، چننا۔
 الشَّيْءَ عَلَى غَيْرِهِ: تَرْجِيحُ دِينًا۔ اللَّبْنُ: دودھ (انسان و جانور کا) یہ اسم جنس جمع ہے، تھوڑے یا ایک نوع یا ایک وقت
 کے دودھ کو لَبْنَةٌ کہتے ہیں۔ یہاں مراد اونٹ اور اونٹنیاں ہیں۔ فِي الْحَدِيثِ: دَرَّتْ لَسَنَةُ الْقَاسِمِ. قاسم کے پینے
 کا دودھ بڑھ گیا۔ ج: أَلْبَانُ. اللَّبْنُ: مٹی کی کچی اینٹیں۔

② فَلَوْ أَنْ حَيًّا يَقْبَلُ الْمَالَ فِدْيَةً لَسُقْنَا لَهُمْ سَيْلًا مِنَ الْمَالِ مُفْعَمًا

ترجمہ:

اگر کوئی قبیلہ بطور فدیہ مال قبول کرتا تو ہم ان کی طرف مال سے بھرا ہوا سیلاب بہا دیتے۔

حل لغات :

مُفْعَمٌ: بھرا ہوا، لبریز۔

وَقَالَتْ كُبْشَةُ أُخْتُ عَمْرِو بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ (الطويل)

شاعرہ کا تعارف:

شاعرہ کا نام: کبشہ عبداللہ بن معدیکرب یہ عمرو بن معدیکرب کی ہمیشہ ہیں اور شاعرہ صحابیہ ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

عبداللہ بن معدیکرب جو بنوزبید کے سردار تھے ایک دن بنومازن بن ربیعہ کی محفل میں شراب پی رہے تھے تو
 مخروم ازنی کا حبشی غلام ایسے اشعار گانے لگا جن میں بنوزبید کی عورت کی تشبیہ تھی، عبداللہ نے غیرت کی وجہ سے اسے
 طمان سید کیا تو غلام نے مدد کیلئے پکارا اور بنومازن نے عبداللہ کو قتل کر دیا، پھر بنومازن عمرو کے پاس آئے اور عذرت
 کرنے لگے، کہا، نشہ کی حالت میں ہمارے ایک بندے نے آپ کے بھائی کو قتل کر دیا ہے، ہم آپ سے رحم کی اپیل
 کرتے ہیں اور دیت قبول کرنے کی درخواست کرتے ہیں، عمرو نے دیت دل کرنا مناسب سمجھا جب ان کی بہن کو علم
 ہوا تو عمرو کو قصاص پر برا بھانتہ کرنے کیلئے یہ اشعار کہے۔

① أَرْسَلَ عَبْدُ اللَّهِ إِذْ حَانَ يَوْمُهُ إِلَى قَوْمِهِ لَا تَعْقِلُوا لَهُمْ دَمِي

ترجمہ:

عبداللہ نے موت کے وقت اپنی قوم کو پیغام بھیجا کہ ان سے دیت لے کر قصاص نہ چھوڑ دینا۔

حل لغات:

حان: حان الأمر (ض) حیناً: کسی کا وقت آجانا۔

② وَلَا تَسْأَخُذُوا مِنْهُمْ إِفَالًا وَأَبْكَرًا وَأَتْرَكَ فِي بَيْتٍ بِصَعْدَةِ مُظْلِمٍ

ترجمہ:

ان سے اونٹوں کے بچے اور جوان اونٹ نہ لینا کہ میں مقام سعدہ کی تاریک قبر میں چھوڑ دیا جاؤں۔

مطلب:

عرب کا یہ خیال تھا کہ اگر مقتول کا انتقام لے لیا جائے تو اس کی قبر روشن ہو جاتی اور اگر انتقام نہ لیا جائے اور صلح کر کے دیت لے لی جائے تو اس کی قبر تاریک ہو جاتی ہے اس لئے شعر میں قبر کے تاریک ہونے کا ذکر کیا۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۵۹ بیروت)

حل لغات:

إفال: مف: الأفيال: اونٹ کا بچہ۔ أبكر: مف: البكر: جوان اونٹ۔ بيت: سے یہاں قبر مراد ہے
صعدة: یمن کا ایک علاقہ ہے یہاں مقتول کی قبر تھی۔

③ وَدَعُ عَنْكَ عَمْرًا إِنَّ عَمْرًا مُسَالِمٌ وَهَلْ بَطْنٌ عَمْرٍ وَغَيْرُ شِبْرٍ لِمَطْعَمٍ

ترجمہ:

عمر کو چھوڑ دو وہ تو صلح کرنا چاہتا ہے کیا عمرو کا پیٹ کھانے کے لئے ایک بالشت سے زیادہ ہے؟

حل لغات:

مُسَالِمٌ: فا: سالمة: مصالحت کرنا۔ شِبْرٌ: بالشت۔ ج: أشبار: مطعم: طعام. الْمُطْعَمُ: جسے شکار کا رزق حاصل ہو۔ الْمُطْعَمُ: بہت کھانے والا۔

④ فَإِنْ أَنْتُمْ لَمْ تَشَارُوا وَأَوْتَدِ يَتُّمٌ فَمَشُوا بِأَذَانِ النَّعَامِ الْمُضْلَمِ

ترجمہ:

اگر تم نے انتقام نہ لیا اور دیت لے لی پھر تو کان کئے شتر مرغ کے کان لے کر چلو۔

مطلب:

جب تم مقتول کا انتقام نہ لو بلکہ مال لے کر کھا جاؤ تو ذلیل و رسوا ہو کر چلو۔

حل لغات:

إِتْدَ يُتْمُ: (افتعال) اِتْدَى وَلِيُّ الْقَتِيلِ: مقتول کے ولی کا خون بہا لیکر قاتل کو چھوڑ دینا۔ (حروف اصلیہ و، د، ی) آذان: الْأَذُنُّ وَالْأَذُنُّ: کان۔ فی القرآن المجید: وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأَذْنَ بِالْأَذْنِ. (۴۵/۵) النَّعَامُ: مف: النَّعَامَةُ: شتر مرغ (مذکر و مؤنث) جنگل راہ نما نشان۔ کنویں یا پہاڑ پر بنا ہوا سائبان۔ دیوار کا بڑھا ہوا پتھر۔ دماغ کی جھلی۔ الْمُصْلَمُ: فا: صَلْمَةٌ: بالکل کاٹنا۔ بالکل جڑ سے کاٹنا۔

⑤ وَلَا تَرُدُّوْا إِلَّا فُضُوْلَ نِسَائِكُمْ إِذَا رَأَيْتُمْ أَنَّ بِلَابَهُنَّ مِنَ الدَّمِ

ترجمہ:

(الف) اور تم حوض پر عورتوں کے پانی استعمال کر لینے کے بعد ہی آنا جب انکی ایڑیاں خون سے لت پت ہوں۔
(ب) اور تم حیض کی حالت میں ہی عورتوں کے پاس آنا جب ان کی ایڑیاں خون آلود ہوں۔

مطلب:

(الف) عرب سفر میں جب کسی حوض یا چشمہ پر پہنچتے تو پہلے مرد حضرات اس کا پانی استعمال کرتے غسل وغیرہ کرتے جب تمام مرد فارغ ہو جاتے تو بعد میں عورتیں غسل کرتیں اور کپڑے دھوئیں اور عورت کا استعمال شدہ پانی مرد کے لئے انتہائی معیوب سمجھا جاتا، ایڑیوں کے خون سے لت پت ہونے کو غیرت دلانے کیلئے ذکر کیا ہے، شاعرہ کا مقصد یہ ہے کہ جب تم قصاص لینے سے قاصر ہو تو پھر تمہیں عورت پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ مرزوقی علیہ الرحمۃ نے صرف یہی معنی اور مطلب کیا ہے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۶۰)

(ب) عرب حالت حیض میں عورت سے جماع بلکہ میل جول کو بھی معیوب سمجھتے تھے اور جو شخص حالت حیض میں عورت کے پاس جاتا وہ ذلیل و حقیر شمار کیا جاتا، شاعرہ کہتی ہے اگر تم قصاص چھوڑ دو گے تو تم بھی ذلیل و رذیل شمار کئے جاؤ گے۔

حل لغات :

تردوا: وَرَدَ (ض) وَرُودًا: آنا۔ انْفَهُ: ناک کا لبا ہونا۔ فلان علی المكان والمكان: کسی جگہ پر پہنچنا خواہ اندر داخل ہو یا باہر رہے۔ الماء: پانی کے پاس آنا۔

وَقَالَ عَنَّتْرَةُ بْنُ الْأَخْرَسِ الْمَعْنَى مِنْ طَيِّ (الوافر)

شاعر کا نام:

عنترہ بن اخرس معنی ان کا تعلق بنو طی سے ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے چچا کے بیٹے حنظلہ بن اشہب بن رمیلہ ان سے بغض رکھتے اور انہیں تکلیف دیا کرتے تھے، شاعر انہیں خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہتے ہیں۔

① أَطَّلُ حَمْلَ الشَّنَاءِ - لِي وَبُغْضِي وَعِشْ مَا شِئْتَ فَأَنْظُرُ مَنْ تَضِيرُ

ترجمہ:

میرے بغض و حسد کو دیر تک اٹھائے رکھ اور جب تک چاہے زندہ رہ پھر دیکھ کہ تو کس کا نقصان کرتا ہے۔

حل لغات :

أَطَّلُ: (افعال) أَطَالَ الشَّيْءُ وَفِيهِ: لبا کرنا۔ عَلَيْهِ: مہربانی کرنا۔ الشَّنَاءُ: عداوت و دشمنی۔ تَضِيرُ: ضارہ کذا (ض) ضِيرًا: نقصان پہنچانا، تکلیف دینا۔

② فَمَا يَدِيكَ نَفْعٌ أَرْتَجِيهِ وَغَيْرَ صُدُودِكَ الْخَطْبُ الْكَبِيرُ

ترجمہ:

میرے پاس کوئی ایسا نفع نہیں جس کی میں امید رکھوں اور تیری کنارہ کشی کے علاوہ ہر معاملہ بڑا ہے

مطلب:

شاعر دلزدہ کر رہا ہے کہ تیری دشمنی کی مجھے کوئی پروا نہیں۔

حل لغات :

نَفْعٌ: نفع، ذریعہ کامیابی۔ أَرْتَجِيهِ: امید رکھنا، توقع رکھنا، امید قائم رکھنا، ڈرنا۔ صُدُودٌ: مص. صَدٌّ عَنْهُ (ن) صُدُودًا: اعراض کرنا، منہ پھیرنا۔

③..... أَلَمْ تَرَ أَنَّ شِعْرِي سَارَ عَنِّي وَشِعْرُكَ حَوْلَ بَيْتِكَ مَا يَسِيرُ

ترجمہ:

کیا تو نہیں دیکھتا کہ میرے شعر مشہور ہو گئے اور تیرے شعر تیرے گھر کے ارد گرد بھی نہیں پھیلے۔

حل لغات:

بَيْتٌ: رہائش گاہ، گھر۔ گھر کا فرش۔ کعبہ۔ قبر۔

④..... إِذَا أَبْصَرْتَنِي أَعْرَضْتَ عَنِّي كَأَنَّ الشَّمْسَ مِنْ قِبَلِي تَدُورُ

ترجمہ:

جب تو مجھے دیکھتا ہے تو میری طرف سے منہ پھیر لیتا ہے جیسے سورج میری طرف سے طلوع ہو رہا ہو۔

مطلب:

تیرا سینہ میری عداوت و دشمنی سے اس قدر بھرا ہوا ہے کہ تو مجھے دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا دیکھتے ہی آنکھیں پھیر لیتا ہے جس طرح سورج پر آنکھیں نہیں جمتیں اسی طرح میرے اوپر بھی تیری آنکھیں نہیں ٹھہرتیں۔

حل لغات:

قِبَلٌ: طاقت، دسترس۔ فی القرآن المجید: بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا. (۳۳/۲۷) جہت، کونہ، گوشہ۔ نزد۔ قریب۔

وَقَالَ الْأَحْوَصُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَاصِمِ الْإِنصَارِيِّ (الکامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عاصم ہے (متوفی ۱۰۵ھ/۷۲۳ء) "احوص" چھوٹی آنکھوں والے کو کہتے ہیں۔ ان کی آنکھیں چھوٹی تھیں اس لئے اس لقب سے مشہور ہو گئے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ شاعر اور شعیب دونوں ولید بن عبد الملک بن مروان کے پاس گئے، احوص ولید کے امرد غلاموں کو اپنے ساتھ برائی کرنے کے لئے ابھارنے لگا (کیونکہ یہ امرد پسندی کا مریض اور عادت سے مجبور تھا) تو شعیب اس کے غلام پر ناراض ہو کر اسے ڈانٹنے لگا، احوص کو ڈر ہوا کہ شعیب مجھے رسوا نہ کر دے کیونکہ اسے میری غلط حرکت کا علم ہو چکا ہے۔ تو

اس نے اپنے غلام سے کہا: امیر المؤمنین ولید کے پاس جا کر کہو شعیب مجھ سے برائی کرنا چاہتا ہے۔ غلام نے ولید کو شکایت کی تو ولید، شعیب کی طرف متوجہ ہو کر بولے: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ شعیب نے کہا سختی سے تفتیش کیجئے۔ جب اس نے غلام پر سختی کی تو اس نے کہا میں نے احوں کے حکم پر ایسا کیا اور ولید کے غلاموں نے بھی اس کی تائید کی تو ولید نے احوں کو ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری کے پاس بھیجا اور حکم دیا اسے سو کوڑے مارے جائیں۔ جب کوڑے شروع ہوئے تو ابو بکر بن محمد سے مخاطب ہو کر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

① إِنِّي عَلَى مَا قَدِ عَلِمْتُ مُحَسَّدٌ أَنَّمِي عَلَى الْبُغْضَاءِ وَالشَّنَانِ

ترجمہ:

بے شک مجھ سے ان خوبیوں کی وجہ سے جو تجھے معلوم ہیں حسد کیا جاتا ہے بغض و حسد کے باوجود میں ترقی کر رہا ہوں۔

حل لغات:

مُحَسَّدٌ: مفعول: (ن، ض اور تفعیل سے بھی ایک ہی معنی ہے)

حسد کی تعریف:

الْحَسَدُ: تَمَنَّى زَوَالِ نِعْمَةِ الْمَحْسُودِ إِلَى الْحَاسِدِ: یعنی یہ تمنیٰ کرنا کہ صاحب نعمت کی نعمت چھین کر مجھے مل جائے۔ (التعريفات ص ۶۲ دار المنار) فی القرآن المجید: وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ. (۵/۱۱۳) فی الحدیث: وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا: ایک دوسرے سے حسد رکھو نہ بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دو اللہ کے بند و بھائی بھائی ہو جاؤ۔ الْبُغْضَاءُ: سخت دشمنی۔ الشَّنَانُ: دشمنی کرنے والا۔ بغض رکھنے والا، برا سمجھنے والا۔

② مَا تَعْتَرِي نِي مِنْ خُطُوبٍ مُلِمَّةٍ إِلَّا تُشْرِفُنِي وَتُعْظِمُ شَانِي

ترجمہ:

جب بھی مجھے ناگہانی مصیبتیں پہنچتیں ہیں تو مجھے معزز ہی بناتی ہیں اور میری شان ہی بڑھاتی ہیں۔

حل لغات:

تَعْتَرِي: اعتراه الشيء: پیش آنا، طاری ہونا، لاحق ہونا۔ تَشْرِفُ: شَرَفَ فَلَانًا: عزت بخشا، حیثیت بلند کرنا، اعزاز عطا کرنا، باعزت بنانا۔ تُعْظِمُ: عَظَّمَهُ: بڑا بنانا، شاندار بنانا، بڑا یا شاندار سمجھنا، بڑھانا، بڑا اور جہ دینا، تعظیم

واحترام کرنا۔ ”تَعْظِمُ“ بیروت کے نسخہ میں ”ترفع“ ہے۔ شان: حالت و کیفیت۔ فی القرآن المجید: وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ (۶۱/۱۰) حیثیت و مرتبہ، عزت۔ اہم معاملہ۔ لِكُلِّ امْرٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ (۳۷/۸۰) ضرورت۔ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأُذِنَ لِمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرُ لَهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۶۲/۲۳) تعلق۔ اہمیت۔ کھوپڑی کا جوڑ۔ پہاڑ کی مٹی جس پر نبات اگے۔

③..... فَإِذَا تَزَوَّلُ تَزَوَّلٌ عَنْ مُتَخَمِّطٍ تُخْشَى بَوَادِرُهُ لَدَى الْأَقْرَانِ

ترجمہ:

جب وہ دور ہوتی ہیں تو ایسے متکبر شخص سے دور ہوتی ہیں جس کی جلد بازیوں سے ہسر ڈرتے ہیں

مطلب:

جب مجھ پر مصیبتیں آتی ہیں تو اس سے میرا مزاج تبدیل ہوتا ہے نہ طبیعت نرم پڑتی ہے اور نہ ہی میں ذلیل ہوتا ہوں۔

حل لغات:

مُتَخَمِّطٌ: مفع: تَخَمَّطَ الرَّجُلُ: تکبر کرنا۔ سخت غضب ناک ہونا، بھڑکنا۔ غالب آنا۔ بَوَادِرُ: مف: البَادِرَةُ: عجلت میں نکلی ہوئی بات، غصہ کی حالت میں منہ سے نکلی ہوئی غلط بات یا الغرض کلام۔ ظاہرشی۔ بدیہی چیز۔ نوک۔ علامت۔ موٹھے اور گردن کے درمیان کا گوشت۔ بَوَادِرُ الْغَضَبِ: غصہ میں نکلی ہوئی نا سمجھی کی باتیں۔ الْأَقْرَانُ: مف: الْقِرْنُ لِلْإِنْسَانِ: انسان کا بہادری میں ہم پلہ، علم و ہنر وغیرہ میں ہم رتبہ، ہسر، اسی جیسا، عمر میں برابر، برابر کا، ککر کا، جوڑی دار، مماثل۔ عورت کے لئے بھی قرآن ہی کہا جاتا ہے۔

④..... إِنِّي إِذَا خَفِيَ الرَّجَالُ وَجَدْتُ نِيَّ كَالشَّمْسِ لَا تَخْفَى بِكُلِّ مَكَانٍ

ترجمہ:

جب لوگ گناہ ہو جائیں تو مجھے تو سورج کی طرح پائے گا جو کہیں بھی نہیں چھپتا۔

حل لغات:

مکان: منزلت، مقام، مرتبہ۔ هُوَ رَفِيعُ الْمَكَانِ: جگہ، مقام۔ ج: أَمْكِنَةُ

وقال الفضل بن عباس (البيسط)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: فضل بن عباس بن عتبہ بن ابی لہب ہے (متوفی ۹۰ھ/۱۳ء) یہ بنو ہاشم کے فصحاء سے ہیں، اور فرزدق اور احوص کے ہم عصر، دورِ اموی (ولید بن عبدالملک کے زمانہ کے) اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے بنو امیہ کو خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہتے ہیں۔

① مَهْلًا بِنِي عَمِنَا مَهْلًا مَوَالِينَا لَا تَنْبُشُوا بَيْنَنَا مَا كَانَ مَذْفُونًا

ترجمہ:

اے ہمارے چچازاد بھائیو! جلدی نہ کرو، اے ہمارے چچازاد بھائیو! ذرا نرمی سے کام لو جو معاملہ ختم ہو چکا ہے اے نہ اچھا لو۔

فائدہ:

شعر کے پہلے مصرعہ میں تکرار تاکید کیلئے ہے۔ بعض محققین کا نظریہ ہے کہ یہ ناراضگی کے اظہار کیلئے بھی ہو سکتا ہے۔

حل لغات:

لَا تَنْبُشُوا: نَبَشَ الْأَرْضَ: زَمِينَ كَهَوْدَانَا كَمَا أَنَّكَ اس سے دقینہ نکالا جائے۔ الْمَسْتُورُ وَعِنَهُ: پوشید چیز ظاہر کرنا۔ نَبَشَ الْأَسْرَارَ وَعَنِ الْأَسْرَارِ: بھیج ہر کرنا۔

② لَا تَطْمَعُوا أَنْ تُهَيَّنُوا وَنُكْرِمَكُمُ وَإِنْ نُكِفْنَا الْأَذَى عَنْكُمْ وَتَوَدُّونَا

ترجمہ:

یہ امید نہ رکھو کہ تم ہماری توہین کرو اس کے باوجود ہم تمہاری تعظیم کریں اور اس کی بھی امید نہ رکھنا کہ ہم تمہیں تکلیف نہیں دیں گے اور تم ہمیں تکلیف دینے جاؤ۔

حل لغات:

تُهَيَّنُوا: اِهَانَ فَلَانَ الْأَمْرَ وَالشَّخْصَ: کسی کام یا شخص کو معمولی و حقیر سمجھنا۔ عَرَبِيٌّ مَقُولٌ هُوَ: مَنْ أَهَانَ مَالَهُ

اَكْرَمَ نَفْسَهُ: جو اپنے مال کو ذلیل (خرچ) کرے گا وہ اپنے نفس کو معزز بنائے گا

③..... مَهْلًا بَنِي عَمِنَا عَنْ نُحْتِ اَثَلْتِنَا سِيرُوا رُوَيْدًا كَمَا كُنْتُمْ تَسِيرُونَ

ترجمہ:

اے ہمارے چچا کے بیٹو! ہماری عزت سے کھینے سے باز آ جاؤ اس طرح چلو جس طرح پہلے چلا کرتے تھے۔

حل لغات:

نَحْت: سنگ تراشی۔ تراش۔ فطری ساخت و بناوٹ۔ اصل۔ فطرت۔ طبعیت۔ اَثَلَةٌ: جڑ۔ گمر کا سامان۔ تیاری۔ لوگوں کا راشن۔ ج: اِثَالٌ. نَحْتِ اَثَلَتَهُ: عیب بیان کرنا، مذمت کرنا۔

④..... اَللّٰهُ يَفْلَمُ اَنَّا لَانُجِبُكُمْ وَاَنْتُمْ لَكُمْ اَلَا تُجِبُونَ

ترجمہ:

اللہ جانتا ہے ہم تم سے محبت نہیں کرتے اور تمہیں ملامت نہیں کرتے اس پر کہ تم ہم سے محبت نہیں کرتے۔

⑤..... كُلُّ لَهٗ نِيَّةٍ فِي بُغْضٍ صَاحِبِهِ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ نَقَلِيْكُمْ وَتَقْلُونَ

ترجمہ:

اپنے ساتھی سے بغض رکھنے میں ہر ایک کی نیت ہے اللہ کا احسان ہے کہ ہم تم سے اور تم ہم سے دشمنی رکھتے ہو۔

حل لغات:

قَلِيٌّ (س) قَلِيٌّ: مَبْغُوضٌ رَكْحَانٌ۔ قَلِيٌّ (ض) فَلَانَا: کسی سے متنفر ہو کر تعلق چھوڑ دینا، کسی کو ناپسند کرتے ہوئے چھوڑ دینا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلِيٌّ. (۳/۹۳)

وقال الطرماح بن حكيم (الطويل)

شاعر کا نام:

طرماح بن حکیم ہے (متونی ۱۲۵/۷۳۳ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ بصرہ کی مسجد میں تکبر و گھمنڈ سے چل رہا تھا کسی نے دیکھ کر کہا یہ متکبر کون ہے تو جواب میں شاعر نے یہ اشعار کہے۔

① لَقَدْ زَادَنِى حُبًّا لِنَفْسِى أَنِّى بِغِيْضِ إِلَى كُلِّ امْرِءٍ غَيْرِ طَائِلٍ

ترجمہ:

اس بات نے میری جان سے میری محبت زیادہ کر دی کہ میں ہر بے کار شخص کے ہاں مبعوض ہوں۔

حل لغات:

بغیض: نفرت و کراہت کرنے والا۔ قابل نفرت۔ طائل: فاسد۔ طال (ن) علیہ طولاً: مہربانی کرنا۔ انعام دینا۔

② وَأَنِّى شَقِيٌّ بِاللِّسَامِ وَلَا تَرَى شَقِيًّا بِهِمْ إِلَّا كَرِيمَ الشَّمَائِلِ

ترجمہ:

اور بے شک میں کینوں کے ہاں بد بخت ہوں اور تو ان کے ہاں معزز لوگوں کو ہی بد بخت دیکھے گا۔

حل لغات:

الشمائل: مف: الشمال: بائیں جانب، بایاں۔ فى القرآن المجید: وَأَصْحَابُ الشَّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشَّمَالِ. (۴۱/۵۶) نحوست، بد فعلی۔ اخلاق و عادات۔

③ إِذَا مَا رَأَيْتُ قَطَعَ الطَّرْفَ بَيْنَهُ وَبَيْنِى فِعْلَ الْعَارِفِ الْمُتَجَاهِلِ

ترجمہ:

جب مجھے دیکھتا ہے تو تجاہل عارفانہ کرتے ہوئے نظر پھیر لیتا ہے۔

حل لغات:

الْمُتَجَاهِلِ: فاسد۔ تجاہل: بناوٹی جاہل بنا۔

④ مَلَأَتْ عَلَيْهِ الْأَرْضَ حَتَّى كَانَتْهَا مِنَ الضِّيْقِ فِى عَيْنَيْهِ كِفَّةُ حَابِلِ

ترجمہ:

میں نے اس پر زمین تک کر دی اس کی نظر میں وہ تنگی کی وجہ سے شکاری کے جال کی طرح ہے۔

حل لغات:

كِفَّةُ ہر گول چیز۔ گودنے کا حلقہ یا گول لکیر۔ شکاری کا جال، پھندا۔ پانی جمع ہونے کا گول گڑھا۔ ترازو کا پلڑا۔

ج: كِفْفٌ وَ كِفَافٌ. حابِل: پھندا گا کر شکار کرنے والا

5..... أَكُلُ امْرِئٍ أَلْفَى أَبَاهُ مُقْصِرًا . مُعَادٍ لِأَهْلِ الْمَكْرُمَاتِ الْآوَائِلِ

ترجمہ:

کیا ہر وہ شخص جس نے اپنے باپ کو کوتاہ پایا سابقہ شرفاء سے دشمنی کرتا ہے۔

حل لغات:

مقصرا: فا. قَصَرَ فلان عن الامر: کسی کام سے عاجز و بے بس ہونا۔ عاجز ہو کر چھوڑ دینا، کسی کام کو کرنے میں ناکام رہنا۔ فی الامر: کسی کام میں سستی برتنا، کوتاہی کرنا۔

6..... إِذَا ذُكِرَتْ مَسْعِدَةٌ وَالِدِهِ إِضْطَنِي وَلَا يَضْطَنِي مِنْ شَتْمِ أَهْلِ الْفَضَائِلِ

ترجمہ:

جب اس کے باپ کے کارنامے بیان کئے جائیں تو سکڑ جاتا ہے اور اہل فضائل کو گالی دیتے ہوئے نہیں سکڑتا۔

حل لغات:

مسعاة: مص. كوشش۔ یہاں برے کارنامے مراد ہیں۔ يضطني (افتعال) ضني (س) ضني: سخت بیمار ہونا جس سے ڈھیلا اور دبلا ہو جائے۔

7..... وَمَا مَنَعَتْ دَارًا وَلَا عَزَّ أَهْلُهَا مِنْ النَّاسِ إِلَّا بِالْقَنَابِلِ وَالْقَنَابِلِ

ترجمہ:

کوئی گھر محفوظ ہو سکتا ہے نہ اسکے رہنے والے معزز ہو سکتے ہیں مگر نیزوں اور گھوڑوں سے۔

آتجھ کو بتاؤں تقدیر اُمم کیا ہے

شمسیر و شان اول طاؤس رباب آخر

حل لغات:

القنابل: مف: القنبلة: گھوڑوں یا لوگوں کی جماعت۔

وقال بعض بني فقعس (الكامل)

شاعر کا نام:

مرد اس بن شیش ہے۔ ابو محمد اعرابی نے ایسا ہی کہا ہے۔

① وَذَوَىٰ صِبَابٍ مُّظْهِرِينَ عَدَاوَةَ قَرْحَى الْقُلُوبِ مُعَاوِدِي الْإِفْنَادِ

ترجمہ:

اور بہت سے کینہ ور اور دشمنی کو ظاہر کرنے والے زخمی دل، فحش گوئی کے عادی ہیں۔

حل لغات:

صِبَابٌ: مَف: الصُّبُّ: گوہ۔ کینہ، دل میں چھپا ہوا غیظ و غضب۔ ہونٹ کی ایک بیماری جس سے درم آجاتا ہے۔ قَرْحَى: مَف: القَرِيحُ: زخمی۔

② نَسِيْتَهُمْ بَغْضَاءَ هَمٍ وَتَرَكَتَهُمْ وَهَمٌ إِذَا ذَكَرَ الصَّدِيقَ أَعَادَ

ترجمہ:

میں نے ان کے بغض کو نظر انداز کرتے ہوئے فراموش کر دیا جب دوستوں کا ذکر ہوتا ہے تو وہ دشمن ہی شمار ہوتے ہیں۔

③ كَيْمًا أَعَدُّهُمْ لِأَبْعَدِ مِنْهُمْ وَلَقَدْ يُجَاءُ إِلَى ذَوَى الْأَحْقَادِ

ترجمہ:

اس لئے کہ میں انہیں ان سے بڑے دشمن کے لئے تیار رکھوں اور کبھی ضرورتاً کینہ دروں کے پاس جانا پڑتا ہے۔

حل لغات:

الْأَحْقَادُ: وَحُقُودٌ: مَف: الْحِقْدُ: کینہ و بغض۔

کینہ کی تعریف:

الْحِقْدُ: هُوَ طَلَبُ الْإِنْتِقَامِ. وَتَحْقِيقُهُ: أَنَّ الْغَضَبَ إِذَا لَزِمَ كَقَطْمَةٍ لِيَجْزِعَنَّ التَّشْفَى فِي الْحَالِ رَجَعَ إِلَى الْبَاطِنِ وَاحْتَقَنَ فِيهِ فَصَارَ حِقْدًا.

کینہ:

دل میں انتقام کی چھپی ہوئی چاہت کو کہتے ہیں۔ اس کی تحقیق یہ ہے کہ جب کوئی بجز کی وجہ سے فی الفور بدلہ نہ لے سکے اور غصہ پی جائے تو وہ اس کے دل میں بیٹھ جاتا ہے اور اس میں گھر کر لیتا ہے یہی (دل میں چھپا ہوا غصہ) کینہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ (التعريفات للجرجاني، ص ۶۵، دار المنار)

وقال يزيد بن الحكم الكلابي (الطويل)

① دَفَعْنَاكُمْ بِالْقَوْلِ حَتَّى بَطَرْتُمْ | وَبِالرَّاحِ حَتَّى كَانَ دَفْعُ الْأَصَابِعِ

ترجمہ:

ہم نے تمہیں بات چیت کے ذریعے دور کیا تو تم اترانے لگے اور ہتھیلیوں سے دور کیا یہاں تک کہ معاملہ طمانچوں تک پہنچا۔

مطلب:

شاعر اپنے چچا زاد بھائیوں کو خطاب کر رہا ہے کہ ہم نے بات چیت کے ذریعے معاملہ سلجھانا چاہا تو تم اسے ہماری کمزوری سمجھنے لگے پھر ہم نے تھوڑی سختی کی جب اس سے بھی کام نہ چلا تو دھمکی اور ڈانٹ ڈپٹ سے مسئلہ حل کرنا چاہا۔

حل لغات:

بَطَرْتُمْ: بَطَرَ (س) بَطَرًا: اترانا، اکرنا، پھولانہ سمانا، آپے سے باہر ہونا۔ بہ: بوجھل ہونا۔ گھبرانا۔ کفرانِ نعمت کرنا، نعمت کو ٹھکرانا، حقیر سمجھنا۔ الرَّاحُ: مف: الرَّاحَةُ: ہتھیلی۔ خوشی، راحت، اطمینان۔ بیوی۔ صحن۔

② فَلَمَّا رَأَيْنَا جَهْلَكُمْ غَيْرَ مُنْتَبِهٍ | وَمَا غَابَ مِنْ أَخْلَامِكُمْ غَيْرَ رَاجِعٍ

ترجمہ:

جب ہم نے دیکھا کہ تمہاری جہالت ختم ہونے والی نہیں اور نہ ہی تمہاری کھوئی ہوئی عقلیں واپس آسکتی ہیں۔

حل لغات:

أَخْلَامٌ: مف: الْجِلْمُ: بردباری، دوراندیشی، ضبط و تحمل۔ عقل و خرد۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: اُمُّ تَامِرُ هُمْ أَخْلَامُهُمْ بِهَذَا. (۳۲/۵۲)

③ مَسِسْنَا مِنَ الْأَبَاءِ شَيْنًا وَكُلْنَا | إِلَى حَسَبِ فِي قَوْمِهِ غَيْرِ وَاضِعٍ

ترجمہ:

تو ہم نے اپنے باپ دادا کے بارے میں تحقیق کی (تو معلوم ہوا کہ) ہم سب اپنی قوم میں ایسے نسب سے ہیں جو گرا ہوا نہیں۔

حل لغات :

واضع: فاء، گم یا، رذیل۔

4..... فَلَمَّا بَلَغْنَا الْأُمَّهَاتِ وَجَدْتُمُ بَنِي عَمِّكُمْ كَانُوا كِرَامَ الْمَضَاجِعِ

ترجمہ:

لیکن جب ہم ماؤں تک پہنچے تو تم نے اپنے چچا زاد بھائیوں کو معزز ماؤں والا پایا۔

مطلب:

جب ہماری آپس میں نہ بنی اور روز بروز اختلاف بڑھتا ہی گیا تو اختلاف کی اصل وجہ معلوم کرنے کیلئے ہم نے نسب کی جانچ پڑتال کی تو معلوم ہوا کہ ہمارے آباؤ اجداد تو ایک ہی خاندان کے ہیں لیکن ماؤں میں فرق ہے یعنی ہماری مائیں تمہاری ماؤں سے افضل ہیں اور ہر شے اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے۔

حل لغات :

الْمَضَاجِعُ: مف: الْمَضْجَعُ: بستر، پلنگ، چار پائی۔ خواب گاہ، سونے کا کمرہ۔ یہاں مراد "مائیں" ہیں۔

5..... بَنِي عَمِّنَا لَا تَشْتُمُونَا وَدَافِعُوا عَلَيَّ حَسْبَ مَا فَاتَ قَيْدًا لَا تَكْرَاعَ

ترجمہ:

اے ہمارے چچا زاد بھائیو! ہمیں گالیاں نہ دو اور اس نسب پر صلح کر لو جو گھوڑے کی پنڈلی کے برابر بھی کم نہیں ہوا۔

حل لغات :

الْأَكْرَاعُ: مف: الْكِرَاعُ: آدمی کے گھٹنے سے نیچے ٹخنے تک پنڈلی کا حصہ۔ گائے اور بکری کے کم گوشت پنڈلی کا حصہ (مذکر و مؤنث)

6..... وَكُنَّا بَنِي عَمٍّ نَزَا الْجَهْلُ بَيْنَنَا فَكُلُّ يُوْفِي حَقَّهُ غَيْرَ وَاِدِع

ترجمہ:

ہم چچا زاد بھائی تھے (مگر) جہالت ہم میں کود پڑی ہر ایک کو اس کا حق پورا پورا دیا جائے؛ کیونکہ کوئی بھی اپنا حق چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔

حل لغات :

وَادِعٌ: فاء، وَاِدِعُ (ف) وَاِدِعَا: آرام و سکون پانا۔ سکون پذیر ہونا، قرار پانا۔ الشیء: چھوڑنا۔ فی القرآن

المجید: مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى. (۳/۹۳)

وقال جابر بن رالان السنبسی (الطویل)

شاعر کا نام:

جابر بن رالان سنبسی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔ یہ شاعر بنو جدیلہ کے کسی شخص کو خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہتا ہے۔

① لَعْمُرُكَ مَا أَخْزَى إِذَا مَا نَسَبْتَنِي إِذَا لَمْ تَقُلْ بُطْلًا عَلَيَّ وَمِينَا

ترجمہ:

تیری زندگی کی قسم! جب تو میرا نسب بیان کرے گا تو میں ذلیل نہیں ہوں گا بشرطیکہ تو میرے خلاف کوئی غلط یا جھوٹی بات نہ کہے۔

حل لغات:

نَسَبْتُ: نَسَبَ الشَّاعِرُ بِفُلَانَةٍ (ض) نَسَبًا: شاعر کا اپنے اشعار میں عورت کے ساتھ رہنے اور عشق و محبت کا اشارہ بیان کرنا۔ الشَّيْءُ (ن) نَسَبًا: وصف بیان کرنا۔ اصل نسب بیان کرنا۔ فلانا: کسی سے نسب معلوم کرنا۔ الشَّيْءُ الِی فلان: کسی کی طرف کوئی چیز منسوب کرنا۔ بُطْلًا: مص. بَطَّلَ (ن) بُطْلًا: بے کار ہونا، ضائع ہو جانا۔ باطل و منسوخ ہونا۔ دلیل کا لغو ہونا۔ استعمال ختم ہو جانا۔ مِينَا: مص. مان (ض) مِينَا: جھوٹ بولنا۔

② وَلَكِنَّمَا يَخْزَى امْرَأَةً تَكَلِّمُ اسْتَهُ قَنَا قَوْمِهِ إِذَا الرِّمَاحُ هُوَيْنَا

ترجمہ:

لیکن وہ ذلیل ہو جائے گا جس کی سرین کو اس کی قوم کے نیزوں نے زخمی کیا جب نیزے گر رہے تھے۔

حل لغات:

اسْتَهُ: سرین۔

③ فَإِن تَبْغِضُونَا بِغُضَةٍ فِي صُدُورِكُمْ فَإِنَّا جَدَعْنَا مِنْكُمْ وَشَرِينَا

ترجمہ:

اگر تمہارے سینوں میں ہم سے بغض ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے تمہاری ناک کاٹی اور تمہیں بیچا۔

حل لغات :

جَدَعَهُ (ف) جَدَعًا: ناک کا ثنا، بدن کا کوئی حصہ کا ثنا۔ قید کرنا۔ جیل میں ڈالنا۔ شَرَاهُ (ض) شِرًا: بیچنا۔

④ وَنَحْنُ غَلَبْنَا بِالْجِبَالِ وَعِزَّهَا وَنَحْنُ وَرِثْنَا غَيْثًا وَبَدَيْنَا

ترجمہ:

ہم پہاڑوں اور ان کی بلندیوں کی وجہ سے غالب ہوئے اور ہم ہی غیث اور بدین کے جانشین ہیں۔

حل لغات :

عِزٌّ: عزت و آبرو۔ طاقت، غلبہ۔ شدت۔ سخت بارش۔ عِزُّ الْجِبَالِ: پہاڑوں کی بلندی۔

⑤ وَأَيُّ نَسَائِ الْمَجْدِ لَمْ نَطَّلِعْ لَهَا وَأَنْتُمْ غَضَابٌ تَحْرِقُونَ عَلَيْنَا

ترجمہ:

اور عظمت کی وہ کون سی وادی ہے جسے ہم نے سرنہ کیا اور تم غضبناک ہو کر ہم پر دانت پیتے رہے۔

حل لغات :

غَضَابٌ: مف: غَضِبَ، غَضِبَ عَلَيْهِ (س) غَضَبًا: کسی پر غصہ ہونا، ناراض ہونا اور انتقام کا ارادہ کرنا۔

تَحْرِقُونَ: حَرَقَ أَنْيَابَهُ: دانت پینا، دانتوں کو رگڑنا۔

وَقَالَ سَبْرَةُ بْنُ عَمْرِو الْفَقْعَسِيُّ (الطويل)

شاعر کا نام:

سبرہ بن عمرو فقعی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

عباد تمیمی اور معبد اسدی، عرب کے حاکم ضمروہ بن ضمروہ نبھلی تمیمی کے پاس مقدمہ لے گئے، ضمروہ نے عباد کو ترجیح دی تو بنو اسد ناراض ہو گئے، مسئلہ ذاتیات تک پہنچا، ضمروہ نے شاعر (اس کا تعلق بنو اسد سے ہے) کو طعنہ دیا کہ تو کنبوس ہے مہمان نوازی نہیں کرتا اسی لئے تیرے پاس اونٹ اور دودھ زیادہ ہے، اس موقع پر شاعر نے ضمروہ کو خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

①..... اَتُّنْسِي دِفَاعِي عُنْكَ إِذَا أَنْتَ مُسَلِّمٌ | وَقَدْ سَأَلَ مِنْ ذُلِّ عَليِّكَ قَرَأَقِرُّ

ترجمہ:

کیا تو اپنے بارے میں میرے دفاع کو بھول گیا جب تو بے یار و مددگار تھا اور تحقیق وادی قراقرم میں تجھ پر ذلت کا سیلاب بہا۔

حل لغات:

دِفَاعٌ: مص. (مفاعلة) دَفَعَ عَنْهُ: دَفَاعٌ کرنا، حمایت کرنا، بچاؤ کرنا، وکالت کرنا، صفائی پیش کرنا، مقدمہ کی پیروی کرنا، کسی کی کامیابی کی کوشش کرنا۔ عَنْهُ الْأَذَى: تکلیف دور کرنا۔ فَلَانًا فِي حَاجَتِهِ: کسی کے حقِ مطالبہ میں ٹال مٹول کرنا، ادا نیگی نہ کرنا۔ مَزَاحِمَتٌ کرنا۔

②..... وَنِسْوَتُكُمْ فِي الرُّوعِ بَادٍ وَجُوهُهَا | يُخَلِّنُ إِمَاءً وَالْإِمَاءُ حَرَائِرُ

ترجمہ:

اور جنگ میں تمہاری عورتوں کے چہرے ظاہر ہو گئے تو لونڈیاں معلوم ہو رہی تھیں؛ حالانکہ وہ لونڈیاں آزاد عورتیں تھیں۔

حل لغات:

الْإِمَاءُ: مف: الْأَمَةُ: باندی، لونڈی۔ بِنْدَى: بِنْدَى۔ يَا أُمَّةَ اللَّهِ: اے خدا کی بندی۔

③..... أَعْيَرْتَنَا أَبَانَهَا وَلُحُومَهَا | وَذَلِكَ عَارٌ يَأْتِي رَيْطَةَ ظَاهِرُ

ترجمہ:

اے ریطہ کے بیٹے تو ہمیں اونٹنیوں کے دودھ اور گوشت کا طعنہ دیتا ہے! یہ طعنہ تو بے بنیاد ہے۔

④..... نَحَابِي بِهَا أَكْفَاءٌ نَا وَنُهْنِيهَا | وَنَشْرَبُ فِي أَثْمَانِهَا وَنُقَامِرُ

ترجمہ:

(کیونکہ) ہم وہ اونٹ اپنے اقارب و احباب کو تحفے میں پیش کرتے ہیں، انہیں ذبح کرتے، ان کی قیمت سے شراب پیتے اور جواب کھیلتے ہیں۔

حل لغات:

نَحَابِي: نَحَابِي الرُّجُلِ: مدد کرنا۔ طَرَفٌ دَارِيٌّ کرنا۔ أَثْمَانٌ: مف: أَلْثَمَانُ: قیمت، نرخ، نقد مال یا سامان

جو باہمی رضامندی سے دوسری شے کے عوض دیا جائے۔ قَامِرٌ: (مفاعلة) قَامِرَةٌ: کسی کے ساتھ جوا کھیلنا۔ علی شے: کسی چیز کی بازی لگانا۔

وقال آخر من بني فقعس (الوافر)

① أَيُّغِي آلُ شَدَادٍ عَلَيْنَا وَمَا يُرْغِي لِشَدَادٍ فَصِيلٌ

ترجمہ:

کیا آل شداد ہم پر فخر کرتے ہیں؛ حالانکہ انہیں تو اونٹنی کا بچہ بھی نہیں دیا جاتا۔

مطلب:

اگر یُرْغِي ہو تو مطلب ہوگا کہ آل شداد اتنے محتاج اور تنگ دست ہیں کہ ان کے پاس اونٹنی کا بچہ بھی نہیں۔ اور اگر یُرْغِي ہو جیسا کہ دیوان الحماسة (ص ۲۳، دار الکتب العلمیة بیروت لبنان) اور شرح مرزوقی (ج ۱ ص ۱۷۵) میں ہے تو مطلب ہوگا کہ آل شداد اگر مدد طلب کرنے کے لئے لڑکھیں تو انہیں اونٹنی کا بچہ بھی کوئی نہیں دے گا۔ جب آل شداد اتنے تنگ دست اور حقیر لوگ ہیں تو ہم پر فخر کس وجہ سے کر رہے ہیں۔ عرب میں دستور تھا کہ غریب رسی لے کر نکلتا اور لوگوں سے مدد کی اپیل کرتا تو وہ اسے اونٹنی، گائے، بکری وغیرہ کا بچہ دیتے تھے۔

حل لغات:

فَصِيلٌ: اونٹنی یا گائے کا وہ بچہ جس کا دودھ چھڑا کر ماں سے الگ کر دیا گیا ہو۔ شہر کی چار دیواری۔ شہر پناہ کے قریب، یہ سورا سے چھوٹی ہوتی ہے۔ ج: فُضْلَانٌ وَفِضَالٌ.

② فَإِنْ تَغْمِزُ مَفَاصِلَنَا تَجِدْهَا غِلَظًا فِي أَنَامِلٍ مِّنْ يُضُولُ

ترجمہ:

اگر تو ہمارے جوڑوں کو دبا کر دیکھے تو انہیں حملہ آور کی انگلیوں میں سخت پائے گا۔

مطلب:

اگر کوئی ہماری جرات و بہادری کا امتحان لے تو ہم پر غالب نہیں آسکتا۔

حل لغات:

تَغْمِزُ: غَمَزَ (ض) غَمَزًا: ہاتھ سے ٹولنا (ہاتھ لگا کر دیکھنا کہ کیا ہے) يُضُولُ: ضَالٌ عَلَيْهِ (ن)

صَوْلًا: حملہ کرنا، مغلوب کرنے کے لئے کسی پر جھپٹنا، کسی پر جست لگانا، کود پڑنا۔

وَقَالَ جَزْءٌ وَبْنُ كَلَيْبِ الْفَقْعَسِيِّ (الطويل)

شاعر کا نام:

جزء و بن کلب فقعی ہے۔

اشعار کا پس منظر:

یہ شاعر قحط کے زمانہ میں یزید بن حزیفہ بن کوز اسدی کے پاس رہنے لگا، اسی اثناء میں یزید نے اس سے بیٹی کا رشتہ طلب کیا تو شاعر نے انکار کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

①..... تَبَغَى ابْنُ كُوزٍ وَالسَّفَاهَةُ كَاسِمِهَا لِيَسْتَادَ مِنَّا أَنْ شَتُونَا لِيَالِيَا

ترجمہ:

ابن کوز نے ہم سے شہزادی کا رشتہ طلب کر کے سرکشی کی اس وجہ سے کہ ہم چند دن قحط میں مبتلا ہوئے اور بے وقوفی اپنے نام جیسی ہے۔

اٹھا لے جایہ اپنا دام ودانہ مجھے مت صید کر چالاک ہو کر

حل لغات:

يَسْتَادُ: (افتعال) اِسْتَادَ الْقَوْمُ: لوگوں کا اپنے سردار کو قتل کرنا۔ سردار سے بیٹی کا رشتہ طلب کرنا۔ شَتُونَا: شَتَا الْقَوْمُ (ن) شَتُوا: موسم سرما میں داخل ہونا۔ سردی کے موسم میں خشک سالی کی مصیبت جھیلنا۔

②..... فَمَا أَكْبَرُ الْأَشْيَاءِ عِنْدِي حَزَاةٌ بِأَنْ أُبْتَ مَزْرِيًّا عَلَيْكَ وَزَارِيَا

ترجمہ:

میرے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی غم نہیں کہ تو اس حال میں لوٹے کہ عیب لگایا جائے اور عیب لگانے والا ہو۔

حل لغات:

حَزَاةٌ: غصہ وغیرہ جس کی وجہ سے دل میں درد ہو۔ کلام کی کج روی۔ ج: حَزَاةٌ. مَزْرِيًّا: اسم ظرف. اس میں "ی" نسبت کی ہے۔ زَارِيٌّ: فا. زَرَى عَلَيْهِ (ض) زَرِيًّا: عیب لگانا، عتاب کرنا۔ عَلَيْهِ عَمَلَةٌ: کسی کام میں عیب نکالنا، اظہار ناراضگی کرنا۔

③ وَأَنَا عَلَى غَضِّ الزَّمَانِ الَّذِي تَرَى نُعَالِجُ مِنْ كُرْهِ الْمَخَازِي الدَّوَاهِيَا

ترجمہ:

زمانے کی اس تکلیف کے باوجود جسے تو دیکھ رہا ہے ذلتوں کو ناپسند کرتے ہوئے ہم مصیبتیں برداشت کرتے ہیں۔

حل لغات:

الْمَخَازِي: مف: الْمَخْرَازَةُ: زلت، رسوائی۔ الدَّوَاهِيَا: مف: الدَّاهِيَةُ: مصیبت و آفت۔
رَجُلٌ ذَاهِيَةٌ: صاحب بصیرت۔ معاملہ فہم آدمی۔ دَوَاهِي الدَّهْرِ: مصائب زمانہ، حوادثِ زمانہ۔

④ قَلَا تَطْلُبُهَا يَا ابْنَ كُوزٍ فَإِنَّهُ غَدَا النَّاسُ مُدْقَامَ النَّبِيِّ الْجَوَارِيَا

ترجمہ:

اے ابن کوزا سے طلب نہ کر؛ کیونکہ جب سے نبی (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ) تشریف لائے ہیں لوگ لڑکیوں کی پرورش کرنے لگے ہیں۔

مطلب:

سرکارِ مدینہ سرورِ قلب و سینہ صاحبِ مَعَظَمِ پینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری سے پہلے عرب کے لوگ بچیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ نے اس فعلِ بد سے منع فرمایا اور بچیوں کی پرورش کرنے پر اجر و انعام کا وعدہ فرمایا تو لوگ اپنی بچیوں کی پرورش کرنے لگے لہذا ہم بھی اپنی لڑکی کی پرورش خود کریں گے اسے تیرے حوالے نہیں کر سکتے۔

نوٹ:

دیوانِ حماسہ کے بعض نسخوں میں "غدا" ہے جب کہ شرح مرزوقی اور بیروت کے دیگر نسخوں میں "غذا" ہے اور یہی صحیح ہے اور اسی کے مطابق شعر میں لکھا گیا ہے۔

حل لغات:

الْجَوَارِيَا: مف: الْجَارِيَةُ: باندی۔ کم سن عورت، لڑکی۔ نوکرانی۔ آفتاب۔ کشتی۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿خَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ﴾ (۱۱/۶۹) ہوا۔ ساپ۔

⑤ وَإِنَّ التِّيَّ حُذِّتْهَا فِي أَنْوْفِنَا وَأَعْدَاءُ امْنِ اللِّئَاءِ كَمَا هِيَ

ترجمہ:

بے شک جس غیرت اور عصبيت کا نتیجہ سے ذکر کیا گیا ہے ہماری ناکوں اور گردنوں میں جیسی تھی ویسی ہی ہے۔

مطلب:

تخت سالی کے باوجود ہماری عظمت و شرافت ختم نہیں ہوئی۔ ناک اور گردن کا ذکر اس لئے کیا کہ کسی بات کا انکار کرتے ہوئے اکثر لوگ ناک چڑھاتے ہیں یا گردن ہلاتے ہیں۔

حل لغات:

حُدِّثْتُ: (تفعیل) حَدَّثْتُ: کلام کرنا، خبر دینا، بیان کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم کی حدیث بیان کرنا۔ بِالْغِنْمَةِ: اظہار نعمت کرنا، نعمت پر شکر ادا کرنا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ (۱۱/۹۳) فَلَنَا الْحَدِيثُ وَبِهِ: کسی سے حدیث بیان کرنا، خبر دینا۔ عن فلان: روایت کرنا۔

وقال زيادة الحارثي (الطويل)

شاعر کا نام:

زیادہ حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔ انہیں ہدبہ بن خشرم نے قتل کیا تھا۔

①..... لَمْ أَرِ قَوْمًا مِثْلَنَا خَيْرَ قَوْمِهِمْ أَقْلُ بِهِ مِنَّا عَلَى قَوْمِهِمْ فَخُرًا

ترجمہ:

میں نے کسی ایسے قبیلے کو نہیں دیکھا جو اپنی قوم میں ہماری طرح سب سے بہتر ہونے کے باوجود اپنی قوم پر ہم سے کم فخر کرتا ہو۔

حل لغات:

فَخُرًا: مض. فَخَرَّ الرَّجُلُ (ف) فَخُرًا: اپنی یا اپنی قوم کی خوبیوں پر ناز کرنا، فخر کرنا، فوقیت جتاننا (اپنے لئے کسی خوبی کو ذریعہ اعزاز سمجھنا) تکبر کرنا، غرور کرنا۔

②..... وَمَا تَزِدْهِنَا الْكِبْرِيَاءُ عَلَيْهِمْ إِذَا كَلَّمُونَا أَنْ نَكَلِّمَهُمْ نَزْرًا

ترجمہ:

ان پر ہماری عظمت کم نہیں ہوتی اس وجہ سے کہ جب وہ ہم سے بات کریں تو ہم ان سے تھوڑا کلام کریں۔

مطلب:

ہم ایسا نہیں کرتے کہ اپنی قوم کے تمام افراد کو اپنے جیسا ہی سمجھتے ہیں اور جب وہ ہم سے بات چیت کریں تو ہم ان سے بات چیت کرتے ہوئے حقارت محسوس نہیں کرتے بلکہ حسن اخلاق سے پیش آتے ہیں اور اس سے ہماری عزت کم نہیں ہوتی، چنانچہ حدیث شریف میں ہے: ((مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ)) جو اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی و انکساری کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتا ہے۔

حل لغات:

تَزْدَهِي: (افتعال) اِزْدَهَى: مغرور و متکبر ہونا۔ الشئُ فلان وبه: کسی چیز کا کسی کو حقیر و ذلیل بنانا۔ الْكِبْرِيَاءُ: (مؤنث) تکبر، اطاعت سے بالاتری کا احساس، عزت نفس۔ اقتدار، حکومت۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَتَكُونُ لَكُمْ الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ﴾ (۷۸/۱۰) نَزْرًا: مص. نَزَرَ الشئُ (ن) نَزْرًا: کم کرنا۔ فلانًا: کسی کو حقیر و کم درجہ سمجھنا۔ اَكْسَانًا، کسی کام میں عجلت کرانا، کسی کے پاس سے تھوڑا تھوڑا کر کے سب کچھ نکلوا لینا۔ اصرار کر کے لینا۔ یہاں موصوف محذوف ہے یعنی کلامًا نَزْرًا۔

① وَنَحْنُ بَنُو مَاءِ السَّمَاءِ فَلَا نَرَىٰ لِأَنْفُسِنَا مِنْ دُونِ مَمْلَكَةٍ قَصْرًا

ترجمہ:

ہم بادشاہ کی اولاد ہیں اس لئے ہم اپنے لئے سلطنت کے علاوہ کوئی جگہ مناسب نہیں سمجھتے۔

حل لغات:

مَمْلَكَةٌ: حکمرانی و اقتدار۔ قَصْرًا: بد کی ضد، عدم کشش۔ کوتاہی۔ عجز و بے بسی۔ آخِرِي دَرَجَةٍ، آخِرِي حُدِّي۔ (کشادہ اور شان دار مکان) کوٹھی۔ ج: قُصُورٌ. رات کا ابتدائی وقت، شام

وَقَالَ ابْنُهُ مِسُورٌ حِينَ عَرَضَ عَلَيْهِ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ

سَبْعَ دِيَاتٍ فَأَبَى (الطويل)

شاعر کا نام:

مسور بن زیادہ حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے باپ زیادہ کو ہدیہ بن خشرم نے قتل کیا تو زیادہ کے بھائی سعید بن عامر گورنر مدینہ منورہ کے پاس مقدمہ

لے گئے حضرت سعید نے گرفتاری کے لئے سپاہی روانہ کئے، ہدبہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا، اس کے چچا اور دادیگر دو شخصوں کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا پھر ہدبہ نے کچھ دیکر انہیں آزاد کرالیا تو مقتول کے وارث حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مقدمہ لے کر گئے تو فریقین نے اپنی اپنی صفائی پیش کی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہدبہ سے خلوت میں واقعہ کی تفتیش کی تو اس نے اقبال جرم کر لیا پھر مقتول کے وارثین سے پوچھا کیا مقتول کا کوئی بیٹا ہے؟ جواب ملا جی ہاں ابھی وہ چھوٹا ہے، تو آپ نے اس کے بالغ ہونے تک فیصلہ مؤخر کر دیا اور سعید بن عاص کو لیٹر لکھا کہ اس کے بالغ ہونے تک ہدبہ کو قید رکھو، جب مسور بڑا ہو کر قصاص طلب کرنے کیلئے مدینہ منورہ آیا تو قریش کے بہت سے معزز حضرات نے جن میں حضرت امام حسین بن علی، عبد اللہ بن عمرو، عمر بن عثمان، سعید بن عاص اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی شریک تھے ہدبہ کو قصاصاً قتل نہ کرنے کی درخواست کی اور سات گنا زیادہ دیت دینے کا وعدہ کیا (کیونکہ ہدبہ بڑے فصیح و بلیغ شاعر تھے) لیکن مسور نے انکار کرتے ہوئے فی البدیہہ یہ اشعار کہے۔

①..... أَبْعَدَ الَّذِي بِالنُّعْفِ نَعْفٍ كُوَيْكِبٍ رَهِينَةَ رَمْسٍ ذِي تُرَابٍ وَجُنْدَلٍ

ترجمہ:

کیا اس شخص کے بعد جو کو یکب پہاڑ کے پہلو میں مٹی اور پتھروں والی قبر میں دفن ہے۔

حل لغات:

النُّعْفُ: نشیب و فراز والی اونچی جگہ۔ ج: نِعَافٌ. كُوَيْكِبٌ: پہاڑ کا نام ہے۔ رَهِينَةٌ: گروی رکھی ہوئی چیز، کسی چیز کے عوض روکی ہوئی چیز۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ﴾ (۳۸/۷۴) پابند آدمی، یرغمال۔ ج: رَهَائِنٌ. رَمْسٌ: قبر (جوزمین کے برابر ہو) قبر پر ڈالی جانے والی مٹی۔ دھیمی آواز۔ ج: رَمُوسٌ وَاَرْمَاسٌ. جُنْدَلٌ: نہر کے بہاؤ کی وہ جگہ جہاں پتھر ہوتے ہیں اور پانی زور سے بہتا ہے۔ چٹان۔ ج: جُنَادِلٌ.

②..... أَذْكَرُ بِالْبُقْيَا عَلَى مَنْ أَصَابَنِي وَبُقْيَايَ إِنِّي جَاهِدٌ غَيْرُ مُؤْتَلٍ

ترجمہ:

مجھے اس شخص پر رحم کی اپیل کی جاتی ہے جس نے مجھے مصیبت پہنچائی میرا رحم تو یہ ہے کہ کوشش کروں سستی نہ کروں۔

حل لغات:

مُؤْتَلٍ: کوتاہی کرنے والا (افتعال) اِنْتَلَى: قسم کھانا۔ اَلَا (ن) اَلْوَا: کوشش کرنا۔ سستی و کمزور ہونا۔ کوتاہی کرنا۔

③..... فَإِنْ لَمْ أَنْلِ تَارِي مِنْ الْيَوْمِ أَوْغِدِ بِنِي عَمِنَا فَالذَّهْرُ ذُو مُتَطَوَّلٍ

ترجمہ:

اے چچا زاد بھائیو! اگر میں آج یا کل انتقام نہ لے سکا تو زمانہ طویل ہے۔

④..... فَلَا يَدْعُنِي قَوْمِي لِيَوْمِ كَرِيهَةٍ لَسِنُ لَمْ أَعْجَلْ ضَرْبَةً أَوْ أَعْجَلْ

ترجمہ:

میری قوم مجھے جنگ کے دن نہ بلائے اگر میں ضرب لگانے میں جلدی نہ کروں یا جلدی نہ مارا جاؤں۔

⑤..... أَنْخُتُمْ عَلَيْنَا كَتَلْكَ الْحَرْبُ مَرَّةً فَنَحْنُ مُيْخُوها عَلَيْكُمْ بِكُلِّكُلٍ

ترجمہ:

تم نے ایک بار ہم پر جنگ کا سینہ بٹھایا تو ہم بھی اسے تم پر بٹھانے والے ہیں۔

مطلب:

تم نے میرے باپ کو قتل کر کے خود ہی جنگ چھیڑ دی ہے اب ہم انتقام ضرور لیں گے۔

حل لغات:

مُيْخُو: (افعال) أَنَاخَ بِالسَّمَكِ: قِيَامُ كَرْنَا، پڑاؤ ڈالنا، ڈیرہ ڈالنا۔ بِه الْبَلَاءُ: كَسِي كَوْمِصِيْتِ لَاحِقِ
هَوْنًا۔ الْجَعْلُ: اَوْنَتْ كَوْبِثْمَانًا۔ كَلِّكُلٍ: سِيْنَةٌ، هِنْسَلِي كِي دَوْبِذِيُوں كِي دَرْمِيَانِ كَا حَصَّ۔

⑥..... يَقُولُ رَجَالٌ مَا أَصِيبَ لَهُمْ أَبٌ وَلَا مِنْ أَخٍ أَقْبَلُ عَلَى الْمَالِ تُعْقَلُ

ترجمہ:

وہ لوگ جن کے باپ اور بھائی کو قتل نہیں کیا گیا کہتے ہیں: مال قبول کر لے تجھے دیت دی جائے گی۔

⑦..... كَرِيْمٌ أَصَابَتْهُ ذِيَابٌ كَثِيْرَةٌ فَلَمْ يَدْرِ حَتَّى جِئْتَنِ مِنْ كُلِّ مَدْعَلٍ

ترجمہ:

وہ شریف تھا جسے بہت سے بھیڑیے آئے تو وہ معلوم نہ کر سکا یہاں تک کہ ہر طرف سے آگے۔

⑧..... ذَكَرْتُ أَبَا أَرْوَى فَاَسْبَلْتُ غَمْرَةَ مِنْ الدَّمْعِ مَا كَادَتْ عَنِ الْعَيْنِ تَنْجَلِي

قر ۳۰۰

میں سے زیادہ کی کو یاد کر کے ایسے آنسو بہائے جو آنکھ سے جدا ہونے کا نام نہیں لیتے۔

حل لغات :

ابو اروی یہ شاعر کے باپ زیادہ بن زید حارثی کی کنیت ہے۔ اَسْبَلْتُ: اَسْبَلْتُ الطَّرِيقُ: راستہ کا بہت عام ہونا، بہت آمدورفت والا ہونا۔ العَيْنُ: آنکھ سے آنسو بہنا۔ عَبْرَةٌ: ایک آنسو۔ ج: عَبْرٌ وَعَبْرَاتٌ. تَنْجَلِي: (انفعال) اِنْتَجَلِي: روشن ہونا، ظاہر ہونا، واضح ہونا، دور ہونا، الگ ہونا، بادل چھٹ جانا، غم یا مصیبت دور ہو جانا، تاریکی چھٹ جانا، تلوار وغیرہ کا چمک جانا، صاف ہونا، وطن سے دور ہونا۔

وَقَالَ بَعْضُ بَنِي جَرْمٍ مِنْ طَيِّ (الوافر)

①..... اِخَالِكَ مَوْعِدِي بِنِي جُفَيْفٍ وَهَالَةَ اَنْبِي اَنْهَابِكِ هَالَا

ترجمہ:

میں سمجھتا ہوں تو مجھے بنو جفیف اور بنو ہالہ سے ڈرار ہا ہے، اے ہالہ میں تجھے منع کرتا ہوں۔

حل لغات :

مَوْعِدِي: اَوْعَدَ فُلَانًا: کسی سے وعدہ کرنا۔ دھمکی دینا۔

②..... فَاِلَا تَنْتَهِي يَا هَالُ عَنِّي اَدْعُكَ لِمَنْ يُعَادِيَنِي نَكَالَا

ترجمہ:

اے بنو ہالہ! اگر تم باز نہیں آئے تو میں تمہیں اپنے دشمن کے لئے عبرت بنا کر چھوڑوں گا۔

③..... اِذَا اَسْتَضَيْتُمْ كُنْتُمْ عَدُوًّا وَاِنْ اَجْدَبْتُمْ كُنْتُمْ عِيَالَا

ترجمہ:

جب تم خوشحال ہوتے ہو تو دشمن بن جاتے ہو اور جب قحط میں مبتلا ہوتے ہو تو عیال بن جاتے ہو

حل لغات :

اِخْتَصَبَ: (افعال) اِخْتَصَبَ الْمَكَانُ: جگہ کا سرسبز ہونا۔ الْقَوْمُ: قوم کا سرسبز پانا۔ کہتے ہیں: "اِخْتَصَبَ"

جَنَابُ الْقَوْمِ: قوم کا مقام سرسبز و شاداب ہے۔ اَجْدَبْتُمْ: (افعال) اَجْدَبَ الْمَكَانُ: بارش نہ ہونے کی وجہ سے کسی جگہ کا خشک ہو جانا۔ الْقَوْمُ: قحط سالی کا شکار ہونا۔

وقال آخر (البيسط)

شاعر کا نام:

عویف توانی ہے، تبریزی نے کہا اس کا نام: حکم بن زہرہ یا حکم بن مقداد بن حکم ہے۔

① أَلُّوْمٌ أَكْرَمٌ مِّنْ وَبْرٍ وَوَالِدِهِ | وَاللُّوْمُ أَكْرَمٌ مِّنْ وَبْرٍ وَمَا وَلَدًا

ترجمہ:

دوبر اور اس کے والد سے کنجوسی دور ہو، وبرا اور اس کی اولاد سے کنجوسی دور ہو۔

② قَوْمٌ إِذَا مَا جَنَى جَانِيَهُمْ آمَنُوا | مِّنْ لُّوْمٍ أَحْسَابِهِمْ أَنْ يُقْتَلُوا قَوْدًا

ترجمہ:

وہ ایسی قوم ہے کہ جب ان میں سے کوئی مجرم جرم کرتا ہے تو وہ اپنے حسب کی مذمت سے بے خوف ہوتے ہیں کہ قصاص قتل کئے جائیں گے۔

مطلب:

وہ ایسی طاقتور اور معزز قوم ہے کہ اگر ان کا کوئی فرد کسی کو قتل کر دے تو ان کی جرأت نہیں کہ ان کے آدمی کو قتل کریں بلکہ وہ دیت لینے پر راضی ہو جاتے ہیں لہذا یہ نسب کے عیب دار ہونے کے اندیشے سے محفوظ ہیں؛ کیونکہ یہ اپنے لئے قتل کو عار اور ذلت سمجھتے ہیں۔

③ وَاللُّوْمُ ذَاؤٌ لِّوَبْرٍ يُقْتَلُونَ بِهِ | لَا يُقْتَلُونَ بِدَاءٍ غَيْرِهِ أَبَدًا

ترجمہ:

اور وبرا کے لئے کنجوسی ایک ایسی بیماری ہے جس سے قتل ہو سکتے ہیں اس کے علاوہ کسی اور بیماری سے کبھی قتل نہیں ہو سکتے۔

مطلب:

وہ اپنے لئے کنجوسی کو زہر قاتل سمجھتے ہیں یعنی کنجوسی کا طعنہ سننا گوارا نہیں کرتے اس صورت میں یہ ان کی شرافت و

عظمت کو بیان کیا جا رہا ہے۔

وقال آخر (المتقارب)

①..... أَلَا أَبْلَغَا خُلَّتِي رَاشِدًا وَصِنُوتِي قَدِيمًا إِذَا مَا اتَّصَلُ

ترجمہ:

اے لوگو! میرے دوست اور پرانے ہم نشین راشد کو یہ پیغام پہنچاؤ جب وہ مدد کے لئے پکارے۔

حل لغات:

خُلَّةٌ: ایسی دلی دوستی جو سچی اور گہری ہو۔ دوست (اس میں مذکر مؤنث اور مفرد، تشبیہ اور جمع برابر ہیں) فی القرآن المجید: ﴿أَنْ يَأْتِيَ يَوْمَ لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خُلَّةَ وَلَا شَفَاعَةَ﴾ (۲۵۳/۲) صِنُوتِي: یہ یاء متکلم کی طرف مضاف ہے۔ مماثل فرد۔ مثل، مقابل۔ ایک درخت کی جڑ سے دو یکساں اگنے والی شاخوں میں سے ایک۔ ﴿وَفِي سِي الْأَرْضِ قِطْعٌ مُتَجَاوِرَاتٍ وَجَنَّاتٍ مِّنْ أَغْنَابٍ وَزُرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَى بِمَاءٍ وَاحِدٍ﴾ (۳/۱۳) سکا بھائی۔ ج: صِنْوَانٌ وَأَصْنَاءُ.

②..... بَانَ الدَّقِيقُ يَهِيْجُ الْجَلِيلُ وَأَنَّ الْعَزِيزَ إِذَا شَاءَ ذَلُّ

ترجمہ:

کہ چھوٹی بات بڑی کو بھڑکادیتی ہے اور معزز جب چاہے ذلیل ہو جائے۔

حل لغات:

الدَّقِيقُ: باریک، پتلا۔ نازک۔ گہرا۔ بے فیض آدمی۔ معمولی اور حقیر بات۔ آنا۔ ج: اِدْقَةٌ وَدَقَائِقُ۔ يَهِيْجُ: هَاجَ النَّبْتُ (ض) هَيْجًا: گھاس یا پودے کا سوکھ کر زرد ہو جانا، سوکھنے لگنا، کھیتی کا پکنے کے قریب ہونا، زور پر آنا۔ فی القرآن المجید: ﴿ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرَاهُ مُضْفَرًا﴾ (۲۰/۵۷) هَاجَ الْقَوْمُ (ض) هَيْجًا: لوگوں کا مشتعل ہونا، جوش میں آنا۔ الشَّرُّ: فتنہ کا زور پکڑنا۔ الحرب بینہم: لوگوں میں جنگ کے شعلے بھڑکنا۔

③..... وَأَنَّ الْحَزَامَةَ أَنْ تَضْرِبُوا لِحَيِّ بِرَوَالِ صُدُورِ الْأَسْلُ

ترجمہ:

اور یہ کہ عقل مندی اس میں ہے کہ تم نیزوں کی نوکیں ہمارے علاوہ کسی اور قبیلے کی طرف پھیر دو۔

④..... فَإِنْ كُنْتَ مَيِّدَنَا سُدَّتْنَا وَإِنْ كُنْتَ لِلْخِصَالِ فَادْهَبْ فَنَعْلُ

ترجمہ:

اگر تو ہمارا سردار ہے تو سردار رہ اور اگر تکبر کے لئے ہے تو جا تکبر کر۔

مطلب:

اگر آپ حقیقی سردار ہیں تو پھر قوم کی خدمت اور اصلاح کریں؛ کیونکہ سید القوم خادمہم: قوم کا سردار، قوم کی خدمت کرتا ہے۔ اور اگر صرف ناموری چاہتا ہے تو پھر ہم تجھے سردار نہیں مانتے۔۔۔
کوئی کارواں سے ٹوٹا کوئی بدگماں حرم سے کہ میرا کارواں میں نہیں ہے۔۔۔

وقال بعض بني أسدٍ (الطويل)

اشعار کا پس منظر:

بنو اسد کے دو گروپوں کی ایک کنویں پر لڑائی ہو گئی اور ہر گروپ کا دعویٰ تھا کہ یہ کنواں ہمارا ہے، اس موقع پر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

①..... كَيْلَا أَخْوَيْنَا إِنْ يُرْعُ بَدْعُ قَوْمَةٍ ذَوِي جَامِلٍ ذَنْرٍ وَجَيْشٍ عَرْمَرَمٍ

ترجمہ:

دونوں ہمارے بھائی ہیں اگر ان میں سے کسی ایک کو ڈرایا جائے تو وہ ایسی قوم کو بلائے گا جو زیادہ اونٹوں والی اور بڑے لشکر والی ہے۔

حل لغات:

جَامِلٌ: اونٹوں کا گلہ، ریوڑ (چرواہوں اور مالکوں سمیت) رَجُلٌ جَامِلٌ: اونٹوں والا آدمی۔ ذَنْرٌ: ہرزیا وہ چیز (مصدر کی طرح بطور صفت واحد و جمع کے لئے استعمال ہوتا ہے) بہت زیادہ مال۔ فِئِی الْحَدِيثِ: ((كَلْبٌ أَهْلُ الدُّنُورِ بِالْأَجُورِ))۔ عَرْمَرَمٌ: زبردست، کثیر۔ جَيْشٌ عَرْمَرَمٌ: بھاری لشکر۔ "جَيْشٌ" بیرونی کے لفظ میں "جمع" ہے۔

②..... كَيْلَا أَخْوَيْنَا ذُو رِجَالٍ كَالْهَمِّ أَسْوَدُ الشَّرِي مِنْ كُلِّ أَغْلَبَ ضَمِيمٍ

ترجمہ:

دونوں ہمارے بھائی ایسے آدمیوں والے ہیں جو سرخ جھنگل کے موٹی گردن والے کائٹے والے شیروں جیسے ہیں۔

حل لغات :

اغلب: موٹی گردن والا۔ شیر۔ اکثر۔ ضیغم: بڑی باجھوں والا شیر۔ ج: ضیاغم۔

③..... قَمَا الرُّشْدُ فِي أَنْ تَشْتَرُوا بِنَعِيمِكُمْ بَنِيْنَا وَلَا أَنْ تَشْرَبُوا الْمَاءَ بِالذَّمِّ

ترجمہ:

یہ عقل مندی نہیں کہ تم نعمت کے بدلے سختی خرید لو اور نہ یہ کہ تم پانی کے بدلے خون پیو۔

حل لغات :

الرُّشْدُ: عقل، ہوش، شعور، بلوغ۔ ہدایت، راست روی۔ سن بلوغ کو پہنچنا اور اپنے کاموں کو انجام دینے کے لائق ہونا۔ فی القرآن لمجید: لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ﴿٢٥٦/٢﴾

وقال حريثُ بنُ عَنَابِ النَّبْهَانِيُّ (الطويل)

شاعر کا نام:

حریث بن عناب نبھانی ہے (متوفی ۸۰ھ/۷۰۰ء) یہ اسلامی شاعر ہیں۔ بنو اسد بن خزیمہ کو خطاب کرتے ہوئے شاعر نے یہ اشعار کہے۔

①..... تَعَالُوا أَلْفَاجِرُكُمْ آغْمَا وَفَقْعَسَ إِلَى الْمَجْدِ أَدْنَى أُمَّ عَشِيرَةَ حَاتِمِ

ترجمہ:

آؤ میں تم سے فخر میں مقابلہ کرتا ہوں کیا اعیان اور فقعس عظمت کے زیادہ قریب ہیں یا حاتم کا قبیلہ۔

نوٹ:

اعیان اور فقعس دونوں طریف بن عمرو کی اولاد ہیں، اور یہ بنو اسد بن خزیمہ کے دو قبیلے ہیں، اور حاتم کے قبیلے سے مراد عمرو بن غوث کی اولاد ہیں۔

②..... إِلَى حَكْمِ بْنِ قَيْسِ عَمِلَانَ فَيُضِلُّ وَأَخْرَجَ مِنْ حَمِي رِبِيعَةَ عَالِمِ

ترجمہ:

آؤ قیس بن عیمان کے فیصلہ کرنے والے حکم کی طرف اور دوسرے ربیعہ کے دونوں قبیلوں کے عالم کی طرف۔

حل لغات :

حَكْمٌ: اسم باری تعالیٰ۔ حاکم۔ فی القرآن المجید: ﴿أَفَغَيْرَ اللَّهِ أُتْبَعِي حَكْمًا وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا﴾ (۱۱۳/۶) ثالث، سرخ۔ ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكْمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكْمًا مِّنْ أَهْلِهَا﴾ (۳۵/۳)

③ ضَرْبْنَاكُمْ حَتَّىٰ إِذَا قَامَ مَيْلُكُمْ | ضَرْبْنَا الْعِدَىٰ عَنْكُمْ بِيضِ صَوَارِمِ

ترجمہ:

ہم نے تمہیں مارا یہاں تک کہ جب تمہارا ٹیڑھا پن درست ہو گیا تو ہم نے دشمنوں کو تم سے کاٹنے والی سفید تلواروں کے ساتھ دور کیا۔

حل لغات:

مَيْلٌ: کجی، ٹیڑھ، جھکاؤ، توجہ، رغبت، میلان، رجحان۔ صَوَارِمٌ: مف: ضَارِمٌ: سیف ضَارِمٌ: تیز کاٹنے والی تلوار۔ رَجُلٌ ضَارِمٌ: بہادر۔ مستقل مزاج آدمی۔ عربی مقولہ ہے: "لِكُلِّ ضَارِمٍ نَبْوَةٌ وَلِكُلِّ جَسَادٍ كَبْوَةٌ وَلِكُلِّ عَالِمٍ هَفْوَةٌ": ہر تلوار کبھی اچٹ جاتی ہے، ہر گھوڑا کبھی ٹھوکر کھاتا ہے اور ہر عالم سے کبھی لغزش ہوتی ہے۔

④ فَحُلُّوْا بِاَكْنَافِیْ وَاكْنَافِ مَعْشَرِیْ | اَكُنْ جِرْزُكُمْ فِی الْمَاقِطِ الْمُتَلَاجِمِ

ترجمہ:

لہذا تم میرے اور میرے قبیلے کے پہلو میں اتر آؤ میں تنگ میدان جنگ میں تمہارا محافظ بنوں گا۔

حل لغات:

جِرْزٌ: محفوظ مقام، حفاظت گاہ، قلعہ۔ ذریعہ حفاظت۔ تعویذ، بچاؤ کا ذریعہ۔ حصہ۔ ج: اَحْرَازٌ. الْمَاقِطِ: تنگ میدان جنگ۔ ج: مَاقِطٌ.

⑤ لَقَدْ كَانَ اَوْصَانِيْ اَبِيْ اَنْ اُضِيْفَ كُمْ اِلَيْ وَاَنْهَىٰ عَنْكُمْ كُلَّ ظَالِمِ

ترجمہ:

تحقیق میرے باپ نے مجھے وصیت کی تھی کہ تمہیں اپنے ساتھ ممالوں اور تم سے ہر ظالم کو دور کر دوں۔

حل لغات:

أَضِيفَ: أَضَافَ إِلَيْهِ: مَأْلٌ هُوَ مَا لَمْ يَكُنْ كَمَا سَهَرَ إِلَيْنَا الشَّيْءُ إِلَيْهِ: مَلَانًا، شَامِلًا كَرْنَا، أَضَافَهُ كَرْنَا، بَرِحْنَا، مَنُوبٌ كَرْنَا، حَوَالَهُ دِينًا- فَلَانًا: مَدَّ كَرْنَا، پَنَاهُ دِينًا- مَهْمَانٌ بِنَانًا، ضِيَافَتُ كَرْنَا- فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿هَلْ أَتَاكَ خَلِيفَتُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكَرَّمِينَ﴾ (۲۳/۵۱) عَرَبِيٌّ مَقُولُهُ هُوَ: "إِذَا ضَافَكَ مَكْرُوهٌ فَاقْرِهِ صَبْرًا": جَبَّ مَصِيبَتُ مَهْمَانٌ هُوَ تَوَصَّرَ مِنْ عِنْدِ اسِّ كِي ضِيَافَتُ كَرْنَا-

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ كُنَيْفِ النَّبْهَانِيُّ (الطَّوِيلُ)

شاعر کا نام:

ابراہیم بن کنیف نبھانی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

①..... تَعَزُّ فَبَانَ الصَّبْرُ بِالْحُرِّ أَجْمَلٌ | وَلَيْسَ عَلَيَّ رَيْبُ الزَّمَانِ مَعْوَلٌ

ترجمہ:

اے نفس! تو صبر کر بے شک صبر معزز انسان کیلئے زیادہ مناسب ہے اور حوادثِ زمانہ پر کوئی اعتماد نہیں ہوتا۔

حل لغات:

مَعْوَلٌ: مَفْعٌ. (تَفْعِيلٌ) عَوَّلَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ: بَمَرَسَهُ كَرْنَا، اعْتَمَدَ كَرْنَا- كَسَى سَعَى مَدَّ جَاهِنَا-

②..... فَلَوْ كَانَ يُغْنِي أَنْ يُرَى الْمَرْءُ جَازِعًا | لِسَعَادَتِهِ أَوْ كَانَ يُغْنِي التَّدَلُّ

ترجمہ:

اگر انسان کو مصیبت کے وقت بے صبری کرتے ہوئے دیکھا جانا یا ذلیل ہونا نفع دیتا۔

حل لغات:

جَازِعًا: فَا. جَزَعٌ (س) جَزَعًا: گھبرا جانا، کسی آفت و تکلیف سے گھبرانا، بے برداشت ہونا، مایوس ہونا، پریشان ہونا، بے تاب ہونا، ڈرنا۔

③..... لَكَانَ التَّعَزُّيُّ عِنْدَ كُلِّ مُلِمَّةٍ | وَنَائِبَةُ بِالسُّحْرِ أَوْلَى وَأَجْمَلُ

ترجمہ:

تب بھی ہر مصیبت اور مشکل کے وقت صبر کرنا معزز انسان کیلئے زیادہ مناسب اور اچھا ہوتا۔

④ فَكَيْفَ وَكُلٌّ لَيْسَ يَعْذُو جَمَامَهُ وَمَا لِأَمْرِي عَمَّا قَضَى اللَّهُ مَزْحَلٌ

ترجمہ:

صبر کیسے اچھا نہ ہوتا جبکہ کوئی بھی اپنی موت سے بچ نہیں سکتا اور انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے کوئی مفر نہیں۔

حل لغات:

يَعْدُو: عَدَى (ن) عَدْوًا: دوڑنا۔ جَمَامٌ: موت کا فیصلہ۔ قَسَمْتُ: موت۔ مَزْحَلٌ: الگ رہنے کی جگہ۔ کبھی یہ مصدر بھی ہوتا ہے۔ زَحَلَ عَنِ مَكَانِهِ (ف) زَحَلًا: اپنی جگہ چھوڑنا، ہٹنا، دور ہونا۔

⑤ فَإِنْ تَكُنِ الْأَيَّامُ فِينَا تَبَدَّلَتْ بِنُعْمَى وَبُؤْسَى وَالْحَوَادِثُ تَفْعَلُ

ترجمہ:

اگر دن ہم میں خوش حالی اور تنگ دستی کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں اور حوادث وقوع پذیر ہو رہے ہیں۔

حل لغات:

نُعْمَى: آرام۔ آسودہ حالی۔ مال۔ بُؤْسَى: بُؤْس (س) بُؤْسًا: سخت حاجت مند ہونا۔

⑥ فَمَا لَيْتَ مَنَا قِنَاةَ صَلِيَّةٍ وَلَا ذَلَّتْنَا لِئِنِّي لَيْسَ تَجْمَلُ

ترجمہ:

تو انہوں نے ہمارے مضبوط نیزے نرم نہیں کر دیئے اور نہ ہی ہمیں ناز یا حرکت سے ذلیل کیا ہے۔

مطلب:

”قِنَاةَ صَلِيَّةٍ“ کنایہ ہے عزت و طاقت سے یعنی کتنی ہی سخت مصیبتیں کیوں نہ آئیں ہماری طاقت اور شان و شوکت ماند نہیں پڑتی اور ہماری گردن کٹ تو سکتی ہے لیکن جھک نہیں سکتی۔

⑦ وَلَكِنْ زَحَلْنَاهَا نَفُوسًا كَرِيمَةً نُحْمَلُ مَا لَا يُسْتَطَاعُ فَتَحْمِلُ

ترجمہ:

لیکن ہم نے ان مصیبتوں کو ایسے نفوسِ عظیمہ پر ڈال دیا جن پر طاقت سے زیادہ بوجھ ڈال دیا جائے تو برداشت کر لیتے ہیں۔

⑧ وَقَيْنَا بِحُسْنِ الصَّبْرِ مَنَا نَفُوسَنَا لَصَحْحَتْ لَنَا الْأَعْرَاضُ وَالنَّاسُ هَزُلُ

ترجمہ:

ہم نے مہر جمیل سے اپنی جانوں کی حفاظت کی لہذا ہماری عزتیں صحیح ہیں اور لوگ کمزور (ذلیل) ہو گئے۔

حل لغات:

الاعراض: مف: المعرض: بدن۔ جان، نفس۔ آبرو۔ نسبی شرافت۔ کسی بھی قسم کی بے۔ بڑا بادل، زبردستی۔ گھٹا۔ شاداب وادی۔

وقال آخر (الطويل)

اشعار کا پس منظر:

شاعر نے کسی معاملہ میں اپنی قوم سے مدد طلب کی لیکن اس کی قوم نے مدد کرنے سے انکار کر دیا، شاعر مقصود کے حصول میں کامیاب ہو گیا تو اس موقع پر یہ اشعار کہے۔

①..... وَكَمْ دَهَمْتَنِي مِنْ حَطُوبٍ مُلِمَّةٍ صَبَرْتُ عَلَيْهَا أُمَّ أُمَّ أَنْجِبِ

ترجمہ:

اور کتنی ہی بڑی بڑی مصیبتیں اچانک مجھ پر آئیں میں نے ان پر صبر کیا اور پھر ڈرا بھی نہیں۔

حل لغات:

دهمتني: دهمته الامر (ف، س) دهمتا: اچانک آ پڑتا۔

②..... فَأَذْرَكْتُ نَارِي وَالِدِي قَدْ فَعَلْتُمْ قَلَابِدَ فِي أَعْنَاقِكُمْ لَمْ تُقَطِعْ

ترجمہ:

میں نے تو اپنا انتقام لے لیا اور جو کچھ تم نے کیا ہے وہ تمہاری گردنوں میں ایسے ہار ہیں جو ٹوٹ نہیں سکتے۔

حل لغات:

قَلَابِدَ: مف: الْقِلَادَةُ۔ ہار، ایکسر۔ انعامی تہنہ۔ ناری: نال، نایاب جاتا ہے۔ جالور کے نھے کا پتہ۔ أَعْنَاقِي: مف: العنق: گردن۔ فی القرآن المجید: ﴿كُلُّ إِنْسَانٍ لِّزَمَانِهِ ظَالِمٌ لِّفِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا﴾ (۱۳/۱۷) سر اور جسم کے درمیان کا جوڑ۔ (مذکر ہے اور کبھی کبھی مؤنث آتا ہے)

وقال عُوَيْفُ الْقَوَافِي

شاعر کا نام:

عویف بن معاویہ بن عقبہ ہے (متوفی ۱۰۰ھ/۷۱۸ء)، یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کی ہمشیرہ عیینہ بن اسماء بن خارجہ کی بیوی تھی، جب عیینہ نے اسے طلاق دی تو عویف قوافی اس پر ناراض ہوئے پھر کسی وجہ سے حجاج نے عیینہ کو گرفتار کروالیا، جب عویف قوافی کو گرفتاری کا علم ہوا تو اس نے حسرت و افسوس کا اظہار کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

① ذَهَبَ الرُّقَادُ فَمَا يُحْسُ رُقَادُ | مِمَّا شَجَاكَ وَنَامَتِ الْعُودُ

ترجمہ:

میری رات کی نیند اڑ گئی اور نیند کا احساس تک نہ رہا اس خبر کی وجہ سے جس نے تجھے غمگین کر دیا اور عیادت کرنے والے سو گئے۔

حل لغات:

الرُقَادُ: رات کی نیند۔ آرام۔ موت۔ سکون۔ منداپن۔ شَجَاكَ: شجاء الامر (ن) شجوا: غمگین کرنا۔ الْعُودُ: فا. مف: عائد: عیادت کرنے والے۔

② خَبْرٌ أَتَانِي مِنْ عَيْيْنَةٍ مُوجِعٍ | كَادَتْ عَلَيْهِ تَصْدَعُ الْأَكْبَادُ

ترجمہ:

عیینہ کے بارے میں مجھے ایسی دردناک خبر معلوم ہوئی قریب تھا کہ اس سے جگر پارہ پارہ ہو جائیں۔

حل لغات:

تَصْدَعُ: پھٹنا (لیکن الگ نہ ہونا) جگہ جگہ سے پھٹنا، شکاف پڑنا، دراڑ پڑنا۔ فی القرآن المجید: ﴿لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ﴾ (۲۱/۵۹)

③ بَلَغَ النُّفُوسَ بَلَاءُهَا فَكَأَنَّمَا | مَوْتُنِي وَفِينَا الرُّوحُ وَالْأَجْسَادُ

ترجمہ:

اس کی سختی جانوں کو پہنچی تو مردوں کی طرح ہو گئے؛ حالانکہ ہم میں روح اور خون موجود ہیں۔

④..... يَرْجُونَ عَشْرَةَ جِدْنَا وَلَوْ أَنَّهُمْ لَا يَدْفَعُونَ بِنَا الْمَكَارَةَ بَادُوا

ترجمہ:

وہ ہماری شان و شوکت ختم ہونے کے متمنی ہیں؛ حالانکہ اگر وہ ہمارے ذریعے مصیبتیں دور نہ کریں تو ہلاک ہو جائیں۔

حل لغات:

عَشْرَةَ: لغزش۔ بَادُوا: بَادَ (ض) بَيَّئِدًا: ہلاک ہو جانا، ختم ہو جانا۔ سورج غروب ہونا۔

⑤..... لَمَّا أَنَايَ مِنْ عِيْنَةٍ أَنَّهُ أَمْسَى عَلَيْهِ تَظَاهَرُ الْأَقْيَادُ

ترجمہ:

جب مجھے عینہ کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ تہہ بہ تہہ بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے۔

⑥..... نَخَلْتُ لَهُ نَفْسِي النَّصِيحَةَ أَنَّهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ تَذْهَبُ الْأَحْقَادُ

ترجمہ:

تو میری جان نے اس کے لئے خیر خواہی کو خالص کر دیا؛ کیونکہ تکالیف کے وقت کینے ختم ہو جاتے ہیں۔

حل لغات:

نخلت: نَخَلْتُ شَيْءً (ن) نَخَلًا: چھاننا۔ صاف کرنا۔

⑦..... وَذَكَرْتُ أَيُّ فَتَى يَسُدُّ مَكَانَهُ بِالرَّفْدِ جِئِنَ تَقَاصَرُ الْأَرْفَادُ

ترجمہ:

میں نے یاد کیا کہ کون سا نوجوان مدد کرنے میں اس کے قائم مقام ہوگا جب مددیں کم پڑ جائیں گی۔

حل لغات:

يَسُدُّ: سَدَّ الشَّيْءُ (ض) سَدًّا: سیدھا اور درست ہونا۔ فَلَانٌ: قول و فعل کا صحیح روش پر ہونا، قول و فعل

ت ہونا، صاحب الرائے ہونا، درست کار ہونا۔ الرفض: الرفض: عطية، بخشش، انعام۔ فی القرآن المجید
 ﴿وَأَنْتُمْ أَقْبَلُوهَا فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ (الزُّمَرُ ۱۱/۹۹) امداد۔ ج: أَرْفَادٌ وَرُفُودٌ.

وَلَمَّا سَأَلْنَا عَنْهُ مَا لَمْ يَكُنْ يَدْرِيهِ إِذَا غَابْنَا إِلَيْهِ مَعَادٌ

ترجمہ:

اور کون ہے جو ہمارے لئے اپنا عمدہ مال خرچ کرے اور کون ہے کہ جب ہم اس کے پاس جائیں تو ہمیں نفع دے۔

وَقَالَ بَشْرُ بْنُ الْمُغِيرَةَ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام بشر بن مغیرہ بن مہلب بن ابی صفرہ ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کا چچا مہلب خراسان اور بختان کا امیر تھا اور شاعر کا باپ مغیرہ اور اس کا چچا ابو بھائی یزید بن مہلب کلیدی
 عہدوں پر فائز تھے شاعر نے ان سے اپنے لئے منصب طلب کیا لیکن انہوں نے کوئی توجہ نہیں کی تو اس موقع پر شاعر نے
 شلوہ کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

① جَفَانِي الْأَمِيرُ وَالْمُغِيرَةُ قَدْ جَفَا وَأَمْسَى يَزِيدُ لِي قَدْ أَوْرَ جَانِيَهُ

ترجمہ:

امیر نے مجھ کو ظلم کیا اور مغیرہ نے بھی ظلم کیا اور یزید نے بھی مجھ سے پہلو تہی کی۔

محل لغت:

جفا: جفا فلاناً وعلیه: (ن) جفاء: منہ پھیرنا۔ بے تعلق ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَأَمَّا الزُّنُذُ
 وَالْمُنَافِقُ وَالْمُنَافِقَةُ﴾ (الزُّمَرُ ۱۳/۱۳) ازور، عنہ: ہٹنا، منحرف ہونا، کنارہ کش ہونا۔

② وَكُلُّهُمْ قَدْ نَالَ شِبَعًا لِبَطْنِهِ وَشِبَعُ الْفَتَى لَوْمْ إِذَا جَاعَ صَاحِبُهُ

ترجمہ:

ان سب نے شلم سب سے کھلی اور نو جوان کا سیر ہونا ملامت ہے جبکہ اس کا ساتھی ہوا کا ہو۔

حل لغات:

شُبُعٌ: الشُّبُعُ مِنَ الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ: شَكْمٌ يَاطِبِعِيَّتٍ سِيرَ كَرْدِيْنِ وَالِي حِيْرَ، آسُوْدِيْغِيْ-

③..... قِيَاْعِمٌ مَّهْلًا وَآتَخِيْذِيْ لِنُوْبَةٍ | تَنُوْبٌ قِيَانُ الدَّهْرِ جَمَّ عَجَائِبُهُ

ترجمہ:

اے چچا! نرمی کیجئے اور آنے والی مصیبت کے لئے مجھے تیار کیجئے بے شک زمانے کے حوادث کثیر ہیں۔

نوٹ:

”تنوُّب“ شرح مرزوقی میں ہے ”تَلِيْمٌ“ اور ”عَجَائِبُهُ“ کی جگہ ”نَوَائِبُهُ“ ہے۔ (شرح مرزوقی، ج ۱، ص ۱۹۳،

بیروت)

حل لغات:

جَمَّ: ہر چیز کی زیادتی۔ فی القرآن المجید: ﴿وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾ (۲۰/۸۹) ج: جَمَامٌ

وَجُمُوْمٌ.

④..... اَنَا السَّيْفُ اِلَّا اَنْ لِّلْسَيْْفِ نُبُوَّةٌ | وَمِثْلِي لَا تَنْبُوْعُ عَلِيْكَ مَضَارِبُهُ

ترجمہ:

میں تلوار ہوں مگر تلوار خطا کرتی ہے لیکن مجھ جیسی تلوار کی ضربیں تجھ سے خیانت نہیں کریں گی۔

حل لغات:

نُبُوَّةٌ: نَبَا الشَّيْءِ (ن) نُبُوَّةٌ: کسی چیز کا اپنی جگہ فٹ نہ ہونا، موزوں نہ ہونا، نہ ٹھہرنا۔ السَّيْفُ: تلوار کا نشانے پر نہ لگنا۔ ”لِكُلِّ سَيْفٍ نُبُوَّةٌ“: ہر تلوار کبھی نہ کبھی نشانہ خطا کر جاتی ہے

وقال بعض بني عبد شمس من فقّيس (البيسط)

①..... يَا أَيُّهَا الرَّاكِبَانِ السَّائِرَانِ مَعَا | قَوْلًا لِسِنْبِسٍ فَلْتَقُطِفْ قَوَافِيْهَا

ترجمہ:

اے ایک ساتھ چلنے والے دو سوارو! بنو سنبس سے کہدو کہ: اپنے اشعار روک لو۔

حل لغات:

تَقَطَّعَتْ: قَطَفَ الشَّيْءَ (ض) قَطْفًا: كَثَا.

②..... اِنْسِيْ اَمْرًا مُّكْرِمًا نَفْسِيْ وَمُتْنِدًا مِنْ اَنْ اُقَادِعَهَا حَتَّى اُجَازِيَهَا

ترجمہ:

بے شک میں صبر و تحمل والا انسان ہوں اپنے نفس کو اس سے دور رکھتا ہوں کہ اسے فحش گوئی کے لئے استعمال کر کے بدلہ چکا دوں۔

حل لغات:

مُتْنِدًا: فَا. (افتعال) اِتَادَ فَلَانٌ: سنجیدہ ہونا۔ تَوْقَفَ كَرْنَا: آہستگی اختیار کرنا۔ اُقَادِعُ: (مفاعلة) قَادَعَهُ: کسی کے ساتھ بدکلامی کرنا، گالی گلوچ کرنا۔

③..... لَمَّا رَأَوْهَا مِنْ الْاَجْزَاعِ طَالِعَةً شُعْنًا فَوَارَسَهَا شُعْنًا نَوَاصِيَهَا

ترجمہ:

جب انہوں (بنو سبیس) نے گھوڑوں کو وادیوں کے موڑوں سے ظاہر ہوتے ہوئے دیکھا اس حال میں کہ ان کے شہسواروں کے بال بکھرے ہوئے اور پیشانیاں پراگندہ ہیں۔

حل لغات:

الْاَجْزَاعُ: مَف: الْجَزُوعُ: سنگ سلیمانی، ماربل، عقیق۔ اِيكٌ قِيَّتِيٌّ: پتھر جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور جس پر مختلف رنگوں کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ وَادِيٌ كَامُوْرٌ، وَادِيٌ كَابِيْجٌ: شُعْنًا: مَف: اَشْعَثُ: شِعْثُ الشُّعْرِ (س) شُعْنًا: بالوں کا بکھرا ہوا اور غبار آلود ہونا۔

④..... لَاذَتْ هُنَالِكَ بِالْاَشْعَافِ عَالِمَةً اَنْ قَدْ اطَاعَتْ بَلِيْلًا اَمْرًا غَاوِيَهَا

ترجمہ:

تو انہوں نے اسی وقت پہاڑی چوٹیوں میں پناہ لی یہ جانتے ہوئے کہ انہوں نے گمراہ سردار کی اطاعت کی ہے۔

فائدہ:

اطَاعَ الامر بالليل: غلط فیصلہ کرنے سے کنایہ ہے؛ کیونکہ عرب کا خیال تھا کہ جس معاملہ کی منصوبہ بندی

رات کو کی جائے اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔

حل لغات:

لَاذًا: لَاذًا بِالشَّيْءِ (ن) لَوْذَا: کسی چیز کی پناہ لینا، آڑ لینا، کسی چیز کو ذریعہ تحفظ بنانا، حفاظت حاصل کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (۶۳/۲۳) بفلان: کسی کی حفاظت میں ہونا، کسی سے وابستہ ہونا۔ الْأَشْعَافُ: مف: الشَّعْفَةُ: بلند حصہ، چوٹی۔ سر کے بالوں کی زلف۔ بے انتہاء محبت۔

وقال آخر في ابن له (الطويل)

اشعار کا پس منظر:

شاعر کا بیٹا "خُدج" شاعر کی لونڈی سے تھا اور اس کی بیوی اسے ازیت دیتی تھی تو اسے خطاب کرتے ہوئے خُدج کی تعریف میں یہ اشعار کہتا ہے۔

① لَا تَعْذِلِي فِي خُدْجٍ إِنْ خُدْجَا | وَلَيْسَ عِفْرَيْنَ لَدَى مَوَاءَ

ترجمہ:

اے بیوی! خُدج کے بارے میں مجھے ملامت نہ کر بے شک خُدج اور عفرین کے شیر میرے نزدیک برابر ہیں۔

حل لغات:

تَعْذِلِي: عَذَلَهُ (ن، ض) عَذَلًا: ملامت کرنا۔

② حَمِيْتُ عَلَى الْعُهَّارِ أَطْهَارَ أُمَّهِ | وَبَعْضُ الرِّجَالِ الْمُدَّعِينِ غُشَاءَ

ترجمہ:

میں نے اس کی ماں کے طہروں کی زانیوں سے حفاظت کی اور بعض لوگ جو دعویٰ کرتے ہیں بے کار ہے۔

مطلب:

اس کی ماں اگرچہ لونڈی ہے لیکن اس کے باوجود پاک دامن ہے لہذا بعض لوگ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ خُدج کسی اور کی اولاد ہے یہ غلط ہے۔

حل لغات:

الْعُهَّارُ فَا. مَف: عَاهِرٌ: زَانِي - عَهْر (ف) عُهُورًا: بَدَكَارُهُونَا - الْمَرْءُةُ وَالْيَهَا: زَنَاكَرْنَا - غُشَاءٌ: كُوْرَا
 كَرَكْتُ - وَهِي: تَحْكِي وَأُورَجْهَاكَ وَغَيْرُهُ جُوسِيْلَابُ كِي سَاتْهُ بِيْه كِرَاتِي هِي - هَانْدِي كَا جْهَاكَ - فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ:
 ﴿فَجَعَلَهُ غُشَاءً أَحْوَى﴾ (٥/٨٤) ج: اَغْشَاءُ.

3..... فَجَاءَتْ بِه سَبْطُ الْبَنَانِ كَأَنَّمَا عِمَامَتُهُ بَيْنَ الرَّجَالِ لِيَوَاءِ

ترجمہ:

تو اس کی ماں نے اسے طویل القامت جنا گویا کہ اس کا عمامہ لوگوں کے درمیان جھنڈا ہے۔

حل لغات:

سَبْطٌ: لِبَا آدِي - سِيْد هِي بَال - مَسْلَسُ بَارَش - سَبْطُ الْاَصَابِعِ: لِبْسِي الْاَكْلِيُوں وَالَا - ج: مِيْبَاطٌ. لِيَوَاءُ: جَنْدَا،
 پَرچَم - ج: الْوِيْةُ وَالْوِيَاةُ.

وقال آخر (الطويل)

1..... رَأَيْتُ رِبَاطًا حِينَ تَمَّ شَبَابُهُ وَوَلِيَّ شَبَابِي لَيْسَ فِي بَرِّهِ عَتَبٌ

ترجمہ:

میں نے رباط کو دیکھا جب اس کی جوانی مکمل ہوئی اور میری جوانی نے پیٹھ پھیر لی کہ اس کی فرمانبرداری میں کوئی
 کی نہیں۔

حل لغات:

رباط: شاعر کے بیٹے کا نام ہے۔ بر: عطیہ، طاعت، صلاحیت، سچائی۔ عتب: سختی، تکلیف دہ بات۔

2..... إِذَا كَانَ أَوْلَادُ الرَّجَالِ حَزَازَةً فَانْتَ الْحَلَالُ الْحُلُوُّ وَالْبَارِدُ الْعَذْبُ

ترجمہ:

جب لوگوں کی اولاد درودل کا باعث ہوتی ہے تو تو ٹھنڈا میٹھا شیریں اچھے اخلاق والا ہوتا ہے۔
 علامہ مرزوقی نے دوسرے مصرعے کا ترجمہ یوں کیا ہے: تو تو میٹھے پانی میں ملائے ہوئے شہد کی طرح ہوتا ہے۔

حل لغات:

عذب: بیٹھا، شیریں، خوش گووار (کھانا ہو یا پانی)

③..... لَنَا جَانِبٌ مِنْهُ دَمِيْتُ وَجَانِبٌ إِذَا رَامَهُ الْأَعْدَاءُ مُمْتَنِعٌ صَعْبٌ

ترجمہ:

ہمارے لئے اس کا ایک نرم پہلو ہے اور دوسری روکنے والی سخت جانب ہے جب دشمن اس کا اردہ کرے۔

حل لغات:

دَمِيْتُ: صفت۔ نرم مزاج، خوش اخلاق۔ ج: دِمَاثٌ. "مُمْتَنِعٌ" بیروت کے نسخے میں "مَرَكْبَةٌ" ہے۔

④..... وَتَأْخُذُهُ عِنْدَ الْمَكَارِمِ هِزْءٌ كَمَا اهْتَزَّتْ تَحْتَ الْبَارِحِ الْغُصْنُ الرُّطْبُ

ترجمہ:

اور اچھے کارناموں کے وقت خوشی و شادمانی اسے اس طرح آتی ہے جس طرح تر ٹہنی گرم ہوا میں ہلتی ہے۔

حل لغات:

بیروت کے نسخے میں لفظ "تَحْتَ" نہیں ہے اور یہ سہو ہے۔ الْبَارِحِ: موسم گرما کی گرم ہوا۔ گزرا ہوا وقت۔ الْبَارِحَةُ: گزشتہ رات۔ الْغُصْنُ: ٹہنی، شاخ (پتلی ہو یا باریک) ج: غُصُونٌ وَأَغْصَانٌ. الرُّطْبُ: نرم و نازک، ترو تازہ، تر، ج: رُطْبٌ وَرُطْبٌ. الرُّطْبُ: ترو تازہ گھاس یا سبزی یا پودے وغیرہ۔ الرُّطْبُ: پکی ہوئی تازہ کھجور۔

وقال آخرُ (الطويل)

شاعر کا نام:

عبدالصمد بن معذل یا حسین بن مطیر ہے۔

①..... وَفَارَقْتُ حَتَّى مَا أَبَالِي مِنَ النَّوَى وَإِنْ بَانَ جِيرَانٌ عَلَيَّ كِرَامٌ

ترجمہ:

میں جدا ہوا یہاں تک کہ اب میں جدائی کی پرواہ نہیں کرتا اگرچہ مجھ پر سخاوت کرنے والے پڑوسی جدا ہو جائیں۔

②..... فَقَدْ جَعَلْتُ نَفْسِي عَلَى النَّأْيِ تَنْطَوِي وَعَيْنِي عَلَى فَقْدِ الْحَبِيبِ تَنَامٌ

ترجمہ:

تحقیق میری جان جدائی کی عادی ہو چکی ہے اور میری آنکھ محبوب کی عدم موجودگی کے باوجود سو جاتی ہے۔

حل لغات:

تَنْطَوِي: (انفعال) انطوی: لپٹنا، طے ہونا۔ علی کذا: مشتمل ہونا، ایک شے کو اپنے اندر لئے ہوئے ہونا۔
الْحَبِيبُ: محبوب، دوست، عاشق۔ ج: أَحِبَاءٌ وَأَحِبَّةٌ. "فَقَدِ الْحَبِيبُ" شرح مرزوقی میں "فَقَدِ الصَّدِيقُ" ہے۔

وقال آخر (البيسط)

①..... رُوِّعْتُ بِالسَّيْنِ حَتَّى مَا أَرَاغُ لَهْ | وَبِالْمَصَائِبِ فِي أَهْلِي وَجِيرَانِي

ترجمہ:

میں جدائی اور اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں پر مصیبت سے ڈرایا گیا یہاں تک کہ میں نے ڈرنا چھوڑ دیا۔

مطلب:

اب میں مصائب کا خوگر ہو چکا ہوں لہذا اب مجھے کوئی اندیشہ نہیں۔

حل لغات:

رَوَّعَهُ: (تفعیل) ڈرانا، گھبرا دینا۔ "رُوِّعْتُ" بیروت کے نسخہ میں "فُرِّعْتُ" ہے۔

②..... لَمْ يَتْرُكِ الذُّهْرُ لِي عِلْقًا أَضْنُ بِهِ | إِلَّا اضْطَفَّاهُ بِنَايِ أَوْ بِهَجْرَانِ

ترجمہ:

زمانے نے کوئی بھی ایسی نفیس چیز نہیں چھوڑی جس میں کنجوسی کروں مگر اسے دوری اور جدائی کے لئے منتخب کر لیا۔

حل لغات:

عِلْقًا: ہر عمدہ چیز جو دل کو لگے۔ أَضْنُ: ضَنْ بِهِ وَعَلَيْهِ (س) ضَنْ: انتہائی کنجوس اور بخیل ہونا۔ اضْطَفَّاهُ: (الفعال) برتری و برگزیدگی عطا کرنا۔ اپنے لئے خاص کرنا، منتخب کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ﴾ (۳۳/۳) ہجْرَانُ: مص. هَجْرَ الشَّيْءِ (ن) هَجْرَانٌ: چھوڑنا، اعراض کرنا۔ ﴿وَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا﴾ (۱۰/۷۳)

وقال طفيل الغنوي (الطويل)

شاعر کا تعارف :

شاعر کا نام طفیل بن عوف یا طفیل بن کعب غنوی ہے (۱۳ھ/۶۱۰ء) یہ جاہلی شاعر ہے۔

①..... وما أنا بالمستنكر البين إنني | بذى لطف الجيران قدما مفعج

ترجمہ:

میں جدائی سے ناواقف نہیں؛ کیونکہ میں تو عرصہ دراز سے مہربان پڑوسیوں کی وجہ سے درد پہنچایا جا رہا ہوں۔

حل لغات:

المستكر: فا (استفعال) استنكر الامر: ناپسند کرنا، مذمت کرنا، اظہار نفرت کرنا، برا سمجھنا۔

②..... جدير به من كل حي صحبتهم | اذا انس عزوا سلى تصدغوا

ترجمہ:

میں ہر اس قبیلے سے جدائی کے لائق ہوں جس کے ساتھ میں رہا ہوں؛ کیونکہ جب وہ مانوس ہو کر مجھے پیارے ہو جاتے ہیں تو جدا ہو جاتے ہیں۔

نہ جانے کونسا آسیب دل میں بستا ہے
کہ جو بھی ٹھہرا وہ آخر مکان چھوڑ گیا

③..... واني بالمولى الذى ليس نالعى | ولا ضائرى فدانته لممتع

ترجمہ:

اور اب مجھے چچا کے اس بیٹے سے نفع پہنچایا جا رہا ہے جس کا وجود میرے لئے نافع ہے نہ ہی اس کا گم ہونا نقصان دہ ہے۔

حل لغات:

ضائر: فا. ضارہ كذا (ض) ضيرًا: نقصان پہنچانا۔ فى القرآن المجيد: ﴿قَالُوا لَا ضَيْرَ إِنَّا إِلَى رَبِّنَا

مُنْقَلِبُونَ﴾ (۵۰/۲۶)

وقال الراعي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبید بن حصین ہے (متوفی ۵۹۰ھ/۷۰۹ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں، انہیں راعی کا لقب اس لئے ملا کہ انہوں نے اونٹوں کے بارے میں کثرت سے اشعار کہے ہیں۔

① وقد قاذني الجيران حيناً وقدتهم وفارقت حتى ماتحن جمالياً

ترجمہ:

تحقیق ایک وقت تک پڑوسیوں نے مجھے کھینچا اور میں نے بھی انہیں کھینچا اور میں ایسا جدا ہوا کہ میرے اونٹوں کو ملاقات کا شوق نہیں رہا۔

حل لغات:

تحن: حن (ض) حنیناً: آواز نکالنا۔ حنت الناقة: اونٹنی کا اپنے بچے کے اشتیاق میں آواز نکالنا۔

② رجأوك أنساني تذكر إخوتي ومالك أنساني بوهين ماليا

ترجمہ:

تجھ سے وابستہ امیدوں نے مجھے میرے بھائیوں کا تذکرہ بھلا دیا اور تیرے مال نے مجھے مقام و مہین میں پڑا ہوا میرا مال بھلا دیا۔

حل لغات:

رجأو: مص. رجأه (ن) رجاء: امید کرنا، امید رکھنا، توقع رکھنا، درخواست کرنا۔ وبهين: ایک مقام کا نام ہے۔

وقال آخر (المتقارب)

① وإننا لتصبح أسيفنا إذا ما اضطحن بيوم سفوك

ترجمہ:

بے شک خون بہانے کے دن جب ہماری تلواریں شراب منج پی لیتی ہیں۔

حل لغات:

سَفُوكٌ: بہت خون گرانے والا۔

②..... مَنَابِرُهُنَّ بُطُونُ الْأَكْفِ وَأَعْمَادُهُنَّ رُؤُوسُ الْمُلُوكِ

ترجمہ:

توان کے منبر ہتھیلیوں کے اندرونی حصے ہوتے ہیں اور ان کے نیام بادشاہوں کے سر ہوتے ہیں۔

حل لغات:

مَنَابِرٌ: مف: الْمَنْبَرُ: بلند جگہ جس پر خطیب خطبہ یا واعظ مسجد میں وعظ دے۔ أَعْمَادٌ: وِعْمُودٌ: مف: الْوِعْدُ: تلوار کی میان۔

وقال آخر (البيسط)

شاعر کا نام:

ابراہیم بن عباس الصولئی ہے۔

①..... لَا يَمْنَعُكَ خَفْضُ الْعَيْشِ فِي دَعَا نَزُوعُ نَفْسٍ إِلَى أَهْلِ وَأَوْطَانِ

ترجمہ:

ہر گز تجھے گھر والوں اور وطن کی یاد عیش و راحت میں خوش گوار زندگی گزارنے سے نہ روکے۔

حل لغات:

خَفْضٌ: آسودہ حالی، خوش حالی۔ نَشِيءٌ: زمین۔ ج: خُفُوضٌ: نحویوں کے نزدیک "جر"۔ دَعَا: بسکون، راحت۔ نَزُوعٌ: وطن کا مشاق ہونا۔

②..... تَلْقَى بِكُلِّ بِلَادٍ إِنْ خَلَّتْ بِهَا أَهْلًا بِأَهْلِ وَجِهْرًا نَابِجِيرَانَ

ترجمہ:

جس شہر میں بھی تُو جائے گا تجھے وہاں گھر والوں کے بدلے گھر والے اور پڑوسیوں کے بدلے پڑوسی مل جائیں گے۔

نَصَرَ أَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مَنَّا يُصْحَبُونَ ﴿٢١/٢٣﴾ صاف زندگی گزارنا۔ رَبُّنَا: رَبُّ النَّارِ (ن) رَبُّنَا: مَشْكٍ پُر
کھجور کا شیرہ ملنا تاکہ اس کی بو بہتر ہو جائے اور اس میں گھی وغیرہ رکھا جائے تو خراب نہ ہو۔ الْأَدَمُ: چمڑے کا اندرونی یا
بیرونی حصہ۔

③ وَإِنْ كُنْتِ تَهْوِينَ الْفِرَاقَ ظَعِينَتِي فَكُونِي لَهُ كَالذِّئْبِ ضَاعَتْ لَهُ الْغَنَمُ

ترجمہ:

اور اگر تو میری جدائی چاہتی ہے تو اس کے لئے اس بھیڑیے کی طرح ہو جا جس سے بکری گم ہو گئی ہو۔

مطلب:

جب بھیڑیے سے بکری بھاگ جائے تو وہ انتہائی غضبناک ہوتا ہے۔ اس شعر میں بھیڑیا مشبہ بہ اور شاعر کی بیوی
مشبہ اور وجہ تشبیہ شدید غصہ ہے۔

حل لغات:

ظَعِينَةٌ: ہودہ، پاکی۔ سواری کا اونٹ یا اونٹنی۔ عورت یا پاکی میں بیٹھی ہوئی عورت، بیوی۔ ج: ظَعَائِنُ.
الْغَنَمُ: بھیڑ بکریاں (اس لفظ سے اس کا واحد نہیں ہے) ج: اَغْنَامٌ وَغَنُومٌ. فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَعَلَى الدِّينِ
هَادُوا حَرِّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفْرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ﴾ (١٣٦/٦)

④ وَإِلَّا فَيَسِيرِي مِثْلَ مَسَارِ رَاكِبٍ تَجَشَّمُ حِمْسًا لَيْسَ فِي سَيْرِهِ أَمَمٌ

ترجمہ:

ورنہ اس سواری کی چال چل جس نے اونٹ کو پانچویں دن پانی پلانے کی تکلیف اٹھائی ہو، اس کی چال میں میانہ
روی نہیں۔

حل لغات:

تَجَشَّمُ: (فعل) الامر: کسی کام کی ادائیگی میں تکلیف اٹھانا۔ حِمْسًا: پانچواں حصہ۔ فِي الْقُرْآنِ
الْمَجِيدِ: ﴿وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ
وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ (٣١/٨) یعنی چادروں کی ایک قسم۔ وہ جنگل جس میں پانی دور ہو اور دشواری کی بنا پر
اونٹ پانی کے لئے پانچویں دن آتے ہوں۔ پانی کی پانچویں دن کی باری (یعنی درمیان میں تین دن خالی ہوں)
ج: اَحْمَاسٌ. أَمَمٌ: مقابل۔ قرب، نزدیکی۔ معمولی چیز جو آسانی سے حاصل ہو جائے۔ واضح امر۔ درمیانی، معتدل۔

⑤..... وَإِنْ عِرَارًا إِنْ يُكُنْ ذَا شَكِيمَةٍ تُقَاسِمُهَا مِنْهُ فَمَا أَمْلِكُ الشَّمَّ

ترجمہ:

بے شک اگر تو عرار کی سخت مزاجی سے تکلیف برداشت کرتی ہے تو میں اخلاق کا مالک نہیں۔

حل لغات:

شَكِيمَةٌ: تکبر۔ ظلم کی وادری۔ عہد۔ طبیعت۔ مشابہت۔ ذُو شَكِيمَةٍ: خوددار۔ غیرت مند۔ تابع نہ ہونے والا۔ "تُقَاسِمُهَا" ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں "تتلاقینہا" ہے۔ الشِّيمُ: مف: الشَّيْمَةُ: عادت، طبیعت۔

⑥..... وَإِنْ عِرَارًا إِنْ يُكُنْ غَيْرَ وَاضِحٍ فَإِنِّي أَحِبُّ الْجُونَ ذَا الْمَنَكِبِ الْعَمَمِ

ترجمہ:

اور بے شک اگر عرار کی رنگت سفید نہیں تو بے شک میں پسند کرتا ہوں ایسے کالے کوچوچوزے کندھے والا ہے۔

حل لغات:

الْجُونَ: کالا۔ سفید۔ روشنی۔ اندھیرا۔ سرخی مائل سیاہی (بہ اضماد میں سے ہے) ج: جُونَ. الْعَمَمُ: کثرت و ہجوم۔ ہر مکمل اور عام چیز۔ جس کا فیض عام ہو۔

وقال آخر وهو اسحاق بن خلف (البيسط)

شاعر کا نام:

اسحاق بن خلف ہے اور یہ ابن طبیب سے مشہور تھے (متوفی ۲۳۰ھ/۸۴۵ء)۔

①..... لَوْلَا أُمَيْمَةٌ لَمْ أَجْزَعْ مِنَ الْعَدَمِ وَلَمْ أَقَاسِ الدُّجَى فِي جُنْدِسِ الظُّلَمِ

ترجمہ:

اگر امیر نہ ہوتی تو میں فقر (تنگ دستی) سے نہ ڈرتا اور رات کی سخت تاریکیوں میں اندھیروں کی مشقت نہ جھیلتا۔

حل لغات:

الْعَدَمُ: وجود کی ضد۔ مفلسی۔ الْعَدَمُ: فقر۔ الدُّجَى رات کی سیاہی اور تاریکی (بطور صفت بھی مستعمل نہ رہا) لَمْ أَقَاسِ الدُّجَى "بیروت کے نسخے میں "وَلَمْ أَجِبْ فِي اللَّيَالِي" ہے۔

②..... وَزَادَنِي رَغْبَةً فِي الْعَيْشِ مَعْرِفَتِي ذُلُّ الْيَتِيمَةِ يَجْفُوهَا ذُوو الرُّجَمِ

ترجمہ:

اور میرے اس علم نے زندگی کی چاہت کو زیادہ کر دیا کہ یتیمہ ذلیل ہو جائے گی اور رشتہ دار اس پر ظلم کریں گے۔

حل لغات:

رَغْبَةٌ: خواہش، میلان، شوق۔ ج: رَغَبَاتٌ. الْيَتِيمَةُ: وہ بچی جس کا باپ نہ ہو۔ یتیم کی تعریف: الْيَتِيمُ هُوَ الْمُنْفَرِدُ عَنِ الْآبِ؛ لِأَنَّ نَفَقَتَهُ عَلَيْهِ لَا عَلَى الْأُمِّ. وَفِي الْبَهَائِمِ: هُوَ الْمُنْفَرِدُ عَنِ الْأُمِّ؛ لِأَنَّ اللَّيْنُ وَالْأَطْعِمَةَ مِنْهَا. "انسانوں میں "یتیم" وہ ہے جو اپنے باپ سے جدا ہو اس لئے کہ اس کا خرچہ باپ پر ہوتا ہے، ماں پر نہیں ہوتا۔ اور جانوروں میں یتیم وہ ہے جو اپنی ماں سے جدا ہو اس لئے کہ اسے دودھ اور غذا ماں سے میسر آتے ہیں۔ (التعريفات، ص ۱۷۹، دار المنار، بیروت)

③..... أَحَاذِرُ الْفَقْرِ يَوْمًا أَنْ يُلِمَّ بِهَا فَيَهْتِكُ السِّتْرَ عَنْ لَحْمِ عَلِيٍّ وَضَمِّ

ترجمہ:

میں محتاجی سے ڈرتا ہوں کہ کسی دن اس پر آنہ پڑے اور پھٹے پر پڑے ہوئے گوشت کا پردہ چاک کر دے۔

حل لغات:

يَهْتِكُ: هَتَكَ السِّتْرَ (ض) هَتَكًا: پردہ ہٹانا۔ پردہ چاک کرنا، پردہ دری کرنا، بے نقاب کرنا، انکشاف کرنا، بدنام کرنا۔ عَرَضُهُ: بے عزتی کرنا۔

④..... تَهْوِي حَيَاتِي وَأَهْوَى مَوْتَهَا شَفَقًا وَالْمَوْتُ أَكْرَمُ نَزَالٍ عَلَى الْحُرْمِ

ترجمہ:

وہ میری زندگی چاہتی ہے اور میں شفقت کرتے ہوئے اس کی موت چاہتا ہوں اور عورتوں کے لئے موت سب سے معزز مہمان ہے۔

حل لغات:

الْحُرْمُ: مف: الْحُرْمَةُ: واجب الرعاية. حق صحبت یا عہدہ و ذمہ داری جس کو پامال کرنا درست نہ ہو۔ عورت۔ بیوی۔ دبدبہ، رعب۔

5..... أَخْشَى فِظَاظَةً عَمَّ أَوْ جَفَاءً آخٍ | وَكُنْتُ أَبْقَى عَلَيْهَا مِنْ أَدَى الْكَلِمِ

ترجمہ:

میں چچا کی بد اخلاقی یا بھائی کے ظلم سے ڈرتا ہوں؛ حالانکہ میں تو سخت کلامی سے بھی اس پر ترس کھاتا ہوں۔

حل لغات:

فِظَاظَةٌ: مص. فِظْ (س) فِظَاظَةٌ: بد خلق اور سخت مزاج ہونا۔

وقال آخر وهو حِطَّانُ بْنُ الْمُعَلَّى (السريع)

شاعر کا نام:

حطان بن معلى ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

1..... أَنْزَلَنِي الدُّهْرُ عَلَى حُكْمِهِ | مِنْ شَامِخٍ عَالٍ إِلَى خَفْضٍ

ترجمہ:

مجھے زمانے نے اپنے فیصلے کے مطابق بلند و بالا مقام سے پستی کی طرف اتار دیا۔

حل لغات:

شَامِخٍ: ف. ا. ج: شَوَامِخٌ. شَمَخَ الْجَبَلَ وَنَحْوَهُ (ف) شَمُوخًا: اونچا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَجَعَلْنَا فِيهَا رِوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقَيْنَاكُمْ مَاءً فُرَاتًا﴾ (۲۷/۷۷)

2..... وَغَالِنِي الدُّهْرُ بِوَقْرِ الْغِنَى | فَلَيْسَ لِي مَالٌ سِوَى عِرْضِي

ترجمہ:

اور مجھے زمانے نے مال کثیر سمیت ہلاک کر دیا لہذا اب میرے لئے عزت کے سوا کوئی مال نہیں۔

حل لغات:

غَالٌ: هـ (ن) غَوَّلًا: ہلاک کرنا۔ کسی کو بے خبری میں ہلاک کر دینا۔

3..... أَبْكَانِي الدُّهْرُ وَيَارُبَّمَا | أَضْحَكُنِي الدُّهْرُ بِمَا يُرْضِي

ترجمہ:

اے میری قوم زمانے نے مجھے رُلا یا اور کبھی میری پسندیدہ چیز دے کر مجھے ہنسایا۔

④..... لَوْلَا بُنْيَاتٌ كَزُغَبِ الْقَطَا رُدِدْنَ مِنْ بَعْضِ إِلَى بَعْضٍ

ترجمہ:

اگر قطا پرندے کے چوزوں کی طرح میری چھوٹی چھوٹی بچیاں نہ ہوتیں جو ایک دوسرے پر لوٹا دی جائیں گی۔

حل لغات:

بُنْيَاتٌ: یہ تصغیر ہے بِنَاتٌ کی۔ زُغَبٌ: بٹ تیر کا چوزہ۔ الْقَطَا: مف: الْقَطَاةُ: زمین میں دانہ چکنے والا ایک صحرائی پرندہ، جو اجتماعی طور پر اڑتے ہیں اور دروازے کے سفر کرتے ہیں، اس کا انڈہ چتکبرا ہوتا ہے۔

⑤..... لَكَانَ لِي مُضْطَرِبٌ وَاسِعٌ فِي الْأَرْضِ ذَاتِ الطُّولِ وَالْعَرْضِ

ترجمہ:

خلائق تو میرے لئے کشادہ زمین میں وسیع و عریض سیرگاہ ہوتی تب تو میرے لئے وسیع و عریض زمین میں (سیر و سفر کیلئے) کشادہ میدان ہوتا۔

حل لغات:

مُضْطَرِبٌ: فا (افتعال) اضْطَرَبَ: مضطرب ہونا، تڑپنا، تھرکنا۔

⑥..... وَإِنَّمَا أَوْلَادُنَا بَيْنَنَا أَكْبَادُنَا تَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ

ترجمہ:

بے شک ہماری اولاد جگر کے ٹکڑے ہیں جو ہمارے سامنے زمین پر پھر رہے ہیں۔

④..... لَوْ هَبَتِ الرِّيحُ عَلَى بَعْضِهِمْ لَأَمْتَنَعَتْ عَيْنِي مِنَ الْغَمَضِ

ترجمہ:

اگر ان میں سے بعض پر سخت ہوا چلے تو میری آنکھ سونے سے انکار کر دیتی ہے۔
ایک مدت سے نہیں سوئی میری ماں دانش
میں نے ایک بار کہا تھا کہ مجھے ڈر لگتا ہے

حل لغات:

الْغَمَضُ: نیند۔

وقال حَيَّانُ بْنُ رَبِيعَةَ الطَّائِيُّ (الوافر)

شاعر کا نام:

حیان بن ربیعہ طائی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

①..... لَقَدْ عَلِمَ الْقَبَائِلُ أَنَّ قَوْمِي ذَوُو جِدٍّ إِذَا لَبَسَ الْحَدِيدُ

ترجمہ:

تحقیق تمام قبائل جانتے ہیں کہ جب اسلحہ پہن لیا جائے تو میری قوم جفاکش ہے۔

حل لغات:

جدُّ: روئے زمین۔ نہر کا کنارہ۔ کسی شے کی کثرت و مبالغہ کو بیان کرنے کے لئے جیسے فلانٌ مُحْسِنٌ جِدًّا: وہ بہت زیادہ احسان کرنے والا۔

②..... وَأَنَا نِعْمَ أَجْلَاسُ الْقَوَافِي إِذَا اسْتَعَرَ التَّنَافُرُ وَالنَّشِيدُ

ترجمہ:

اور یہ کہ ہم کتنے اچھے اشعار کہتے ہیں جب فخر اور اشعار کی آگ بھڑکے۔

حل لغات:

أَجْلَاسٌ: مف: أَلْجَلَسُ: وہ ٹاٹ یا درمی وغیرہ جو اونٹ کے کجاوے یا گھوڑے کی زین کے نیچے نکر سے لگا ہوا ہو۔ ٹاٹ یا درمی یا بوری یا وغیرہ جسے زمین پر بچھانے کے بعد اس پر عمدہ فرش بچھایا جائے۔ یہ عمدہ نفیس قالین وغیرہ کے نیچے بچھایا جاتا ہے اور اسے ضروری سمجھا جاتا ہے یعنی یہ لازم و ملزوم اور ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ تو شعر میں أَجْلَاسٌ کا معنی یہ ہے: کہ ”شعر و شاعری“ ہماری فطرتِ ثانیہ بن چکی ہے۔ اسْتَعَرَ: (استفعال) اسْتَعَرَتِ النَّارُ: آگ جلنا۔ الْحَرْبُ: مص. لڑائی کا بھڑکانا۔ التَّنَافُرُ: (تفاعل) تَنَافَرَ الْقَوْمُ: باہم جھگڑنا، باہم فخر کرنا، ایک دوسرے پر بڑائی جمانا۔ النَّشِيدُ: آواز۔ ترنم خیز بلند آواز۔

③..... وَأَنَا نَضْرِبُ الْمَلْحَاءَ حَتَّى تَوَلَّى وَالسُّيُوفُ لَنَا شُهُودٌ

ترجمہ:

اور یہ کہ ہم بڑے لشکروں پر شمشیر زنی کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہیں اور تلواریں ہماری گواہ ہیں۔

حل لغات:

الْمُلْحَاءُ: سفید و سیاہ رنگ والا بڑا لشکر۔ ج: مُلْحَاوَاتٌ.

وقال الأعرجُ المعنِيُّ (مشطور الرجز)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عدی بن عمرو بن سوید ہے۔ اور یہ تخرمی شاعر ہیں۔

①..... أَنَا أَبُو بَرَزَةَ إِذْ جَدَّ الْوَهْلُ خُلِقْتُ غَيْرَ زَمَلٍ وَلَا وَكَلٍ

ترجمہ:

جب خوف بڑھ جائے تو میں ابو برزہ (مقابلے کے لیے پکارتا) ہوں اس حال میں پیدا ہوا ہوں کہ میں نہ بزول ہوں اور نہ ہی دوسروں پر بھروسہ کرنے والا۔

دیکھ یہ حوصلہ میرا میرے بزول دشمن
تجھ کو لشکر میں پکارا تن تنہا جا کر

حل لغات:

وَكَالٍ: بزول۔ کند ذہن۔ ایسا بے ہمت آدمی جو کسی کام کو خود نہ کرے بلکہ کسی اور کے ذمے لگا دے۔

②..... ذَا قَسْوَةٍ وَذَا شَبَابٍ مُقْتَبَلٍ لَا جَزَعَ الْيَوْمَ عَلَيَّ قُرْبُ الْأَجَلِ

ترجمہ:

طاقتور، چڑھتی ہوئی جوانی والا ہوں (اسی لئے) آج موت کے قریب ہونے پر بے مبری نہیں کرتا۔

حل لغات:

ذَاقُوَّةٌ: فی القرآن المجید: ﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾ (۵۸/۵۱)

③..... الْمَوْتُ أَحَلَّى عِنْدَنَا مِنَ الْعَسَلِ نَحْنُ بَنِي ضَبَّةٍ أَصْحَابُ الْجَمَلِ

ترجمہ:

موت ہمارے نزدیک شہد سے زیادہ میٹھی ہے ہم بنو ضبہ جنگ جمل والے ہیں۔

حل لغات:

الْفَسَلُ: نہا (مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے) اس کا اطلاق اس خالص شہد پر بھی ہوتا ہے جو کھیاں اپنے پیٹ سے نکالتی ہیں اور اس پر بھی جو کھجور یا گنے سے بنایا جاتا ہے۔ ج: اَعْسَالٌ. "نَحْنُ بَنُو" بیروت کے نسخے میں "نَحْنُ بَنُو" ہے۔

④..... نَحْنُ بَنُو الْمَوْتِ إِذَا الْمَوْتُ نَزَلَ نَنْعَى ابْنَ عَفَّانٍ بِأَطْرَافِ الْأَسَلِ

ترجمہ:

ہم موت والے ہیں جب موت آجائے ہم ابن عفان کی موت کی خبر نیزوں کی نوکوں سے دے رہے ہیں۔

حل لغات:

الْأَسَلُ: مف: أَسَلَةٌ: پتلی اور لمبی شاخوں والا ایک پودا۔ نیزہ اور ہر تیز اور پتلا لوہا مثلاً تلوار اور چھری وغیرہ۔

⑤..... رُدُّوْا عَلَيْنَا شَيْخَنَا ثُمَّ بَجَلْ

ترجمہ:

ہمارے شیخ کو ہم پر لوٹا دو پھر بس

حل لغات:

بَجَلْ: حرف جواب بمعنی نعم، بمعنی حَسْبٌ جیسے بَجَلِي بَجَلِي.

وقال آخر (الطويل)

①..... دَاوِ ابْنَ عَمِّ السُّوءِ بِالنَّأْيِ وَالْغِنَى كَفَى بِالْغِنَى وَالنَّأْيِ عَنْهُ مَدَاوِيَا

ترجمہ:

چچا کے برے بیٹے کا دوری اور بے رخی سے علاج کر اس سے دوری اور بے رخی علاج کے لئے کافی ہے۔

حل لغات:

مَدَاوِي: فا. (مفاعلة) دَاوِي: بیماری کا علاج کرنا۔

②..... جَزَى اللَّهُ عَنِّي مَحْضًا بِبَلَانِهِ وَإِنْ كَانَ مَوْلَايَ الْقَرِيبَ وَخَالِيَا

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ مہم کو مجھے اذیت دینے کا بدلہ دے اگرچہ وہ میرا قریبی چچا زاد بھائی اور ماموں ہے۔

③..... يَسُلُّ الْمِغْنَى وَالنَّأَى أَذْوَاءَ صَدْرِهِ وَيُبْسِدِي التُّدَانِي غِلْظَةً وَتَقَالِيَا

ترجمہ:

بے رخی اور دوری اس کے سینے کی بیماریوں کو نکال دے گی جبکہ قربت سختی اور کینے کو ظاہر کرے گی۔

④..... أَعَانَ عَلَيَّ الدُّهْرَ إِذْ حَكَّ بَرُوكَهُ كَفَى الدُّهْرُ لَوْ وَكَلَّتْهُ بِي كَافِيَا

ترجمہ:

جب زمانے نے اپنا سینہ رگڑا تو اس نے میرے خلاف زمانے کی مدد کی، اگر تو اسے مجھ پر وکیل بناتا تو زمانہ ہی

کافی تھا۔

حل لغات:

حَكَّ: حَكَّ الشَّيْءَ بِالشَّيْءِ عَلَى الشَّيْءِ (ن) حَكًّا: رَغْرًا، كَسَنًا. بَرُوكَ: سِينًا. اوتنوں کا گلہ۔

وقال رجلٌ من بني كلبٍ (الوافر)

①..... وَحَنَّتْ نَاقِيِي طَرِبًا وَشَوْقًا إِلَى مَنْ بِالشَّيْنِ تَشَوَّقِيِي

ترجمہ:

میری اونٹنی شوق و مستی میں سخت روئی، اے اونٹنی! تو سخت رونے سے مجھے کس کی یاد دلا رہی ہے۔

حل لغات:

طَرِبًا: مَص. طَرِبَ مِنْهُ أَوْ لَسَهُ (س) طَرِبًا: ہلکا ہونا۔ خوشی و مسرت سے جھومنا یا غم کی وجہ سے جھومنا۔ شَوْقًا: مَص. شَاقِيِي الحُبِّ إِلَيْهِ (ن) شَوْقًا: شَوْقًا دِلَانًا۔

②..... فَأَيْسِي مِثْلُ مَا تَجِدِيْنِ وَجِدِيِي وَلَسِيْنُ أَصْحَبَتْ عَنْهُمْ قَرُوْنِيِي

ترجمہ:

جو غم فراق تجھے ہے وہ مجھے بھی ہے لیکن میری جان نے ان سے پہلو تھی کر کے دوسرے دوست بنائے ہیں۔

کون عمر بھر کس کا ساتھ دیتا ہے وقت کے ساتھ خیالات بدل جاتے ہیں
آخر اس عشق کا آزار تو کم ہونا تھا شام تک سایہ دیوار تو کم ہونا تھا

فائدہ:

”أَصْحَبْتُ“ بیروت کے نسخے میں ”أَصْبَحْتُ“ ہے۔

③..... رَأَوْا عَرْشِي تَلَّمْ جَانِبَاهُ فَلَمَّا أَنْ تَلَّمْ أفرَدُونِي

ترجمہ:

میری قوم نے دیکھا کہ میری عزت کے دونوں کنارے کند ہو چکے ہیں جب وہ ماند پڑ گئی تو مجھے تنہا چھوڑ دیا۔

حل لغات:

عَرْشٌ: ملك، بادشاہت۔ تحت شاہی، تحت سلطنت۔ فی القرآن المجید: ﴿ وَأُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ﴿
وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ﴿ (۲۳/۲۷) اصل و بنیاد، باگ دوڑ۔ ثَلَّ عَرْشُهُ: ہوا اکھڑنا، بے عزت ہونا۔ سلطنت کمزور ہونا۔

④..... هَيْئًا لِابْنِ عَمِّ السُّوءِ آتِي مُجَارِدَةً بَنِي ثَعْلِ لَبُونِي

ترجمہ:

میرے برے چچا زاد بھائی کو مبارک ہو کہ میری دودھ دینے والی اونٹنی بنو ثعلل کی پڑوسن ہے۔

حل لغات:

لَبُونٌ: وہ جس کے تھنوں میں دودھ اتر آیا ہو۔ ج: لُبْنٌ وَ لَبَائِنٌ.

وقال رجلٌ من بني أسدٍ (الطويل)

①..... وما أنا بالنكس الذنبي ولا الذئبي إذا صدَّ عني ذو الموقية أحرَبُ

ترجمہ:

میں کمزور، گھٹیا نہیں اور نہ ایسا شخص ہوں کہ جب دوست مجھ سے منہ پھیر لیں تو واویلا کروں۔

حل لغات:

النَّكْسُ: ٹوٹے ہوئے سروالاتیر۔ کمان جس میں شاخ کے سرے کو نچلا حصہ بنائیں۔ کمزور کمینہ بے خبر

آدی۔ پستہ قد۔ کرم و سخاوت میں کوتاہی کرنے والا۔ ج: اُنْكَاسٌ۔

② وَلَكِنِّي إِنْ دَامَ دُمْتُ وَإِنْ يُكُنْ لَهُ مَذْهَبٌ غَنِيٌّ فَلِي عَنْهُ مَذْهَبٌ

ترجمہ:

لیکن میں ایسا شخص ہوں کہ جب تک دوست دوستی پر قائم رہے تو میں بھی قائم رہتا ہوں اور اگر وہ مجھے چھوڑ کر اپنی راہ لے تو میں بھی اسے چھوڑ کر اپنی راہ لیتا ہوں۔

عشق عمروں کی مسافت ہے کے کیا معلوم کب تک ہم سفری ہم قدمی رہتی ہے

③ أَلَا إِنَّ خَيْرَ الْوَدِّ وَدَّ تَطَوُّعًا لَهُ النَّفْسُ لَا وَدَّ آتَى وَهُوَ مُتَعَبٌ

ترجمہ:

سنو! بہترین دوستی تو وہ ہے جس کے لئے دل آمادہ ہونہ وہ دوستی کہ تنگ دلی سے کی جائے۔

وقال أبو حنبل الطائي (البيسط)

شاعر کا نام:

جاریہ بن مرثعہ ثعلبی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

① لَقَدْ بَلَانِي عَلَى مَا كَانَ مِنْ حَدَثٍ عِنْدَ اخْتِلَافِ زَجَاجِ الْقَوْمِ سَيَّارُ

ترجمہ:

حوادث زمانہ کے باوجود سیار نے مجھے قوم کی نیزہ زنی کے وقت آزمایا۔

حل لغات:

زجاج: مف: الزجج: نیزہ کے نچلے حصہ کا لوہا۔ کہنی کا سرا۔

② حَتَّى وَفَيْتُ بِهَا ذَهْمًا مُعَلِّقَةً كَالْقَارِ أَرْدَفَسُهُ مِنْ خَلْفِهِ قَارُ

ترجمہ:

یہاں تک کہ ان کے بدلے میں نے ایسے بندھے ہوئے سیاہ اونٹ ادا کئے جیسے تہہ تہہ تار کول۔

حل لغات:

ذَهْمًا: مف: أَلَا ذَهْمٌ: سیاہ فام، کالا۔ گھر کے پرانے نشانات۔ شعر میں سیاہ اونٹ مراد ہیں۔ قَارُ: ایک سیاہ رنگ

کامادہ جس کو کشتی وغیرہ پر ملتے ہیں۔ بعض کے نزدیک تارکول کا نام ہے۔ ایک تلخ درخت۔ اَرْدَفَ: (الفعال) اَرْدَفَهُ الامرُ: اچانک کوئی بات پیش آنا۔ فلانا: کسی کا تابع ہونا، پچھلا سوار بننا۔

③..... قَدْ كَانَ سَيْرًا فَحَلُّوا عَنْ حُمُولَتِكُمْ اِنِّي لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْ جَارِهِ جَارٌ

ترجمہ:

تحقیق سفر مکمل ہو چکا ہے، اب تم اپنی سواریوں سے اترو بے شک میں ہر شخص کے پڑوسی کے بدلے پڑوسی ہوں۔

وقال يزيد بن حمار السكوني يوم ذي قار (البيسط)

①..... اِنِّي حَمِدْتُ بَنِي شَيْبَانَ اِذْ حَمَدْتُ يُبْرَانَ قَوْمِي وَفِيهِمْ شَبْتِ النَّارِ

ترجمہ:

میں نے بنو شیبان کی تعریف کی جب میری قوم کی آگ بجھ گئی اور ان کی آگ روشن تھی۔

②..... وَمِنْ تَكْرُمِهِمْ فِي الْمَحَلِّ انَّهُمْ لَا يَفْعَلُمُ الْجَارُ فِيهِمْ اِنَّهُ الْجَارُ

ترجمہ:

اور ان کی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ قحط سالی میں ان کا پڑوسی خود کو پڑوسی نہیں سمجھتا۔

حل لغات:

الْمَحَلُّ: بارش کا ناپید اور زمین کا گھاس سے خشک ہو جانا۔ دوری۔ سختی۔ ج: مُحَوَّلٌ وَأَمْحَالٌ. شعر میں قحط

مراد ہے۔

③..... حَتَّى يَكُونُ عَزِيْزًا مِنْ نَفْسِهِمْ اَوْ اَنْ يُّبَيِّنَ جَمِيْعًا وَهُوَ مُخْتَارٌ

ترجمہ:

یہاں تک کہ وہ انہیں اپنی جانوں سے زیادہ پیارا ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ سب سے اپنی مرضی سے جدا ہو جائے۔

④..... كَأَنَّهُ صَدَعٌ فِي رَأْسِ شَاهِقَةٍ مِنْ دُونِهِ لِعِتَاقِ الطَّيْرِ اَوْ كَأَنَّ

ترجمہ:

گویا کہ وہ بلند پہاڑ کی چوٹی پر بکرا ہے اس کے نیچے عمدہ پرندوں کے آشیانے ہیں۔

مطلب:

مہمان انہیں اتنا عزیز اور پیارا اور ان کی پناہ میں وہ اس طرح محفوظ ہوتا ہے جس طرح پہاڑ کی بلند چوٹی پر رہنے والا شکار سے بے خوف اور محفوظ ہوتا ہے؛ کیونکہ طاقتور پرندوں کے گھونسلے بھی اس سے نیچے ہیں یعنی اس تک پرندے بھی نہیں پہنچ سکتے چہ جائیکہ شکاری پہنچے۔ اس شعر میں "صدع" مشبہ بہ اور بنو شیبان کا مہمان مشبہ اور وجہ تشبیہ حفاظت ہے۔

حل لغات:

صَدْعٌ: چھری سے بدن کا آدمی۔ مضبوط جوان۔ شعر میں پہاڑی جوان بکر امراد ہے۔ شَاهِقَةٌ: بلند وبالا۔ عِتَاقٌ: مف: العتيق: پرانا۔ آزاد کردہ غلام۔ کریم۔ عمدہ۔ أَوْكَارٌ: مف: أَلْوَكْرُ: گھونسلہ۔

وقال آخر (الطويل)

شاعر کا نام:

افخس طائی ہے۔ اور البیان و تبیین میں ہے کہ یہ اشعار بکیر بن افخس کے ہیں اور یہ اموی دور کے شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ شاعر قحط سالی کے زمانے میں مہلب بن ابی صغرة خالم بن سراق، امیر عراق (متوفی ۸۳ھ) کے پاس گئے اور انہوں نے ان کی خوب مہمان نوازی کی اور حسن اخلاق سے پیش آئے تو شاعر نے ان کی تعریف کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

①..... نَزَلْتُ عَلَى آلِ الْمُهَلَّبِ شَايِبًا | غَرِيْبًا عَنِ الْأَوْطَانِ فِي زَمَنِ فَخْلٍ

ترجمہ:

میں سردیوں کے موسم میں وطن سے دور قحط سالی کے زمانے میں آل مہلب کا مہمان بنا۔

حل لغات:

بیروت کے نسخوں میں "شایباً" ہے، اسی کے مطابق شعر میں لکھا گیا ہے جبکہ ہمارے ہاں راجح نسخے میں "شایباً" ہے اور یہ سہو ہے۔

②..... لَمَّا زَالَ بَنِي إِكْرَامِهِمْ وَاقْتِفَاءَهُمْ | وَالْطَّافِهِمْ حَتَّى حَبَسْتُهُمْ أَهْلِي

ترجمہ:

بیشہ مجھ پر ان کی کرم لوازیاں اور خصوصی نوازشیں ہوتی رہیں یہاں تک کہ میں نے انہیں اپنا خاندان سمجھ لیا۔

وقال جابر بن ثعلب الطائي (الطويل)

①..... وَقَامَ إِلَى الْعَاذِلَاتِ يَلْمُنَنِي | يَقْلُنَ أَلَا تَنْفَكُ تَرْحَلُ مَرَحِلًا

ترجمہ:

ملامت کرنے والی عورتیں میرے پاس کھڑی ہو کر ملامت کرتے ہوئے مجھے کہنے لگیں: کیا تو ہمیشہ کجاواکتار ہے گا؟

②..... فَإِنَّ الْفَتَىٰ ذَا الْحَزْمِ رَامَ بِنَفْسِهِ | جَوَاشِنَ هَذَا اللَّيْلِ كَيْ يَتَمَوْلَا

ترجمہ:

میں نے کہا: بے شک عقلمند نوجوان خود کورات کے درمیان میں پھینکتا ہے تاکہ مال دار ہو جائے۔

حل لغات:

جَوَاشِنُ: مف: جَوَاشِنُ: سینہ۔ زرہ۔ شعر میں درمیان کے معنی میں ہے۔

③..... وَمَنْ يُفْتَقِرُ فِي قَوْمِهِ يَحْمَدِ الْغَنَىٰ | وَإِنْ كَانَ لِيَهُمْ وَاسِطَ الْعَمِّ مُخَوْلَا

ترجمہ:

اور جو اپنی قوم میں تنگ دست ہو امیری کی تعریف کرتا ہے اگرچہ نجیب الطرفین ہو۔

④..... يُزْرِي بِعَقْلِ الْمَرْءِ قِلَّةُ مَالِهِ | وَإِنْ كَانَ أَسْرَىٰ مِنْ رَجَالٍ وَأَخْوَلَا

ترجمہ:

اور مال کی کمی انسان کی عقل کو عیب دار بنا دیتی ہے اگرچہ لوگوں میں وہ سب سے اچھا سردار اور سب سے زیادہ حیلہ کرنے والا ہو۔

حل لغات:

يُزْرِي: (الفعال) آزردی علیہ: عیب لگانا، عتاب کرنا۔

⑤..... كَانَ الْفَتَىٰ لَمْ يَغْرُ يَوْمًا إِذَا اكْتَسَىٰ | وَلَمْ يَكُ صُغْلُو كَا إِذَا مَاتَمَوْلَا

ترجمہ:

گویا کہ کسی دن نوجوان تنگ نہیں ہو جب لباس پہن لے اور کبھی محتاج نہیں ہو جب مال دار ہو جائے۔

حل لغات:

صعلو کا: فقیر محتاج۔ ج: صفالیک۔

6..... ولم يك في بؤس إذا بات نيلةً | يناعني غزالاً فآير الطرف أكلحلاً

ترجمہ:

گویا کہ نو جوان کبھی تنگ دست نہیں رہا جب ہر نی جیسی نرم و نازک سرگی آنکھوں والی محبوبہ سے بات چیت کرتے ہوئے رات گزارے۔

حل لغات:

بؤس: غربت، تنگ دستی۔ یناعنی: (مفاعلة) ناعنی فلاناً: کسی سے مبہم بات کرنا۔ غزالاً: ہر نی کا بچہ۔ ج: غزلة وغزلان. فآير: طرف فآير: خمار آلود نگاہ۔ أكلحل: سرگیں مرد۔ أكلحلاء: (مؤنث) وہ عورت جس کی آنکھیں بہت سیاہ ہوں۔

7..... إذا جالب أعياك فأعمد لجالب | فإنك لاق في بلاد مفعولا

ترجمہ:

جب کوئی طرف تجھے عاجز کر دے تو دوسری طرف کا ارادہ کر لے بے شک بہت سے مقامات پر تجھے قابل اعتماد لوگ مل جائیں گے۔

وقال بعض بني طيء (السريع)

1..... إن أذع الشفر فلم أكديه | إذ أزم الحق على الباطل

ترجمہ:

اگر میں شعر کہنا چھوڑ دوں تو اس سے اکتا نہیں گیا، جب حق نے باطل کو کاٹ کر رکھ دیا۔

حل لغات:

لم أكديه: اكدی الحافر: کھدائی کرنے والے کا کھودتے کھودتے سخت زمین تک پہنچنا۔ فلان: جنگل میں پہنچ جانا۔ اصرار کے ساتھ مانگنا، بھیک مانگنا۔ بخل و کنجوسی کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَأَعْطَى قَلِيلًا وَأَكْثَى﴾ (۵۳/۳۳) خوش حالی کے بعد غریب و مفلس ہونا۔ ناکام رہنا، مقصد حاصل نہ کر سکتا۔ أزم: علی الشیء (ض)

آزما: منہ میں لیکر زور سے کاٹا۔

② قَدْ كُنْتُ أُجْرِيهِ عَلَى وَجْهِهِ وَأَكْثَرُ الصُّدَّ عَنْ الْجَاهِلِ

ترجمہ:

تحقیق میں اشعار ان کے اسلوب کے مطابق کہتا تھا اور اکثر جاہل سے پہلو تہی کرتا تھا۔

وقال آخر (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام جندب بن عمار ہے، یہ اسلامی شاعر ہیں اور جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے۔

① زَعَمَ الْعَوَازِلُ أَنَّ نَاقَةَ جُنْدَبٍ بِجُنُوبِ خُبَيْثِ عُرَيْثٍ وَأَجْمَبٌ

ترجمہ:

ملامت کرنے والیوں نے سمجھا کہ جندب کی اونٹنی صحراءِ حبت کے کنارے سوار کے بغیر کھڑی ہو کر تھکاوٹ دور کر رہی ہے۔

حل لغات:

أَجْمَبٌ: (الفعال) أَجَمَ الْإِنْسَانُ وَالْفَرَسُ: تھکان اتارنا، تازہ دم ہونا۔

② كَذَبَ الْعَوَازِلُ لَوْرَائِنَ مُنَاخِنَا بِأَلْقَادِيسِيَّةٍ قُلْنَ لَجٌّ وَجُنْبٌ

ترجمہ:

ملامت کرنے والیوں نے جھوٹ بولا، اگر وہ قادسیہ میں ہمارا پڑاؤ دیکھتیں تو کہتیں جندب جنگ میں شریک ہوا اور اونٹنی پاگل ہوگئی۔

حل لغات:

لَجٌّ: فِي الْأَمْرِ (ض) لَجَّ: كَسَى كَامٍ فِي بُرِّ يَلْبَسُ أَوْ يَلْبَسُ فِي الْأَمْرِ (س) لَجَّ جَاءَ: كَسَى كَامٍ فِي لَبَّ رَهْنًا، لَبَّ كَوْتِيَارًا نَهْ هَوْنًا. (مَنْ حَضَرَ لَلْجُ وَاللَّجْوَاءُ فِي طَفْيَابِهِمْ يَغْمَهُونَ) (٤٥/٢٣) جُنْبٌ: جَنْ (ض) جَنَّا: عَقْلٌ ذَائِلٌ هَوْنًا، دِيْوَانَةٌ هَوَانًا۔

وقال الراعي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام نمیر عبید بن حصین ہے (متوفی ۹۷ھ) یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

① كَفَانِي عِرْفَانَ الْكُرَى وَكَفَيْتُهُ | كَلْوَاءَ النُّجُومِ وَالنَّعَاسِ مُعَانِقُهُ

ترجمہ:

”عرفان“ مجھے سونے سے کافی ہوا اور میں ستارے گننے کے لئے اسے کافی ہوا اس حال میں کہ نیند اس سے معانقہ کر رہی تھی۔

مطلب:

عرفان ساری رات سویا رہا، میرے حصے کی نیند بھی اس نے کی اور میں ساری رات بیدار رہا۔

① قَبَاتٌ يُرِيهِ عِرْسَهُ وَبَنَاتِهِ | وَبِئْسَ أُرْيُهُ النُّجُومَ أَيَّنَ مَخَافِقُهُ

ترجمہ:

تو اس نے رات اس حال میں گزاری کہ اس کی نیند اسے بیوی اور بیٹیاں دکھا رہی تھی اور میں نے رات اس حال میں گزاری کہ اسے دکھا رہا تھا کہ ستارے کہاں غروب ہوتے ہیں۔

حل لغات:

عِرْسٌ: دلہن۔ ج: أَعْرَاسٌ. مَخَافِقٌ: مف: مَخْفِقٌ. غروب ہونے کی جگہ۔

وقال آخرُ (الوافر)

① فَلَسْتُ بِنَازِلٍ إِلَّا أَلْمْتُ | بِرَخْلِي أَوْ خِيَالَتُهَا الْكُدُوبُ

ترجمہ:

میں جہاں بھی قیام کرتا ہوں تو میری منزل میں مجبوراً جاتی ہے یا اس کا جھوٹا تصور۔

مطلب:

أَلْمْتُ بِرَخْلِي“ سے مراد یہ ہے کہ بیداری کی حالت میں مجبوراً تصور آ جاتا ہے اور ”خِيَالَتُهَا الْكُدُوبُ“

سے مراد یہ ہے کہ خواب میں محبوبہ آجاتی ہے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۲۲۶)

فائدہ:

شاعر نے "نازل" کا مفعول حذف کر دیا ہے؛ کیونکہ مطلب واضح ہے اصل عبارت یوں ہے: "لا أنزل منزلًا" جیسے قرآن مجید میں ہے: ﴿فَلذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا﴾ (۱۴/۳۲) یہاں "العذاب" محذوف ہے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۲۲۶)

② وَقَدْ جَعَلْتُ قُلُوصَ ابْنَيْ سُهَيْلٍ مِنْ الْأَكْوَارِ مَسْرُوعَهَا قَرِيبٌ

ترجمہ:

سہیل کے دونوں بیٹوں کی اونٹنیاں کجاووں سے اپنی چراگاہ کے قریب ہوئیں۔

حل لغات:

قُلُوصٌ: ٹھکے ہوئے جسم کی جوان اونٹنی (نویں سال کی عمر تک قلوص اس کے بعد ناقہ کہلاتی ہے) شتر مرغ کا بچہ۔ ج: قِلاصٌ وَقِلايصُ. عرب نو عمر لڑکیوں کو بھی کنایہ قلائص اور قُلُوصٌ کہتے تھے۔ الْأَكْوَارُ: مف: الْكُوْرُ: لوہار کی بھٹی، مٹی کی آنگیٹھی۔ اونٹ کا کجاوہ۔

③ كَأَنَّ لَهَا بِرَحْلِ الْقَوْمِ بَوًّا وَمَا إِنَّ طِبُّهَا إِلَّا اللَّغُوبُ

ترجمہ:

گویا کہ قوم کی قیام گاہ میں بھوسا بھرا اس کا بچہ ہے؛ حالانکہ تھکاوٹ کے علاوہ اسے کوئی بیماری نہیں ہے۔

حل لغات:

بَوًّا: اونٹنی کا بچہ۔ اونٹنی وغیرہ کے مردہ بچے کی کھال جس میں گھاس وغیرہ بھر کر اس کی ماں کے سامنے کر دیتے ہیں تاکہ دودھ دینے میں آسانی ہو۔ طَبُّ: مہارت اور ہوشیاری۔ ماہر۔ مہربان اور دانا۔ الطَّبُّ: جسمانی و ذہنی علاج۔ نری اور حسن تدبیر۔ جادو۔ عادت۔ اللَّغُوبُ: مصن. لَغَبٌ (ک) لُغُوبًا: بہت تھکنا۔

بَابُ الْمَرَائِي

مرائی: مف: الْمَرَئِيَّةُ: نوحہ خانی۔ مرثیہ: وہ اشعار یا کلمات جن کے ذریعے مردے پر اظہارِ غم کیا جائے۔ یہ مصدر مکی بھی ہے، رَثِي الْمَيِّتِ (ض) رَثِيًا وَمَرَثِيَةً: مردے پر رونا اور اس کے محاسن بیان کرنا۔

قَالَ أَبُو خِرَاشٍ الْهُدَلِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ابو خراش خویلد بن مرہ ہے (متوفی ۱۵ھ/۷۳۶ء) اور یہ مخضرمی شاعر ہیں، یہ حنین کے دن بڑھاپے کی حالت میں اسلام لائے، عرب کے مشہور شہسواروں میں سے ہیں، یہ ایسے سبک رفتار تھے کہ پیدل گھڑسواروں سے سبقت لے جایا کرتے تھے۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کے بیٹے ”خراش“ اور بھائی ”عروہ“ دونوں صبح کے وقت سفر میں تھے تو بنور زام اور بنو بلال نے انہیں کسی جرم کی پاداش میں گرفتار کر لیا پھر انہوں نے ”خراش“ اور ”عروہ“ کو قتل کرنے یا زندہ چھوڑ دینے میں اختلاف کیا، بنو بلال نے عروہ کو قتل کر دیا اور بنور زام کے کسی شخص نے ”خراش“ پر اپنی چادر ڈال کر اسے پناہ دی اس لئے انہوں نے اسے زندہ چھوڑ دیا، جب ”خراش“ نے واپس آ کر اپنے باپ کو مذکورہ واقعہ سنایا تو اس موقع پر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

① حَمِدْتُ إِلَهِي بَعْدَ عُرْوَةَ إِذْ نَجَا | خِرَاشٌ وَبَعْضُ الشُّرَّاهُونَ مِنْ بَعْضِ

ترجمہ:

میں نے عروہ کے بعد اللہ کی حمد کی جب خراش نے نجات پائی اور بعض مصیبتیں بعض سے ہلکی ہوتی ہیں۔

حل لغات:

حَمِدْتُ: حَمِدَهُ (س) حَمْدًا: تعریف کرنا۔ فَلَانًا: شکر یہ ادا کرنا۔ عَرَبِيٌّ مَقُولٌ هُوَ: ”مَنْ اشْتَرَى الْحَمْدَ لَمْ يُغْبَنَ“ جس نے تعریف خرید لی اسے خسارہ نہ رہا۔

حمد کی تعریف:

الْحَمْدُ هُوَ الشَّنَاءُ عَلَى الْجَمِيلِ مِنْ جِهَةِ التَّعْظِيمِ مِنْ نِعْمَةٍ وَغَيْرِهَا: حمد کسی اچھے وصف پر بطور تعظیم

تعریف کرنا خواہ وہ کسی نعمت کے بدلے میں ہو یا بغیر نعمت کے۔ (التعريفات، ص ۶۷، دار المنار)

②..... فَوَاللَّهِ مَا أَنَسَى قَتِيلًا رُزِيْتُبَهُ بِجَانِبِ قَوْسِي مَا مَشَيْتُ عَلَى الْأَرْضِ

ترجمہ:

اللہ کی قسم! میں جب تک زندہ رہوں اس مقتول کو نہیں بھول سکتا جس کی وجہ سے مقام قوسی کے پہلو میں مجھے تکلیف پہنچائی گئی۔

حل لغات:

رُزِيْتُ: رَزَاؤُهُ (ف) رُزَاؤُ: مصیبت میں ڈالنا۔ رَزَاؤُهُ: اس پر مصیبت آپڑی۔ قَوْسِي: جگہ کا نام ہے۔

③..... عَلَى أَنهَاتِ عَفْوِ الْكُلُومِ وَإِنَّمَا نُوَكَّلُ بِالْأَدْنَى وَإِنْ جَلَّ مَا يَمْضِي

ترجمہ:

اس کے باوجود کہ زخم بھر جاتے ہیں اور ہم قرہی مصیبتوں کے سپرد کئے جاتے ہیں گذشتہ مصیبتیں اگرچہ بڑی ہوں۔

مطلب:

دل کا زخم نئی نئی مصیبتوں سے ہر ابھر رہتا ہے لہذا ایک دن اس مصیبت کو بھی بھول جاؤں گا۔

④..... وَلَمْ أَدْرِ مَنْ أَلْقَى عَلَيْهِ رِدَائَهُ عَلَى أَنَّهُ قَدْ سُلَّ عَنْ مَا جِدَّ مَحْضٌ

ترجمہ:

مجھے معلوم نہیں کہ کس نے اس پر اپنی چادر ڈالی (پناہ دی) اس کے باوجود کہ وہ خالص نسب والے بزرگ سے پیدا کیا گیا ہے۔

حل لغات:

سُلَّ: وُلِدَ کے معنی میں ہے۔ مَا جِدَّ: شریف و معزز۔ مَحْضٌ: خالص۔ ج: مَحَاضٌ۔ کہتے ہیں: عَرَبِيٌّ مَحْضٌ: خالص النسب عربی۔

⑤..... وَلَمْ يَكُ مَشْلُوجَ الْفُؤَادِ مُهْبَجًا أَضَاعَ الشَّبَابَ فِي الرَّبِيلَةِ وَالْخَفْضِ

ترجمہ:

اور وہ ٹھنڈے دل والا، پھولا ہوا نہیں تھا کہ اس نے عیش و راحت میں اپنی جوانی ضائع کی ہو۔

حل لغات:

مَثْلُوجٌ: برف ملایا ہوا، برف سے ڈھکا ہوا، مَثْلُوجُ الْفُؤَادِ: کابل، ست۔ مُهَيَّبٌ: ست، کندز، ہن۔ الرَّبِيبَةُ: موٹاپا۔ خوش حالی و فراخی۔

⑥..... وَلَكِنَّهُ قَدْ نَازَعَتْهُ مَجَاوِعٌ عَلَى أَنَّهُ ذُو مِرَّةٍ صَادِقُ النَّهْضِ

ترجمہ:

لیکن نفس کو صبر پر ابھارنے والی خصلتوں نے پسندیدہ چیز لینے میں اس سے جھگڑا کیا؛ حالانکہ وہ طاقتور اور مضبوط ارادے والا تھا۔

مطلب:

جس طرح ممدوح سابقہ شعر میں مذکور قباحتوں سے خالی تھا اسی طرح صبر و تحمل اور ایثار کی خصلت نے اسے دشمن کا نقصان کرنے سے روکا؛ حالانکہ وہ اپنے دفاع پر قادر تھا۔

حل لغات:

النَّهْضُ: مص. نَهَضَ (ف) نَهَضًا: مستعدی کے ساتھ اٹھنا۔

وَقَالَ عَبْدَةُ بْنُ الطَّيِّبِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبدة بن طیب ہے (متوفی ۲۵ھ) یہ مخضری شاعر ہیں، زمانہ اسلام پایا اور دولت و ایمان سے سرفراز ہو کر دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل کیں۔

①..... عَلَيْكَ سَلَامُ اللَّهِ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ وَرَحْمَتُهُ مَا شَاءَ أَنْ يُتْرَحَمَا

ترجمہ:

اے قیس بن عاصم! تجھ پر اللہ کی سلامتی اور اس کی رحمت ہو جب تک وہ رحم کرنا چاہے۔

مطلب:

شاعر "قیس" مرحوم کو دعادے رہا ہے کہ اے مرحوم! تجھ پر اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ ہمیشہ رحمت اور سلامتی ہو۔

②..... تَحِيَّةٌ مِّنْ غَادِرَتَهُ غَرَضُ الرَّدَى إِذَا زَارَ عَنْ شَحِطِ بِلَادِكَ سَلْمًا

ترجمہ: سلام ہو اس شخص کا جسے تو نے ہلاکت کا نشانہ بنا کر رکھ دیا جب وہ دور سے تیرے شہروں کو دیکھتا ہے تو سلام کرتا ہے۔

حل لغات:

غَادِرَتٌ (مفاعلة) غَادِرَةٌ: کسی چیز کو چھوڑ دینا، باقی رہنے دینا۔ شَحِطٌ: مص. شَحِطَ الْمَكَانَ (س) شَحَطًا: دور ہونا۔

③..... فَمَا كَانَ قَيْسٌ هُلُكُهُ هُلُكٌ وَاحِدٌ وَلَكِنَّهُ بُنْيَانٌ قَوْمٍ تَهْدَمًا

ترجمہ: قیس کی ہلاکت فرد واحد کی ہلاکت نہیں بلکہ وہ قوم کی بنیاد تھا جو گر پڑی۔

حل لغات:

تَهْدَمٌ: (تفعل) البناء: عمارت کا دھیرے دھیرے گرنا۔

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُقْبَةَ الْعَدَوِيُّ (الطويل)

شاعر کا نام:

ہشام بن عقبہ ہے (متوفی ۱۲۵ھ)

③..... تَعَزَيْتُ عَنْ أَوْفَى بَغْيِلَانَ بَعْدَهُ عَزَاءٌ وَجَفْنُ الْعَيْنِ مَلَانٌ مُتْرَعٌ

ترجمہ:

میں نے اوفی کے بعد غیلان سے تسلی حاصل کی اس حال میں کہ آنکھ کی پلک بھری ہوئی چھلک رہی تھی۔

حل لغات:

مُتْرَعٌ: مفع. تَرَعَهُ (ف) تَرَعًا: بھر جانا۔

②..... نَعَى الرَّكْبُ أَوْفَى جِئِنَ آبَتْ رِكَابُهُمْ لَعَمْرِي لَقَدْ جَاوَوْا بِشَرًّا وَاجْعُوا

ترجمہ:

سواروں نے اوفی کی موت کی خبر دی جب ان کی سواریاں واپس ہوئیں میری زندگی کی قسم! وہ بری خبر لائے

اور انہوں نے دردناک کر دیا۔

③ نَعُوا بِأَسْبَقِ الْأَفْعَالِ لَا يَخْلُقُونَهُ تَكَادُ الْجِبَالُ الصُّمُّ مِنْهُ تَصَدُّعٌ

ترجمہ:

انہوں نے ایسے اچھے اخلاق والے کی موت کی خبر دی جس کے وہ جانشین نہیں ہو سکتے قریب ہے کہ اس خبر سے مضبوط پہاڑ بھی پھٹ جائیں۔

حل لغات:

بِأَسْبَقًا: دراز، بلند۔ فی القرآن المجید: ﴿وَالنَّخْلَ بِأَسْبَقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ﴾ (۱۰/۵۰) اچھی شہرت والا۔ الصُّمُّ: مف: الْأَصْمُ: بہرا، اونچا سننے والا۔ خواہش کا بندہ جو کسی کے روکے نہ رکے۔ ٹھوس اور سخت۔ ﴿إِنْ خَسِرَ الدُّوَابَّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ﴾ (۲۲/۸) شعر میں آخری معنی مراد ہے۔ عربی مقولہ ہے: "أَصْمٌ عَمَّا سَاءَ هُ سَمِيعٌ": سنتا ہے مگر ان باتوں سے بہرا ہے جو اسے بری معلوم ہوں۔

④ خَوَى الْمَسْجِدَ الْمَعْمُورَ بَعْدَ ابْنِ دَلْهَمٍ وَأَمْسَى بِأَوْفَى قَوْمِهِ قَدْ تَضَعَضُوا

ترجمہ:

ابن دلہم کے بعد آباد مسجد ویران ہو گئی اور اوفی کی موت سے اس کی قوم کمزور ہو گئی۔

حل لغات:

خَوَى: الْمَمْكَانُ (س) خَيْبًا: خالی ہونا۔ خَوَى الْبَيْتُ (ض) خَوَاءً: گھر کا گرنا، منہدم ہونا۔ خالی ہونا۔ الْمَعْمُورُ: مفع. عَمَرَ قَوْمُ الْمَكَانِ (ن) عَمَرًا: لوگوں کا کسی جگہ کو رہائش گاہ بنانا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَالْبَيْتَ الْمَعْمُورَ﴾ (۳/۵۲) تَضَعَضُوا: ناجزی کرنا، ذلیل ہونا۔ کمزور ہونا۔ بیماری یا غم کی وجہ سے نحیف ہونا۔ مال کا تھوڑا ہونا۔

⑤ فَلَمْ تُنْسَبِ أَوْفَى الْمُصِيبَاتِ نَعْدَهُ وَلَكِنْ نَكَا الْقَرْحَ بِالْقَرْحِ أَوْجَعُ

ترجمہ:

اوفی کے بعد کی مصیبتیں مجھ سے اوفی کو نہیں بھلا سکتیں لیکن زخم کو زخم سے کریدنا زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔

حل لغات:

نَكَا: مص. نَكَا الْقَرْحَةَ (ف) نَكَا: زخم کو اچھا ہونے سے پہلے پھیل دینا۔

وقان مُتَمِّمُ بْنُ نُؤَيْرَةَ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام متمم بن نؤیرہ ہے (متوفی ۳۰ھ/۶۵۰ء) یہ مخضرمی شاعر ہیں اور انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ یہ شاعر اپنے بھائی مالک کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہتے ہیں۔

①..... وَلَقَدْ لَأْمَنِي عِنْدَ الْقُبُورِ عَلَى الْبُكَاءِ رَفِيقِي لَتَذْرَأَ الدَّمُوعَ السَّوْفَاكِ

ترجمہ:

تحقیق میرے دوست نے مجھے قبروں کے پاس پے در پے آنسو بہا کر رونے پر ملامت کی۔

حل لغات:

تَذْرَأُ: مص: (تفعیل) ذَرَفَ الدَّمْعَ: آنسو بہانا۔ السَّوْفَاكِ: مف: السَّافِكِ: سَفَكَهُ (ض) سَفَكًا: بہانا، گرانا۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدَّمَاءَ﴾ (۳۰/۲)

②..... فَقَالَ أَبِئْسَى كُلِّ قَبْرٍ رَأَيْتَهُ لِقَبْرِ ثَوِي بَيْنَ اللَّوِيِّ فَالِدِ كَادِكِ

ترجمہ:

دوست نے کہا: کیا تو ہر قبر کو دیکھ کر روتا ہے اس قبر کی وجہ سے جو لوی اور دکادک کے درمیان میں ہے۔

نہ پوچھو، ہم نشینو تم میرے آنسو کہ دریا ہے
اڈا آتا ہے جس دم پھر کوئی روکے سے رکتا ہے

حل لغات:

ثَوِي: بِالتَّمْكَانِ وَفِيهِ (ض) ثَوَاءً: ٹھہرنا، قیام کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَلَكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ﴾ (۲۸/۳۵) اللوی، الدکادک: جگہوں کے نام ہیں۔

③..... فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ الشَّجَايِعُ الشَّجَا فِدَعْنِي فَهَذَا كُلُّهُ قَبْرُ مَالِكِ

ترجمہ:

تو میں نے اس سے کہا: بے شک غم، غم کو بھڑکاتا ہے تو مجھے چھوڑ دے یہ تمام مالک (ہی) کی قبریں ہیں۔

حل لغات:

الشجاء: ما من شجى (س) شجاء: گلے میں ہڈی وغیرہ اٹکنے سے تکلیف میں مبتلا ہونا۔ رنجیدہ و غمگین ہونا۔ کسی کی یاد میں تڑپنا۔

وقال أبو عطاء السندی (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ابو عطاء الفلح بن یسار سندی ہے (متوفی ۱۸۰ھ/۷۹۶ء) اور یہ غم بن سماک بن حصین کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کے والد سندی بھی تھے۔ اور یہ بنو امیہ و بنو عباس کے دور کے مختصری اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے بیٹے ہمیرہ کو منصور نے امن دینے کے بعد مقام واسط میں قتل کر دیا تو ان کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

①..... أَلَا إِنَّ عَيْنًا لَمْ تَجِدْ يَوْمَ وَاسِطٍ | عَلَيْكَ بِجَارِي دَمِهَا لَجُمُودٍ

ترجمہ:

خبردار! جس آنکھ نے واسط کے دن تجھ پر اپنے آنسو بہا کر سخاوت نہیں کی یقیناً اس نے کنجوسی کی۔

حل لغات:

جُمُودٌ: صفت۔ جَمَدٌ (ن) جَمَدًا: جم جاتا۔ عَيْنُهُ: آنکھ کے آنسو کا بند ہونا۔

②..... عَشِيَّةً قَامَ النَّانِحَاتُ وَشَقَّقَتْ | جُيُوبَ بِأَيْدِي مَاتِمٍ وَخُدُودَ

ترجمہ:

جس شام نوحہ کرنے والی خواتین کھڑی ہوئیں اور ماتم کرنے والے ہاتھوں سے گریبان چاک کئے گئے اور رخسار پیٹے گئے۔

حل لغات:

شَقَّقَتْ: (تفعیل) شَقَّقَهُ: زیادہ پھاڑنا، زیادہ چیرنا، دراڑیں ڈالنا۔ فی القرآن المجید: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾ (۱/۸۴) جُيُوبٌ: مف: جِيبُ الْقَمِيصِ: گریبان۔ ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾ (۳۱/۲۴) مَاتِمٌ: لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ۔ اور اس لفظ کا اطلاق بیشتر اس مجمع پر ہوتا ہے جو ظہار غم کے لئے

ہو۔ ج: مَا تَيْمٌ. خُدُودٌ: مَف: الْخَدُّ: گال، رخسار۔ ہر چیز کا کنارہ، پہلو، لوگوں کی جماعت۔

③..... فَإِنْ تَمَسَّ مَهْجُورَ الْفِنَاءِ قَرُبًا | أَقَامَ بِهِ بَعْدَ الْوُفُودِ وَوُودٌ

ترجمہ:

اگر تیرا گن خالی ہو گیا ہے تو بسا اوقات اس میں یکے بعد دیگرے وفد آیا کرتے تھے۔

④..... فَإِنَّكَ لَمْ تَبْعُدْ عَلَى مُتَعَهِّدٍ | بَلَى كُلُّ مَنْ تَحْتَ التُّرَابِ بَعِيدٌ

ترجمہ:

بے شک تو عہد کرنے والے سے دور نہیں، کیوں نہیں! بلکہ ہر وہ شخص جو مٹی کے نیچے ہے دور ہے۔

مطلب:

جس نے تجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تیرا ذکر خیر اور تیری قبر کی زیارت کرتا رہے گا وہ عہد کو نہیں بھولا یعنی اس پر عمل پیرا ہے لہذا تو اس کے قریب ہی ہے، لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ جو فوت ہو کر دفن ہو گیا وہ دور ہی ہے۔

وقال آخرُ (البيسط)

شاعر کا نام:

سنان بن عبادہ شکرہ ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

ایک دن شمس بن عبادہ اس کے پاس آیا اور اس کا حوض پانی سے بھرا ہوا تھا، شمس نے اپنے ہاتھ سے خود پانی لیا اور اپنے اونٹوں کو بھی پلایا تو اس موقع پر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

①..... لَوْ كَانَ حَوْضٌ حِمَارٍ مَاشَرِبَتْ بِهِ | إِلَّا بِإِذْنِ حِمَارٍ آخِرِ الْأَبَدِ

ترجمہ:

اگر حوض حمار کا ہوتا تو کبھی بھی اس سے حمار کی اجازت کے بغیر نہ پی سکتا۔

فائدہ:

لفظ حمار کا گرامر اس لئے ہے کہ: اہل عرب اعلام یا جوان کے قائم مقام ہو اور اسماء اجناس میں حصول تعظیم کے لئے

ان کا تکرار کرتے ہیں اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿مِثْلَ مَا أُوتِيَ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ﴾ (۱۲۳/۶)

حل لغات:

حَوْضٌ: پانی جمع ہونے کی جگہ۔ پانی کا تالاب۔ پانی کی ٹینگی۔ بند جس میں پانی روکا جائے۔ ہاتھ دھونے کا بیسن۔ زمین یا کھیتی کا محدود حصہ۔

② لَكِنَّهُ حَوْضٌ مِّنْ أَوْدَىٰ بِإِخْوَتِهِ رَبُّ الزَّمَانِ فَأَمْسَىٰ بِيُضَةَ الْبَلَدِ

ترجمہ:

مگر (ہائے افسوس) حوض اس شخص کا ہے جس کے بھائیوں کو حوادثِ زمانہ نے ہلاک کر دیا تو وہ شتر مرغ کے انڈے کی طرح ہو گیا۔

مطلب:

اس شعر میں شاعر نے اس بات پر تشبیہ کی ہے کہ میرے مددگار مجھ سے جدا ہو گئے اور اب میں بے یار و مددگار رہ گیا ہوں جیسا کہ شتر مرغ کا انڈہ، کیونکہ شتر مرغ جب کسی جگہ پر انڈہ دیتا ہے تو اسے بھول جاتا ہے اس طرح وہ انڈہ ضائع ہو جاتا ہے، یعنی خود کو شتر مرغ کے انڈے سے تشبیہ دی ہے۔ اور وجہ تشبیہ ضعیف و کمزوری ہے۔

حل لغات:

أَوْدَى: (الفعال) اُودِيَ: ہلاک ہونا۔ بِيُضَةَ الْبَلَدِ: اس سے مراد شتر مرغ کا انڈا ہے، اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد زمین سے اگنے والی کھنسی ہے۔

③ لَوْ كَانَ يُشْكِي إِلَى الْأَمْوَاتِ مَا لَقِيَ الْأَحْيَاءَ بَعْدَهُمْ مِنْ شِدَّةِ الْكَمَدِ

ترجمہ:

اگر فوت شدہ لوگوں سے اس سخت غم کی شکایت کی جاسکتی جو ان کے بعد زندہ لوگوں کو لاحق ہوتا ہے۔

حل لغات:

الْكَمَدُ: رنگ کا بدلنا اور اس کی صفائی کا جاتا رہنا۔ رنج۔ سخت غم۔

④ ثُمَّ امْتَكَيْتُ لِأَشْكَائِي وَسَاكِنُهُ قَبْرٌ بَيْنَ جَارٍ أَوْ قَبْرٌ عَلَى قَهْدٍ

ترجمہ:

پھر میں شکایت کرتا تو ضرور میری شکایت کا ازالہ کرتا وہ شخص جس کی قبر مقام سنجا یا مقام قہد میں ہے۔

فائدہ:

سنجا اور قہد: دو جگہوں کے نام ہیں۔

وقال رجلٌ من خثعم (الكامل)

①..... نَهَلَ الزَّمَانُ وَعَلَ غَيْرَ مُصْرَدٍ مِنْ آلِ عَتَابٍ وَآلِ الْأَسْوَدِ

ترجمہ:

زمانے نے آل عتاب اور آل اسود کا خون پہلی بار پیا اور دوسری بار پیا کوئی کمی نہیں چھوڑی۔

حل لغات:

مُصْرَدٌ: مفع (تفعیل) صَرَدَ الشَّيْءُ: کم کرنا۔

②..... مِنْ كُلِّ قَبَاضِ الْيَدَيْنِ إِذَا غَدَتْ نَكْبَاءُ تُلَوِي بِالْكَئِيفِ الْمُؤَصَّدِ

ترجمہ:

زمانے نے دونوں ہاتھوں سے سخاوت کرنے والے لوگوں کا خون پیا، جب بے رخی ہو ابند باڑوں کو تھپڑے مارتی ہوئی چلی۔

مطلب:

زمانے نے ایسے لوگوں کو بھی ہلاک کر دیا جو سخت قحط سالی میں کشادہ دلی سے سخاوت کیا کرتے تھے۔ پہلے زمانے میں جب سخت قحط سالی ہوتی اور لوگ اپنی جانوں سے مایوس ہو جاتے تو باڑے بنا کر ان میں بیٹھ جاتے اور دروازے بند کر دیتے تھے تاکہ مرنے کے بعد بھیڑیے اور دیگر درندے ان کی لاشیں نہ کھا سکیں۔

حل لغات:

قَبَاضٌ: بہت پانی۔ رَجُلٌ قَبَاضٌ: بہت بخشش کرنے والا۔ مِنْ كُلِّ قَبَاضِ الْيَدَيْنِ بدل ہے "مِنْ آلِ عَتَابٍ" سے اس میں عامل (من جارہ) کا اعادہ کیا اور یہ مجرور میں زیادہ ہوتا ہے اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ﴿قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتَضَعِفُوا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ﴾ (۷۵/۷) اس میں لام

چارہ کا تکرار ہے۔ تلوی: (افعال) بالشیء: کسی چیز کو لے جانا۔ فلان: کسی کی کھیتی خشک ہونا۔ اپنے لئے یا مہمان کے لئے رکھی ہوئی چیز کا کھانا۔ نَكْبَاءُ: بے رخ ہوا جو شمال و مشرق کے درمیان چلے۔ ج: نُكْبٌ. الْكَيْفُ: پردہ۔ پردہ کرنے والا۔ ڈحال۔ مویشیوں کے لئے درختوں کا باڑا۔ پاخانہ۔ دروازے کے اوپر چھجا۔ ج: كُنْفٌ. الْمَوْصِدُ: بند۔ بَابُ مَوْصِدٌ: بند دروازہ۔

③ فَأَلْيَوْمَ أَضْحَوْا لِلْمُنُونِ وَسَيْقَةَ مِنْ رَائِحِ عَجَلٍ وَآخِرَ مُغْتَدٍ

ترجمہ:

تو آج وہ موت کی طرف ہانکے گئے، کوئی تو شام کو جلدی جا رہا ہے اور کوئی صبح کو۔

حل لغات:

وَسَيْقَةَ: اونٹوں وغیرہ کی ڈال جسے دشمن ہانک کر لے جائے۔ حاملہ اونٹنی۔

④ خَلَبِ الدِّيَارِ فَسُدَّتْ غَيْرَ مُسَوِّدٍ وَمِنَ الشَّقَاءِ تَفَرُّدِي بِالسُّوَدِ

ترجمہ:

شہر خالی ہو گئے میں سردار بنائے بغیر سردار بن گیا اور میرا سرداری کے لئے اکیلا رہ جانا بد بختی ہے

حل لغات:

السُّوَدُ: وَالسُّوَدُ: سرداری، بڑائی، عظمت۔

وقال محمد بن بشير الخارجي (الكامل)

شاعر کا نام:

محمد بن بشیر ہے اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

① يَوْمَ الْفَتَى لَجَعَتْ بِهِ إِخْوَانُهُ يَوْمَ الْبَقِيْعِ خَوَادِثُ الْإِيَامِ

ترجمہ:

کتنا اچھا ہے وہ نو جوان جس کی وجہ سے بقیع کے دن اس کے بھائیوں کو حوادثِ زمانہ نے غمگین کیا۔

حل لغات:

لَجَعَتْ: لَجَعَةٌ (ف) لَجَعًا: سخت تکلیف پہنچانا۔

②..... سَهْلُ الْفِنَاءِ إِذَا حَلَّتْ بِبَابِهِ طَلَّقُ الْيَدَيْنِ مُؤَدِّبُ الْخُدَّامِ

ترجمہ:

جب تو اس کے ہاں مہمان بنے گا تو اسے کشادہ سخن، کشادہ دست اور خادموں کو ادب سکھانے والا پائے گا۔

حل لغات:

مُؤَدِّبٌ: مفعول و فاعل (تفعیل) اَدَّبَهُ: مہذب بنانا، شائستہ بنانا۔ ادب و اخلاق سکھانا۔ کسی جرم پر سزا دینا۔ خُدَّامٌ: مف: خَادِمٌ: خَدَمَهُ (ض، ن) خِدْمَةً: کسی کی ضرورت پوری کرنا

③..... وَإِذَا رَأَيْتَ صَدِيقَهُ وَشَقِيقَهُ لَمْ تَدْرِ أَيُّهُمَا ذُوُّ الْآرْحَامِ

ترجمہ:

اور جب تو اس کے دوست اور حقیقی بھائی کو دیکھے گا تو فرق نہیں کر پائے گا کہ ذی رحم کون ہے۔

وقال أيضا (الطويل)

①..... طَلَبْتُ فَلَمْ أُدْرِكْ بَوَّجْهِي وَلَيْتَنِي قَعَدْتُ فَلَمْ أَبْغِ النَّدَى بَعْدَ سَائِبِ

ترجمہ:

میں نے سائب کے بعد سفر کر کے سخاوت تلاش کی تو نہیں پائی کاش کہ میں بیٹھ جاتا اور سخاوت تلاش نہ کرتا۔

③..... وَلَوْ لَجَأَ الْعَافِي إِلَى رَحْلِ سَائِبِ ثَوِي غَيْرَ قَالٍ أَوْ غَدَا غَيْرَ خَائِبِ

ترجمہ:

اگر سائب کے گھریناہ لیتا تو بے خوف و خطر ٹھہرتا یا اس حال میں صبح کو چلا جاتا کہ محروم نہ ہوتا

حل لغات:

لَجَأٌ: إِلَى الشَّيْءِ وَالْمَكَانِ (ف) لَجَأٌ: پناہ لینا، ذریعہ حفاظت بنانا۔ الی فلان: کسی کا سہارا لینا، کسی سے تقویت حاصل کرنا۔ العافی: قائم۔ پائی کے گھاٹ پر آنے والا۔ مہمان۔ ہر لب کرم۔ خَائِبٌ: فاعل. خَابَ (ض) خَيْبَةً: طلب میں ناکام ہونا۔ امید ٹوٹنا۔ عربی مقولہ ہے: "مَنْ هَابَ خَابَ": جو ڈرا وہ ناکام ہوا۔

③..... أَقُولُ وَمَا يَدْرِي أَنَسَ غَدَاؤًا بِهِ إِلَى اللَّحْدِ مَاذَا أَدْرَجُوا فِي السَّبَائِبِ

ترجمہ:

میں نے کہا کیا لوگوں کو معلوم ہے کہ قبر کی طرف کسے لے گئے اور کسے کفن پہنایا؟

حل لغات:

أَذْرَجُوا: (افعال) أَذْرَجَ الشَّيْءُ فِي الشَّيْءِ: ایک چیز کو دوسری میں داخل کرنا، کسی چیز میں لپیٹنا۔

④ وَكُلُّ أَمْرٍ يَوْمًا سَيْرٌ كَبُّ كَارِهًا عَلَى النَّعْشِ أَعْنَاقُ الْعِدَى وَالْأَقَارِبِ

ترجمہ:

اور ہر شخص ایک دن میت کی چار پائی پر سوار ہوگا دشمنوں اور دوستوں کی گردنوں کو ناپسند کرتے ہوئے۔

حل لغات:

النَّعْشُ: مردہ یا بیمار کو اٹھانے کی چار پائی، مردے کا تابوت۔ الْعِدَى: مرزوقی نے اس کا معنی کیا ہے "الغُرباءُ"۔
خلیل نے کہا: قومِ عِدَى: تجھ سے دور اور اجنبی لوگ اور اسی معنی میں کہا جاتا ہے: قومِ اَعْدَاءِ۔

وقال دُرَيْدُ بْنُ الصِّمَّةِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام دُرَيْدُ بْنُ الصِّمَّةِ ہے اور یہ مُعْتَرِجُ جَاهِلِي شاعر ہے، تقریباً سو (۱۰۰) جنگوں میں شرکت کی اور کبھی شکست نہیں کھائی، غزوہ حنین میں اپنی قوم بنو جشم کے ساتھ مشرکوں کی مدد کے لئے نکلا اور حالت کفر میں قتل ہو کر داخل جہنم ہوا (۵۸/۶۳۰ء)۔

① نَصَحْتُ لِعَارِضٍ وَأَصْحَابِ عَارِضٍ وَرَهْطِ بَنِي السُّودَاءِ وَالْقَوْمِ شُهْدَى

ترجمہ:

قوم میری گواہ ہے کہ میں نے "عارض" اور "عارض" کے ساتھیوں اور بنو سوداء کی جماعت کو نصیحت کی۔

② فَقُلْتُ لَهُمْ ظَنُّوا بِالْفِي مَذْجِجٍ سَرَاتِهِمْ لِي الْفَارِسِيِّ الْمَسْرُودِ

ترجمہ:

میں نے ان سے کہا: دو ہزار مسلح بہادروں کا یقین رکھو جن کے سردار فارس کی بنی ہوئی نقش و نگار والی زر ہیں پہنے

ہوئے ہوں گے۔

حل لغات:

ظَنُّوا: یہاں یہ یقین کے معنی میں بھی ہو سکتا ہے کیونکہ ظن یقین کے معنی میں بھی آتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ (۴۶/۲) مُدَجَّجٌ: مکمل طور پر ہتھیار بند، تمام ہتھیاروں سے لیس، مسلح۔ الْفَارِسِيُّ: فارس کی طرف منسوب۔ الْمُسْرَدُ: مفع (تفعیل) سَرْدَةٌ: سوراخ کرنا۔ مینا۔ الذَّرْعُ: زرہ بنا۔

③..... فَلَمَّا عَصَوْنِي كُنْتُ مِنْهُمْ وَقَدْ أَرَى غَوَايَتَهُمْ وَأَنْنِي غَيْرُ مُهْتَدٍ

ترجمہ:

جب انہوں نے میری بات نہ مانی تو میں ان کے ساتھ ہو گیا حالانکہ میں ان کی گمراہی دیکھ رہا تھا اور میں بھی راہ راست پر نہیں تھا۔

④..... أَمَرْتَهُمْ أَمْرِي بِمُنْعَرَجِ الْيَلْوَى فَلَمْ يَسْتَبِينُوا الرُّشْدَ إِلَّا ضُحَى الْغَدِ

ترجمہ:

میں نے انہیں مقام لوی کے موڑ پر مشورہ دیا لیکن وہ صحیح بات نہ سمجھ سکے مگر دوسرے دن چاشت کے وقت۔

حل لغات:

يَسْتَبِينُوا: (افتعال) اسْتَبَانَ الشَّيْءُ: واضح ہونا۔ الشَّيْءُ: کسی شے کی وضاحت چاہنا۔

⑤..... وَهَلْ أَنَا إِلَّا مِنْ غَزِيَّةٍ إِنْ غَوْتُ غَوَيْتُ وَإِنْ تَرَشُدُ غَزِيَّةٌ أَرشُدُ

ترجمہ:

میں بنو غزیہ ہی کا ایک فرد ہوں اگر وہ بھٹک جائیں تو میں بھی بھٹک جاؤں گا اور اگر بنو غزیہ ہدایت پا جائیں تو میں بھی ہدایت پا جاؤں گا۔

⑥..... تَنَادَوْا فَقَالُوا أَرَدْتِ الْخَيْلُ فَارِسًا فَقُلْتُ أَعْبُدُ اللَّهَ ذَلِكُمْ الرِّدْيُ

ترجمہ:

انہوں نے پکار کر کہا: شہسواروں نے شہسوار کو ہلاک کر دیا۔ تو میں نے کہا: کیا ہلاک ہونے والا عبد اللہ ہے؟۔

حل لغات:

أَرَدْتُ: (اذا مال) أُرْدِي فلان: گرانا۔ ہلاک کرنا۔ أَلْرُدِي: ہلاک ہونے والا۔

7..... فَجِنْتُ إِلَيْهِ وَالرِّمَاحُ تَنُوشُهُ كَوَقْعِ الصَّيَاصِي فِي النَّسِيجِ الْمَمْدُدِ

ترجمہ:

میں اس کے پاس آیا تو نیزے سے ایسے لگ رہے تھے جیسے بنے ہوئے کپڑے میں جو لہا ہے کا کاٹنا لگتا ہے۔

حل لغات:

تَنُوشُ: نَاشُ الشَّيْءِ (ن) نَوْشًا: پکڑنا، ڈھونڈنا۔ لِيَتَا: فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَأَنَّى لَهُمُ التَّنَاطُشُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ﴾ (۵۲/۳۳) الصَّيَاصِي: مَف: الصَّبِيضَةُ: کاٹنے کا تگلا۔ تَانَا بَانَاوِغَيْرِهِ صَافِ كَرْنَةِ كَابِرْشِ۔ النَّسِيجُ: بُنَا هُوَا۔

8..... وَكُنْتُ كَذَابِ الْبُورِ رِيْعَتْ فَأَقْبَلْتُ إِلَى جَلْدٍ مِنْ مَسْكِ سَقْبٍ مُقَدَّدِ

ترجمہ:

اور میں اس اونٹنی کی طرح ہو گیا جس کے بچے کی کھال میں بھوسہ بھر دیا گیا ہو وہ ڈرائی گئی تو اپنے بچے کی کٹی ہوئی کھال کی طرف متوجہ ہوئی۔

مطلب:

جب میں مقتول کے پاس آیا تو میری حالت اس اونٹنی کی طرح ہو گئی جو اپنے بچے سے دور چراگاہ میں چر رہی ہو پھر اسے اپنے بچے کا اندیشہ ہوا اور اس کی طرف بھاگی تو اسے ٹکڑے ٹکڑے کی ہوئی کھال پایا۔

فائدہ:

مادہ جانور کو چرتے ہوئے اچانک اپنے بچے کا خیال آتا ہے اور وہ اس کی طرف دوڑتی ہے۔

حل لغات:

الْبُورُ: اونٹنی کا بچہ۔ اونٹنی وغیرہ کے مردہ بچے کی کھال جس میں گھاس وغیرہ بھر کر اس کی ماں کے سامنے کر دیتے ہیں تاکہ دودھ دہنے میں آسانی ہو۔ مَسْكَ: کھال۔ ج: مَسْكَ: سَقْبُ: اونٹنی کا نوزائیدہ بچہ۔ لِبَاوْرٍ بھری پوز جسم والا یا کوئی شی۔ خیمے کا ستون۔ ج: اَسْقَبُ.

⑨ فطاعنتُ عنه الخيلُ حتى تنفستُ وحتى غلاني خالك اللون أسودي

ترجمہ:

تو میں نے اس کی حفاظت کرتے ہوئے شہسواروں سے نیزہ زنی کی یہاں تک کہ وہ دور ہو گئے اور یہاں تک کہ مجھ پر گہرا سیاہ رنگ چھا گیا۔

حل لغات:

”تنفست“ مرزوقی کے نسخے میں ”تبدوت“ ہے: خالك: بے حد سیاہ۔

⑩ قتال امرئ أسى أخاه بنفسه ويعلم أن المرء غير مخلد

ترجمہ:

میں اس شخص کی طرح لڑا جس نے اپنی جان کے ساتھ اپنے بھائی سے خیر خواہی کی ہو یہ جانتے ہوئے کہ انسان ہمیشہ نہیں رہے گا۔

⑪ فإن يك عبد الله خلى مكانه فما كان وقافا ولا طائش اليد

ترجمہ:

اگر عبد اللہ نے اپنی جگہ خالی کر دی تو وہ جنگ میں پسپا ہونے والا اور کمزور نہیں تھا۔

حل لغات:

طائش: خفیف الحركت، بے ہودہ، کم عقل و نا سمجھ۔ بھکی بھکی باتیں کرنے والا۔ جس کا نشانہ نہ لگتا ہو۔ ج: طائش و طاقت۔ طائش اليد: جس کا ہاتھ کا پتا ہو، ایک جگہ نہ جمتا ہو۔

⑫ كمش الأزار خارج نصف ساقه بعيد من الآفات طلاع أنجد

ترجمہ:

تہ بند اوچی رکھنے والا آدمی پنڈلی باہر رکھنے (مستعد رہنے) والا مصیبتوں سے دور عظمت کے مقام پر پہنچنے والا تھا۔

حل لغات:

كمش الأزار: ازار سمیٹنے والا یعنی پھر بیٹلا۔ مضبوط ارادے والا۔

13..... قَلِيلُ التَّشَكِّي لِلْمُصِيبَاتِ حَافِظٌ مِّنَ الْيَوْمِ أَعْقَابِ الْأَحَادِيثِ فِي غَدِّ

ترجمہ:

مصائب کی شکایت نہیں کرتا تھا آج ہی کل کے انجام کی حفاظت کرنے والا تھا۔

14..... تَرَاهُ خَمِيصَ الْبَطْنِ وَالزَّادُ حَاضِرًا عَتِيدًا وَيَعْدُو فِي الْقَمِيصِ الْمُقَدِّدِ

ترجمہ:

تو اسے خالی پیٹ دیکھے گا؛ حالانکہ کھانا تیار موجود ہوتا اور پھٹی ہوئی قمیص میں صبح کرتا تھا۔

حل لغات:

خَمِيصٌ: خالی پیٹ، دبلے پیٹ والا۔ ج: خِمَاصٌ. عَتِيدٌ: موجود، تیار۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ (۱۸/۵۰)

15..... وَإِنْ مَسَّهُ الْأَقْوَاءُ وَالْجَهْدُ زَادَهُ سَمَاحًا وَإِتْلَافًا لِمَا كَانَ فِي الْيَدِ

ترجمہ:

اگر مصیبت اور تنگ دستی اسے لاحق ہوتی تو یہ اسے سخاوت کرنے اور جو کچھ اس کے ہاتھوں میں ہوتا اس کے خرچ کرنے کو بڑھادیتی۔

حل لغات:

الْأَقْوَاءُ: محتاج ہونا۔

16..... صَبَا مَا صَبَا حَتَّىٰ عَلَا الشَّيْبُ رَأْسَهُ فَلَمَّا عَلَا قَالَ لِلبَاطِلِ ابْعُدْ

ترجمہ:

کھیل کود میں مصروف رہا یہاں تک کہ سفیدی اس کے سر پر چھا گئی جب وہ غالب آگئی تو باطل سے کہا دور ہو جا۔

17..... وَطَيَّبَ نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَقُلْ لَهُ كَذَبْتُ وَلَمْ أَبْخُلْ بِمَا مَلَكَتْ يَدِي

ترجمہ:

مجھے اس بات نے خوش کیا کہ میں نے اس سے نہیں کہا کہ تو نے جھوٹ بولا ہے اور میں نے اپنا مال خرچ کرنے میں کنبوسی نہیں کی۔

فائدہ:

”لم اقل له كَذَبْتُ“ اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے اسے کبھی بھی کسی لفظ سے تکلیف نہیں دی جس طرح اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں مطلقاً تکلیف نہ دینا مراد ہے۔ فی القرآن المجید: فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أَفْ وَلَا تَنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا. (۲۳/۱۷)

وقال أيضا (الطويل)

①..... تقول ألا تبكي أخاك وقد أرى مكان البكا لكن بنيت على الصبر

ترجمہ:

میری بیوی کہتی ہے: اپنے بھائی پر کیوں نہیں روتا اور تحقیق میں بھی سمجھتا ہوں کہ رونے کا موقع ہے لیکن میری بنیاد صبر پر رکھی گئی ہے۔

②..... فقلت أعبد الله أبكي أم الذي له الجَدَثُ الأعلى قَتِيلَ أَبِي بَكْرٍ

ترجمہ:

میں نے کہا: کیا عبد اللہ پر روؤں یا اس پر جس کی قبر عظمت والی ہے جسے آل ابو بکر نے قتل کیا۔

حل لغات:

الْجَدَثُ: قبر۔ ج: أَجْدَاثُ. فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ. (۵۱/۳۶)

③..... وَعَبْدٌ يَغُوثٌ تَحْجُلُ الطَّيْرُ حَوْلَهُ وَعَزَّ الْمُصَابُ حَتَّىٰ قَبِرَ عَلَىٰ قَبْرِ

ترجمہ:

یا عبد یغوث پر روؤں جس کے ارد گرد پرندے چھلانگ لگا رہے ہیں اور یکے بعد دیگرے قبر کھودنا بڑی مصیبت ہے۔

حل لغات:

”عَبْدٌ يَغُوثٌ“ شاعر کے بھائی کا نام ہے اور ضرورت شعری کی وجہ سے تنوین آئی ہے۔ تَحْجُلُ:

حَجَل (ض، ن) حَجَلًا: ایک پاؤں اٹھا کر دوسرے پر چلنا۔ حَشَوُ: حَشَا التَّرَابَ (ن) حَشَوًا: مٹی ڈالنا۔ ابوعلی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخہ میں "جشو" ہے۔

④..... أَبِي الْقَتْلِ إِلَّا آلَ صِمَّةَ إِنَّهُمْ أَبَوًا غَيْرَهُ وَالْقَدْرُ يَجْرِي إِلَى الْقَدْرِ

ترجمہ:

قتل نے آل صمہ کے علاوہ کسی اور کو قتل کرنے سے انکار کیا کیوں کہ انہوں نے قتل کے علاوہ کسی اور صورت میں مرنے سے انکار کیا اور تقدیر تقدیر کی طرف جاری ہے۔

فائدہ:

انہم: اگر ہمزہ مفتوح ہو تو لام تعلیل محذوف ہوگا۔ شعر کا ترجمہ اس کے مطابق کیا گیا ہے۔ اگر ہمزہ مکسور ہو تو جملہ "مستأنفہ" ہوگا۔

⑤..... فَأَمَّا تَرِينَا لَا تَزَالُ دِمَاؤُنَا لَدَى وَاتِرٍ يُسْعَى بِهَا آخِرًا لِلذَّهْرِ

ترجمہ:

اے بیوی: اگر تو دیکھتی ہے کہ ہمیشہ ہمارے خون ایسے انتقام لینے والے کے پاس ہوتے ہیں جو ہمیشہ اس کی کوشش کرتا ہے۔

⑥..... فَإِنَّا لِلْحَمِّ السِّيفِ غَيْرِ نَكِيرَةٍ وَنُلْحِمُهُ جِينًا وَلَيْسَ بِذِي نَكْرِ

ترجمہ:

تو اس کی وجہ یہ ہے کہ بلاشبہ ہم تلوار کی خوراک ہیں اور ہم بھی اسے (دشمنوں کا) گوشت کھلاتے ہیں اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔

حلی لغات:

نُلْحِمُهُ (افعال) الْحَمِّ الرَّجُلُ: آدمی کا فریب ہونا، گوشت چڑھا ہوا ہونا۔ کسی کے گھر میں بہت گوشت ہونا۔ الْقَوْمُ: گوشت کھلانا۔

⑦..... يُغَارُ عَلَيْنَا وَاتِرِينَ فَيُشْتَفَى بِنَا إِنْ أَصْبْنَا أَوْ نَغِيرُ عَلَي وَتِر

ترجمہ:

ہم پر حملہ کیا جاتا ہے اس حال میں کہ وہ (حملہ آور) انتقام لینے والے ہوتے ہیں اگر ہم قتل ہو جائیں تو وہ ہم سے شفا

پاتے ہیں یا ہم انتقام لینے کے لئے حملہ کرتے ہیں۔

③..... قَسْمُنَا بِذَاكَ الدَّهْرِ شَطْرَيْنِ بَيْنَنَا | فَمَا يَنْقُضِي إِلَّا وَنَحْنُ عَلَى شَطْرِ

ترجمہ:

ہم نے اس زمانے کو دو حصوں میں تقسیم کر لیا ہے لہذا وہ نہیں گزرتا مگر ہم کسی ایک حصہ پر ہوتے ہیں۔

حل لغات:

شَطْرَيْنِ: یہ تثنیہ ہے شَطْرٌ کا۔ جز، نصف۔ دوری۔ کنارہ، طرف۔ فی القرآن المجید: قَوْلٌ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. (۱۳۴/۲)

وقال تأبط شراً (المديد)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ثابت بن جابر بن سفیان ہے (متوفی ۸۰ ق۔ ۵۴۰ھ) اور یہ جاہلی شاعر ہے۔ ”تَابَطُ شَرًّا“ کی دو وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ یہ بغل میں تلوار چھپائے نکل گیا اس کی ماں سے پوچھا گیا کہ وہ (ثابت) کہاں ہے؟ تو اس نے کہا: لَا أَدْرِي! تَابَطُ شَرًّا وَخَرَجَ: مجھے معلوم نہیں! وہ بغل میں برائی کو دبا کر چلا گیا۔ دوسری یہ ہے کہ یہ ایک دن بغل میں چھری چھپا کر اپنی قوم کی محفل میں چلا گیا اور کسی کو چھری مار دی تو اس وقت ”تَابَطُ شَرًّا“ کہا گیا۔

①..... إِنَّ بِالشَّعْبِ الَّذِي دُونَ سَلْعٍ | لَقَتِيلاً دُمُهُ مَا يُطْلُ

ترجمہ:

بے شک وہ گھائی جو کوہِ سلع کی اس جانب ہے وہاں ایک ایسا مقتول ہے جس کا خون رائیگاں نہیں جاسکتا۔

حل لغات:

الشَّعْبُ: دو پہاڑوں کے درمیان کی کھلی جگہ۔ ج: شِعَابٌ. راستہ۔ زمین کے نیچے پانی کی گذرگاہ۔

②..... خَلْفَ الْعِبَاءِ عَلَى وَوَلِي | أَنَابَ الْعِبَالَهُ مُسْقِلَ

ترجمہ:

اس نے مجھ پر بوجھ ڈال کر پیٹھ پھیر لی، یقیناً میں اس کے بوجھ کو اٹھاؤں گا۔

حل لغات:

خلف (تفعیل) فلاناً: پیچھے چھوڑنا۔ جانشین بنانا، وارث چھوڑنا۔ مؤخر کرنا، پیچھے کرنا۔ الشیء: وراثت چھوڑنا۔ العبا: بوجھ، گھری۔ بوری۔ ج: اعباء۔

③ ووزاء الشار منسى ابن اُخت مَصِع عُقْدَتُهُ مَا تُحَلُّ

ترجمہ:

اور میرے انتقام کے پیچھے ایسا سخت جنگجو بھانجا ہے جس کی گرو کو کھولا نہیں جاسکتا۔

مطلب:

میں مقتول کا انتقام لوں گا اگر میں قتل ہو گیا تو میرا بدلہ لینے کے لئے پر عزم، ہر وقت انتقام کے لئے مستعد رہنے والا، سخت جنگجو میرا بھانجا ہے۔

”عُقْدَتُهُ مَا تُحَلُّ“ اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔

(الف) اس کے ارادہ و عزم اور جس بات کا فیصلہ کر لیتا ہے اسے کوئی توڑ نہیں سکتا۔

(ب) اس کی طاقت و سختی کو کوئی ختم نہیں کر سکتا یعنی پیدائشی طور پر انتہائی مضبوط ہے اور تکالیف پر صبر کرنے میں مستحکم ہے۔ اگلے شعر میں اس کی مزید خوبیاں بیان کر رہا ہے۔

حل لغات:

مَصِع: کپڑے کا گولا بنا کر کھینے والا۔ ج: مُصِع. رَجُلٌ مَصِيعٌ: بہادر۔

④ مُطَرِّقٌ يَرُشِّحُ سَمًّا كَمَا أَطَرَّقَ أَفْعَى يَنْسِفُ السَّمَّ صِلٌ

ترجمہ:

سرجھکا کر ایسے زہرا گلتا ہے جیسے زہریلا سانپ سرجھکا کر چھوٹے زرد منہ سے زہرا گلتا ہے۔

حل لغات:

مَطَرِّقٌ: (ف) افعال) أَطَرَّقَ: اپنے سر کو سینے کی طرف جھکانا اور خاموش رہنا، بات نہ کرنا۔ يَرُشِّحُ: رَشَّحَ الإِنَاءُ (ف) رَشَّحَا: برتن کا ٹپکانا، رشنا۔ السَّمُّ: وَالسِّمُّ، وَالسَّمُّ: زہر، زہریلا مادہ۔ ہر بار یک سوراخ جیسے سوئی کا ناہ کان اور ناک کا سوراخ۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ﴾. (نہ/۴۰) ج: نَسْمُومٌ وَسِمَامٌ. أَفْعَى: بڑا سانپ، خبیث قسم کا سانپ۔ اس کی بہت سی قسمیں ہیں اور ہر ایک زہریلا ہوتا ہے۔

ج: آفَاع. يَنْفُكُ: نَفَكَ الْبُضَاقُ مِنْ فِيهِ (ن، ض) نَفَّأ: مَنْهَ سَ تَهْوُكُ پھینکنا۔ صِلُّ: اِيك موزى سانپ۔ ج: اَصْلَالُ.

⑤..... خَبْرٌ مَا نَابَنَا مُضْمِلٌ جَلُّ حَتَّى دَقَّ فِيهِ الْاَجَلُ

ترجمہ:

ہمیں ایسی عظیم و شدید خبر ملی کہ بڑی خبر بھی اس کے سامنے حقیر ہے۔

حل لغات:

مُضْمِلٌ: فَا. اِصْمَالٌ: سَخْتٌ هُوْنَا۔ الْمُضْمِلُ: غَمٌّ سَ پھولنے والا۔

⑥..... بَزْرِي السُّدْهُرُ وَكَانَ غَشُومًا بِأَبِي جَارُهُ مَا يُنْذَلُ

ترجمہ:

ظالم زمانے نے مجھے سختی سے پکڑا ایسے سخت متکبر جوان سے جس کے پڑوسی کو ذلیل نہیں کیا جاسکتا۔

حل لغات:

بَزْرِي: بَزْرٌ قَرِيْبُهُ (ن) بَزْرًا: غَالِبٌ آتَا۔ چھیننا۔ مَنَ عَزَبٌ بَزْرٌ: جَوْ غَالِبٌ آئے گا چھینی ہوئی چیز لے لے گا۔ غَشُومًا: صِفَتٌ۔ غَشَمَ الرَّجُلُ (ن) غَشَمًا: بے سوچے کام کرنا۔ ظَلَمَ دُحَانًا۔

⑦..... شَامِسٌ فِي الْقُرْحِ حَتَّى إِذَا مَا ذَكَتِ الشِّفْرَى قَبْرَةٌ وَظِلُّ

ترجمہ:

وہ سردی میں دھوپ دیتا ہے یہاں تک کہ جب شغری ستارہ طلوع ہوتا ہے تو ٹھنڈا اور سایہ دار ہوتا ہے۔

مطلب:

اس شعر میں مدوح کی تین صفات بیان کی گئی ہیں۔ یہ تینوں صفات مشبہ اور مدوح مشبہ بہ اور وجہ تشبیہ منفعت ہے۔ یعنی وہ انتہائی نفع بخش ہے کہ جس طرح سردیوں میں دھوپ سے اور سخت گرمی میں ٹھنڈے پانی اور ٹھنڈے سائے سے راحت ملتی ہے اسی طرح مدوح سے بھی راحت ملتی ہے۔

حل لغات:

شَامِسٌ: فَا. دُحُوْبٌ دِيْنَةُ وَالَا۔ الْقُرْحُ: تُنْذِكُ۔ لَيْلَةُ قُرْعَةٍ: تُنْذِي رَاتٍ۔ ذَكَتِ: ذَكَتِ النَّبَارُ (ن) ذُكُوًّا: آگ جلنا، بھڑکنا، تیز ہونا۔ الشِّفْرَى: سَخْتٌ غَرْمِيٌّ فِي طُلُوْعِ هُوْنِ وَالَا اِيك سِتَارَه۔ فِي الْقُرَانِ

المجید: ﴿وَإِنَّهُ هُوَ رَبُّ الشُّعْرَى﴾ (۴۹/۵۳)

⑧ يَابِسُ الْجَنَبِينَ مِنْ غَيْرِ بُؤْسٍ وَنَدِيُّ الْكَفَّيْنِ شَهْمٌ مُدِيلٌ

ترجمہ:

وہ مفلسی کے بغیر خالی پیٹ رہنے والا اور دونوں ہاتھوں سے سخاوت کرنے والا، روشن ضمیر اور خود پر اعتماد کرنے والا ہے۔

حل لغات:

شہم: ذہین، صاحبِ رائے، شریف و روشن ضمیر، جفاکش۔ مُدِيلٌ: اپنے اوپر بھروسہ کرنے والا۔

① ظَاعِنٌ بِالْحَزْمِ حَتَّى إِذَا مَا حَلَّ حَلَّ الْحَزْمُ حَيْثُ يَحُلُّ

ترجمہ:

وہ عقل مندی سے سزا کرتا ہے یہاں تک کہ جب پڑاؤ کرتا ہے تو جس جگہ پڑاؤ کرتا ہے وہیں عقل مندی بھی پڑاؤ کر لیتی ہے۔

حل لغات:

ظَاعِنٌ: فاعل. ظَعَنَ (ف) ظَعْنًا: کوچ کرنا، روانہ ہونا۔

⑩ غَيْثٌ مُزْنٌ غَامِرٌ حَيْثُ يُجْدِي وَإِذَا يَسْطُو فَالَيْكَ أَهْلٌ

ترجمہ:

جب وہ عطا کرتا ہے تو ڈھانپنے والے بادل کی بارش ہے اور جب حملہ کرتا ہے تو پختہ ارادے والا شیر ہے۔

حل لغات:

يُجْدِي: (افعال) أَجْدَى فَلَانًا: کسی کو عطیہ دینا۔ يَسْطُو: سَطَا عَلَيْهِ وَبِهِ (ن) سَطَوًا: حملہ کرنا اور مغلوب کرنا۔ أَهْلٌ: چالاک، بدکار، کنجوس۔ ج: بُلٌّ۔

⑪ مُسْبِلٌ فِي الْحَيِّ أَحْوَى رِفْلٌ وَإِذَا يَنْفِرُ فَيَسْمَعُ أَرْلٌ

ترجمہ:

وہ قبیلے میں تہ بند لٹکانے والا، صحت مند موٹا، کشادہ کپڑوں والا اور جب حملہ کرتا ہے تو تیز دوڑنے والا ہے۔

حل لغات:

مُسْبِلٌ: فا. (افعال) أَسْبَلَ السِّتْرَ: پردہ لٹکانا، چھوڑنا۔ أَخْوَى: صفت۔ حَوَى النَّبَاتُ (س) حَوَى: گہرے ہنر کی وجہ سے سیاہ ہو جانا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَخْوَى﴾ (۵/۸۷) شعر میں مونا تازہ ہونے سے کنایہ ہے۔ رِفْلٌ: لمبی دم والا چوپایہ۔ لَبَّ دَامِنٌ وَالَا كَيْزًا: کشادہ کپڑا۔ ڈھیلی کھال والا۔ آسودہ اور پر کیف زندگی۔ بہت گوشت والا۔ سَمِعَ: بجو سے بھیڑیے کا بچہ۔ أَزَلُّ: تیز رفتار۔

⑫ وَلَهُ طَعْمَانٌ أَرْزَى وَشَرِيٌّ وَكَلا الطَّمِينِ قَدْ ذَاقَ كُلُّ

ترجمہ:

اس کے دو ذائقے ہیں بیٹھا اور کڑوا اور: دونوں کو ہر ایک نے چکھا ہے۔

حل لغات:

أَرْزَى: شہد۔ شبنم۔ دیکھی کے کناروں میں چپٹا ہوا کھانا۔ شَرِيٌّ: کڑوا۔

⑬ يَرْكَبُ الْهَوْلَ وَحَيْدًا وَلَا يَصْحَبُهُ إِلَّا الْيَمَانِيُّ الْأَفْلُ

ترجمہ:

وہ تنہا مصیبتوں پر سوار ہوتا ہے اور دندانے پڑی ہوئی یعنی تلوار کے علاوہ اس کا کوئی ساتھی نہیں۔

⑭ وَقُتُوهُمْ جُرُؤًا ثُمَّ انْزَرُوا لِيْلَهُمْ حَتَّى إِذَا انْجَابَ حَلُؤًا

ترجمہ:

اور کتنے ہی نوجوان ہیں جو دو پہر کو سفر کرتے رہے پھر رات بھر چلتے رہے یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو منزل مقصود پر اترے۔

حل لغات:

انْجَابَ: (انفعال) پھٹنا، کٹنا، چرنا۔ الظَّلَامُ: تاریکی کا دور ہو جانا۔

⑮ كُلُّ مَاضٍ قَدْ تَرَدَّى بِمَاضٍ كَسْنَا الْبَرْقَ إِذَا مَا يُسَلُّ

ترجمہ:

ارادے کو پورا کرنے والا ہر وہ نوجوان اتر جس نے ایسی تلوار لٹکار رکھی تھی جو گوشت اور ہڈی کو کاٹنے والی ہے جب

وہ سوتی جائے تو اس کی چمک بجلی جیسی ہے۔

..... 16 فَأَذْرَكُنَا الشَّارَ مِنْهُمْ وَلَمَّا يَنْجُ مِلْحِيَّيْنِ إِلَّا الْأَقْلُ

ترجمہ:

ہم نے ان سے انتقام لے لیا اور دونوں قبیلوں سے تھوڑے ہی زندہ بچے۔

حل لغات:

مِلْحِيَّيْنِ: ہمارے ہاں دیوانِ حماسہ کے جو نسخے ہیں ان میں ”مل حیین“ منفصل لکھا ہوا ہے جب کہ بیروت کے نسخے اور شرح مرزوقی کے حاشیے میں متصل لکھا ہوا ہے، اسی کے مطابق شعر میں متصل لکھا گیا ہے۔ ”مِل“ ”مِنْ“ کے معنی میں ہے۔

..... 17 فَأَحْتَسُوا أَنْفُسَ نَوْمٍ فَلَمَّا هَوُّمُوا رُغْتُهُمْ فَاشْمَعَلُوا

ترجمہ:

ان تھوڑے لوگوں نے نیند کے گھونٹ پئے جب انہوں نے اونگھ میں سر ہلائے تو میں نے انہیں ڈرایا تو تیز چلنے لگے۔

حل لغات:

هَوُّمُوا: (تفعیل) هَوْمٌ: اونگھنا، تھوڑا سوتا۔ ”هَوُّمُوا“ ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں ”تَمَلُّوا“ ہے۔ رُغْتُ: ہمارے ہاں دیوانِ حماسہ کے جو نسخے ہیں ان میں اور ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں یہ واحد حاضر کا صیغہ ہے جب کہ بیروت کے نسخے میں واحد متکلم کا صیغہ ہے اور شعر کا ترجمہ اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔ اِشْمَعَلُوا: اِشْمَعَلُ الرَّجُلُ: بلند و عالی رتبہ ہونا۔ جھومنا، تھرکنا۔

..... 18 فَلَيْنٌ فَلْتٌ هُذَيْلٌ شَبَاهُ لَبْمًا كَانَ هُذَيْلًا يَفُلُّ

ترجمہ:

بخدا! اگر بنو ہذیل نے اس کی دھار کو کند کر دیا تو اس وجہ سے کہ وہ ہذیل کو کند کیا کرتا تھا۔

..... 19 وَبِمَا أَبْرَكْهَا فِي مُنَاخٍ جَفَجَعِ يَنْقَبُ فِيهِ الْأَظْلَلُ

ترجمہ:

اور اس وجہ سے بھی کہ وہ بنو ہذیل کو ایسی سخت جگہ میں بٹھاتا تھا جس میں پاؤں پھٹ جاتے ہیں۔

حل لغات:

أَبْرَكَ: البَعِيرَ: اونٹ بٹھانا۔ جَعَجَعَ: تنگ، سخت اور کھردری جگہ۔ نَشِيْ جگہ۔ يَنْقُبُ: نَقَبَ الخَفِّ الْمَلْبُوسُ (س) نَقَبًا: پہنے ہوئے موزے کا پیٹھا ہوا ہونا۔ الْأَظْلُ: انگلی کی اندرونی سطح۔ ج: ظَلٌّ.

②٠ وَبِمَا صَبَّحَهَا فِي ذَرَاهِمَا مِنْهُ بَعْدَ الْقَتْلِ نَهَبٌ وَشَلٌّ

ترجمہ:

اور اس وجہ سے بھی کہ وہ صبح کو ان کے گھروں پر حملہ کرتا تھا، قتل کے بعد مال لوٹا اور اونٹ ہانکتا تھا

حل لغات:

نَهَبٌ: لوٹ مار۔ نَشَانَةٌ: شَلٌّ: الدَّابَّةُ (ن) شَلًّا: جانور کو دھتکارنا یا ہانکنا، بھگانا۔

②١ صَلِيَتْ مِنْ نِيْ هَذِيْلٍ بِخِرْقٍ لَا يَمَلُّ الشَّرُّ حَتَّى يَمَلُّوْا

ترجمہ:

بنو ہذیل مجھ جیسے نوجوان سے آزمائش میں پڑ گئے جو ایسا سخی، بہادر ہے کہ جنگ سے نہیں اکتاتا یہاں تک کہ وہ اکتا جائیں۔

حل لغات:

خِرْقٌ: ہوشیار اور سخی نوجوان۔ ج: أَخْرَاقٌ.

②٢ يُنْهَلُ الصُّغْدَةُ حَتَّى إِذَا مَا نَهَلَتْ كَانَ لَهَا مِنْهُ عِلٌّ

ترجمہ:

وہ سیدھے نیزوں کو پہلی بار خون پلاتا تھا جب وہ پہلی بار پی لیتے تھے تو انہیں دشمن کا خون دوسری بار پلاتا تھا۔

حل لغات:

الصُّغْدَةُ: سیدھا نیزہ۔ ج: صِغَادٌ.

②٣ حَلَبِ الخَمْرِ وَكَانَتْ حَرَامًا وَبَلَايَ مَا أَلْمَتْ تَجِلُّ

ترجمہ:

شراب حلال ہوگئی اور وہ حرام تھی اور بڑی مدت کے بعد حلال ہوئی ہے۔

مطلب:

ماموں کے قتل کے بعد قسم کھائی تھی کہ جب تک انتقام نہیں لوں گا اس وقت تک شراب نہیں پیوں گا تو جو شراب قسم کی وجہ سے حرام ہو گئی تھی اب قسم پوری ہو چکی لہذا شراب حلال ہو گئی۔

24..... فَأَسْقِنِيهَا يَا سَوَادَ بْنَ عَمْرٍو إِنَّ جِسْمِي بَعْدَ خِصَالِي لَنَحْلُ

ترجمہ:

اے سواد بن عمرو! مجھے شراب پلا؛ کیونکہ ماموں کے بعد میرا جسم کمزور ہو گیا ہے۔
لا پھر اک بار وہی بادہ و جام اے ساقی ہاتھ آجائے مجھے میرا مقام اے ساقی

25..... تَضَحُّكَ الضُّبُعُ لِقَتْلِي هَذِيلٌ وَتَرَى الذَّنْبَ لَهَا يَسْتَهْلُ

ترجمہ:

بنو ہذیل کے مقتولین پر بچو ہنس رہے ہیں اور تو بھڑے کوچلا تا ہواد بکھر رہا ہے۔

مطلب:

دشمن کے لاشوں کی اتنی کثرت ہے کہ پرندوں اور درندوں کی عید ہو گئی ہے اور خوشی کے مارے ہنس رہے ہیں اور جلا رہے ہیں۔

حل لغات:

الضُّبُعُ: لکڑ بھگا۔ بھڑے جیسا ایک خونخوار جانور۔ بچو۔ ج: أَضْبَعُ. يَسْتَهْلُ: استهْلُ الضَّبِيُّ: بچے کا ولادت کے وقت رونا اور آواز نکالنا۔

26..... وَعِتَاقُ الطَّيْرِ تَغْدُو بَطَانًا تَخْطُاهُمْ فَمَا تَسْقِلُ

ترجمہ:

اور بڑے پرندے صبح کو سیر ہو کر کھاتے ہیں ان پر پاؤں رکھ کر چلتے ہیں اڑ نہیں سکتے۔

مطلب:

دشمن کے لاشوں کی اتنی کثرت ہے کہ بڑے بڑے پرندے صبح خالی پیٹ آتے ہیں اور اتنا پیٹ بھر کر کھاتے ہیں کہ کثرت خوری کی وجہ سے اڑ نہیں سکتے۔

حل لغات:

”تَغْدُو“ ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں ”تَهْفُو“ ہے۔ تَتَخَطَّأُ: چلنا، قدم اٹھانا۔

وقال سُويْدُ المَرَاثِدِ الحَارِثِيُّ (الطويل)

① لَعْمَرِي لَقَدْ نَادَى بِأَرْفَعِ صَوْتِهِ | نَعِي سُوَيْدٍ أَنْ فَارِسَكُمْ هَوِي

ترجمہ:

میری زندگی کی قسم! سوید کی موت کی خبر لانے والا بلند آواز سے پکارنے لگا کہ بے شک تمہارا شہسوار ہلاک ہو گیا۔

② أَجَلٌ صَادِقًا وَالْقَائِلَ الْفَاعِلَ الَّذِي | إِذَا قَالَ قَوْلًا أَنْبَطَ الْمَاءَ فِي الشَّرِي

ترجمہ:

میں نے کہا: جی ہاں! تو سچا ہے اور تو نے ایسے شخص کی موت کی خبر دی کہ جب وہ کوئی بات کہے تو اس کی تہہ تک پہنچ جاتا ہے۔

علم کی سنجیدہ گفتاری بڑھاپے کا شعور دنیوی اعزاز کی شوکت جوانی کا غرور

حل لغات:

أَنْبَطَ: الشئ (افعال) ظاہر کرنا۔ أَنْبَطَ الْمَاءَ فِي الشَّرِي: کنایہ ہے انتہاء تک پہنچنے اور مہم سر کرنے سے۔

③ فَتَى قَبْلَ لَمْ تُعْنَسِ السِّنُّ وَجْهَهُ | سَوَى خُلْسَةٍ فِي الرَّاسِ كَالْبُرْقِ فِي الدُّجَى

ترجمہ:

وہ بھری جوانی والا نوجوان تھا عمر نے اس کے چہرے کو تبدیل نہیں کیا تھا سوائے سر میں چھپے ہوئے چند بالوں کے جو ایسے چمک رہے تھے جیسے تاریکی میں بجلی۔

حل لغات:

تُعْنَسُ: أَعْنَسَتِ السِّنُّ وَجْهَ فَلَانٍ: عمر نے فلاں کا چہرہ بدل ڈالا۔ خُلْسَةٌ: چھپی ہوئی چیز۔ موقع، مناسب موقع۔

④ أَشَارَتْ لَهُ الْحَرْبُ الْعَوَانُ فِجَاءَهَا | يُقْعِقُ بِالْأَقْرَابِ أَوْلَ مَنْ أَتَى

ترجمہ:

سخت جنگ نے اسے اشارہ کیا تو سب سے پہلے تلواروں کو ٹکراتا ہوا آیا۔

حل لغات:

العَوَانُ: وہ جنگ جو بار بار ہو۔ الحربُ العَوَانُ: سخت لڑائی۔ يُقَعِّعُ: قَعَّقَعَ الشَّيْءُ: کسی چیز میں حرکت کی بناء پر زوردار آواز ہوتا۔

⑤ ولم يَجْنِهَا لَكِنْ جَنَّاها وَلِيَّهٗ فَآسَى وَآدَاهُ فَكَانَ كَمَنْ جَنَى

ترجمہ:

اس نے جنگ شروع نہیں کی لیکن اس کے دوست نے شروع کی اور اس نے اس کی مدد کی تو دوست نے لڑائی کو اس تک پہنچا دیا لہذا یہ جنگ چھیڑنے والے کی طرح ہو گیا۔

وقال رجلٌ من بني نصرٍ بنِ قَعِينٍ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ربیعہ بن سعد بن جَدِیْمَہ بن مالک بن نصر بن مُعین ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔ عرب میں ان کے علاوہ کسی اور کا نام ”ربیعہ“ نہیں ہے۔ (حاشیہ شرح مرزوقی ج ۱ ص ۵۹۷ و نسخہ بیروت ص ۱۳۹)

① أَبْلِغْ قَبَائِلَ جَعْفَرٍ إِنْ جِئْتَهَا مَا إِنْ أَحَاوِلُ جَعْفَرَ بْنَ كِلَابٍ

ترجمہ:

اگر تو قبائل جعفر کے پاس جائے تو انہیں پیغام پہنچا دے۔ میری مراد جعفر بن کلاب نہیں۔

مطلب:

پیغام آئندہ اشعار میں مذکور ہے۔ قبائل جعفر سے مراد جعفر بن ثعلبہ بن یربوع بن حنظلہ بن مالک تميمی ہیں۔ جعفر بن کلاب بن ربیعہ جن کا تعلق بنو ہوازن سے ہے وہ مراد نہیں۔

② أَنْ الْهَوَاةَ وَالْمَوَاةَ بَيْنَنَا خَلَقَ كَسَحْقِ الْيُمْنَةِ الْمُنْجَابِ

ترجمہ:

کہ ہمارے درمیان صلح اور دوستی اس طرح پرانی ہو چکی ہے جس طرح ہمینی چادر بوسیدہ ہو کر پارہ پارہ ہو جاتی ہے۔

حل لغات:

الْهَوَاةُ: نرمی و سہولت۔ سكون۔ رخصت۔ باہمی تعلق و محبت۔ عہد و پیمان، رشتہ و تعلق۔ سَحْقٌ: بوسیدہ کپڑا۔

③..... أَذْوَابٌ إِنِّي لَمْ أَهْبِكْ وَلَمْ أَقُمْ | لِسَبِيحٍ عِنْدَ تَحَضُّرِ أَجْلَابِ

ترجمہ:

اے ”ذوآب“! میں نے تیرا خون معاف نہیں کیا اور نہ ہی دیت کا مال لے کر اسے بیچنے کیلئے تیار ہوا ہوں جب تاجر آئیں۔

④..... إِنْ يُقْتُلُوكَ فَقَدْ نَلَّكَ عُرُوشَهُمْ | بِعُتَيْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ شِهَابِ

ترجمہ:

اگر تجھے بنو ربیع نے قتل کیا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تو نے عتیبہ بن حارث بن شہاب کو قتل کر کے ان کی عزت کو خاک میں ملا دیا۔

⑤..... بِأَسْلَبِهِمْ كَلْبًا عَلَى أَعْدَائِهِمْ | وَأَعَزَّهُمْ فَقَدًا عَلَى الْأَصْحَابِ

ترجمہ:

ایسے شخص کو قتل کر کے جو ان کے دشمنوں پر سب سے زیادہ سخت تھا ان کی عزت کو خاک میں ملا دیا اور اس کا گم ہونا اس کے دوستوں پر سب سے زیادہ گراں تھا۔

حل لغات:

كَلْبٌ: کتے کی دیوانگی۔ شرارت۔ کہتے ہیں: ”ذَفَعْتُ عَنْكَ كَلْبَ فُلَانٍ“: میں نے تم سے فلاں کا شر دور کر دیا۔ سردی کی شدت۔

وقال الحُرَيْثُ بْنُ زَيْدِ النَّخِيلِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام حریت بن زید نخیل ہے اور یہ قحطری شاعر ہیں، یہ شاعر اور ان کے بھائی منکف رسول اکرم شاہ بنی آدم (فداہِ روحی و جسدی) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور نعمتِ اسلام سے سرفراز ہوئے، خالد بن ولید کے ساتھ مرتدوں سے جہاد کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کر کے واصلِ جنت ہوئے۔ (۶۸۰/۵۶۰)۔

① أَلَا بَكَرَ النَّاعِي بِأَوْسِ بْنِ خَالِدٍ أَخِي الشُّوْبَةِ الْغُبْرَاءِ وَالزَّمَنِ الْمَحَلِّ

ترجمہ:

سنو! موت کی خبر پہنچانے والے نے صبح سویرے اس اوس بن خالد کی موت کی خبر پہنچائی جو سخت قحط سالی اور خشک سالی کے زمانے میں سخاوت کرتا تھا۔

② فَإِنْ يَقْتُلُوا بِالْغَدْرِ أَوْ سَافِئِنِّي تَرَكَتُ أَبَا سُفْيَانَ مُلتَزِمَ الرَّحْلِ

ترجمہ:

اگر انہوں نے اوس کو دھوکے سے قتل کر دیا تو بے شک میں نے ابوسفیان کو ایسا کر کے چھوڑا کہ وہ زین سے جدا نہیں ہو سکتا۔

مطلب:

مقتول پر نوحہ کرنے کی ضرورت نہیں؛ کیونکہ میں نے قاتل کو اترنے سے پہلے زین پر ہی قتل کر کے انتقام لے لیا ہے۔

③ فَلَا تَجْزَعِي يَا أُمَّ أَوْسٍ فَإِنَّهُ تُصِيبُ الْمَنَائِمَا كُلَّ حَافٍ وَذِي نَعْلِ

ترجمہ:

اے اوس کی ماں! تو بے صبری نہ کر؛ کیونکہ موت ہر ننگے پاؤں والے اور جوتے پہنے ہوئے کو پہنچتی ہے۔

④ قَتَلْنَا بِقَتْلَانَا مِنَ الْقَوْمِ غُصْبَةً كِرَامًا وَلَمْ نَأْكُلْ بِهِمْ حَشَفَ النَّخْلِ

ترجمہ:

ہم نے اپنے مقتولین کے بدلے قوم کے معزز لوگ قتل کر ڈالے اور ان کے عوض ہم نے بے کار کھجوریں نہیں کھائیں۔

مطلب:

ہم نے انتقام دشمن کے رذیل لوگ قتل نہیں کئے اور نہ ہی دیت لی ہے بلکہ ہم پلہ لوگ قتل کر کے اپنے سینہ کی آگ بجھائی۔

حل لغات:

حَشَفَ: مِنَ التَّمْرِ: خراب کھجوریں جو پکنے سے پہلے سوکھ جاتی ہیں ان میں نہ کٹھلی ہوتی ہے اور نہ گودہ نہ جھلی نہ

مشاس۔ عربی مقولہ ہے: "أَحْشَفَا وَسُوءُ كَيْلَةٍ": کھجور بھی ردی اور پیمانہ بھی کم۔ یعنی نکمٹا اور تھوڑا، دو بری خصلتوں والا، دو طرف سے ظلم کرنے والا۔

⑤..... وَلَوْلَا الْإِنْسِي مَا عِشْتُ فِي النَّاسِ سَاعَةً | وَلَكِنْ إِذَا مَا شِئْتُ جَاؤَبَنِي مِثْلِي

ترجمہ:

اگر غم نہ ہوتا تو میں لوگوں میں ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہ سکتا لیکن جب میں پوچھتا ہوں تو مجھ جیسا غمگین مجھے جواب دیتا ہے۔

مطلب:

اگر دنیا میں میں اکیلا ہی غمگین ہوتا پھر تو جینا مشکل ہو جاتا لیکن جب بھی میں کسی سے اظہار غم کرتا ہوں تو وہ بھی اپنا دکھ اُسٹاتا ہے یعنی کوئی بھی غم سے خالی نہیں۔

وقال أبو حبال البراء بن ربيع الفقعسي (الطويل)

ابو ہلال نے کہا: اصل نینے میں ابو حبال ہی سے لیکن یہ غلطی ہے اور صحیح نام "ابو حناک" ہے۔

(حاشیہ شرح مرزوقی ج ۱ ص ۶۰۱ بیروت)

①..... أَبْعَدَ بَنِي أُمِّي الَّذِينَ تَتَابَعُوا | أَرْجَى الْحَيَوَةِ أَمْ مِنَ الْمَوْتِ أَجْزَعُ

ترجمہ:

کیا؟ اپنے ان بھائیوں کے بعد جو یکے بعد دیگرے رخصت ہو گئے لذت زندگی کی امید رکھوں یا موت سے گھبراؤں۔

②..... فَمَا يَنِيَّةٌ كَانُوا ذَوَابَةَ قَوْمِهِمْ | بِهِمْ كُنْتُ أُعْطِي مَا أَسَاءُ وَأَمْنَعُ

ترجمہ:

وہ آٹھ اپنی قوم کے سردار تھے ان کی وجہ سے ہی میں جو چاہتا دو دیتا اور چاہتا تو نہ دیتا۔

مطلب:

وہ میری شان و شوکت تھے اور میں ان میں سب سے زیادہ معزز تھا مجھے ان کے معاملات میں اختیار حاصل تھا اور

اپنی مرضی کے مطابق جسے چاہتا دیتا اور جسے چاہتا نہ دیتا مجھ سے کوئی پوچھنے والا نہیں تھا۔

③ أَوْلَانِكَ إِخْوَانُ الصَّفَاءِ رُزِيْتُهُمْ وَمَا الْكُفُّ إِلَّا إِضْبَعٌ ثُمَّ إِضْبَعٌ

ترجمہ:

وہ عمدہ اور طاقتور بھائی تھے جن کی وجہ سے مجھے مصیبت پہنچائی گئی اور ہتھیلی نہیں مگر ایک انگلی پھر دوسری انگلی ہے۔

مطلب:

انگلیوں کے بغیر ہتھیلی کام کی نہیں، وہ انگلیوں کی طرح تھے ان کے جانے سے میں اس طرح بے یار و مددگار ہو گیا جیسے انگلیوں کے بغیر ہتھیلی۔

④ لَعْمُرْكَ إِنِّي بِالْخَلِيلِ الَّذِي لَهُ عَلَيَّ ذَلَالٌ وَاجِبٌ لِمُفْجَعٍ

ترجمہ:

میری زندگی کی قسم مجھے اپنے ایسے دوست کا غم پہنچایا گیا جس کیلئے مجھ پر ناز کرنا واجب تھا۔

حل لغات:

ذلال: ناز و نخرہ۔ وقار۔

⑤ وَإِنِّي بِالْمَوْلَى الَّذِي لَيْسَ نَافِعِي وَلَا ضَائِرِي فَقْدَانُهُ لِمُمْتَعٍ

ترجمہ:

اور بے شک میں نفع پہنچایا جا رہا ہوں چچا کے ایسے بیٹے سے جو نہ میرے لئے نفع مند ہے اور نہ اس کی موت میرے لئے نقصان دہ ہے۔

وقال مطيع بن اياس في يحيى بن زياد: (المنسرح)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام مطيع بن اياس ہے (متوفی ۱۶۶ھ/۷۸۳ء) اور یہ اموی اور عباسی دور کے محضری شاعر ہیں۔

① يَا أَهْلَ بَكْوِ الْقَلْبِي الْقُرُوحِ وَلِلدُّمُوعِ السُّوَائِبِ السُّفْحِ

ترجمہ:

اے میرے گھر والو! میرے زخمی دل اور بہت بہنے والے آنسو کے لئے رو۔

مطلب:

میرے غم میں شریک ہو جاؤ کیونکہ جب کوئی شریک غم ہوتا ہے تو غم کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔

حل لغات:

بَكُوا: (تفعیل) بَكِيَ الْمَيِّتَ وَعَلَيْهِ وَلَهُ: مردے پر رونا۔

② رَاخُوا بِئِحْيَىٰ وَلَوْ تَطَاوَعْنِي إِلَّا قَدَارُ لَمْ تَبْتَكِرْ وَلَمْ تَرْحُ

ترجمہ:

لوگ تکھی کو لے گئے اگر احکام میری بات مانتے تو وہ نہ صبح کو آتے نہ شام کو۔

مطلب:

اگر احکام اور تقدیریں میرے بس میں ہوتیں تو ممدوح کو کبھی بھی موت نہ آتی اور نہ ہی لوگ اسے دفن کر کے آتے۔

③ يَا خَيْرَ مَنْ يُحْسِنُ الْبُكَاءَ لَهُ الْيَوْمَ وَمَنْ كَانَ أُمْسٍ لِلْمِدْحِ

ترجمہ:

اے وہ بہترین کہ آج اس پر رونا اچھا ہے اور کل تعریف کے لائق تھا۔

④ قَدْ ظَفِرَ الْحُزْنَ بِالشَّرُّورِ وَقَدْ أُدِيلَ مَكْرُوهُنَا مِنَ الْفَرَحِ

ترجمہ:

یقیناً غم خوشی پر غالب آ گیا اور ہمارے غم کو خوشی پر فتح دی گئی۔

وقال أيضا (البيسط)

① قَلْبٌ لِحَنَانَةٍ دُلُوحٌ تَسُحُّ مِنْ وَاِبِلٍ سَحُوحٌ

ترجمہ:

میں نے گر جنے والے، بہت پانی والے اور بہت بارش برسانے والے بادل سے کہا۔

حل لغات:

دُلُوحٌ: پانی سے بہت بھرا ہوا بادل۔ ج: دُلُوحٌ. تَسُحُّ: سَحَّ الْمَاءُ وَنَحْوَهُ (ض) سَحًا: پانی وغیرہ کا اوپر سے

بچے کی طرف بہنا۔

② أُمِّي الضَّرِيحُ الَّذِي أُسْمِي ثُمَّ اسْتَهْلِي عَلَى الضَّرِيحِ

ترجمہ:

جس قبر کا میں نام لوں اس کا ارادہ کر پھر اس قبر پر خوب برس۔

محل لغات:

الضَّرِيحُ: قبر۔ قبر کے بیچ کی تنگ جگہ، مزار۔ ج: ضَرَائِحُ.

③ لَيْسَ مِنَ الْعَدْلِ أَنْ تَشْجِي عَلَى فُتَى لَيْسَ بِالشَّجِيحِ

ترجمہ:

یہ انصاف نہیں ہے کہ تو ایسے جوان پر کنجوسی کرے جو کنجوس نہیں تھا۔

وقال أشجع بن عمرٍ والسلمي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام اشجع بن عمرو ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔ یہ شاعر یمامہ میں پیدا ہوئے اور بصرہ میں پرورش پائی پھر بغداد میں رہائش اختیار کی اور وہیں فوت ہوئے (۱۹۵ھ/۸۱۱ء)۔

① مَضَى ابْنُ سَعِيدٍ حِينَ لَمْ يَبْقَ مَشْرِقٌ وَلَا مَغْرِبٌ إِلَّا لَهُ فِيهِ مَادِحٌ

ترجمہ:

ابن سعید اس وقت فوت ہوا جب مشرق و مغرب کے کونے کونے میں اس کی تعریف کرنے والا موجود تھا۔

② وَمَا كُنْتُ أَدْرِي مَا فَوَاضِلُ كَفِّهِ عَلَى النَّاسِ حَتَّى غَيَّبَهُ الصَّفَائِحُ

ترجمہ:

مجھے معلوم نہیں تھا کہ لوگوں پر اس کی کس قدر ستاوت تھی یہاں تک کہ پتھر کی رساؤں نے اسے چھپا لیا۔

مطلب:

اس کے احسانات، نوازشیں اور مہربانیاں لوگوں پر کس قدر تھیں جب تک وہ زندہ رہا مجھے معلوم نہ ہو سکیں؛ کیونکہ وہ

مختلف مقامات پر احسانات کیا کرتا تھا اور اکثر احسانات تو چھپ کر کیا کرتا تھا مگر جب وہ فوت ہوا تو چاروں طرف کے لوگ اس کے احسانات یاد کر کے رونے لگے پھر مجھے اس کی سخاوت اور احسانات کی حقیقت معلوم ہوئی۔ سچ ہے: نعمت کا احساس زوالِ نعمت کے بعد ہوتا ہے۔

حل لغات:

الصَّفَائِحُ: وِصْفَاخ. مَف: الصَّفِيحَةُ: لوہے یا دھات وغیرہ کی چادر۔ چوڑی تلوار۔ پتھر وغیرہ کی سل۔

③ فَأَصْبَحَ فِي لَحْدٍ مِنَ الْأَرْضِ مَيِّتًا وَكَانَتْ بِهِ حَيًّا تَضِيقُ الصَّحَايِحُ

ترجمہ:

وہ مرکزِ زمین کی لحد میں چلا گیا اور جب زندہ تھا تو بڑے بڑے میدان بھی اس کے لئے تنگ تھے۔

مطلب:

فوت ہونے کے بعد چھوٹی سی قبر میں سما گیا؛ حالانکہ جب وہ زندہ تھا تو کشادہ زمین بھی اس کے سامنے تنگ تھی یا مراد یہ ہے کہ اس کے بڑے بڑے لشکر تھے جن کی وجہ سے بڑے بڑے میدان بھی چھوٹے معلوم ہوتے تھے یا مراد یہ ہے کہ اس کے احسانات و انعامات اس قدر زیادہ تھے کہ اگر تمام زمین پر پھیلا دئے جاتے تو زمین تنگ پڑ جاتی۔

حل لغات:

الصَّحَايِحُ: مَف: الصَّحْصَحُ: نباتات سے خالی، ہموار زمین۔

④ سَابِكِيكَ مَا فَاضَتْ دُمُوعِي فَإِنْ تَغَضُّ فَحَسْبُكَ مِثِّي مَا تُجِنُّ الْجَوَائِحُ

ترجمہ:

جب تک میرے آنسو بہتے رہیں گے میں تجھ پر روتا رہوں گا اگر وہ کم پڑ گئے تو میری طرف سے تیرے لئے وہ غم کافی ہے جسے پسلیوں نے چھپایا ہوا ہے۔

⑤ فَمَا أَنَا مِنْ رُزْءٍ وَإِنْ جَلَّ جَارِعٌ وَلَا بِسُرُورٍ بَعْدَ مَوْتِكَ فَارِحْ

ترجمہ:

اب میں کسی بھی مصیبت سے نہیں گھبراؤں گا اگرچہ وہ بڑی ہو اور نہ ہی تیری موت کے بعد کسی خوشی پر خوش ہوں گا۔

مطلب:

جب اتنا بڑا صدمہ برداشت کر لیا ہے تو اب کوئی دوسری مصیبت برداشت کرنا مشکل نہیں رہا لیکن خوشیوں پر راحت

کا احساس بھی ختم ہو گیا ہے۔

⑥..... كَأَنَّ لَمْ يَمُتْ حَتَّى مِوَاكٍ وَلَمْ تَقُمْ عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَّا عَلَيَّكَ النَّوَابِحُ

ترجمہ:

گویا کہ تیرے علاوہ کوئی زندہ مرا ہی نہیں اور نہ تیرے علاوہ کسی پر نوحہ کرنے والی عورتیں کھڑی ہوئیں۔

⑦..... لَيْنٌ حَسَنَتْ فِيكَ الْمَرَاثِي وَذَكَرُهَا لَقَدْ حَسَنْتَ مِنْ قَبْلِ فِيكَ الْمَدَائِحُ

ترجمہ:

اب اگر تیرا مرثیہ اور اس کا ذکر اچھا لگتا ہے تو یقیناً اس سے پہلے تیری تعریفیں اچھی لگتی تھیں۔

وقال يحيى بن زياد الحارثي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ابوالفضل یحییٰ بن زیاد حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں اور یہ ابوالعباس سفاح کے ماموں کے بیٹے ہیں (۱۶۰ھ/۷۷۶ء) میں فوت ہوئے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۶۱۰)

①..... نَعْيٌ نَاعِيًا عَمُرُو بَلِيْلٌ فَاسْمَعَا فَرَاغًا فَوَادًا لَا يَزَالُ مُرَوِّعًا

ترجمہ:

دو شخصوں نے رات کے وقت عمرو کی موت کی خبر سنا کر میرے اس دل کو (مزید) خوف زدہ کر دیا جو پہلے سے ہی خوف زدہ رہتا تھا۔

②..... وَمَا دَنَسَ الثُّوبُ الَّذِي زَوَّدُوكَهْ وَإِنْ خَانَهُ رَبُّ الْبَلِي فَقَطْعًا

ترجمہ:

اور جو کفن لوگوں نے تجھے پہنایا میلا نہیں تھا اگرچہ بوسیدگی کی تاثیر نے کفن سے خیانت کی تو وہ پارہ پارہ ہو گیا۔

مطلب:

شیخ الادبایہ نے کہا اس شعر میں شاعر نے صنعت استخام سے کام لیا ہے کیونکہ وما دَنَسَ الثُّوبُ الَّذِي زَوَّدُوكَهْ میں ثوب سے مراد لوگوں کی تعریفیں اور شعراء کے وہ قصائد ہیں جو انہوں نے مدوح کی تعریف میں کہے اور "وَإِنْ خَانَهُ" کی ضمیر

منصوب جو "الشوب" کی طرف لوٹ رہی ہے، سے مراد "میت" کو دیا جانے والا کفن ہے یعنی سب نے اچھی تعریف کی کسی نے کوئی برائی یا عیب بیان نہیں کیا اور مدوح کی عزت و تعظیم کبھی پرانی ہوگی نہ ختم ہوگی اگرچہ اس کا کفن بوسیدہ ہو کر ختم ہو جائے گا۔

..... ③ دَفَعْنَا بِكَ الْأَيَّامَ حَتَّىٰ إِذَا آتَتْكَ تَرْيُذُكَ لَمْ نَسْطِيعْ لَهَا عُنْكَ مَدْفَعًا

ترجمہ:

ہم نے تیری مدد سے حوادثِ زمانہ کو دور کیا لیکن جب انہوں نے تیرا (تیری موت کا) ارادہ کیا تو ہم انہیں روک نہ سکے۔

فائدہ:

"لَمْ نَسْطِيعْ" ابوعلی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخے میں "لَمْ تَسْطِيعْ" ہے۔

..... ④ مَضَى فَمَضَتْ عَنِّي بِهِ كُلُّ لَذَّةٍ تَقْرُبُهَا عَيْنَايَ فَاِنْقَطَعَ مَعَا

ترجمہ:

وہ چلا گیا تو اس کی وجہ سے میری ہر وہ لذت جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی تھیں چلی گئی یعنی وہ دونوں ایک ساتھ کٹ گئے۔

..... ⑤ مَضَى صَاحِبِي وَاسْتَقْبَلَ الدَّهْرُ مَضْرَعِي وَلَا بُدَّ أَنْ أَلْقَى حِمَامِي فَأَضْرَعَا

ترجمہ:

میرا دوست چلا گیا اور زمانہ میرے مقتل میں سامنے آیا اور ضروری ہے کہ میں اپنی موت سے کشتی کروں پھر پچھاڑا جاؤں۔

مطلب:

جس شخص کی مدد سے سب مصیبتیں ٹالی جاتیں تھیں وہ بھی موت کو نہ ٹال سکا تو اب ضروری ہے کہ میں بھی اپنی جان جان آفریں کے سپرد کروں؛ کیونکہ موت سے بچنا کسی کے بس کی بات نہیں۔

حل لغات:

مَضْرَعٌ: پچھاڑنے کی جگہ، کشتی کا اکھاڑا۔ دَنْكَلٌ، کشتی گاہ۔ مَوْتٌ، ہلاکت، قَتْلٌ وَخَوْنٌ۔ ج: مَضَارِعٌ. عربی مقولہ ہے: "مَنْ صَارَعَ الْحَقَّ صَرَعَهُ": جو حق سے کشتی لڑیگا، حق اس کو پچھاڑ دے گا۔

وقال ابنُ المُقَفِّعِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبداللہ ابنِ مُقَفِّعِ ہے (متوفی ۱۳۲ھ/۷۵۹ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں، یہ بڑے فصیح و بلیغ اور اچھے کاتب تھے ظیل سے ان کے بارے میں پوچھا گیا تو جواب دیا میں نے ان کی مثل کوئی نہیں دیکھا ان کا علم ان کی عقل سے زیادہ تھا۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر نے عمرو بن علا بصری جو مشہور قول کے مطابق قرآنِ سبہ میں سے ایک تھے ان کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے ہیں اور ایک قول یہ ہے۔ محی بن زیاد اور ایک قول کے مطابق ابو جہاد عبد کریم کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے ہیں۔

①..... رُزِينَا اَبَا عَمْرٍو وَلَا حَيَّ مِثْلُهُ | فَلَيْلَهُ رَيْبُ الْحَادِثَاتِ بِمَنْ وَقَعَ

ترجمہ:

ہمیں ابو عمرو کی (موت کی) مصیبت پہنچائی گئی اور کوئی زندہ اس کی مثل نہیں اللہ سے ہی حوادثِ زمانہ کی شکایت ہے کہ حوادثِ زمانہ نے کیسے عظیم کو ہلاک کر دیا۔

②..... فَاِنْ تَكُ قَدْ فَارَقْتَنَا وَتَرَ كُنْتَنَا | ذَوِي خَلِيَّةٍ مَا فِي اَنْسَادٍ لَهَا طَمَعُ

ترجمہ:

اگر تو ہمیں داغِ مفارقت دے گیا اور ہمیں ایسی سخت حاجت میں چھوڑ کر چلا گیا کہ جس کے پورے ہونے کی اب کوئی امید نہیں۔

③..... فَقَدْ جَرُّ نَفْعًا فَقَدْ نَا لَكَ اَنَا | اَمِنَا عَلٰى كُلِّ الرَّزَايَا مِنَ الْجَزَعِ

ترجمہ:

تو تیرے جدا ہونے نے ہمیں ایک نفع ضرور پہنچایا ہے وہ یہ کہ ہم تمام مصیبتوں پر بے صبری کرنے سے بے خوف ہو گئے۔

مطلب:

تیری وفات ہمارے لئے سب سے بڑا صدمہ ہے تو جب اسے برداشت کر لیا تو اب اس کے سامنے تمام مصیبتیں بچ ہیں۔

وقال بعض بني أسد (الكامل)

①..... بَكِّي عَلَى قَتْلِي الْعَدَانِ فَإِنَّهُمْ طَالَتْ إِقَامَتُهُمْ بِبَطْنِ بَرَامِ

ترجمہ:

اے خاتون! تو عدان کے مقتولین پر بکثرت رو؛ کیونکہ وہ عرصہ دراز سے کوہ برام کے پہلو میں آرام کر رہے ہیں۔

②..... كَانُوا عَلَى الْأَعْدَاءِ نَارَ مُحَرِّقٍ وَلِقَوْمِهِمْ حَرَمًا مِنَ الْأَحْرَامِ

ترجمہ:

وہ مقتولین دشمنوں کے لئے جلانے والی آگ تھے اور اپنی قوم کے لئے حرمت والے مہینوں میں سے ایک ماہ حرمت تھے۔

فائدہ:

مُحَرِّقٌ سے مراد عمر بن نہد ہے؛ کیونکہ اس نے بنو دارم کے سو (۱۰۰) افراد کو آگ میں جلادیا تھا یا حارث بن عمرو شام کا بادشاہ مراد ہے کیونکہ یہ پہلا شخص ہے جس نے عرب کو ان کے شہروں میں جلادیا تھا اور حرم سے مراد بہت زیادہ سخاوت کرنے والا نخی ہے۔

③..... لَا تَهْلِكِي جَزَعًا فَإِنِّي وَإِئْتِ بِرِمَاحِنَا وَعَوَاقِبِ الْأَيَّامِ

ترجمہ:

رو کر اپنی جان ہلاک نہ کر؛ کیونکہ مجھے اپنے نیزوں اور حواہث زمانہ پر اعتماد ہے۔

مطلب:

تو انتقام کے لئے اتنی نہ تڑپ کہ ہلاک ہو جائے؛ کیونکہ حالات بدلتے ہوئے دیر نہیں لگتی لہذا میں انتقام لے لوں گا۔

④..... عَادَاتِ طَيِّ فِيْ بَنِيْ أَسَدٍ لَهُمْ رِيُّ الْقَنَا وَخِضَابُ كُلِّ حُسَامِ

ترجمہ:

جنوٹی کی عادتیں بنو اسد میں سرايت کر گئی ہیں، ان کی عادت نیزوں کو سیراب کرنا اور ہر تلوار کو رنگنا ہے۔

مطلب:

جنوٹی ایک بہت ہی جنگجو قوم ہے وہ ہمیشہ دشمنوں کا قتل کرتے اور ان کے خون سے اپنی تلواریں رنگتے ہیں تو ان کی

حلیف قوم بنواسد کی بھی یہی عادت بن گئی ہے لہذا میں انتقام لوں گا۔ سچ ہے: صحبت سے رنگ نہیں بدلتا لیکن عادت ضرور بدلتی ہے۔

حل لغات:

رِئٌ: خوش منظر۔ خِصَابٌ: رنگ۔ رنگ کرنے کی جگہ۔

وقال آخر (الطویل)

①..... نَعِيَ لِي أَبُو الْمِقْدَامِ فَاَسْوَدَ مَنْظِرِي مِنْ الْأَرْضِ وَاسْتَكْتُ عَلَى الْمَسَامِعِ

ترجمہ:

مجھے ابو مقدام کی موت کی خبر دی گئی تو مجھے دکھائی دینے والی زمین سیاہ ہو گئی اور میرے کان بہرے ہو گئے۔

مطلب:

ابو مقدام کی موت کی خبر کے بعد مجھے ہر طرف سیاہی نظر آنے لگی، میرے پاؤں تلے زمین نکل گئی اور یہ خبر اتنی سخت تھی کہ اس سے کانوں کے پردے پھٹ گئے اب میں کچھ نہیں سن سکتا۔

حل لغات:

اسْتَكْتُ: (افتعال) استك: بند ہونا۔

②..... وَأَقْبَلَ مَاءَ الْعَيْنِ مِنْ كُلِّ زَفْرَةٍ إِذَا وَرَدَتْ لَمْ تَسْطِغْهَا الْأَضَالِعُ

ترجمہ:

ہر لمبی سانس کے سبب آنسو بہنے لگا جب وہ نکلتا ہے تو پسلیاں اسے برداشت نہیں کر سکتیں۔

مطلب:

شدت غم کی وجہ سے ٹھنڈی سانس (آہ) نکلتی ہے اور اس کا اثر پسلیوں پر پڑتا ہے تو مدوح کے غم کی وجہ سے ایسی آہ سرد دل پر درد سے نکلتی ہے کہ قوت برداشت جو ارب دے جاتی ہے اور بے اختیار آنکھوں سے سیل اشک رواں ہو جاتا ہے۔

حل لغات:

زَفْرَةٌ: لمبی سانس۔ گرم سانس۔

وقال آخر (البيسط)

① قد كان قبلك أقوام فُجِعَتْ بهم خَلَى لَنَا فَقَدُهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا

ترجمہ:

اے متوفی! تجھ سے پہلے مجھے ایک گروہ عظیم کا غم پہنچایا گیا تو ان کی موت نے ہمارے کان اور آنکھیں باقی چھوڑیں۔

حل لغات:

فَقَدُهُمْ "ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخہ میں "هَلِكُهُمْ" ہے۔

② أَنْتَ الَّذِي لَمْ تَدَعْ سَمْعًا وَلَا بَصْرًا إِلَّا شَفَا فَأَمَرَ الْعَيْشَ إِمْرَارًا

ترجمہ:

لیکن تو نے نہ کان چھوڑے نہ آنکھ مگر برائے نام لہذا زندگی تلخ ہو گئی۔

مطلب:

اے متوفی تیری موت ہمارے لئے پہلا حادثہ نہیں بلکہ تجھ سے پہلے دوسرے معزز سردار بھی داغِ مفارقت دے گئے مگر قوتِ سماعت و بصارت باقی تھی لیکن تیری رحلت کے صدمے نے اس نعمت سے بھی محروم کر دیا۔

حل لغات:

أَمَرَ: الشئ ۛ: چیز کو کڑوا کرنا۔ عربی مقولہ ہے: أَلْحَقُ مَرًّا: حق کڑوا ہوتا ہے۔

وقال الشُّمْرَدَلُ بْنُ شَرِيكٍ أَوْ نَهْشَلُ بْنُ حَرِيٍّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: نہشل بن حرّی ہے، یا شمردل بن شریک ہے (۵۸۰/۷۰۰ء) یہ بنو ثعلبہ بن یربوع سے ہیں اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔ اپنے بھائی وائل کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

① بِنَفْسِي خَلِيلَايَ اللَّذَانِ تَبْرَضَا دُمُوعِي حَتَّى أَسْرَعَ الْحُزْنَ فِي عَقْلِي

ترجمہ:

میری جان قربان میرے ان دو دوستوں پر جنہوں نے تھوڑے تھوڑے کر کے میرے آنسو لے لئے یہاں تک کہ غم جلد ہی میری عقل میں سرایت کر گیا۔

حل لغات:

تَبَرَّضًا: (تفعل) تَبَرَّضَ فُلَانٌ: تھوڑی چیز پر گذر بسر کرنا۔ صَاحِبَةٌ أَوْ مَالَةٌ: تھوڑا تھوڑا لیکر زبردستی بسر کرنا۔

② [وَلَوْلَا الْأُسَى مَا عِشْتُ فِي النَّاسِ سَاعَةً] وَلَكِنْ إِذَا مَا عِشْتُ جَاؤَنِي مِثْلِي

ترجمہ:

اگر غم نہ ہوتا تو میں لوگوں میں ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہتا لیکن جب میں پوچھتا ہوں تو مجھ جیسا غمگین مجھے جواب دیتا ہے۔

مطلب:

اگر میں دنیا میں اکیلا ہی غمگین ہوتا پھر تو جینا مشکل ہو جاتا لیکن جب میں کسی سے اظہار غم کرتا ہوں تو وہ بھی اپنا دکھ اُسنا تا ہے یعنی کوئی بھی غم سے خالی نہیں۔

بَابُ الْأَدَبِ

قال مسكين الدارمي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ربیعہ بن عامر بن أنیف (بیروت کے نسخے میں نام: ربیعہ بن انیف) دارمی ہے، مسکین ان کا لقب ہے (متوفی ۸۹ھ/۷۰۸ء) اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

① وَفِيَانِ صِدْقٍ لَسْتُ مُطَّلِعٌ بَعْضِهِمْ عَلَى سِرِّ بَعْضٍ غَيْرَ أَنِّي جَمَاعُهَا

ترجمہ:

کتنے ہی مخلص جوان ہیں کہ میں ان کے بعض کو بعض کے رازوں پر مطلع نہیں کرتا لیکن میں انہیں جمع کرتا ہوں۔

مطلب:

مخلص دوست آکر جب اپنے راز بتاتے ہیں تو میں انہیں فاش نہیں کرتا۔ ”انی جماعها“ سے مراد یہ ہے کہ جب میں ایسا راز دان ہوں تو وہ میرے پاس آتے ہیں بلا خوف و خطر مجھے اپنے احوال سے باخبر کرتے ہیں یا مراد یہ ہے کہ ان کا کوئی راز مجھ سے مخفی نہیں۔

کسی سے راز نہ کہنا اگر دنیا میں رہنا ہے یہ دنیا اک نقارہ ہے تمہیں بدنام کر دے گی
بشر راز دلی کہکر ذلیل و خوار ہوتا ہے نکل جاتی ہے جب خوشبو تو گل بے کار ہوتا ہے

② لِكُلِّ امْرِئٍ شَيْءٌ مِّنَ الْقَلْبِ فَارِغٌ وَمَوْضِعُ نَجْوَى لَا يُرَامُ إِطْلَاعُهَا

ترجمہ:

ہر شخص کے دل میں ایک خالی جگہ اور جائے سرگوشی ہوتی ہے جس پر اطلاع پانے کا قصد نہیں کیا جاسکتا۔

③ يَظْلُونَ شَيْءًا فِي الْبِلَادِ وَيَسْرُهُمْ إِلَى صَخْرَةٍ أَعْيَى الرِّجَالِ أَنْصَادُهَا

ترجمہ:

وہ (خود اگرچہ) شہروں میں بکھرے ہوئے ہوتے ہیں مگر ان کے راز ایک ایسی چٹان میں محفوظ ہوتے ہیں جس

کو توڑنے سے لوگ عاجز ہیں۔

حل لغات:

إِنصِدَاعٌ: مص (انفعال) پھٹ جانا۔ الصُّبْحُ: صبح روشن ہو جانا۔

وقال يحيى بن زياد الحارثي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ابو الفضل یحییٰ بن زیاد حارثی ہے (متوفی ۱۶۰ھ/۷۷۶ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں اور ابو العباس سفاح کے ماموں کے بیٹے ہیں۔

① وَلَمَّا رَأَيْتُ الشَّيْبَ لَاحَ بَيَاضُهُ بِمَفْرُوقِ رَأْسِي قُلْتُ لِلشَّيْبِ مَرُحَبًا

ترجمہ:

اور جب میں نے بڑھاپے کو دیکھا کہ اس کی سفیدی میرے سر کی مانگ میں چمکی ہے تو میں نے بڑھاپے کو خوش آمدید کہا۔

کل آئینے نے بڑے دکھ کی بات مجھ سے کہی فراز تو بھی ہے گزرے گئے زمانوں میں

حل لغات:

مَفْرُوقٌ: من الرأس: سر میں بالوں کی مانگ، مانگ نکالنے کی جگہ۔

② وَلَوْ خِفْتُ أَنِّي إِنْ كَفَفْتُ نَجِيَّتِي تَنَكَّبَ عَنِّي رُمْتُ أَنْ يَتَنَكَّبَا

ترجمہ:

اور اگر مجھے امید ہوتی کہ اگر میں نے اسے خوش آمدید نہ کہا تو وہ مجھ سے منہ پھیر لے گا تو میں ارادہ کرتا کہ وہ پہلو تکی کرے۔

فائدہ:

”خِفْتُ“ سے مراد علم یا رجاء ہے اور عرب رجاء اور خوف کو ایک دوسرے کی جگہ پر استعمال کرتے رہتے ہیں چنانچہ قرآن پاک میں ہے: ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا﴾ (۲۷/۷۸) ای: لا یسحفون۔ بیروت کے نسخے میں خفت کے بجائے خلت ہے۔

③..... وَلَكِنْ إِذَا مَا حَلَّ كُرَّةٌ فَسَامَحَتْ بِهِنَّ النَّفْسُ يَوْمًا كَانَ لِلْكَرَّةِ أَذْهَابًا

ترجمہ:

مگر جب کوئی ناگوار شے کسی دن آپڑے پھر طبیعت اسے قبول کر لے تو طبیعت کا اسے قبول کر لینا اس ناگوار شے کو دور کر دیتا ہے۔

فائدہ:

أَذْهَبًا: اس میں الف اشباع کا ہے اصل میں "أَذْهَبَ" صیغہ اسم تفضیل ہے، اس کا حق یہ تھا کہ اشدَّ أَذْهَابًا کہا جاتا؛ کیونکہ اس کا فعل ثلاثی نہیں ہے۔ اس کا جواب یوں ہو سکتا ہے کہ "أَذْهَبَ" بحذف زوائد ہے۔ پی جا ایام کی تلخی کو بھی ہنس کے ناصر غم کے سہنے میں بھی قدرت نے مزہ رکھا ہے

وَقَالَ الْمَرَّارُ بْنُ سَعِيدٍ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام مرار بن سعید نقعی ہے اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔ مسور بن ہند کی ہجو کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

①..... إِذَا هِنْدٌ يَوْمًا أَنْ تَسُودَ عَشِيرَةٌ فَبِالْحِلْمِ سُدَّ لَا بِالتَّسْرُعِ وَالشَّتْمِ

ترجمہ:

جب تو کسی دن قبیلے کا سردار بننا چاہے تو صبر و تحمل سے سردار بن نہ کہ جلد بازی اور گالی گلوچ سے۔

②..... وَلِلْحِلْمِ خَيْرٌ فَاغْلَمَنَّ مَغْبَةً مِّنَ الْجَهْلِ إِلَّا أَنْ تُشْمَسَ مِنْ ظَلَمٍ

ترجمہ:

تو جان لے کہ بردباری کا انجام جلد بازی سے بہتر ہوتا ہے مگر یہ کہ ظلمنا تجھے دھوپ میں بٹھا دیا جائے۔

مطلب:

سردار بننے کے بہت سے اسباب ہیں جیسے جلد بازی کو ترک کر دینا، غصے کو پی جانا، نرمی اختیار کرنا، اپنی جان، مال وغیرہ کے معاملے میں صبر و تحمل سے کام لینا وغیرہ تو جس نے طلب ریاست و حصول سیادت میں ان اوصاف کو اپنایا وہی سردار بننے کے لائق ہوتا ہے لہذا تو بھی اگر سردار بننا چاہتا ہے تو حلم و بردباری اختیار کر۔ ہاں! اگر تجھ پر ظلم کو سوار کر دیا

جائے تو ایسی صورت میں جہالت کا مظاہرہ ہی احلم ہے؛ "فِيَانِ صَدَمَ الشَّرِّ بِالشَّرِّ أَقْرَبُ وَدَفَعَ الْجَهْلِي بِالْجَهْلِي أَحْلَمُ".

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

حل لغات:

مَغْبَةٌ: انجام، خاتمہ، نتیجہ۔ کہتے ہیں لہذا الامرِ مَغْبَةٌ طَيِّبَةٌ: اس کام کا انجام اچھا ہے۔ نَشَمَسَ: (تفعل) دھوپ میں بیٹھنا یا کھڑا ہونا۔

وقال عِصَامُ بْنُ عُبَيْدِ الزَّمَانِيِّ (الْبَسِيطِ)

شاعر کا نام:

عصام بن عبید زمانی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔ شاعر نے ابو مسمع کو عتاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

①..... أَبْلِغْ أَبَا مَسْمَعٍ عَنِّي مُغْلَغَلَةً | وَفِي الْعِتَابِ حَيَلَةٌ بَيْنَ أَقْوَامِ

ترجمہ:

میری طرف سے ابو مسمع کو خط پہنچاؤ اور قوموں کے درمیان عتاب میں زندگی ہے۔

نوٹ:

اس شعر میں دوسرا مصرعہ جملہ معترضہ ہے اور خط کا مضمون دوسرے شعر سے آخری شعر تک ہے۔

حل لغات:

مُغْلَغَلَةٌ: ایک شہر سے دوسرے شہر میں جانے والا پیغام یا خط۔ العتاب: مص. عَتَبَ عَلَيْهِ (ن) عِتَابًا: ملامت کرنا۔ کسی سے اظہار ناراضگی کرنا۔ فہمائش کرنا، سرزنش کرنا، کسی سے تعلق یا کسی پر ناز کرتے ہوئے اس لئے اظہار ناگواری کرنا تاکہ وہ اپنے اس فعل کی اصلاح کر لے جو باعث ناگواری ہوا۔ خلیل کا قول ہے: عتاب اظہار ناراضگی اور تنبیہ ہے۔ عربی مقولہ ہے: "الْعِتَابُ خَيْرٌ مِنْ مَكْتُومِ الْحَقِّدِ": چھپے ہوئے کینے سے عتاب بہتر ہے۔ "مَنْ عَتَبَ عَلَيَّ الدَّهْرَ طَالَتْ مَعْتَبَتُهُ": جو زمانے پر عتاب کرے گا اس کا عتاب طویل ہو جائے گا یعنی زمانہ کبھی تکلیف سے خالی نہیں ہوتا اس لئے اس پر عتاب سے کبھی فراغت نہیں مل سکتی۔

②..... أَدْخَلْتُ قَبْلِي قَوْمًا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ | فِي الْحَقِّ أَنْ يَدْخُلُوا الْأَبْوَابَ قَدَامِي

ترجمہ:

کہ تو نے مجھ سے پہلے ایسی قوم کو داخل کر دیا جنہیں مجھ سے پہلے دروازوں میں داخل ہونے کا کوئی حق نہیں تھا۔

③..... لَوْعَدُ قَبْرٍ وَقَبْرٌ كُنْتَ أَكْرَمَهُمْ مَيْتًا وَأَبْعَدَهُمْ مِنْ مَنَزْلِ الدَّمَامِ

ترجمہ:

اگر یکے بعد دیگرے قبریں شمار کی جائیں تو مرنے والوں میں سب سے زیادہ میں معزز ہوں گا اور ان میں مذمت کے مقام سے سب زیادہ دور ہوں گا۔

④..... فَقَدْ جَعَلْتُ إِذَا مَا حَاجَتِي نَزَلْتُ بِسَبَابِ دَارِكٍ أَذْلُوهَا بِأَقْوَامِ

ترجمہ:

تحقیق میں نے طے کر لیا ہے کہ جب تیرے دروازے پر کوئی حاجت ہوگی تو اسے دوسرے لوگوں سے طلب کروں گا۔

احساس مرنہ جائے تو انسان کیلئے کافی ہے اک راہ کی ٹھوکر لگی ہوئی

حل لغات:

أَذْلُوا: ذَلَّ حَاجَتَهُ (ن) ذَلُّوا: حاجت طلب کرنا۔

وقال شبيبُ بنُ البرصاءِ المُرِّيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام شبيب بن يزيد بن جرہ مری ہے (متوفی ۱۰۰ھ) اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔ برصاء ان کی والدہ تھیں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ (فداہِ روحی و جسدی) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے نکاح کا پیغام بھیجا اس وقت یہ صحیح سالم تھیں، ان کے والد حارث بن عوف نے کہا: وہ آپ کے شایانِ شان نہیں؛ کیونکہ اسے برص کا عارضہ ہے، پھر جب یہ گمراہی آئے تو دیکھا کہ ان کی بیٹی برص کی بیماری میں مبتلا ہو چکی ہیں۔ شاعر نے عقیل بن علفہ کی ہجو کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

①..... وَإِنِّي لَتَرَكَ الضَّغِينَةَ قَدْ بَدَا نَرَاهَا مِنَ الْمَوْلَى فَلَا أُسْتِيرُهَا

ترجمہ:

بے شک میں اس کینے کو جس کا اثر میرے چچا زاد بھائی میں ظاہر ہوا چھوڑ دیتا ہوں اسے اچھالتا نہیں۔

حل لغات:

الضَّغِينَةُ: کینہ. ج: ضَغَائِنٌ. اسْتِثِيرُ: (استفعال) اسْتِثَارَ: جوش دلانا، بھڑکانا، مشتعل کرنا، گردوغبار اڑانا۔ اس کے حروفِ اصلیہ (ث، و، ر) ہیں۔

② مَخَافَةٌ أَنْ تَجْنِبُنِي عَلَيَّ وَإِنَّمَا يَهَيِّجُ كِبِيرَاتِ الْأُمُورِ صَغِيرُهَا

ترجمہ:

اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ کینہ مجھ پر ظلم کرے بے شک چھوٹے معاملات بڑے معاملات کو بھڑکا دیتے ہیں۔

③ لَعْمَرِي لَقَدْ أَشْرَفْتُ يَوْمَ غُنَيْزَةَ عَلَى رَغْبَةٍ لَوْ شَدَّ نَفْسِي مَرِيْرَهَا

ترجمہ:

میری زندگی کی قسم! عنیزہ کے دن میرا نفس ایک پسندیدہ چیز کی طرف مائل ہوا کاش کہ مجھے میرے نفس کی رسی (عزتِ نفس) باندھ دیتی۔

حل لغات:

غُنَيْزَةُ: جگہ کا نام ہے۔ مَرِيْرٌ: عزتِ نفس اور پختہ اردہ۔ مضبوطی ہوئی رسی۔

④ تَبَيَّنُ أَعْقَابُ الْأُمُورِ إِذَا مَضَتْ وَتُقْبَلُ أَشْبَاهُا عَلَيْكَ صُدُورُهَا

ترجمہ:

جب معاملات گزر جاتے ہیں تو ان کے انجام ظاہر ہوتے ہیں اور ان کے اوائل تجھ پر مشتبہ ہو کر آتے ہیں۔ بات جو کبھی کیجئے بہت سوچ سمجھ کر کیجئے بات تو ہے بات بہت دور نکل جاتی ہے

⑤ إِذَا افْتَحَرْتُ سَعْدُ بْنُ ذُبْيَانَ لَمْ تَجِدْ مِوِي مَا ابْتَنَيْنَا مَا يَعْدُ فُخُورُهَا

ترجمہ:

جب سعد بن ذبیان فخر کریں تو کوئی قابل فخر چیز نہیں پائیں گے سوائے اس کے جس کی بنیاد ہم نے رکھی۔

⑥ فَلَا خَيْرَ فِي الْعَيْدَانِ إِلَّا صِلَابُهَا وَلَا نَاهِضَاتِ الطَّيْرِ إِلَّا صُقُورُهَا

ترجمہ:

لکڑیوں میں کوئی بھلائی نہیں مگر سخت لکڑیوں میں اور اڑنے والے پرندوں میں کوئی بھلائی نہیں مگر شکاری پرندوں میں۔

حل لغات:

صُقُورٌ: مف: الصُّقْرُ: شُكْرًا۔

⑦..... الْم تَرَانَا نُورُ قَوْمٍ وَإِنَّمَا يَبِينُ فِي الظُّلْمَاءِ لِلنَّاسِ نُورُهَا

ترجمہ:

کیا تو دیکھتا نہیں کہ بے شک ہم قوم کی روشنی ہیں تاریکیوں میں لوگوں کے لئے ان کی روشنی ظاہر ہوتی ہے۔

وقال معن بن أوس المزني (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام معن بن اوس مزنی ہے (متوفی ۶۳ھ/۶۸۳ء) اور یہ مخضرمی شاعر ہیں، انہیں صحابی ہونے کی سعادت بھی حاصل ہے۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے ایک دوست کی ہمشیرہ ان کے نکاح میں تھی، انہوں نے اسے طلاق دینے کا ارادہ کیا تو ان کے دوست نے قسم کھائی کہ میں کبھی بھی ان سے کلام نہیں کروں گا، اس موقع پر شاعر نے ان سے عفو و درگزر کی درخواست کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

①..... لَعَمْرُكَ مَا أَذْرِي وَإِنِّي لَا أُجَلُّ عَلَى آيِنَاتِغْدُو الْمَيِّئَةُ أَوْلُ

ترجمہ:

تیری زندگی کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ ہم میں سے صبح کے وقت کے پہلے موت آئے گی اور بے شک میں ڈرتا ہوں۔

②..... وَإِنِّي أَخُوكَ الدَّائِمُ الْعَهْدِ لَمْ أَخُنْ إِنْ أَبْزَاكَ خَصْمٌ أَوْ نَبَا بَكَ مَنْزِلُ

ترجمہ:

بے شک میں عہد کی پاسداری کرنے والا تیرا بھائی ہوں اگر دشمن تجھے سخت پکڑے یا کوئی جگہ تیرے موافق نہ آئے تو میں خیانت نہیں کروں گا۔

حل لغات:

نَبَا: نَبَا الشَّيْءِ (ن) نُبُؤًا: کسی چیز کا اپنی جگہ فٹ نہ ہونا، موزوں نہ ہونا، نہ ٹھہرنا یا نہ جھننا۔

③ أَحَارِبُ مَنْ حَارَبْتَ مِنْ ذِي عَدَاوَةٍ وَأَحْسِبُ مَالِي إِنْ غَرِمْتُ فَأَعْقِلُ

ترجمہ:

میں بھی ان دشمنوں سے لڑتا ہوں جن سے تیری لڑائی ہے اور میں اپنا مال محفوظ رکھتا ہوں کہ اگر تو جرم کرے تو میں دیت ادا کروں۔

④ وَإِنْ سُوْتِنِي يَوْمًا صَفَحْتُ إِلَى غَدٍ لِيُعْقِبَ يَوْمًا مِنْكَ آخِرُ مُقْبَلٍ

ترجمہ:

اگر کسی دن تو مجھ سے برائی کرے تو کل تک میں درگزر کرتا ہوں تاکہ کسی دن تجھ سے دوسرا اچھا کام ظہور پذیر ہو۔

⑤ كَأَنَّكَ تَشْفِي مِنْكَ ذَاءَ مَسَاءِ تِي وَمُسْخِطِي وَمَا فِي رِيَّتِي مَا تَعْجَلُ

ترجمہ:

گویا کہ تیری بیماری مجھے تکلیف دینے اور ناراض کرنے سے شفاء پاتی ہے؛ حالانکہ میری تکلیف میں وہ نہیں جس کی تو جلدی کرتا ہے۔

مطلب:

میں نے کسی مجبوری سے آپ کی ہمشیرہ کو طلاق دی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں تمہارا خیر خواہ نہیں اور آپ جو میری دل آزاری کر رہے ہیں اس میں آپ کا کوئی فائدہ نہیں۔

① وَإِنِّي عَلَى أَشْيَاءَ مِنْكَ تُرِيَّتِي قَدِيمًا لَذُو صَفْحٍ عَلَى ذَاكَ مُجِئِلٌ

ترجمہ:

بے شک میں تیری ان باتوں کے باوجود جو مجھے شک میں ڈالتی ہیں ہمیشہ درگزر کرتا آرہا ہوں اس کے باوجود میں تجھ سے حسن سلوک کرتا آرہا ہوں۔

مجھے تعلیم یہ دی ہے فطرت نے بچپن سے کوئی روئے تو آنسوؤں پونچھ دوں اپنے دامن سے

⑦ سَتَقَطِعُ لِي الدُّنْيَا إِذَا مَا قَطَعْتَنِي بِمِنْكَ فَاَنْظُرْ أَيُّ كَفٍ تَبْدُلُ

ترجمہ:

جب تو مجھ سے تعلق توڑے گا تو دنیا میں اپنا ہی دایاں بازو کاٹنے کا پھر دیکھ کہ کے بدل بناتا ہے۔

مطلب:

سوچ سمجھ کر تعلقات توڑنے چاہئیں؛ کیونکہ شاخیں ٹوٹ کر ہری نہیں رہتیں۔

⑦..... **وَفِي النَّاسِ إِنْ رَأَيْتَ جِبَالَكَ وَأَصِلْ** | **وَفِي الْأَرْضِ عَنْ دَارِ الْقَلْبِ مُتَحَوِّلٌ**

ترجمہ:

اگر تیرے تعلقات کمزور ہو گئے تو لوگوں میں تعلقات جوڑنے والے بہت ہیں اور زمین میں کینے کے گھر سے پھرا ہی جاتا ہے۔

حل لغات:

رَأَيْتَ: رَأَى الثَّوْبُ (ن، ض، س) رَفَائَةً: کپڑے کا بوسیدہ اور پرانا ہونا۔

⑨..... **إِذَا أَنْتَ لَمْ تُنْصِفْ أَخَاكَ وَجَدْتَهُ** | **عَلَى طَرْفِ الْهَجْرَانِ إِنْ كَانَ يَعْقِلُ**

ترجمہ:

جب تو اپنے بھائی سے انصاف نہ کرے اگر وہ سمجھدار ہو تو اسے جدائی کے کنارے پر پائے گا۔

⑩..... **وَيَرْكَبُ حَدَّ السَّيْفِ مِنْ أَنْ تَضِيْمَهُ** | **إِذَا لَمْ يَكُنْ عَنْ شَفْرَةِ السَّيْفِ مَرْحَلٌ**

ترجمہ:

اور تیرے ظلم سے بچنے کے لئے تلوار کی دھار پر سوار ہو گا جب تلوار کی دھار سے بچنے کی کوئی صورت نہ ہو۔

حل لغات:

مَرْحَلٌ: بیروت کے نسخے میں مَعْدِلٌ کا لفظ ہے۔

⑪..... **وَكُنْتُ إِذَا مَا صَاحِبُ رَامٍ ظَنَنْتِي** | **وَبَدَّلَ سُوءًا بِالَّذِي كُنْتُ أَفْعَلُ**

ترجمہ:

اور میں ایسا شخص ہوں کہ جب میرا دوست مجھ سے برائی کا ارادہ کرے اور جو میں حسن سلوک کرتا تھا اسے برائی سے بدل دے۔

② فَلَيْتَ لَه ظُهُرَ الْمَجْنُونِ فَلَسَمَ أَدَمَ عَلَى ذَاكَ إِلَّا رَيْتَ مَا آتَحْوُلُ

ترجمہ:

تو میں اس کے لئے ڈھال کی پیٹھ پھیر دیتا ہوں میں سابقہ دوستی پر نہیں رہتا مگر اتنی دیر کہ پھروں۔

حل لغات:

ریت: دیر تاخیر، کسی۔ عربی مقولہ ہے: "رُبُّ عَجَلَةٍ تَهْبُ رَيْثَمُ": کبھی جلد بازی دیر کا باعث ہوتی ہے۔ وقت کی تعداد۔ کبھی اس پر "ما" داخل ہوتا ہے۔

③ إِذَا انصرفتْ نَفْسِي عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكُذْ إِلَيْهِ بِوَجْهِهِ آخِرَ الدَّهْرِ تُقْبَلُ

ترجمہ:

جب میرا نفس کسی چیز سے پہلو تہی کرے تو کبھی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔

وقال عمرو بن قميئة (المنسرح)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عمرو بن قميئة بن ذريح بن سعد بن مالک ہے (متوفی ۸۵ ق، ۵/۵۳۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

① يَا لَهْفَ نَفْسِي عَلَى الشَّبَابِ وَلَمْ أَفْقِدْ بِهِ إِذْ فَقَدْتَهُ أَمَمًا

ترجمہ:

ہائے میری حسرت جوانی پر! جب میں نے اسے کھویا تو کوئی درمیانی چیز نہیں کھوئی۔

حل لغات:

امم: مقابل۔ نزدیکی۔ معمولی چیز جو آسانی سے حاصل ہو جائے۔ واضح بات۔ درمیانی۔

② إِذْ اسْحَبُ الرِّئِطَ وَالْمُرُوطَ إِلَى أَدْنَى بَجَارِي وَأَنْفُضُ اللَّيْمَا

ترجمہ:

جب میں ریشمی نرم چادر کھینچتا ہوں اور گھنے بالوں کو جھاڑتا ہوں تو قریبی سے خانے کی طرف جاتا تھا۔

حل لغات:

الرئيط: مف: الرئيطَةُ: ایک پاٹ کی چادر۔ ہر چادر نما کپڑا۔ کفن۔ المُرُوطُ: مف: المِرْطُ: اون کارشیم یا شرکی

چادر جو کرتے کی جگہ اوڑھی جاتی ہے، خاص طور پر عورتیں استعمال کرتی ہیں۔ تَجَارٌ: وَتَجْرُو تَجَارًا: مف: التَّاجِر: تجارت پیشہ۔ کسی کام کا ماہر۔ شراب فروش۔ أَلِيمٌ: مف: أَلِيمَةٌ: کانوں سے بڑھی ہوئی بالوں کی زلف۔ أَلِيمٌ: چھوٹے گناہ جیسے بوسہ شہوت، نظر شہوت۔ گناہوں سے آلودگی فی القرآن المجید: ﴿الَّذِينَ يَحْتَبُونَ كِبَآئِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ﴾ (۳۲/۵۳)

③..... لَا تَغْبِطِ الْمَرْءَ أَنْ يُقَالَ لَهُ أَمْسَى فَلَانٌ لِيْنِهِ حَكْمًا

ترجمہ:

کسی ایسے مرد پر رشک نہ کر جس کے بارے میں کہا جائے کہ وہ بڑی عمر کی وجہ سے سردار بن گیا۔

فائدہ:

”أَمْسَى فَلَانٌ لِيْنِهِ“ ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں ”اضحیٰ فلان لعمره“ اور بیروت کے نسخے میں ”اضحی“ ہے۔

④..... إِنَّ مَرْءَ طُولِ عُمُرِهِ فَلَقَدْ أَضْحَى عَلَى الْوَجْهِ طُولُ مَا نَمَلِمَا

ترجمہ:

اگر لمبی عمر نے اسے خوش کیا تو یقیناً اس کے چہرے پر طویل زندگی نے (موت کے) آثار کو ظاہر کر دیا۔

وقال اياس بن القائف (الطويل)

①..... تُقِيمُ الرِّجَالَ الْأَغْنِيَاءَ بِأَرْضِهِمْ وَتَسْرِمِي النَّوَى بِالْمُقْتَرِينَ الْمَرَامِيَا

ترجمہ:

امیر لوگ اپنے وطن میں رہتے ہیں اور محتاجوں کو دوری جنگلوں میں پھینک دیتی ہے۔

مطلب:

امیری غربت سے بہتر ہے۔

①..... فَأَكْرِمُ أَخَاكَ الدَّهْرَ مَا دُمْتُ مَعَا كَفَى بِالْمَمَاتِ فُرْقَةً وَتَنَائِيَا

ترجمہ:

جب تک ایک ساتھ رہو ہمیشہ اپنے بھائی کی تعظیم کرتے رہو جدائی اور دوری کے لئے موت کافی ہے۔

①..... إِذَا زُرْتُ أَرْضًا بَعْدَ طَوْلِ اجْتِنَابِهَا فَقَدْتُ صَدِيقِي وَالْبِلَادُ كَمَا هِيَ

ترجمہ:

جب میں اپنے وطن واپس آتا ہوں تو اپنے دوست کو نہیں پاتا جب کہ شہر ویسے ہی ہوتے ہیں۔

وقال ربیعة بن مقروم (الوافر)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ربیعة بن مقروم ہے اور یہ تھضری شاعر ہے انہوں نے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں پائے اور دولت ایمان سے مشرف ہو کر دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل کیں۔

اشعار کا پس منظر:

انہوں نے اپنی اونٹنی عمر و نہشلی کو بیچی، نہشلی کو صابی بن حارث نے ثمن ادا کرنے سے منع کیا تھا جب شاعر نے نہشلی کے ہاں صابی کو دیکھا تو اس پر تعریفیں کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

①..... وَكَمْ مِّنْ حَامِلٍ لِي ضَبُّ ضِفْنٍ بِعِيدٍ قَلْبُهُ خُلُو اللِّسَانِ

ترجمہ:

اور کتنے ہی میرے کینہ ور ہیں جن کا دل (محبت سے) دور ہے اور شیریں زباں ہیں۔

حل لغات:

ضَبُّ: الرَّجُلُ (ض) ضَبًّا: غَصَبٌ، كَيْدٌ، كَيْدٌ رَكْنَا: عَلِيٌّ مَافِي نَفْسِهِ: دَلٌّ كِي بَاتٍ مَّحْبَاتًا: ضِفْنٌ: مَخْتٌ مَّحْبَسِي هَوِيٌّ دُشْمَنِي، زَبْرٌ دَسْتٌ كَيْدٌ: فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿أَنْ لَّنْ يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْفَانَهُمْ﴾ (٣١/٣٤) جَمَاؤٌ: بَخْلٌ، كُودٌ: جَانِبٌ، پھاڑ کا پہلو۔ ج: أَضْفَانٌ: بَعِيدٌ: بِيْرُوتِ كَيْ نَخِي مِّنْ طَوِيلٍ "ہے۔"

②..... وَلَوْ أَنِّي أَنشَاءُ نَقْمًا مِنْهُ بِشَفِّبٍ مِّنْ لِّسَانِ تَيْحَانِ

ترجمہ:

اگر میں چاہوں تو اس سے فتنہ فساد کر کے یا زبان استعمال کر کے انتقام لوں۔

حل لغات:

"مِنْ" ابوعلی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخے میں "او" ہے۔ ترجمہ اسی کے مطابق کیا ہے۔

③..... وَلَكِنِّي وَصَلْتُ الْحَبْلَ مِنْهُ مُوَاضِلَةً بِحَبْلِ أَبِي بِيَانٍ

ترجمہ:

لیکن میں اس سے تعلق قائم رکھتا ہوں ابو بیان کے تعلق کو باقی رکھتے ہوئے۔

④..... وَضُمْرَةٌ إِنْ ضُمْرَةٌ خَيْرٌ جَارٌ عَلِيقْتُ لَهُ بِأَسْبَابِ مِثَانٍ

ترجمہ:

اور ضمیرہ کے تعلقات کو باقی رکھتے ہوئے بے شک ضمیرہ بہترین پڑوسی ہے میں نے اس سے مضبوط اسباب کے ساتھ تعلقات قائم کئے ہیں۔

①..... هِجَانُ الْحَيِّ كَالذَّهَبِ الْمُصْفَى صَيْحَةٌ دَيْمَةٌ يَجْنِيهِ جَبَانٌ

ترجمہ:

ضمیرہ قوم کا خالص النسب مردار ہے اس خالص سونے کی طرح جسے بارش کی مچ چنے والا چنتا ہے۔

مطلب:

رات کو سونے کی کان پر بارش بر سے تو مچ کو وہ چمکنے لگتا ہے اور سونے کا متلاشی اسے باسانی پالیتا ہے۔

حل لغات:

هَجَانٌ: وہ چیزیں جو اصل کے اعتبار عمدہ اور اعلیٰ ہوں۔ اعلیٰ نسل کے سفید اونٹ۔ دَيْمَةٌ: تیز برسنے والی بارش جس میں بجلی اور گرج نہ ہو۔ ج: دَيْمٌ وَذَيْمٌ۔

وقال سلمیٰ بن ربیعۃ (المتدارک)

①..... إِنْ بِسْوَاءٍ وَنَشْوَاءٍ وَغَبَّ الْأَمْوُنَ

ترجمہ:

بے شک بھنا ہوا گوشت اور نشو دینے والی شراب اور عمدہ اونٹنی کی پراسن چال۔

فائدہ:

چار اشعار میں "إِنْ" کا اسم ہے اور خبر پانچویں شعر میں ہے۔

حل لغات:

شِوَاءٌ: بھنا ہوا گوشت، بھنے ہوئے گوشت کا ٹکڑا۔ روست۔ نَشْوَةٌ: (اسم مرۃ) شراب کی بدستی یا ابتدائی مستی۔
 ۲۔ حَبَبٌ: ایک قسم کی چال۔ الْبَازِلُ: پورے نو سال کی نہایت قوی اونٹنی۔ الْأُمُونُ: مضبوط خلقت والی۔

②..... يُجَشِّمُهَا الْمَرْءُ فِي الْهَوَىٰ مَمَّا فَاةَ الْغَائِطِ الْبَطِينِ

ترجمہ:

جس اونٹنی کو انسان اپنے مقاصد کے حصول کے لئے پست و کشادہ راستوں کے سفر کی تکلیف دیتا ہے۔

حل لغات:

الْغَائِطُ: کشادہ نشیبی زمین۔ پاخانہ۔ کنایۃً پاخانہ کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ﴾ (۴۳/۴) ج: غُوْطٌ وَغِيَاطٌ.

③..... وَالْبَيْضَ يَرْفُلْنَ كَالذُّمَىٰ فِي الرِّيْطِ وَالْمُنْقَبِ الْمُصُونِ

ترجمہ:

اور مورتیوں کی طرح خوبصورت گوری عورتیں ریشمی زربفت لباس میں مٹک مٹک کر چل رہی ہوں۔

حل لغات:

يَرْفُلْنَ: رفل (ن) وَفْلًا: دامن گھسیٹے ہوئے تکبر سے چلنا، ہاتھ ہلاتے ہوئے چلنا۔ الذُّمَىٰ: مف: الذُّمِيَّةُ: ہاتھی کے دانت وغیرہ کی بنی ہوئی تصویر۔ اس سے حسن میں تشبیہ دی جاتی ہے۔ تراشا ہوا بت۔ گڑیا۔

④..... وَالْكَثْرَ وَالْخَفْضَ آمِنًا وَبِشْرَعِي الْمِزْهَرِ الْحُنُونِ

ترجمہ:

اور مال کثیر اور امن کی حالت میں عیش و راحت اور دل سوز سارنگی کی آواز۔

حل لغات:

بِشْرَعٍ: مف: الشَّرْعُ: مانند، مثل۔ کمان سارنگی کا تانت۔ الْمِزْهَرُ: آلہ طرب، سارنگی (ایک قسم کا باجہ) مہمانوں کے لئے آگ جلائے والا، مہمان نواز۔ ج: مَزَاهِرُ. الْحُنُونُ: مہربان، بے حد مشفق۔ وہ عورت جو اپنے چھوٹے بچوں کی پرورش کی خاطر دوسرا نکاح کرے۔ وہ ہوا جس کے چلنے کی آواز اونٹ کی آواز کی سے مشابہ ہو۔ آواز

نکلنے والی کمان۔ شوق کی وجہ سے ٹمکن۔

⑤..... مِنْ لَذَّةِ الْعَيْشِ وَالْفَتَى لِلدَّهْرِ وَالدهْرُ ذُو فُنُونٍ

ترجمہ:

یہ سب کچھ زندگی کی لذتیں ہیں اور نوجوان زمانے کے لئے ہے اور زمانے کے کئی رنگ ہیں۔

⑥..... وَالْفُسْرُ كَالْيُسْرِ وَالْغِنَى كَالْعُدْمِ وَالْحَيُّ لِلْمَنُونِ

ترجمہ:

تنگ دستی خوشحالی کی طرح ہے اور مال داری فقر کی طرح ہے اور زندہ موت کے لئے ہے۔

⑦..... أَهْلَكُنَّ طُغْمًا وَبَعْدَهُ غَدِيٌّ بِهِمْ وَذَا جُدُونَ

ترجمہ:

حوادث زمانہ نے طسم کو ہلاک کیا اس کے بعد بھیڑ بکری، گائے کے بچوں اور جدون والوں کو ہلاک کیا۔

مطلب:

ذا جدون: احاطہ کیا ہوا یعنی جس نے حفاظت کے لئے ہتھیار جمع کئے اور یہ عکس بن یشرح بن حارث بن مسلمی بن سبأ، بلقیس کا دادا ہے اور یہ پہلا شخص ہے جس نے یمن میں گایا۔

حل لغات:

غَدِيٌّ: حاملہ جانوروں کے شکم میں جو کچھ ہو یا مخصوص بکریوں کے شکم میں، چھوٹے چوپاؤں پر بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ بِهَيْمٍ: وبِهَيْمًا: مف: الْبَهِيمَةُ: بکری یا بھیڑ کا بچہ (مذکر و مؤنث)۔ الْبَهِيمَةُ: چوپایہ (درندے کے علاوہ) ج: بَهَائِمٌ. فی القرآن المجید: هِيَ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ ﴿١/٥﴾

⑧..... وَأَهْلَ جَاشٍ وَمَارِبٍ وَحَيُّ لُقْمَانَ وَالتَّقُونَ

ترجمہ:

اور جاش اور مارب والوں کو ہلاک کیا اور لقمان اور تقون کے قبیلوں کو۔

مطلب:

موت نے کسی کو نہیں چھوڑا۔

بَابُ النَّسَبِ

نسیب:

عورت کے حسن و جمال کو ذکر کرنا اور عورت کی محبت کی وجہ سے "عاشق" پر جو بیٹی اس کی خبر دینا۔ نسیب کہلاتا ہے۔

غزل:

عورتوں کے ساتھ محبت کے قصوں کو اور ان کی طرف دل میں پیدا ہونے والے میلان کو بیان کرنا۔ غزل کہلاتا ہے۔

وَقَالَ الصِّمَّةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَشِيرِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام صمہ بن عبد اللہ بن طفیل قشیری ہے (متوفی ۹۵ھ/۷۱۳ء) اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کو اپنے چچا کی بیٹی سے محبت تھی انہوں نے اپنے چچا سے رشتہ طلب کیا تو ان کے چچا نے کہا: "۱۰۰ اونٹ دو تو تمہیں رشتہ دوں گا ورنہ نہیں۔ جب یہ چچا کے پاس اونٹ ہانک کر لائے، چچا نے اونٹ گنے تو "۱۰۰" اونٹ پورے نہیں تھے اس پر اس نے کہا: میں تو پورے "۱۰۰" اونٹ لوں گا، چچا کے اس رویے پر شاعر کے باپ نے اپنے بھائی پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے قسم کھائی کہ میں تو اس سے زیادہ کچھ نہیں دوں گا، جب ضد بازی میں مسئلہ حل نہیں ہوا تو شاعر مایوس ہو کر اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر پہاڑوں میں چلا گیا اور اپنی باقی زندگی وہیں گزار دی۔

حسرت ان غنچوں پر جو بن کھلے مرجھا گئے

①..... حَنَّتٌ إِلَى رِيَا وَنَفْسُكَ بَاعَدَتْ مَزَارِكٌ مِنْ رِيَا وَشَعْبًا كَمَا مَعَا

ترجمہ:

تو "ریا" کا مشتاق ہوا مگر تیرے نفس نے ہی تجھے ریا کی زیارت کے مقام سے دور کر دیا؛ حالانکہ تمہارے قبیلے ایک ہی جگہ رہتے تھے۔

زعم چاہت کا تھا دونوں کو مگر آخر کار آگنی بیچ میں دیوار من و تو والی

فائدہ:

بَاعَدَتْ: بَعَدَتْ کے معنی میں ہے۔ اور بَابِ مَفَاعَلَةٍ، تَلْعِيلِ کے معنی استعمال ہوتا ہے جیسے کہتے ہیں: ضَاعَلَتْ

وَضَعْفَتْ، اس کی مثال قرآن میں ہے: ﴿فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا﴾ (۱۹/۳۴)

② فَمَا حَسَنَ أَنْ تَأْتِيَ الْأَمْرَطَانِعَا وَتَجْزَعَ أَنْ دَاعِيَ الصَّبَابَةِ أَسْمَعَا

ترجمہ:

تو یہ اچھی بات نہیں کہ تو بخوشی کوئی کام کرے اور گھبرا جائے اس سے کہ محبت کو بلانے والا اپنی بات سنائے۔

مطلب:

تو بخوشی محبوبہ سے دور ہو اب اگر آتش عشق تجھے بے تاب کر رہی ہے تو صبر کر۔
اگر کھو گیا اک نشین تو کیا غم مقامات آہ و فغاں اور بھی ہیں

③ قِفَا وَدِدَعَا نَجْدًا وَمَنْ حَلَّ بِالْحِمَى وَقَلَّ لِنَجْدٍ عِنْدَنَا أَنْ يُودَعَا

ترجمہ:

ٹھہرو! نجد اور مقام حمی میں رہنے والے کو الوداع کہلو اور ہمارے ہاں نجد کو کم ہی الوداع کہا جاتا ہے۔

④ بِنَفْسِي تِلْكَ الْأَرْضُ مَا أَطْيَبَ الرَّبَا وَمَا أَحْسَنَ الْمُصْطَافَ وَالْمُتْرَبَعَا

ترجمہ:

میری جان قربان! اس زمین پر کتنے اچھے ہیں اس کے ٹیلے اور کتنی پیاری ہے موسم گرما اور موسم بہار گزارنے کی جگہ۔

حل لغات:

الرُّبَا: مف: الرُّبُوءَةُ وَالرُّبُوءَةُ وَالرُّبُوءَةُ: ٹیلہ۔ فی القرآن المجید: ﴿كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ﴾ (۲۶۵/۲) الْمُصْطَافَ: گرمی کا موسم گزارنے کی جگہ۔ الصَّيْفُ: گرمی کا موسم۔
﴿لِيَأْتِيَهُمْ قُرَيْشٌ إِيْلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ﴾ (۲۱/۱۰۶) ج: أَصْيَافٌ وَصَيُوفٌ.

⑤ فَلَيْسَتْ عَشِيَاثُ الْحِمَى بِرَوَاجِعِ الْبَيْكِ وَلَكِنْ خَلَّ عَيْنَكَ تَلْمَعَا

ترجمہ:

مقام حمی کی شا میں تیرے پاس لوٹ کر نہیں آئیں گی لیکن اپنی آنکھوں کو آنسو بہانے دے (تا کہ غم دل ہلکا ہو)
وہ پھول سے لمحے بھاری ہیں یادوں کی نازک شاخوں پر جو پیار میں نے سوئے تھے آغاز میں اک دیوانے کو

① وَلَمَّا رَأَيْتُ الْبُشْرَ أَعْرَضَ دُونَنَا وَجَعَلْتُ بَنَاتِ الشُّوقِ يَحْنِنُ نُرْعَا

ترجمہ:

اور جب میں نے دیکھا کہ بشر پہاڑ ہمارے سامنے آ گیا (آڑ بن گیا) اور شوق کی بیٹیاں (شوق و اشتیاق سے پیدا ہونے والی حالت) بے چین ہو کر رونے لگیں۔

حل لغات:

”وَجَعَلْتُ“ ابو علی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخے میں ”وَحَالَتْ“ ہے۔

② بَكَتُ غَيْبِي الْيُسْرَى فَلَمَّا زَجَرْتُهَا عَنِ الْجَهْلِ بَعْدَ الْجِلْمِ أَسْبَلْنَا مَعَا

ترجمہ:

میری بائیں آنکھ نادانی کے سبب روئی اور صبر و تحمل کے بعد جب میں نے اسے ڈانٹا تو دونوں آنکھیں ایک ساتھ پچھے لگیں۔

سر پہ آجاتی ہے جب کوئی مصیبت ناگہاں اٹک۔ یہاں دیدہ و انساں سے ہوتے ہیں رواں

③ تَلَفْتُ نَحْوَ الْحَيِّ حَتَّى وَجَدْتِنِي | وَجَعْتُ مِنَ الْأَصْفَاءِ لَيْتًا وَأَخَذَعَا

ترجمہ:

تو میں نے مڑ مڑ کر اپنی قوم کو دیکھا یہاں تک کہ میں نے محسوس کیا کہ بار بار مڑنے کی وجہ سے گردن کے کنارے اور گردن کی رگ درد کرنے لگی ہے۔

حل لغات:

لَيْتًا: گردن کا پہلو۔ ج: الْيَتَات. أَخَذَع: گردن کی ہر دو جانب دو پوشیدہ رگوں میں سے ایک۔ نَحْوِ الْحَيِّ: الْحَدِيثُ: ((أَنَّهُ إِخْتَجَمَ عَلَى الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ)).

④ وَأَذْكَرُ أَيَّامِ الْجَمْنَى ثُمَّ أَتَيْتُنِي | عَلِيٌّ تَبِيدِي مِنْ نَعَشِيَةِ أَنْ بَصَدَعَا

ترجمہ:

میں مقام حمی کے دنوں کو یاد کرنے لگا پھر اپنے جگر کی طرف توجہ ہوا ڈرتے ہوئے کہ کہیں وہ گلڑے گلڑے نہ ہو جائے۔

مطلب:

میں محبوبہ کے ساتھ گزارے ہوئے پر مسرت لمحات یاد کرنے لگا تو خیال آیا کہ کہیں سابقہ خوشی اور آج کی مایوسی کے

تصور سے کلیجہ پھٹ نہ جائے لہذا پرانی یادیں چھوڑ دو۔
 پڑنے ہیں سوزِ محبت سے دل پہ جتنے داغ ستارے اتنے نہ ہوویں گے آسماں کے لئے

وقال آخر (الطویل)

①..... وَبُنْتُ لَيْلَى أَرْسَلْتُ بِشَفَاعَةِ إِيَّيْ فَهَلَا نَفْسُ لَيْلَى شَفِيعُهَا

ترجمہ:

مجھے خبر دی گئی ہے کہ لیلیٰ نے میرے پاس سفارشی بھیجا ہے لیلیٰ خود سفارشی بن کر کیوں نہیں آئی۔
 اپنے بیمار محبت کی عیادت کے لئے توجو آتا تو نہ آتا تیری کچھ شان میں فرق

②..... الْأَكْرَمُ مِنْ لَيْلَى عَلَيَّ فَيَتَّبِعِي بِهِ الْجَاهُ أَمْ كُنْتُ أَمْرًا لَا أُطِيعُهَا

ترجمہ:

کیا وہ میرے ہاں لیلیٰ سے زیادہ معزز ہے کہ لیلیٰ اس کے ذریعے مقام و مرتبہ چاہتی ہے یا میں ایسا شخص ہوں کہ
 لیلیٰ کی بات نہیں مانوں گا۔

مطلب:

میری محبوبہ لیلیٰ نے اپنی کوتاہیوں کی تلافی کے لئے دوسرے شخص کو میرے ہاں سفارشی بنا کر بھیجا ہے اگر لیلیٰ خود چل
 کر آتی تو مجھے زیادہ خوشی ہوتی۔

حل لغات:

الجاه: مرتبہ، حیثیت، پوزیشن۔

وقال ابنُ الدُّمَيْنَةِ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبداللہ بن عبید اللہ بن دینہ ہے (متوفی ۱۳۰ھ/ ۷۴۷ء) اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

①..... أَمَا يَسْتَفِيقُ الْقَلْبُ إِلَّا أَنْبَرِي لَهُ تَوَهُمٌ صَيِّفٍ مِنْ سَعَادٍ وَمَرْبَعٍ

ترجمہ:

دل کو آرام صرف اسی وقت ملتا ہے جب "سعاد" کے ساتھ موسم گرما اور موسم بہار گزارنے کا تصور آتا ہے۔

مجھے تنہائی میں تنہا نہیں رہنے دیتے چند لمحے جو کبھی ساتھ گزارے تیرے وہ فرب کے لمحات اگر بھول بھی جائیں برسوں ہمیں تڑپائے گی احساس کی خوشبو

حل لغات:

إِنْبْرَى: (انفعال) له: پیش آنا۔ صَيْفٌ: گرمی کا موسم۔ فی القرآن المجید: ﴿لَا يُبْلَغُ قُرَيْشٍ إِلَّا فِيهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ﴾ (۲۱/۱۰۶) ج: أَصْيَافٌ وَصَيُوفٌ. "سعاد" شاعر کی محبوبہ کا نام ہے۔

②..... أُخَادِعُ عَنْ أَطْلَالِهَا الْعَيْنَ إِنَّهُ مَنَى تَعْرِفِ الْأَطْلَالَ عَيْنُكَ تَذْمَعُ

ترجمہ:

میں آنکھ کو اس کے کھنڈرات دیکھنے سے روکتا ہوں؛ کیونکہ جب تیری آنکھ کھنڈرات دیکھ لے گی تو آنسو بہائے گی۔ جہاں ویرانہ ہے پہلے کبھی آباد گھریاں تھے کبھی یاں قصر و ایواں تھے چمن تھے اور شجریاں تھے

حل لغات:

أُخَادِعُ: (مفاعلة) خَادِعَةٌ: دھوکہ دینا، دھوکہ دینے کی کوشش کرنا۔ الْعَيْنُ: آنکھ کو دھوکہ دینا، آنکھوں دیکھی بات میں شک ڈالنا۔ فی القرآن المجید: ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾ (۱۴۲/۴) أَطْلَالٌ: مف: الْأَطْلَالُ: کھنڈر، مکانات کے بچے کھچے آثار و نشانات۔ پانی کی سطح۔

③..... عَهْدْتُ بِهَا وَخَشَا عَلَيْهَا بَرَاقِعٌ وَهَذِي وَخُوشٌ أَصْبَحْتُ لَمْ تَبْرُقِ

ترجمہ:

میں نے وہاں پردہ نشین حسیناؤں سے ملاقات کی اور یہ ایسے جنگلی جانور ہیں جو پردہ نہیں کرتے۔

مطلب:

یعنی ان کھنڈرات میں میں نے حسین و جمیل محبوبہ سے ملاقات کی تھی اور اب یہاں صرف جنگلی جانور نظر آ رہے ہیں۔ اس شعر میں شاعر نے محبوبہ کو جنگلی جانوروں سے تشبیہ دی ہے اور وجہ تشبیہ شوخی طبع ہے۔ جہاں اب خاک پر ہیں نقش پائے آہوئے صحراء کبھی محو تماشہ دید و امل نظریاں تھے

حل لغات:

وَخَشٌ: وَوُخُوشٌ: مف: وَخَشِيٌّ: جنگلی جانور، درندے (مذکر و مؤنث) فی القرآن المجید: ﴿وَإِذَا الْوُخُوشُ حُشِرَتْ﴾ (۵/۸۱) بَرَاقِعٌ: مف: الْبَرِاقِعُ: نقاب، برقع۔ چوپائے کا منہ بند۔

وقال آخر (الطويل)

①..... قَهَارَبَ إِنْ أَهْلِكَ وَلَمْ تُرَوْهَامَتِي بِلَيْلِي أُمْتُ لَا قَبْرَ أَعْطَشُ مِنْ قَهْرِي

ترجمہ:

اے میرے رب! اگر میں اس حال میں مر گیا کہ تو نے آپ لیلی سے مجھے سیراب نہ کیا تو میں اس حال میں مروں گا کہ میری قبر سے زیادہ کوئی قبر پیاسی نہیں ہوگی۔

پکارتے ہیں یہ لب خشک ساحلوں کی طرح کب آئے گا کوئی برکھا بادلوں کی طرح

②..... وَإِنْ أَكُ عَنْ لَيْلِي سَلَوْتُ فَإِنَّمَا تَسَلَيْتُ عَنْ يَأْسٍ وَلَمْ أَسْأَلْ عَنْ صَبْرٍ

ترجمہ:

اگر میں نے لیلی سے بددلی کی ہے تو مایوسی کی وجہ سے بددلی کی ہے نہ کہ صبر کرتے ہوئے۔
اب بجز ترکہ وفا کوئی خیال آتا نہیں اب کوئی حیلہ نہیں شاید دل ناداں کے پاس

حل لغات:

سَلَوْتُ: سَلَ الشَّيْءُ وَعَنَهُ (ن) سَلَوْتُ: بَهُولٌ جَانًا - تَسَلَى بِأَنَّهُ - بَعْدَ غَمٍّ هَوَّنًا.

③..... وَإِنْ يَكُ عَنْ لَيْلِي غِنَى وَتَجَلَّدَ فَرُبَّ غِنَى نَفْسٍ قَرِيبٍ مِنَ الْفَقْرِ

ترجمہ:

اگر میں نے لیلی سے بے نیازی اور صبر و استقامت اختیار کیا ہے تو کبھی نفس کی بے نیازی محتاجی کے قریب ہوتی ہے۔ (شرح مرزوقی ج: ۲، ص: ۸۵۹ بیروت)

مطلب:

جب میں مایوس ہو گیا تو بے بددلی کرنے لگا اور نہ بخوشی مجھ کو نہیں چھوڑا۔

حل لغات:

تَجَلَّدَ: انظہار صبر کرنا، مضبوطی دکھانا۔

وقال آخر (البيسط)

① يَوْمَ ارْتَحَلْتُ بِرَحْلِي قَبْلَ بَرْدَعَتِي وَالْعَقْلُ مُتَلِبَةٌ وَالْقَلْبُ مَشغُولٌ

ترجمہ:

جس دن میں نے اپنے اونٹ پر عرق گیر سے پہلے کجاوا کسا اس حال میں کہ شدت غم کی وجہ سے عقل ختم ہونے کے قریب اور دل مشغول تھا۔

حل لغات:

بَرْدَعَةٌ: وَالْبَرْدَعَةُ: جانور کی پیٹھ پر ڈالا جانے والا کپڑا، عرق گیر۔ مُتَلِبَةٌ: فاعل (افتعال) اِتَّلَهُ: بہت زیادہ غمگین ہونا یہاں تک کہ عقل زائل ہونے کے قریب ہو جائے، شدت غم کی وجہ سے متحیر ہونا۔

② ثُمَّ انْصَرَفْتُ اِلَى نِضْوَى لِابْعَثَهُ اِثْرَ الْحُدُوجِ الْغَوَادِي وَهُوَ مَعْقُولٌ

ترجمہ:

پھر میں اپنے لاغراونٹ کی طرف پھراتا کہ اسے صبح کے وقت جانے والی سواریوں کے پیچھے چلنے پر ابھاروں؛ حالانکہ وہ بندھا ہوا تھا۔

مطلب:

ان اشعار میں شاعر اپنی مدہوشی کو بیان کر رہا ہے کہ محبوبہ کے ساتھ جانے کے شوق میں معاملات کی ترتیب ہی بھول گیا یعنی پہلے عرق گیر رکھنا تھا لیکن وہ یاد ہی نہیں رہا اور شوق و عجلت میں اونٹ کو کھولنا بھول گیا اور بندھے ہوئے اونٹ کو ہانکنا شروع کر دیا۔

حل لغات:

نِضْوَى: دبلا، تھکا ماندہ جانور۔ الْحُدُوجُ: مف: اَلْحِدْجُ: بوجھ۔ غورتوں کی سواری کی ہودج۔

وقال جرّان العود (الطویل)

① اَيَا كَبِدًا كَادَتْ عَشِيَّةً غُرْبٌ مِّنَ الشُّوقِ اِثْرَ الظَّاعِنِينَ تَصَدَّعُ

ترجمہ:

اے لوگو! مقام غرب کی شام کوچ کرنے والوں کے پیچھے شوق سے میرا جگر کلڑے کلڑے ہونے کے قریب ہے۔

حل لغات:

الظَّاعِنِينَ: فَا. ظَعَنَ (ف) ظَعُنًا: روايته هونا، چلنا۔

②..... عَشِيَةٌ مَا فِيْمَنْ أَقَامَ بِغُرْبٍ مُقَامٌ وَلَا فِيْمَنْ مَضَى مُتَسَرِّعٌ

ترجمہ:

اس شام کہ مقامِ غرب میں جو ٹھہرے ان میں کوئی بھی مستقل طور پر ٹھہرنے والا نہیں اور نہ ہی چلے جانے والوں میں کوئی جلد باز ہے۔

وقال الحسين بن مطير الأسدي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام حسین بن مطیر اسدی ہے (متوفی ۱۶۹ھ/۷۸۵ء) اور یہ اموی اور عباسی دور کے مخضرمی شاعر ہیں۔

①..... لَقَدْ كُنْتُ جَلْدًا قَبْلَ أَنْ تُوقِدَ النَّوَى عَلَى كَبِدِي جَمْرًا بَطِيًّا خُمُودَهَا

ترجمہ:

میں طاقتور نوجوان تھا میرے جگر پر ایسی آگ بھڑکنے سے پہلے جو دیر سے بجھتی ہے۔
اس درد کے موسم نے عجب آگ لگائی جسموں میں دیکتے ہیں گلاب اور طرح کے

حل لغات:

جَمْرًا: وَجَمَارٌ وَجَمْرَاتٌ: انگارہ۔ چھوٹی کنکری۔ سخت اندھیرا۔ ”جَمْرًا“ ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں ”نارًا“ ہے۔

②..... وَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ تَمُوتَ صَبَابِيئِي إِذَا قَدَكْتُ أَيَّامَهَا وَعُهُودَهَا

ترجمہ:

میں امید کرتا تھا کہ جب محبت کے دن اور زمانہ پرانا ہو جائے گا تو میری سخت محبت ختم ہو جائے گی۔

③..... لَقَدْ جَعَلْتُ فِي حَبَةِ الْقَلْبِ وَالْحَشَا عِهَادَ الْهَوَى تُولِي بِشَوْقٍ يُعِيدُهَا

ترجمہ:

لیکن عشق نے دل اور پیٹ کے درمیان محبت کی پہلی بارش برساتی جس کی ایسے شوق سے مدد کی گئی جو اسے اوتار رہا ہے۔

احوالِ محبت میں کچھ فرق نہیں ایسا سوز و تب و تاب اول سوز و تب و تاب آخر

حل لغات:

الْحَشَا: جو کچھ پسلیوں کے اندر ہے، پیٹ کی اندرونی چیزیں۔ ج: أَحْشَاءُ، جِهَادٌ: مف: عَهْدَةٌ: موسم کی پہلی بارش۔ اس بارش کی جگہ۔

④ بِسُودٍ نَوَاصِيهَا وَحُمْرٍ أَكْفَهَا وَصُفْرِ تَرَاقِيهَا وَبَيْضِ عُنُقِهَا

ترجمہ:

ایسی عورتوں کے ساتھ جن کے بال سیاہ، ہتھیلیاں سرخ، پستان زرد اور رخسار گورے چٹے ہیں۔

⑤ مُخَصَّرَةِ الْأَوْسَاطِ زَانَتْ عَقُودَهَا بِأَخْسَنِ مِمَّا زَيْتُهَا عَقُودَهَا

ترجمہ:

پتلی کروالیاں جنہوں نے اپنے زیورات کو خوبصورت کیا اس سے زیادہ جو زیورات نے انہیں خوبصورت کیا۔

حل لغات:

مُخَصَّرَةٌ: نَذَارٌ: الْمُخَصَّرُ: باریک کروالا۔

⑥ يُمَيِّنُنَا حَتَّى تَرَفَّ قُلُوبُنَا رَفِيفَ الْغُرَاضِ يَأْتِ كُلَّ يَجُودِهَا

ترجمہ:

وہ ہمیں امیدیں دلاتی ہیں یہاں تک کہ ہمارے دل نغزائی کی طرح ہموں سے لگتے ہیں، جس پر اسے کو جہنم نے سزا دے لی ہو۔

حل لغات:

تَرَفَّ: رَفَّ (ض) رَفًا: ہلکا ہلکا۔ الْغُرَاضُ: لیوٹا ہوا ایک خوشبودار پودا جس کے پھول اور شاخیں انتہائی خوشبودار ہوتی ہیں۔

وقال أبو صخر الهذلي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ابو صخر عبداللہ بن سلمہ ہذلی ہے (متوفی ۸۰ھ/۷۰۰ء) یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

① أَمَا وَالَّذِي أَبْكِي وَأَضْحَكُ وَالَّذِي أَمَاتَ وَأَحْيَا وَالَّذِي أَمَرُهُ الْأَمْرُ

ترجمہ:

سنو! قسم ہے اس کی جو زلاتا اور ہنساتا ہے اور جو مارتا اور زندہ کرتا ہے اور حقیقت میں جس کا حکم ہی حکم ہے۔

① لَقَدْ تَرَكْتَنِي أَحْسَدُ الْوَحْشِ أَنْ أَرَى الْيَفِينَ مِنْهَا لَا يَرُوعُهُمَا الذَّعْرُ

ترجمہ:

محبوبہ نے میرا یہ حال کر دیا کہ میں جنگلی جانوروں پر رشک کرتا ہوں جب ان میں سے دو محبت کرنے والوں کو دیکھتا ہوں کہ خوف انہیں نہیں ڈراتا۔

حل لغات:

الذَّعْرُ: خوف و گھبراہٹ۔

③ فَيَا حُبَّهَا زِدْنِي جَوِي كُلِّ لَيْلَةٍ وَيَا سَلْوَةَ الْأَيَّامِ مَوْعِدِكَ الْحَشْرُ

ترجمہ:

اے محبوبہ کی محبت! ہر رات آتشِ عشق بڑھا اور اے زمانے کی بے رخی! تجھ سے حشر میں ملاقات ہوگی۔

حل لغات:

جَوِي: غم و عشق کے باعث پیدا ہونے والی سوزش و جلن، سینہ کی ایک بیماری، بیماری کا کھینچ جانا۔

④ عَجِبْتُ لِسَعْيِ الدَّهْرِ بَيْنِي وَبَيْنَهَا فَلَمَّا انْقَضَى مَا بَيْنَنَا سَكَنَ الدَّهْرُ

ترجمہ:

مجھے تعجب ہوا میرے اور محبوبہ کے درمیان زمانے کی کوشش پر جب ہماری جدائی ہو گئی تو زمانہ خاموش ہو گیا۔

⑤ وَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ أَرَاهَا فَجَاءَةً فَأَبْهَتْ لَا عُرْفَ لَدَيَّ وَلَا نُكْرَ

ترجمہ:

اور میرا مطلوب تو صرف یہی ہے کہ اچانک مجھ پر کود دیکھوں اور حیران و ششدر ہو جاؤں نہ کوئی اعتراض کروں اور نہ

ہی انکار۔

سب دیکھتے ہیں آپ کو کچھ منہ سے بولنے ایسا بھی کیا سکوت کہ تصویر بن گئے
ابہت: بہت: (س) بہت: ہکا بکارہ جانا، چونک پڑنا، متحیر ہو کر خاموش ہو جانا، دلیل سے مغلوب ہو کر رنگ پھیکا پڑ جانا۔

وقال أيضا (الكامل)

① بِيَدِ الَّذِي شَفَفَ الْفُرَادَ بِكُمْ تَفْرِئُحُ مَا أَلْقَى مِنَ الْهَمِّ

ترجمہ:

جس نے تمہاری محبت میں میرے دل کو گرفتار کیا ہے اس غم کو دور کرنا اسی کے ہاتھ میں ہے۔

② يُقِرُّ عَيْنِي وَهِيَ نَازِحَةٌ مَا لَا يُقِرُّ بَعِينَ ذِي الْجَلْمِ

ترجمہ:

میری آنکھ ٹھنڈی ہوتی ہے اس چیز سے جس سے عقل مند کی آنکھ ٹھنڈی نہیں ہوتی اور یہ تھوڑے تھوڑے آنسو بہا رہی ہے۔

③ إِنِّي أَرَى وَأُظُنُّ أَنْ مَسْرِي وَضَحَ النَّهَارِ وَعَالِي النُّجْمِ

ترجمہ:

میں دیکھ رہا ہوں اور میرا خیال ہے کہ عنقریب مجھ پر بھی دیکھے گی دن کی روشنی اور بلند ستارے۔

④ وَئِيلَةٌ مِنْهَا تَعُوذُ لَنَا مِنْ غَيْرِ مَا رَفَّتْ وَلَا إِسْمِ

ترجمہ:

اور مجھ پر کے ساتھ مجھے ایسی رات کا واپس ملنا جس میں نہ فحش گوئی ہو اور نہ گناہ۔

محل لغات:

رَفَّتْ: مص. فحش کلامی۔ فی القرآن المجید: ﴿فَمَنْ قَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَّتَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا

حل لغات:

كَلِفْتُ: كَلِفَ بِهِ (س) كَلَفًا: کسی سے بہت زیادہ محبت کرنا۔

وقال ابن أذينة (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عروہ بن حکیم بن مالک بن حارث لیثی ہے (متوفی ۱۳۰ھ/۷۴۷ء) یہ مدینہ منورہ کے شعراء میں سے اسلامی شاعر ہیں، ان کا شمار فقہاء و محدثین میں ہوتا ہے نیز امام مالک بن انس رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

① إِنَّ التِّي زَعَمَتْ فُؤَادَكَ مَلْهًا | خُلِقْتُ هَوَاكَ كَمَا خُلِقْتُ هَوَى لَهَا

ترجمہ:

بے شک جس محبوبہ نے خیال کیا کہ تیرا دل اس سے اکتا گیا ہے وہ تیری محبوبہ پیدا کی گئی ہے جس طرح تو اس کا محبوب پیدا کیا گیا ہے۔

② بِيضَاءُ بَاكَرَهَا النَّعِيمُ فَصَاغَهَا | بِلَبَاقَةٍ فَأَذَقَهَا وَأَجَلَهَا

ترجمہ:

وہ گوری، جس کے پاس صبح کے وقت نعمتیں آئیں تو انہوں نے بڑی مہارت سے اسے ڈھالا یعنی باریک اور موٹا بنایا۔

مطلب:

جن اعضاء میں باریکی اور پتلا پن اچھا لگتا ہے مثلاً کمر، ناک وغیرہ انہیں پتلا بنایا اور جن اعضاء میں چوڑائی و کشادگی اچھی لگتی ہے مثلاً سینہ، آنکھیں وغیرہ انہیں کشادہ بنایا۔

① حَبَبَتْ تَحِيَّتَهَا فَقَلْتُ لِصَاحِبِي | مَا كَانَ أَكْثَرَهَا لَنَا وَأَقْلَهَا

ترجمہ:

محبوبہ نے اپنا سلام بند کر دیا تو میں نے اپنے دوست سے کہا: ہم سے کس قدر اس کا سلام زیادہ تھا اور اب کتنا کم کر دیا۔

① وَإِذَا وَجَدْتُ لَهَا وَسَاوِسَ سَلْوَةٍ | شَفَعَ الضَّمِيرُ إِلَى الْفُؤَادِ فَسَلَّهَا

ترجمہ:

جب اس کے بارے میں خفیہ وسوسے آنے لگے تو دل میں پوشیدہ محبت نے دل سے سفارش کی تو اس نے وسوسوں کو نکال دیا۔

حل لغات:

وَسَاوِسٌ: مف: الْوَسْوَسَةُ: خیال بد، اس کے لغوی معنی محسوس نہ ہونے والی حرکت یا پوشیدہ آواز کے ہیں جیسے زیور وغیرہ کی ہلکی جھنکار، اصطلاح شریعت میں شیطان کے انسان کو ورغلانے، بھکانے اور نیکی سے ہٹا کر بدی پر ابھارنے کا نام ہے یعنی وسوسہ شیطان کی طرف سے انسان کے دل میں خدا کی طرف سے اسے دی گئی قدرت کے تحت پیدا کردہ شر اور معصیت کا خیال و ارادہ ہے جو شیطان کی مسلسل جدوجہد کے باعث صرف ارادہ ہی نہیں رہتا قصد محکم اور عزیمت جازمہ بن جاتا ہے اس لئے تمام معصیوں اور گناہوں کی جڑ یہی وسوسہ ہے جس سے سورہ ناس میں پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ الضمیر: راز، پوشیدہ خیال۔ مرجھایا ہوا انگور۔ نحو یوں کے نزدیک وہ کلمہ جو متکلم، مخاطب اور غائب پر دلالت کرے جیسے انت، انا وغیرہ۔ ج: ضمائر۔

وقال آخر (الطویل)

① أَمَا وَالَّذِي حَجَّتْ لَهُ الْعَيْسُ تَرْتَمِي لِمَرْضَاتِهِ شَعْتُ طَوِيلٌ ذَمِيلُهَا

ترجمہ:

سنو! اس ذات کی قسم جس کا ارادہ کرتے ہوئے سفید اونٹ اس کی خوشنودی کے لئے پراگندہ بال تیز رفتاری سے طویل سفر کرتے ہیں۔

حل لغات:

ذَمِيلٌ: مص. ذَمَلُ الْبَعِيرِ (ن) ذَمِيلًا: اونٹ کا تیز و سبک چلنا۔

② لَسِنُ نَائِبَاتِ الدَّهْرِ يَوْمًا أَدْلَنَ لِي عَلَى أُمَّ عَمْرٍو دَوْلَةٌ لَا أُقِيلُهَا

ترجمہ:

اگر کسی دن حوادثِ زمانہ نے مجھے ام عمرو پر قدرت دی تو میں اسے معاف نہیں کروں گا۔

مطلب:

بخدا! اگر مجھے کسی دن ام عمرو پر دسترس حاصل ہوئی تو جس قدر ایامِ فراق میں تکالیف برداشت کی ہیں، ایامِ وصال

میں اسی قدر راحت و سرور حاصل کروں گا۔

حل لغات:

أَقِيلُ: أَقَالَهُ الْبَيْعُ: بَيْعٌ فَنُحِ كَرْنَا۔ اللَّهُ عَشْرَتَكَ: گر پڑنے کے بعد خدا کا اٹھا دینا۔ غَلَطِي سِيءٌ: درگزر کرنا۔

وقال آخر (الطويل)

① وَ كُنْتَ إِذَا أَرْسَلْتَ طَرْفَكَ رَائِدًا | لِ قَلْبِكَ يَوْمًا اتَّعَبْتَكَ الْمَنَظِرُ

ترجمہ:

جب تو اپنی آنکھ کو دل کی خوراک معلوم کرنے کے لئے بھیجے تو مناظر تجھے تھکا دیں گے۔

مطلب:

آنکھ دل کا دروازہ ہے، تو آنکھ جسے دیکھتی ہے دل اس کی تمنا کرتا ہے تو اگر ٹومن پسند اشیاء مثلاً حسن و جمال عمدہ مکان و پارک اور گاڑی کے لئے آنکھیں پھرائے تو نظر تو بہت کچھ آئے گا لیکن تو ان کے حصول سے عاجز ہوگا۔ ہر طرف ایک صنم خانہ حیرت ہے فراز تم ابھی تک ہو اسی شخص کے جادو میں پڑے

حل لغات:

رَائِدًا: قَائِدٌ مَبْرُورٌ (قافلے کے آگے چارہ پانی کی جگہ تانے کے لئے چلنے والا) مَبْرُورٌ: الْعَيْنُ: آنکھ کی کنک۔ ج: زَوَائِدُ.

① رَأَيْتَ الْيَدِي لَأَكُلُهُ أَنْتَ قَادِرٌ | عَلَيْهِ وَلَا عَنُ بَغْضِهِ أَنْتَ صَابِرٌ

ترجمہ:

تو تو ایسی چیزیں دیکھے گا کہ ان تمام چیزوں (کے حصول) پر تجھے قدرت نہیں ہوگی اور بعض چیزوں پر تو صبر نہیں کر سکے گا۔

وقال آخر (الوافر)

① أَقُولُ لِصَاحِبِي وَالْعَيْسُ تَهْوَى | بِنَا بَيْنَ الْمُنِيْفَةِ فَالضَّمَارُ

ترجمہ:

میں نے اپنے دوست سے کہا جب سفید اونٹ ہمیں مدینہ اور حمار کے درمیان لے جا رہے تھے۔

②..... تَمَتَّعَ مِنْ شَمِيمِ عَرَارٍ نَجْدٍ فَمَا بَعْدَ الْعَشِيَّةِ مِنْ عَرَارٍ

ترجمہ:

کہ نجد کی عرار بوٹی کی خوشبو سے لطف اندوز ہو لو؛ کیونکہ آج شام کے بعد عرار نہیں ملے گی۔

③..... أَلَا يَا حَبْدًا نَفْحَاتُ نَجْدٍ وَرِيَا رَوْضِهِ بَعْدَ الْقِطَارِ

ترجمہ:

سنو! بارش کے بعد نجد کی ہوا کے جھونکے اور باغوں کی ہوا کتنی اچھی ہے۔

حل لغات:

نَفْحَاتُ: مف: نَفْحَةٌ: مہک، خوشبو کا جھونکا، بھڑک، خوشگوار مہک۔ جھونکا، گرم لپیٹ۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَئِن مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ﴾ (۲۶/۲۱) عطیہ۔ رَوْضٌ: وَرِيَاضٌ: مف: الرُّوْضَةُ: باغ۔

①..... وَأَهْلُكَ إِذْ يَحُلُّ الْحَيُّ نَجْدًا وَأَنْتَ عَلَى زَمَانِكَ غَيْرُ زَارٍ

ترجمہ:

اور کتنا اچھا تھا تیرا اہل جب قوم نے نجد میں پڑاؤ کیا اس حال میں کہ تو زمانے پر عیب نہیں لگاتا تھا۔

①..... شُهُورٌ يَنْقَضِينَ وَمَا شَعَرْنَا بِأَنْصَافٍ لَّهُنَّ وَلَا بِسَرَارٍ

ترجمہ:

مہینے گزر گئے ہمیں ان کے نصف کا پتہ چلانہ ہی آخر کا۔
مہینے وصل کے گھڑیوں کی صورت اڑ جاتے ہیں مگر گھڑیاں جدائی کی گذرتی ہیں مہینوں میں

وقال آخر (الطویل)

①..... وَمِمَّا شَجَانِي أَنَّهُ يَوْمَ أُغْرِضَتْ تَوَلَّتْ وَمَاءُ الْعَيْنِ فِي الْجَفْنِ حَالِوُ

ترجمہ:

جن باتوں نے مجھے غمگین کیا ان میں سے یہ بھی ہے کہ جس دن محبوبہ آئی پھر واپس ہوئی اس حال میں کہ آنسو پلک

میں تھلکنے کے قریب تھے۔

② فَلَمَّا أَعَادَتْ مِنْ بَعِيدٍ بِنظَرَةٍ إِلَى الْبِفَاتَا أَسْلَمَتْهُ الْمَحَاجِرُ

ترجمہ:

جب دور سے محبوبہ نے مڑ کر مجھے دیکھا تو آنکھوں نے رکے ہوئے آنسو بہا دیے۔
وقت رخصت عجب منظر تھا تیری دید کا ہمیں تو یاد ہے آج بھی وہ اک لمحہ جدائی کا

حل لغات:

الْمَحَاجِرُ: مف: الْمَخْجِرُ فِي الْعَيْنِ: آنکھ کا خانہ۔

وقال آخر (الطويل)

① وَلَمَّا رَأَيْتُ الْكَاشِحِينَ تَتَّبَعُوا هَوَانَا وَأَبْدُوا ذُونَنَا نَظْرًا شَزْرًا

ترجمہ:

اور جب میں نے دشمنی چھپانے والوں کو دیکھا کہ ہماری محبت کا پیچھا کر رہے ہیں اور ہمارے پیچھے ترچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

حل لغات:

الْكَاشِحِينَ: فا. مف: الْكَاشِحُ: شدید دشمن۔ شَزْرًا: نفرت کی نگاہ، نگاہِ حقارت۔ غَضَبُ الْوَدُنْكَاه۔

② جَعَلْتُ وَمَا بِي مِنْ جَفَاءٍ وَلَا قَلِي أَزُورُكُمْ يَوْمًا وَأَهْجُرُكُمْ شَهْرًا

ترجمہ:

تو میں ایک دن تم سے ملاقات کرتا اور ایک ماہ ملاقات نہ کرتا حالانکہ میں بد اخلاق اور کینے والا نہیں تھا۔

والحمد لله المنان الحنان الفتاح العلام الوهاب الستار الفقار وصلواته على سيدنا وسندنا وماوانا
وملجانا نبينا محمد وأصحابه وآله الطيبين الطاهرين الأبرار الأخيار.

أبو الحسن قادری بن محمد صادق علیہ رحمة الله الخالق

یوم الخمیس، بعد الظهر الساعة الثالثة والنصف

۱۰ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ، ۷ اپریل ۲۰۰۸م



تکفیر کے شرعی معیار پر ایک معرکہ الآراء تحریر

●
تصنیف

پیر طریقت، رہبر شریعت، شیخ الحدیث والفقیر

حضرت مولانا پیر محمد چشتی مدظلہ

●
نظامیہ کتاب گھنٹہ لاہور

تعمیر و التعمیرات جمال الوضع و ترکیب جیدہ الشریف



محمد عبدالرحمن محمد عبد الرحمن

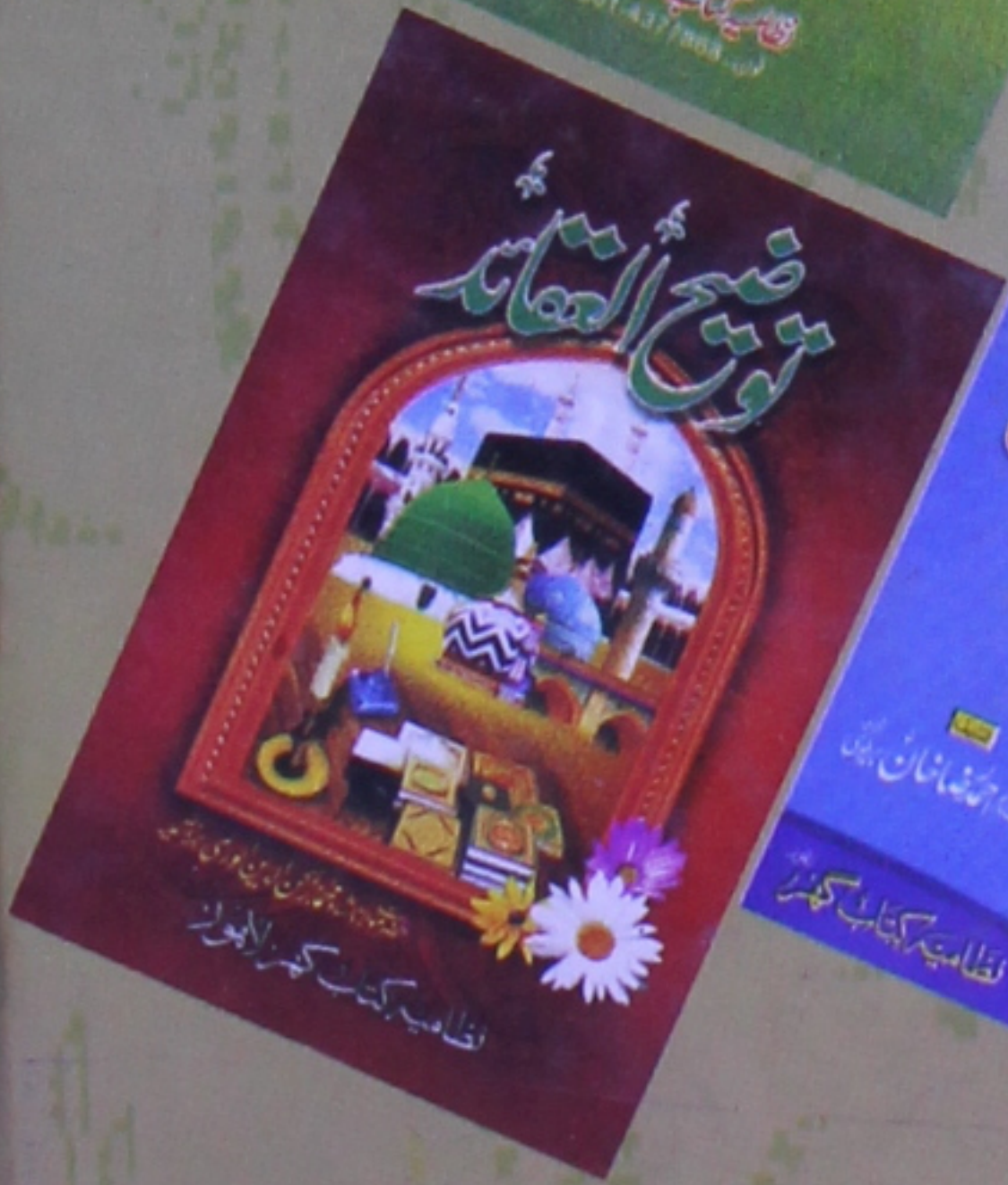
جامعہ رضویہ سیدالعلوم راولپنڈی

نظامیہ
کتاب گھر

زبیدہ سنٹر 40- اردو بازار، لاہور

0301 4377868

ہماری مطبوعات



نظامیہ کتاب گھر

زبیدہ سنٹر 40- اردو بازار لاہور



0301-4377868